جام جہاں نما

رشید ارشاد

فہرست	صفحہ

ایشیا

صفحہ	فہرست
	ہندوستان
۲۶	عرض و طول — وجہ تسمیہ — حدود اربع
۲۸	لمبان چوڑان — وسعت — آبادی — تعریف
۳۰	پہاڑ
۳۸	ندی
۵۱	نہر جھیل
۵۳	نباتات
۶۶	حیوانات
۷۸	معدنیات
۷۹	موسم
۸۰	آدمی
۸۹	مذہب
۸۹	علم
۹۲	زبان
۹۴	صناعت
۹۵	تجارت



جام جہان نما

اگر کبھی انسان کسی عالیشان مکان کے درمیان جا نکلے
تو کیا اوسکا دل اس بات کو نچاہیگا کہ اوس مکان کے ایک ایک
کمرے اور کوٹھری کو گھوم گھوم کر دیکھے اور اونمین جو جو چیزین
عجیب و غریب اور نادر رکھی ہون سب کو اچھی طرح ملاحظہ
کرے ۞ لیکن خیال کرو کہ اگر اوس مکان مین بہت سے کمرے
ایسے ہون کہ جنمین اجنبی آدمی کے جانے کی روک ٹوک رہے یا خود
اوسی سیر کرنے والے کو بالکل کمرون مین جاکر ہر ایک چیز کے
دیکھنے کی فرصت نہ ملے اور کوئی آدمی اوس مکان کے سارے
حال سے واقف کار اِس سیر کرنے والے کو اون سب کمرونکا حال
تفصیلوار بتلا دینا قبول کرے تو پھر کیا یہہ

ہوکر اِس بات کو غنیمت نہین سمجھیگا اور اِس کیفیت سے فرحت
نہ اُٹھاویگا؟ پس جب انسان کا دل ایک مکان کے کمرون کو
دیکھکر اِسقدر خوش ہوتا ہی تو اب ہم جو اِس دنیا کے سب ملک پہاڑ
ندی جھیل اور شہر اور اون ملکون مین جو چیزین پیدا ہوتی ہین اور
جو جو باتین ایسی حیرت خیز اور تعجب انگیز ہین کہ نہ کبھی کانون سُنین
نہ آنکھون دیکھین سارا او نکا بیان اور وہان کے لوگون کی
زبان چال ڈھال اور وضع سب بتے وار بتلا دیوین تو کیا اوسکے سُننے
سے طبیعت کو ایک سرور اور کلفت دور نہو جاویگی بلکہ ایسا
تو کوئی شاذ ہی کوڑھ مغز آدمی ہوگا کہ جسکا دل ایسی باتین تلاش
نکرے اور ایسی حکایتین سُنکر سُنانے والے کا شکر گذار
نہ بنے پس یہان خاص مطلب ہمارا اِس تمہید کے اوٹھانے
سے یہہ ہی کہ اب ہم اِس کتاب مین کچھ بیان کُرۂ زمین کا
کرتے ہین لیکن اوس عالیشان مکان کے کمرون کا حال سُننے
سے پہلے سیر کرنیوالے کو مکان کے حصّون کا نام اور اونکی صورت
جان رکھنا بہت ضرور ہی کہ دروازہ کیسا ہوتا ہی اور کھنبا کسکو

کہتے ہین اور دالان کیا شے ہی اور کوٹھری کسکا نام ہی کیونکہ جب تک وہ سیر کرنے والا اِن چیزون سے بے خبر رہیگا تب تک اوس مکان کے کمرون کا حال کسی کے سمجھانے سے نہ سمجھ سکیگا اِسواسطے پہلے ہم زمین کے حصّون کے نام لکھتے ہین جنکو یاد رکھنے سے اِس کرۂ زمین کا سارا حال خیال مین آجاوے اور اوسکی صورت نظر مین سما جاوے +

کرۂ زمین

بے سہارے کا

جاننا چاہیئے کہ یہہ کرۂ زمین جو نارنگی سا گول ہی اور بغیر کسی سہارے کے ادھر مین سورج کے گرد گھومتا ہی * دو تہائی سے زیادہ پانی سے ڈھپا ہوا ہی نا واقفون کو اِس بات کے سُننے سے بڑا تعجب ہوگا کہ زمین بغیر کسی سہارے کے ادھر مین کس طرح رہ سکتی ہی اونکو اِس بات پر اچھی طرح غور کرنا چاہیئے کہ جو وے کسی چیز کو زمین کا سہارا مانینگے تو پھر اوس چیز کے سہارے کے لیئے بھی کوئی دوسرا سہارا ضرور ماننا ہوگا اور پھر اسیطرح

* زمین کا گھومنا موسم کا بدلنا مد و جزر اور دن رات کا گھٹنا بڑھنا یہہ اِس کتاب کے آخر مین بیان ہوگا

ایک کے لیئے دوسرے کا سہارا برابر ٹھہرا لئے چلے جانا پڑیگا یہان
تک کہ آخر تھک کر یہی کہینگے کہ سب سے پچھلے سہارے کا کوئی دوسرا
سہارا نہین ہی وہ خدا کی قدرت سے آپہی ادھر مین ٹھہر رہا ہی
غرض جب یہی بات ہی تو اتنا بکھیڑا نکر کے پہلے ہی سے یہہ بات
کیون نہ کہہ دیوین کہ جیسے سورج چاند اور تارے ادھر مین ٹھہر رہے
ہین اوسیطرح زمین بھی خدا کی قدرت سے بغیر سہارے ادھر
مین ٹھہر رہی ہی اور یہی بات ہندؤون کے جوتش شاستر مین
لکھی ہی انگریزون نے علم اور دوربین وغیرہ حکمت کی چیزون
کے زور سے صاف ثابت کر دکھلائی ہے پہاڑ جو دیکھنے مین
بہت بڑے معلوم پڑتے ہین جب زمین کے ڈیل ڈول پر دھیان
کرو کہ جسکا گھیرا پچیس ہزار بیس میل کا ہی * تو ایسے نظر پڑینگے

گروہی شکل کا ثبوت

* دو میل کا ایک پکا کوس ہوتا ہی سڑک پر جہان پتھر گڑے ہین وہ
میل ہی کے حساب سے گڑے ہین ہمنے اس کتاب مین کوس کا حساب اسواسطے
نہین لکھا کہ وہ کسی ضلع مین چھوٹے اور کسی ضلع مین بڑے ہوتے
ہین بلکہ پہاڑی لوگ بوجھ پر اور چلنے والے کی طاقت دیکھکر کوس کا

نہ جیسے نارنگی کے چھلکے پر کہین کہین روے یا ولسٹے دانے
رہا کرتے ہین اگرچہ ہندؤن کے جوتش شاستر مین بھی زمین کو گول
ہی بتلایا ہی مگر اب انگریزی جہازون کے سمندر مین چارون طرف
گھوم آنے سے اِس بات مین کچھ بھی شک باقی نرہا کیونکہ جب وہ
جہاز جو برابر سیدھا ایک ہی جانب کو رخ کیئے چلا جاتا ہی چلتے
چلتے کچھ دنون بعد بغیر داہنے بائین مڑے پھر اوسی مقام پر آجاتا
ہی جہان سے چلا تھا تو اِس حالت مین زمین کی شکل سوائے
گول کے اور کسی طرح کی بھی نہین ٹھہر سکتی اور سچ ہی جو زمین گول
نہوتی تو ہمارے پہاڑ کی اونچی اونچی چوٹیان ہندوستان کے
سارے شہرون سے کیون نہ دکھلائی دیتین یا اوسکی چوٹیون
پر سے دوربین لگاکر کہ جس سے لاکھون کوس کے

حساب کرتے ہین وہی منزل جو بوجھے والے کو دس کوس کی
بتلاوینگے خالی آدمی کے لیئے پانچ کوس کی کہینگے اور جو کبھی وہ آدمی
گھوڑے پر سوار ہو جاوے تو پھر وے اوس منزل کو دو ہی
کوس کی گینینگے

تارون کی صورتین دکھلائی دیتی ہین برسات کے بعد جب آسمان
مین گرد و غبار کچھ بھی نہین رہتا سارا ہندوستان کیون نہ دیکھ
لیجئے بلکہ سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر جو کسی آتے ہوئے جہاز
کو دیکھنے لگو تو پہلے اوسکا مستول یعنی اوپر کا حصہ اور پیچھے سے جب
جہاز کچھ نزدیک آجاویگا تو پتوار یعنے نیچے کا حصہ دکھلائی
دیویگا کیونکہ جب تک جہاز نزدیک نہین آتا زمین کے گول
ہونے کے باعث اوسکا نیچے کا حصہ پانی کی اوٹ مین چھپا رہتا

سمندر کی تقسیم

ہی یہہ پانی جس سے دو تہائی زمین ڈھکی ہوئی ہی بحر یا سمندر
کہلاتا ہی اگرچہ سمندر اِس کرۂ زمین پر ایک ہی ہی لیکن جیسے
حویلیون کا ٹھکانا ملنے کے لیئے شہر کو محلّون مین بانٹ دیتے
ہین ویسے ہی سمندر مین ٹاپو اور جہازون کا سہج مین پتا لگجانے
کے واسطے اوسکے پانچ حصّے کرکے پانچ نام رکھدیئے ہین
پہلے حصّے کو جو امریکا کے برّ اعظم سے فرنگستان اور افریقہ کے ملک
تک پھیلا ہوا ہی اٹلانٹک سمندر کہتے ہین دوسرے حصّے کو جو
امریکا کے برّ اعظم اور ایشیا کے ملک کے بیچ مین ہی پاسفک

سمندر بولتے ہین تیسرا حصہ جسکی حد افریقہ کے ملک سے لیکر
ہندوستان اور آسٹریلیا کے ٹاپو تک ہی اوسکا نام ہند کا
سمندر رکھا گیا ہی اور چوتھے اور پانچوین حصون کو جو قطب شمالی
اور جنوبی کے گرد ہین اوتر اور دکھن کا سمندر پکارتے ہین
اِن پچھلے دو سمندرون کا پانی سردی کی زیادتی سے جم کر
ہمیشہ یخ بنا رہتا ہی جو قطب کے نزدیک ہی وہ تو کبھی نہین
گلتا اور باقی گرمیون کے موسم مین جہان کہین گلتا ہی
تو یخ کے ٹکڑے پہارون کی طرح وہان پانی مین تیرنے لگتے
ہین جہازون کو اِن سمندر مین بڑا ڈر ہی جو کبھی یخ کے
ٹکڑون کے بیچ مین پھنس جاوین تو پھر اوس جگہہ سے اونکا
نکلنا مشکل ہی ہویل مچھلی جو سمندر کے سب جانورون سے
بڑی اور قریب ساٹھ ہاتھ کے لمبی ہوتی ہی اکثر اِنھین مین
رہتی ہی اِن پانچون سمندر کے جو چھوٹے ٹکڑے دور
تک زمین کے اندر آ گئے ہین وہ کھاڑی یا بحیرہ یا خلیج کہلاتے
ہین اور خلیجون کے نام اکثر اون شہر یا ملکون کے

نام پر بولے جاتے ہین جو اونکے نزدیک یا کنارے پر ہوتے
ہین اگر سمندر کے دو بڑے ٹکڑون کو یا سمندر سے کسی خلیج کو کوئی
تنگ ٹکڑا سمندر کا شامل کرے تو اوسے آبنا ے کہتے ہین
بندر وہ مقام ہی جہان جہاز سمندر کی کول مین آکر لنگر ڈالتے
ہین اس کرۂ زمین کا ایک تہائی جو پانی سے باہر خشک یعنے زمین کے ٹکڑونکے نام
زمین ہی کچھ ایک ہی جگہہ نہین بلکہ کئی جگہہ ٹکڑا ٹکڑا سمندر کے
بیچ بیچ مین نمودار ہو رہا ہی جیسے صاف نیلے آسمان مین مینہ
برس جانے کے بعد بادل کے ٹکڑے دکھلائی دیتے ہین
اِن زمین کے ٹکڑون مین دو ٹکڑے بہت بڑے ہین اور
اِسی واسطے وے برّاعظم کہلاتے ہین باقی چھوٹے چھوٹے ٹاپو
یا جزیرے کہے جاتے ہین زمین کے حصّے جو دور تک سمندر
مین نکل گئے ہین یعنے تین طرف اونکے پانی ہی اور ایک طرف
برّاعظم سے ملے ہوئے ہین اونکا نام جزیرہ نما ہی اور اوسی
جزیرہ نما کا سِرا یعنی اگلا حصّہ راس ہی اور پچھلا حصّہ جہان وہ
برّاعظم سے ملتا ہی جو تنگ اور چھوٹا ہو تو گردن زمین کہا

جاویگا کیونکہ جیسے گردن سر کو دھڑ سے ملاتی ہی اوسی طرح
یہہ بھی زمین کے چھوٹے حصّے کو بڑے حصّے سے ملاتا ہہ یہہ
بھی جاننا ضرور ہی کہ زمین سب جگہہ برابر ایک سی نہین وہان میدان
نہین ہی کسی جگہہ بہت اونچی ہو گئی ہی اونچی زمین کا نام پہاڑ
ہی اور جن پہاڑون کے اندر سے آگ نکلتی ہی وہ آتش فشان
یا جوالا مکھی کہلاتے ہین پہاڑون کے جھرنے اور منیہہ کا پانی
جو اکٹھا ہو کر میدان مین بہتا ہوا سمندر کو جاتا ہی یا کسی جھیل مین
جا گرتا ہی اوسے ندّی کہتے ہین مگر جو ندّی بہت بڑی ہوتی ہی
اوسے دریا بھی پکارتے ہین اور جو بہت ہی چھوٹی ہوتی ہی
وہ نالا کہلاتی ہی اور جو ندّی سے کاٹ کر کسی دوسری جگہہ پانی
لیجاوین تو اوسے نہر بولتے ہین جب کبھی اِس منیہہ کے پانی
کو بہنے کی راہ نہین ملتی اور کسی نیچی زمین مین اکٹھا ہو جاتا ہی
تو وہی تال اور جھیل ہی جس طرح ہر کوئی باغبان یا زمیندار
کسی بڑے باغ یا کھیت کو جدا جدا قسم کے پھول یا غلّے بونے
کے لیئے تختے چمن اور کیاریون مین حصّے کرتا ہی اوسی

طرح یہہ زمین بھی جدا جدا قوم کے آدمی اور جدا جدا بادشاہ
راجا اور کاردارون کے بادشاہی راج اور کارداری کے
باعث جدا جدا حصّون مین بٹی ہوئی ہی ملک چھوٹے اور بڑے
سب حصّون کو کہہ سکتے ہین مگر ولایت اوسی بڑے حصّے
کو کہینگے جسمین نرالی قوم بستی ہو اور جہان کا چلن اور رویّہ
جدا ہی برتا جاتا ہو یہہ ولایتین بموجب اپنی لمبان چوڑان
کے صوبون مین اور صوبے ضلعون مین اور ضلع پرگنون
مین بٹے رہتے ہین اور پھر ہر ایک پرگنے مین کئی ایک
موضع یعنی گانو بستے ہوتے ہین جو بستی بہت بڑی ہوتی ہی
یعنی جسمین ہزارون آدمی بستے ہین اور پکّے سنگین بڑے بڑے
مکان بنے ہوتے ہین اوسکو شہر کہتے ہین شہر سے چھوٹا اور گانو
سے بڑا قصبہ کہلاتا ہی ✱

اب یہان اِس کتاب کے پڑھنے والون کو یہہ بھی سوچنا کرۂ زمین اور نقشہ
چاہئے کہ اگرچہ اوس عالیشان مکان کے سب کمرون کا
حال جنکو سیر کرنے والا آپ نہین دیکھ سکتا کسی جانکار

آدمی سے سنکر ضرور اوسکے دل کو خوشی حاصل ہو ویگی لیکن
جو وہ آدمی اوسکو اون کمرون کا نمونہ یا تصویر بھی دکھلا دیوے
تو پھر اوس سیر کرنے والے کو کیسا مزہ ملیگا اور کتنا سرور
ہاتھہ لگیگا غرض اِسیطرح جانکار آدمیون نے طالب علم جغرافیہ
کے دیکھنے کے واسطے کرۂ زمین کا نمونہ اور اوسکی تصویر بھی دبنا می
ہی کرۂ زمین کے نمونے کو بھی کرۂ زمین کہتے ہین اور
ٹھیک کرۂ زمین کے ڈول پر گول بناتے ہین اور تصویر وہی جسکو
نقشہ کہتے ہین مگر اس تصویرین فرق ہی ہم اوسی ایک مکان
کی تصویر کیئی طرح سے کھینچ سکتے ہین جو کسی چھوٹے سے کاغذ
پر کھینچین تو اوس مکان کا ڈول تو بیشک معلوم ہو جاویگا لیکن
اوسکے در دیوار اچھی طرح نہ ظاہر ہو سکینگے اور جو بڑے کاغذ
پر بناوین تو در دیوار البتہ معلوم ہو جاوینگے مگر پھر بھی اونکی
نقاشی تبھی خوب نمودار ہو ویگی کہ جب اونکے جدا جدا حصون کی جدا
جدا تصویر کھینچی جاوے اِسی طرح کرۂ زمین کا نقشہ بھی جو چھوٹا
ہوتا ہی اوس نسے صرف اوسکا ڈول اور جو ذرہ بڑا [illegible]

سے صرف اِتنا کہ کون ملک کس طرف ہی معلوم ہو سکتا
ہی لیکن گانو اور شہر اور پہاڑ اور ندی اور شہر کونکا
حال شرح وار بھی جانا جاویگا کہ جب جدا جدا ولایت بلکہ جدا
جدا پرگنون کا جدا جدا نقشہ کھینچا جاوے جاننا چاہیئے کہ کرۂ زمین
نارنگی کی طرح گول ہی اور سمندر اور ٹاپو اوسکے ہر جانب مین
پڑے ہین اور تصویر مین ساری چیزون کا ایک ہی جانب
دکھلائی دیتا ہی دونو جانب ہرگز دکھلائی نہین دیسکتے اِسواسطے
کرۂ زمین کے نقشے مین اوسکے دونو جانب کی دو تصویرین
لکھی ہین جیسے آدمی کے چہرے کی کوئی تصویر کھینچکر اوسکے سب
جانبون کو دکھلانا چاہے تو ضرور اوسکو دو تصویرین لکھنی
پڑینگی ایک مین تو آنکھ ناک کان اور مُنہہ وغیرہ نظر پڑینگے اور
دوسری مین چہرے کی پچھاڑی یعنی گدّی اور سر کے
بال نگاہ مین آوینگے لیکن کرۂ زمین کی تصویر دیکھکر کوئی نہ
سمجھے کہ وہ چکّی کے پاٹون کی طرح چپٹا ہی وہ تصویر مین چپٹا
اِسواسطے معلوم ہوتا ہی کہ تصویر مین کسی چیز کی بھی بلندی صاف

حد عرض و طول

ظاہر نہین ہوسکتی یہہ بھی بخوبی سمجھہ لینا چاہیئے کہ سہل مین
گانوا ور شہر وغیرہ کا پتا لگنے کے واسطے اور اِس بات کے
لیئے جو کسی ولایت کا جدا نقشہ کھچا ہو تو فوراً یہہ جا سکین کہ وہ
ولایت کرۂ زمین کے کس حصّے مین کون کون سی ولایت
سے کس کس طرف کو پڑتی ہی کرۂ زمین کے نقشے مین ٹھیک
پورب سے پچھم کو ایک خط جسکا نام خط اِستوا ہی کھینچکر کرۂ زمین
کو برابر دو حصّون مین یعنی شمالی اور جنوبی تقسیم کر دیا *
اور اوس خط اِستوا کو تین سو ساٹھہ درجون مین بانٹکر ہر ایک
درجے سے ایک ایک خط شمال اور جنوب کی طرف کھینچ دیا ہی *
اور پھر اون خطون کو بھی تین سو ساٹھہ درجون مین تقسیم کر کے
ہر ایک درجے مین مشرق سے مغرب کو خط کھینچ دیئے ہین
غرض اِن خطون سے تمام کرۂ زمین کے نقشے پر اِسطرح

---

* کرۂ زمین کا نقشہ دیکھو

* نقشہ جب چھوٹا ہوتا ہی ہر درجے سے خط نہ کھینچ کر دس دس یا کم زیادہ درجے کے بعد خط کھیچے ہین

کے خانے بن گئے ہین کہ جیسے چوسر اور شطرنج مین گھر بنے رہتے ہین اور انھین خانے یعنی خطون کے درجون کی گنتی سے کرۂ زمین کے سب مقامون کا پتا لگ جاتا ہی اور ایک جگہہ کا دوسری جگہہ سے فاصلہ بھی معلوم ہو جاتا ہی * جو خطوط مشرق سے مغرب کو کھنچے ہین اونھین عرض اور جو شمال سے جنوب کو اونھین طول کہتے ہین عرض کا شمار خطِ اِستوا سے کرتے ہین اور طول اوس خط سے گنتے ہین جو نقشے مین انگلستان کے درمیان گرینیچ شہر پر سے کھینچا گیا ہی جیسے چوسر اور شطرنج مین خانے کا شمار بولنے سے وہ مقام ذہن مین آجاتا ہی اوسی طرح عرض و طول کے درجون کی گنتی کہنے سے نقشے مین اوس جگہہ کے گانو شہر وغیرہ معلوم ہو جاتے ہین گنتی درجون کی

* زمین کے دور کو جو ۲۵۰۰۰ پچیس ہزار بیس میل کسی جگہہ لکھہ آئے ہین تین سو ساٹھہ ۳۶۰ درجون مین بانٹنے سے ایک ایک درجہ ساڑھے انھتر ۶۹ میل کا پڑیگا جب کسی جگہہ کا کسی جگہہ سے فاصلہ جاننا منظور ہو فوراً پرکار سے ناپ کر دیکھہ لوین کہ اون دونون کے بیچ کتنے درجے کا تفاوت ہی

نقشے مین اونخطون ورجون پر لکھی رہتی ہی اور درجے کے ساٹھوین حصے کو دقیقہ اور دقیقے کے ساٹھوین حصے کو ثانیہ کہتے ہین قطب کرۂ زمین مین خطِ استوا سے شمال اور جنوب اون دو مقامون کا نام ہی جہان طول کے سارے خطوط اکٹھا ہوکر آپسمین مِل جاتے ہین کرۂ زمین کے نقشے مین سوا خطوط مذکورۂ بالا کے اور بھی چار خطون کے نشان نقطے دیکر مشرق سے مغرب کو بنے رہتے ہین مطلب اوس سے اس بات کا بتلانا ہی کہ اِن نقطون کے پہلے دونو خط جو خطِ استوا سے ساڑھے تیئس ۲۳ درجے کے تفاوت پر شمال اور جنوب کی جانب کھچے ہین اونکے درمیان کے ملک مین ہمیشہ سورج کے سامھنے رہنے سے نہایت گرمی ہوتی ہی اِسیواسطے وہ ملک گرم سیر کہلاتا ہی اور باقی نقطون کے دو خط جو دونو قطبون سے ساڑھے تیئس ۲۳ درجے کے فاصلے پر دونو طرف کھچے ہوئے ہین اونکے اندر سردسیر ملک ہی کیونکہ اونپر سورج کی شعاعین ہمیشہ ترچھی پڑتی ہین اِن سردسیر اور گرم سیر ملکون کے درمیان

معتدل ملک بسا ہی یعنی جو نہ بہت گرم ہی نہ سرد ہم ابھی اوپر
لکھہ آئے ہین کہ جسطرح مکانون کی تصویر بنتی ہی اوسیطرح داناون
نے کرہ زمین کا نقشہ بھی طیار کیا ہی مگر مکان وغیرہ کی تصویرون نقشونکے نشان
مین تو اوسکی شکلین ہو بہو بنا دیتے ہین یعنے دروازے کے
موقع پر دروازے کی صورت اور دیوار کے موقع پر دیوار کی
صورت اور کرہ زمین کے نقشون مین اون نقشون کا پھیلاو
بہت بڑھ جانے کے خوف سے سڑک ندی پہاڑ جھیل شہر
کے موقع پر نیچے لکھے ہوئے نشان لکھدیتے ہین یعنے اونکی
پوری صورت نہین بناتے نقشے مین انھین نشانون کو دیکھکر
اونکا خیال کر لینا چاہیئے *

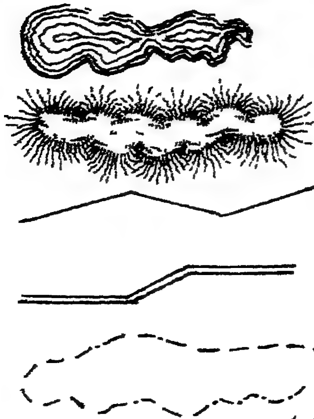
گانو 

شہر 

بڑا شہر 

قلعہ 

ندی 



جهیل

پهاڑ

کچی سڑک

پکی سڑک

حدودِ ممالک

طوفان

یہہ بهی بات یاد رکهنے کی ہی کہ کسی وقت اِس ساری زمین پر خدا کی مرضی سے سمندر کا پانی چها گیا تها اور اونچے سے اونچے پہاڑ اوسمین ڈوب گئے تهے اِس بات کو سارے مذہب اور سب ملک کے آدمی مانتے ہین کوئی اوسکا نام طوفان تبلاتا ہی اور کوئی پرلے کہتا ہی لیکن زمانے مین اوسکے تکرار ہی جدا جدا ملک کے آدمی جدا جدا زمانہ اوسکے واسطے ٹهہراتے ہین ابتک بهی پہاڑون پر سمندر کی مچهلیون کی ہڈیان اور سیپ اور سنکه اور گهونگهے جو ملتے ہین کسی زمانے مین اِس طوفان کے آنے کی گواہی دینے کے واسطے بہت ہین یہہ بهی کتابون اور پوتهیون کے دیکهنے سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک ہی عورت مرد سے

ابوالبشر

ہم سب پیدا ہوئے ہین مسلمان اور انگریز اوس مرد کو نوح
اور ہندو بتو شوت منو کہتے ہین جون جون اولاد بڑھتی گئی
آدمی دنیا مین پھیلتے گئے اور نئے نئے گانو اور نئے نئے شہر بسنے
لگے جب لوگ دنیا مین سب طرف بس گئے تو بموجب ملکون کی گرمی اقسام انسان
سردی اور پیدا ایشون کے جدا جدا قومون کے چال ڈھال اور
روئیے ہو گئے جیسے سرد ملک والے ہمیشہ اونی کپڑے اور پوستینون
مین لپٹے رہتے ہین اور گرم ملک والے صرف دھوتی دوپٹے
ہی سے اپنا کام چلاتے ہین صورتین بھی آب ہوا کی تاثیر سے تبدیل
ہوگئین ایشیا کے حصۂ غربی اور فرنگستان کے آدمی سب سے
زیادہ خوبصورت اور عاقل ہوتے ہین لیکن جو ملک اوتر جانب یعنے
قطب کے قریب ہی وہان والے ناٹے ہوتے ہین ایشیا کے
حصۂ شرقی مین ناک چپٹی گال چوڑے اور آنکھین ترچھی اور چھوٹی
اور افریقہ کے رہنے والون کی ناک پھیلی ہوئی رنگ کالا بال
گھونگھر والے اور ہونٹھ موٹے رہتے ہین اور امریکا کے اصلی باشندے کا
رنگ تانبے کا سا سرخ ہی مذہب بھی اس عرصے مین کئی طرح

کے ہو گئے اور بادشاہ بھی ہر ایک قوم نے دوسری قومون کے
زور ظلم سے بچنے کے لیئے اپنے جدا بنا لیئے غرض اب ہم
ایک ایک ملک کا حال جدا جدا شرح وار پڑھنے والون کا دل
خوش کرنے کے لیئے اِس کتاب مین لکھتے ہین زمین کے اون
دو بڑے ٹکڑون سے جو برّاعظم کہلاتے ہین ایک کا نام تو
برّاعظم کی تقسیم — اَمریکا ہی جسے اکثر نئی دنیا یا نیا برّاعظم بھی کہتے ہین اور دوسرے
یعنے پرانے برّاعظم کے تین حصے تین نام سے پکارے جاتے
ہین پورب کا حصہ ایشیا پچھم کا یوُرپ یا فرنگستان اور دکھن
آبادی — کا افریقہ ان سب مین ٹاپوؤن سمیت اٹکل سے قریب نوّے کروڑ ٩٠٠٠٠٠٠٠٠
زبان — آدمی بستے ہین اور اونکی زبانین انواع و اقسام کی کچھ کم زیادہ
دو ہزار ٢٠٠٠ ہونگی ان نوّے ٩٠٠٠٠٠٠٠٠ کروڑ آدمیون مین سے قریب
مذہب — پچیس ٢٥ کروڑ تو عیسائی مذہب رکھتے ہین اور پینتیس ٣٥٠٠٠٠٠٠٠
کروڑ بدھ کا مت مانتے ہین دس ١٠٠٠٠٠٠٠٠ کروڑ مسلمان ہین
اور دس ١٠٠٠٠٠٠٠٠ ہی کروڑ کے لگ بھگ ہندو ہونگے باقی دس ١٠٠٠٠٠٠٠٠
کروڑ مین دنیا کے اور سب مذہب کے آدمی سوچ لینے چاہییں

ایشیا

یہہ نام یونانی ہی سنسکرت نام ہم لوگون کو زمین کے ان حصون اور ملک اور ندی اور پہاڑون کے نہین ملتے اسیواسطے ناچار انگریزی اور فارسی کام مین لانے پڑے اور ملکش شلملیک کشش کرونچ شاک پشکر یہے ٹاپو اور دہی دودھ شہد شراب اور اوکھ کے رس کے سمندر اور سونے چاندی کے پہاڑ جو سنسکرت پستکون مین لکھے بھی ہین تو سب اونکا کہین پتا نہین لگتا نہ معلوم ان لکھنے والون نے کیا سمجھ کے ایسا لکھا تھا پنڈت لوگ کہتے ہین کہ بات تو پستکون مین سب سچ لکھی ہی لیکن اب اونکے ٹھیک معنی کا سمجھانے والا نہین [illegible] ہو لیکن ہم تو وہی لکھتے ہین جو جب جسکا دل چاہے [illegible] آنکھون سے دیکھ لیوے جسطرح کھیت اور گانو کا سر حد ہوا [illegible] طرح بڑے ملکون کی بھی حد ہوتی ہی اِس ایشیا کی حد اُتر طرف [illegible] سمندر اور

باعث سنسکرت نام نہونیکا

دکھن طرف ہند کا سمندر اور پورب طرف باسنگٹ سمندر
اور پچھم طرف رِیڈسی نامی سمندر کی کھاڑی جسے بحیرۂ احمر
بھی کہتے ہین اور شویز کا گردن زمین افریقہ سے اور میڈیٹرینین
اور بلاک سی نام سمندر کی کھاڑیان جنھین بحر روم اور بحیرۂ اسود
بھی کہتے ہین اور ڈان اور وولگا ندی اور یورل پہاڑ یورپ
عرض طول — سے اوسے جدا کرتے ہین اور ۲ سے لیکر ۷۷ درجے
عرض شمالی تک اور ۲۶ درجے طول شرقی سے لیکر ۱۷۰ درجے
لمبان چوڑان — طول غربی تک پھیلا ہوا ہی اسکی لمبان پورب سے پچھم کو زیادہ
سے زیادہ قریب ساڑھے سات ہزار میل کے اور چوڑان اوتر سے
وسعت — دکھن کو قریب پانچ ہزار میل کے اور وسعت یعنے زمین اوسمین ایک کروڑ ۱۷۵۰۰۰۰۰
پچھتر لاکھ میل مربع ہی * آدمی اوسمین تخمیناً سوا چون کروڑ ۵۴۲۵۰۰۰۰۰

* مربع اوسے کہتے ہین جسکی چارون طرف برابر ہون یعنی جتنا چوڑا ہو اوتنا ہی
لمبا اسلیئے جب ہم کسی ملک کی وسعت مربع میلون مین بتلادین تو سمجھ لو کہ جتنے مربع
میل ہمنے لکھے اوتنے ہی ٹکڑے ایک ایک میل کے لمبے اور ایک ایک میل کے چوڑے اوس
ملک کے ہوسکتے ہین جیسے کوئی کپڑا سو گرہ لمبا اور چار گرہ چوڑا ہو تو ہم اوس ٹکڑے کی نسبت

بستے ہین آبادی اوسکی اِس حساب سے فی میل مربع اکتیس ۳۱ آدمی کی (بادی)
پڑتی ہی * اور ایک سو تینتالیس ۱۴۳ سے زیادہ زبانین بولی (زبان)
جاتی ہین زمین کے اِس حصے مین ایسے سرد ملکون سے
لیکر جہان سمندر بھی جم جاتا ہی اِتنے گرم سیر تک بسے ہین جسمین کہ
آدمی دھوپ کی تیزی سے کالے ہو جاتے ہین مسلمانون کا مذہب (سردی گرمی)

چونسٹھ ۶۴ گرہ مربع بتلاوینگے اور پھر جو تم اوس کپڑے سے گرہ گرہ بھر لنبے اور گرہ گرہ
بھر چوڑے ٹکڑے کاٹنے لگو تو چونسٹھ ۶۴ ہی ٹکڑے کاٹے جاوینگے ملک کی زمین اور وسعت
کی تعداد جاننے کے واسطے یہہ حساب بہت اچھا ہی نہین تو ایک ایک جگہہ کی لمبان اور
چوڑان بتلادینے سے اُنکی وسعت کا اندازہ کبھی ذہن مین ٹھیک نہ آسکیگا کیونکہ ملک کسی جگہہ
کم لمبے چوڑے رہتے ہین اور کسی جگہہ زیادہ کچھہ کتاب کے ورق کیطرح سب طرف سے برابر نہین ہوتے
غرض جسطرح گانو کو بیگھے سے ناپتے ہین اوسیطرح ملکونکو مربع میلون سے ناپتے ہین
اسی ہاتھہ لمبا اور اسی ہاتھہ چوڑا بنگالی بیگھہ ہوتا ہی ایک میل لمبا اور ایک ہی میل چوڑا یعنی
تین ہزار پانچ سو بیس ۳۵۲۰ ہاتھہ لمبا اور تین ہزار پانچ سو بیس ۳۵۲۰ ہاتھہ چوڑا ایک مربع میل ہوتا ہی *

* یہہ پڑتا پھیلانے یعنی اوسط نکالنے کی ترکیب ملک کی آبادی جاننے کے لیے بہت
اچھی ہی دیکھو مرزاپور کے ضلع مین ۱۸۴۹ء کے درمیان خانہ شماری کے وقت

بہت دور دور تک پھیلا ہی مگر گنتی مین بدھ کے ماننے والے زیادہ

مذہب ہین ہندوستان والے بیدک یعنی بید کا دھرم رکھتے ہین اور عیسی کا

دین ابتک اس حصۂ زمین مین زیادہ نہین چلا ایشیا کا ملک اگلی تواریخون

تعریف مین بڑا مشہور ہی کیونکہ پہلا آدمی جس سے ہم سب لوگ پیدا ہوئے

اسی حصۂ زمین مین پیدا ہوا تھا اور زمین کے اسی حصے سے ساری

کل آٹھ لاکھ اکتیس ہزار تین سو اٹھاسی ۸۳۱۳۸۸ آدمی گنے گئے تھے اور بنارس کے ضلع مین

سات لاکھ اکتالیس ہزار چار سو چھبیس ۷۴۱۴۲۶ ابنادان لوگ اس بات کے سننے سے یہی سمجھینگے

کہ مرزاپور بنارس سے زیادہ آباد ہی لیکن دانا لوگ دونون ضلعونکی وسعت دیکھنی

مین مربع پڑتا پھیلا لیتے ہین اور اس حکمت سے سہل مین جان لیتے ہین کہ بنارس مرزاپور سے

کچھ کم بلکہ زیادہ آباد ہی کیونکہ مرزاپور کی وسعت پانچ ہزار دو سو چوراسی ۵۲۸۴ میل مربع ہی اور

بنارس کی کل دو ہزار بچانوے ۲۰۹۵ میل مربع پڑتا پھیلانے سے مرزاپور مین فی میل مربع ایک سو

اٹھاون ۱۵۸ آدمی پڑتے ہین اور بنارس مین سات سو تینتالیس ۷۴۳ آدمی یہہ وہی حساب

ہی کہ جیسے ایک کے کھیت مین چار ۴ من گیہون پیدا ہوئے اور دوسرے کے

کھیت مین دس من مگر جب معلوم ہوا کہ دس من والے کھیت مین بیس بیگھے

زمین ہی اور چار من والے مین دو ہی بیگھے تو صاف ظاہر ہو گیا کہ چار ۴ من والے کی

باتین عقل و تمیز اور راحت و آرام کی نکلنی شروع ہوئین پہلے ہی
یہین مین کے اِسی حصے مین زبردست اور نامی بادشاہ ہوئے اور سب
سے اول زمین کے اسی حصے مین دولت اور علم کا قدم آیا سوائے
اِسکے جیسے ندی پہاڑ جنگل اور میدان زمین کے اِس حصے مین
بڑے ہین اور جیسے پھل پھول دوا غلے فلزات جواہرات چرند پرند
درندے وغیرہ اِسمین پیدا ہوتے ہین ایسے ہرگز دوسرے حصون
مین نہین ملینگے ایشیا مین نیچے لکھی ہوئی ولایتین بسی ہین اول ہندوستان تعقسیم
اوسکے پورب برمھا اوسکے دکھن شیام اوسکے دکھن ملاکا
سیام کے پورب کوچین برمھا کے پورب اور اتر چین اوسکے
اُتر ایشیائی رُوس چین کے پورب جپان کے ہندوستان
کے پچھم افغانستان اوسکے پچھم ایران چین کے پچھم توران ایران
کے پچھم عرب اوسکے اُتر ایشیائی رُوم سلطنت اِن سب ولایتون بادشاہت
مین خود مختار ہین اور ہمیشہ سے ایسی ہی چلی آئین یعنی بادشاہ

زمین زیادہ اوپجاوہی کیونکہ اوسکو فی بیگھے ڈیڑہ من گیہون پڑے اور دس
من ڈالے کو فی بیگھے کل آدھ من یعنی بیس سیر

ہی چاھے سو کرے کوئی اوسکو روک نہین سکتا بادشاہ کے
جو کچھ منہہ سے نکلا وہی آئین ہی ملک چاھے برباد ہو چاھے
آباد رعیت کا مقدور نہین کہ اوسکا حکم ٹال سکے اِس ڈھب
کی سلطنت مین جب بادشاہ خداترس اور منصف مزاج ہوتا
ہی تب تو رعیت کو سکھہ چین ملتا ہی اور نہین تو وہی لوٹ مار
اور بے انتظامی مچی رہتی ہی کہ جسمین تیمور اور نادر ایسے
بادشاہون نے ایک ایک دن مین لاکھہ لاکھہ آدمی مرد
عورت اور بچے بیگناہ کٹوا ڈالے صرف ایک ہندوستان
کے درمیان ہم لوگون کی خوش نصیبی سے کچھہ کم سو برس
کا عرصہ گذرا ہوگا آئینی بندوبست ہو گیا ہی یعنی باد
کا مقدور نہین کہ آئین کے برخلاف کچھہ بھی کام کر سکے
آئین بادشاہ اور رعیت دونو کی راے متفق ہونے سے
بنتا ہی جب تک رعیت راضی نہو بادشاہ اپنی طرف سے کوئی
بھی آئین جاری نہین کر سکتا اور رعیت کا ہیکو ایسے کسی آئین پر راضی
ہوگی کہ جس سے اوسکا نقصان ہی بس اس بندوبست سے بادشاہ

چاھے اچھا ہو چاھے برا انتظام مین خلل نہین پڑتا اور ملک کی دن پردن ترقی ہوتی جاتی ہی مفصل بیان اِس آئین اور پارلامنٹ کا یعنی جہان آئین بنتا ہی ممالک فرنگستان کے درمیان ولایت انگلستان کے ساتھہ ہوگا کیونکہ اب ہندوستان اوسی بادشاہ کے تابع ہی ہملوگون کو اپنی عقل نہونے کے باعث کہ اپنے ملک کے لیئے آپ آئین بناوین وہان والے اپنی طرف سے کئی بڑے لائق اور ہوشیار صاحبون کو چن کر کونسل کے نام سے مقرر کرتے رہتے ہین کہ جسمین وے متفق الراے ہوکر رعیت کے مفید مطلب آئین بناوین اِس کونسل کا بیان ہندوستان کے ساتھہ ہوگا

ہندوستان

عرض طول — یہہ ملک ایشیا کے دکھن جانب مین ۸ درجے سے ۳۵ درجے عرض شمالی تک اور ۶۷ درجے سے ۹۲ درجے طول شرقی تک

وجہ تسمیہ — چلا گیا ہی ہند اور ہندوستان اِس ملک کا نام مسلمانون نے

رکھا اور انڈیا انگریز لوگ پکارتے ہین جبکہ ان دونو نام کی سندھ
ندی معلوم پڑتی ہی کیونکہ انگریز لوگ تو اب بھی اوس ندی کو
انڈس کہتے ہین سنسکرت والون نے اوسکا نام بھارت برش
اسلیئے رکھا کہ اونکے مت بموجب کسی زمانے مین راجا بھرت نے
یہان اکچھتر راج کیا تھا حد اس ملک کی جدا جدا زمانے مین جدا ۔ حدود دار بعہ
جدا طور پر رہی ہی کبھی لوگون نے برمھا سیام ملاکا اور چین
کو بھی اسی مین گنا اور کبھی کابل قندھار اور تبت کو اسمین ملایا
مگر ہم یہان وہی حد لکھتے ہین جو اب اس زمانے مین برتی جاتی
ہی اور انگریزی نقشون مین لکھی رہتی ہی اور اسی حد کے اندر جو
ملک ہی اوسکو ہندوستان کہنا چاہیے کیونکہ برمھا اور کابل وغیرہ
کے باشندے اپنا چلن مذہب اور بادشاہ اندنون ہم لوگون سے
ایسا جدا رکھتے ہین کہ اب اونکو ایک جدا ہی ولایت کہنا مناسب
ہی غرض یہہ ہندوستان جو پان کی طرح کچھ مثلث سا لوک اوسکی
دکھن کو نکلی ہوئی نقشے مین دکھلائی دیتا ہی دکھن طرف سمندر سے
گھرا ہی اور اوتر طرف ہلو سکے ہیمالے کا پہاڑ پڑا ہی پچھم طرف سندھ پار

جسے اٹک کا دریا بھی کہتے ہین کوہ سلیمان ہی اور پورب طرف
اوسکے مینی پور کے جنگل پہاڑون سے پرے برمہا کا ملک ہی
اسکی لمبان راس کماری سے جو دکھن مین سنیت ہنڈھ راشور کے
بھی آگے ہی کشمیر تک قریب اٹھارہ سو میل کے ہو گی اور چوڑان — لمبان چوڑان
راس منز سے جو کراچی بندر سے بھی بڑھکر پچھم مین ہی اور جسے
وہان والے راس عربی بھی کہتے ہین برمہا کی حد تک قریب سولہ
سو میل کے ہی اور وسعت اسکی کچھ کم زیادہ بارہ لاکھ میل مربع بتلاتے — وسعت
ہین اور آدمی اسمین تخمیناً چودہ کرور بستے ہین اوسط نکالنے — آبادی
سے فی میل مربع کچھ اوپر ایکسو سولہ آدمی پڑینگے ✢

ہم ابھی اوپر اس کتاب مین کسی جگہہ ایشیا کی خوبیان لکھہ آئے — تعریف
ہین مگر جاننا چاہیے کہ ایشیا مین بھی یہہ ملک سب سے زیادہ
مشہور تھا یہہ ملک کسی زمانے مین علم و دولت کے لیے سب
کا سرتاج تھا ساری دنیا کے آدمی اس ملک کے دیکھنے کی آرزو
رکھتے تھے اور جو تاجر بیپاری یہان تک آتے تھے تمام عمر کی محتاجیون
سے فارغ ہو جاتے تھے یہان کے راجاؤن سے سارے جہان کے بادشاہ

دبتے تھے اور اُنکا وے لوگ سب طرح سے دل رکھتے تھے دیکھو اِن
فرنگستان والون سے جو اب علم و دانائی مین اپنا ثانی نہین رکھتے
پہلے ہی پہل رومیون سے پڑھنے لکھنے کی سدھ بدھ پائی تھی
رومی یونانیون کے شاگرد تھے اور یونان اور مصر والے ہندوستان
مین آکر یہان کے پنڈتون سے تحصیل علم کر گئے تھے صرف سندھ
ندی کے کنارے پر دو چار ضلع اِس ملک کے جو کچھ دِن ایران
کے بڑے بادشاہ دارا شاہ کے قبضے مین رہے تو کہتے ہین کہ
جتنی آمدنی سارے ایران کے ملک کی اوسکے خزانے مین آتی تھی اوسکی
ایک تہائی صرف اِن ضلعون سے اوسے ہاتھ لگتی تھی ملکہ ایران والے
اوسکا تاج مین چاندی دیتے تھے اور اِن ضلعون کے زمیندار سونا پہنچاتے
تھے اِس ٹوٹے حال مین بھی ۱۷۳۹ء کے درمیان نادر شاہ یہان
سے ستر کروڑ کا مال لیگیا کہ جسمین صرف ایک تخت طاؤس بادشاہ
کے بیٹھنے کا سترہ کروڑ سے زیادہ کا تھا جب تک راہ نہ معلوم تھی
یورپ والے سمندر سے اِس ملک مین جہاز لانے کے واسطے
بے مضطرب اور متردد تھے کتنے جہاز اونکے اِس راہ کی تلاش مین

مارے گئے اور کتنے آدمی یہی آرزو مین سمندر کی مچھیون کے لقمے ہوئے سکندر ایسا بادشاہ اِس ملک لینے کی ہوس مین مرا بابل کے فرمانروا سلیوکس اور ایران کے مالک نوشیروان سے بادشاہون کو اِس ملک کے راجاؤن کے لیئے اپنی بیٹیان دینی پڑین سلیوکس کی بیٹی مہاراج چندرگپت کو دی تھی اور نوشیروان کی بیٹی اودے پور کے رانا نے بیاہی تھی غرض اس ملک کی آرزو سب ملک کے آدمی رکھتے تھے اور چارون طرف سے دور دور سے مرد یہان آتے تھے اور یہان والے اور سب ملکون کو ناچیز اور بےحقیقت سا سمجھکر کبھی باہر نجاتے اور ہمیشہ اپنے ہی مقام مین قائم رہتے کون ایسی چیز تھی جو اِس ملک مین نہو اور لیے اوسکی تلاش کے لیئے باہر جاوین خالق پروردگار کی مہربانی سے اِنکو اسی جگہ سب کچھ موجود تھا*

پہاڑ اِس ملک مین کم ہین اور میدان [illegible] میدانون مین ندیان اِس کثرت سے بہتی ہین کہ سارا ملک [illegible] شاداب ہوجاتا ہی ہمالیے پہاڑ جو اِس ملک کی [illegible]

سب پہاڑون سے اونچا ہی تو رب مین اوس مقام سے جہان
برہم پوتر پچھم مین اوس مقام تک جہان سندھ ندی آ کے اٹک کے
تبت سے ہندوستان مین آتی ہی اس پہاڑ کی لمبان قریب دو ہزار
میل کی ہووےگی* اور چوڑان تخمیناً کچھ کم چار سو میل ہماچل اور
ہمادری بھی اوسی کا نام ہی ہم سنسکرت مین برف کو کہتے ہین
اس پہاڑ کی چوٹیان ہمیشہ بارہون مہینے برف سے ڈھکی
رہتی ہین جو کبھی کہین سے کچھ برف ہٹ جاتی یا گر پڑتی ہی
تو سیکڑون ہاتھ اونچے صرف برف کے کرارے دکھلائی دینے
لگتے ہین جو کوئی آدمی ہندوستان کے میدان سے اس کوہستان
مین جاوے تو پہلے اوسے چھوٹے چھوٹے پہاڑون پر چڑھنا اترنا
پڑتا ہی جون جون وہ اوتر کو ان پہاڑون مین بڑھتا جاتا ہی

* اس پہاڑ کا طول اتنا ہی مت سمجھنا جتنا یہان لکھا ہی یہان اتنا ہی لکھنا
مناسب ہی جتنا ہندوستان کے ساتھ ملا ہی اور ہمالے کے نام سے
پکارا جاتا ہی باقی حال دوسری ولایتون مین لکھا جاویگا یہہ پہاڑ سمندر تک
چلا گیا ہی

پہاڑون کی بلندی بھی بڑھتی جاتی ہی یہان تک کہ جاتے جاتے
دس پندرہ یا بیس دن مین وہ اون پہاڑون کی جڑ مین پہنچتا ہی
کہ جنکی چوٹیان ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہین اِن پہاڑون پر
آدمی توکیا پرندے بھی پر نہین مار سکتے بلکہ بادل بھی مثل زنار اونکی کمر
سے لٹکتے رہجاتے ہین چوٹی تک ہرگز نہین چڑھ سکتے ہیتو سے پہاڑ
جو شملا سے تین منزل آگے ونتتس ہزار فٹ سمندر کی سطح
سے اونچا ہی * کسی روز جب آسمان صاف ہو چڑھ کے اِن
برفی پہاڑون کی کیفیت دیکھنی چاہیے پورب پچھم اور دکھن کو جہان تک

* پہاڑ کی بلندی سمندر کی سطح سے اِسواسطے لکھتے ہین کہ زمین کہین اونچی
ہی کہین نیچی حساب سب جگہ سے ٹھیک نہین بیٹھتا اور سمندر کی سطح سب مقام
مین برابر ہی اکثر نادان آدمی پہاڑون کی بلندی چڑھائی کے حساب سے بتلاتے
ہین مگر یاد رکھو کہ اِس ڈھب سے ہرگز اوسکی بلندی کا ٹھیک اندازہ نہین
ہو سکتا کیونکہ کسی پہاڑ مین ڈھال تھوڑی رہتی ہی اور کسی مین بہت اِسلیے
ہمنے سب جگہ پہاڑون کی کھڑی بلندی کا حساب لکھا ہی جیسے دیکھو کسولی
کے پہاڑ کو کالکا سے سڑک کی راہ چھہ کوس کی چڑھ

نگاہ جاتی ہی سَو سَو دو دو سو میل تک پہاڑ ہی پہاڑ سوا سوا سو ہاتھ تک اونچے اور بیس بیس ہاتھ تک جڑ مین موٹے درختون کے جنگلون سے گویا ہرے کپڑے پہنے ہوئے جنمین ندیون کا پانی جو جگہہ جگہہ ہرا اونکی جڑون مین سورج کی شعاعون سے چمکتا ہی گویا کناری گوٹا لگا ہی سمندر کی لہرون کی طرح اونچے نیچے دکھلائی دیتے ہین اور اوتر کی طرف گھوڑے کے نعل یا ہلال کی صورت کوئی دو دو سو کوس کے پلے تک برفی پہاڑ نظر پڑتے ہین ایسے اونچے کہ گویا قادر مطلق اور خالق برحق نے آسمان کے سہارے کے لیئے یہی تھمبھے رکھے

مگر جو سڑک چھوڑ کر کوئی آدمی دوسری طرف سے اوسپر سیدھا جا سکے تو اوسے تخمیناً دو کوس سے زیادہ نہ چڑھنا پڑیگا اور حساب سے اوسکی کھڑی بلندی سمندر کی سطح سے کل کچھہ اوپر چار ہزار ہاتھہ یا چھہ ہزار فٹ ہی یعنی جو کسولی کی چوٹی پر کوئی کنوا کھودنا چاہے تو جب چار ہزار ہاتھ گہرا کھد جائیگا تب اوسکی تھاہ سمندر کی سطح سے برابر گنی جاویگی یا کسولی کے برابر اونچا کوئی منار سمندر کے ٹھیک کنارے پر بنانا چاہو تو چار ہزار ہاتھ اونچا بنانا پڑیگا تین فٹ کا ایک گز ہوتا ہی اور ایک گز مین دو ہاتھ ہوتے ہین *

دھوپ کی تیزی سے ایسے چمکتے ہین کہ گویا زمین کے ہاتھہ مین
پہہ ایک مجلّا اور مصفا چاندی کا کنگن پڑا ہی اور پھر جو اُنکے
نیچے نگاہ کرو تو باغ کی کیاریون کی طرح سیکڑون رنگ کے
پھول پھول رہے ہین بلکہ باغون ہین وہ پھول کہان پائے اور پہاڑون
کے پانی کے گرنے کا شور اور ٹھنڈھی ٹھنڈھی ہوا کی جھکور کیفیت
دیکھے ہی بن آوے لکھے کے کوئی کہان تک بتاوے جو لوگ ان پہاڑون کے
پار ہوکر ہندوستان سے تبت کو جانا چاہتے ہین وے اُن ندیون
کے کنارے جو ان پہاڑون کو کاٹ کر تبت سے ہندوستان
مین آئی ہین پہاڑون کی جڑہی جڑ ہین چلکر یا اون گھاٹیون پر جو
کسی کسی جگہہ مین ایسی اونچی نہین ہین جن پر جان نہ بچ سکے چڑھکر پار
ہو جاتے ہین چوٹیون پر ان پہاڑون کی ہرگز کبھی کوئی نہین جا سکتا
سب سے اونچی چوٹی اوسکی دہولاگر جہان سے گنڈک ندی نکلی ہی
سمندر کی سطح سے کچھہ اوپر اٹھائیس ۲۸ ہزار فٹ اونچی ہی جمنوتری کا
پہاڑ جسکے نیچے سے جمنا نکلی ہی قریب چھبیس ۲۶ ہزار فٹ کے اور ترگل
پہاڑ جو بیچ اور ستلج ندی کے بیچ مین ہی قریب تیئیس ۲۳ ہزار فٹ کے

اونچا ہی نیتی گھاٹی جسے لیتی بھی کہتے ہین بدری ناتھہ سے گوشۂ شمال و مشرق مین دولی ندی کے کنارے کچھہ اوپر سولہ ہزار فٹ سمندر کی سطح سے بلندی کماؤن گڈھوال والے اس گھاٹی سے ہمالے پار ہو کر تبت اور چین کو جاتے ہین سلسلہ اس ہمالے پہاڑ کا سندھہ سے لیکر برہم پوترا تک چلا گیا ہی مگر اوسکے جدا جدا ٹکڑے اور جدا جدا چوٹیان جدا جدا نام سے پکارے جاتے ہین جیسا ابھی اوپر شملا ہو دھول گر جمنوتری بر گل وغیرہ لکھہ آئے ان پہاڑون مین قریب تیرہ ہزار فٹ کی بلندی تک تو جنگل بھی ہوتا ہی اور آدمی بھی بستے اور کھیتی باڑی کرتے ہین پھر تیرہ ہزار فٹ سے اوپر برف ہی برف رہتی ہی جو پہاڑ تیرہ ہزار فٹ سے کم اور سات ہزار سے زیادہ اونچے ہین اونپر صرف جاڑے کے دنون مین تھوڑی بہت برف گر جاتی ہی عجب قدرت ہی اوس قادر ذوالجلال کی جون جون اوپر چڑھتے جاؤ درخت جھاڑی پھل پھول اور کھیتون کی صورت بدلتی جاتی ہی کہان تو ابھی اونکی جڑ مین گرم ملک کے

درخت آم املی وغیرہ دیکھے تھے اور کہان تھوڑی ہی دور چڑھ کر
سرد ملک کی پیداوار شین بان براس چیل کیلو دیودار وغیرہ دکھلائی
دینے لگے یہانتک کہ پھر برف کی حد کے پاس سوائے بھوج پتر کے
اور کچھ بھی نہین اُگتا ایک ہی نگاہ مین گرمی سردی برسات
تینون موسم نظر پڑ جاتے ہین نیچے گرمی اور گرمی کی کھیتیان
جو پہاڑی لوگ زینون کی طرح پہاڑون پر درجہ بدرجہ بوتے چلے جاتے
ہین اور جھرنون کے پانی سے خودبخود سینچا کرتی ہین درمیان مین
جو بادل گھر آئے تو برسات اور گر جنا تڑپنا اور اوپر پھر جاڑا اور برف ہی
دس کوس کے تفاوت مین تینون موسم کی چیز پیدا ہو سکتی ہین
جیرارڈ صاحب پرگل پہاڑ پر ۲۲ ہزار فٹ تک اونچے چڑھے
تھے اس سے زیادہ اونچا ان پہاڑون پر کسی آدمی کا جانا اب تک
سُننے مین نہین آیا پندرہ ہزار فٹ سے آگے بڑھنے پر سانس
رُکنے اور سر اور چھاتی مین درد ہونے لگتا ہی شملا منصوری
وغیرہ مقامون مین جہان سرکار نے پتھر کاٹ کر سڑکین نکال
دی ہین وہان چڑھاؤ اُتار تو ضرور رہتا ہی مگر لوگ بے کھٹکے

گھوڑے دوڑا لیتے چلے جاتے ہین باقی اور سب جگہہ جہان سڑکین نہین بنین ہین رستا اِن پہاڑون مین بہت بکٹ ہی کہین دیوار کی طرح کھڑے پہاڑون مین اونکی دراڑون کے درمیان میخین گاڑکر اور اون میخون پر لکڑیان رکھکر اون لکڑیون کے سہارے سے چلتے ہین اور کہین گھاس کی جڑ پکڑ پکڑ کر بندرون کی طرح ہاتھے کے بھل اِن پہاڑون پر چڑھتے ہین جو پیر کے تلے نگاہ جاوے تو کئی سو ہاتھہ نیچے دریا کا پانی اِس زور کے ساتھہ پتھرون سے ٹکرا رہا ہی کہ جسے دیکھکر سر گھومے اور جو سر پر نظر اٹھاوین تو وہ پہاڑ دیوار سا آسمان اونچا دکھلائی دیوے کہ جسے دیکھے آنکھہ ترمرا جاوے ایسی بکٹ راہون کا حال بھی سُننے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین چلنے والون کا تو جی ہی جانتا ہوگا ہمالے کے سوا اِس ملک مین اور بھی جو سب پہاڑ بیان کے لائق ہین اون مین سے بندھیاچل اس ملک کے بیچون بیچ مین پڑا ہی کھمبات کی کھاڑی سے نرمدا ندی کے اُتر اُتر ضلع بھاگلپور مین گنگا کے کنارے تک چلا آیا ہی مگر بلندی اوسکی تخمیناً دو ڈھائی ہزار

فٹ سے زیادہ کہین نہین سَہیاَدرِی بندھیہ کے پچھم سرے
سے لیکر سمندر کے کنارے سے نزدیک ہی نزدیک راس کُماری
تک چلا گیا ہی انگریز لوگ اُسے پچھم گھاٹ کہتے ہین مَلیاگِرا سی
کے جنوبی حصے کا نام ہی سَہیاَدرِی کے سامھنے خلیج بنگالے
کے نزدیک کاویری سے بندھیہ کے پورب سرے تک
پہاڑون کا جو ایک چھوٹا سا سلسلہ گیا ہی اُوسے پورب گھاٹ
کہتے ہین اِن پچھم اور پورب گھاٹون کے درمیان مین دکھن
طرف جو پہاڑ ہی اوسکا نام نیل گِری اگرچہ اِن پہاڑون مین پانی
اور جنگل کی کثرت سے بڑے بڑے دلچسپ اور پرفضا مقام ہین
مگر چوٹیان اونکی پانچ چھ ہزار فٹ سے زیادہ اُونچی کوئی نہین صرف
ایک مُور چوڑِی بیٹ نیل گرِ مین کچھہ اُوپر آٹھہ ہزار فٹ
اُونچا ہی

ندی — اب اون ندی اور دریاؤن کا بیان سُنو جو اِن پہاڑون
سے نکلتی ہین نامی اونمین گنگا جمنا سرجو گنڈک سون
کوسی تِشتھا چنبل سندھ جھیلم چناب

راوی بیاسا ستلج برہم پُوتر نربدا تاپی مہاندی
گوداوری کِرشنا اور کاویری ہین گنگا اِس ملک کا مشہور
دریا جسے سنسکرت مین بھاگی رتھی جاہنوی وغیرہ بہتیرے نامون
سے پُکارتے ہین ہمالے سے نکل کر پندرہ سو میل بہنے کے بعد
کتنے ہی دہانون سے خلیج بنگالہ مین گرتی ہی جس مقام سے یہہ
نکلی ہی اوسے گنگوتری اور گو مُکھہ بھی کہتے ہین وہان کوئی تین ہزار
فٹ اُونچا ایک برف کا ڈھیر ہی اوسی کے نیچے ایک موکھے سے
اِس گنگا کی دھارا کچھہ کم زیادہ اٹھارہ ہاتھہ چوڑی اور تخمیناً ہاتھہ
یا ڈیڑھ ہاتھہ گہری نکلتی ہی کہ جو پھر اور ندیون کا پانی لیکر پانچ سو
کے پاٹ سے سمندر مین ملتی ہی گنگا کا منبع یعنی نکلنے کا مکان
گنگوتری سمندر کی سطح سے کچھہ کم چودہ ہزار فٹ اونچا ہی
جس جگہہ جاتریون کے درشن کے لیئے مندر بنا ہی وہان سے
یہہ مقام گیارہ میل آگے ہی ہردوار سے جو سمندر کی سطح
سے ایک ہزار فٹ اونچا ہی یہہ ندی پہاڑون کو چھوڑ کر میدان
مین بہتی ہی راج محل سے کچھہ دور آگے بڑھکر اِس گنگا کی دو دھارا

ہوگئین مگر جو کلکتے کے نیچے ہوکر بھاگی رتھی اور ہُگلی کے نام سے
ساگر کے ٹاپو کے پاس سمندر سے ملتی ہی ہندو اوسی کو اصلی
گنگا سمجھتے ہین اور جہان اِسکا سمندر سے اتصال ہوا ہی وہان
بڑا تیرتھ مانتے ہین وہان کپل مُنی کا ایک مندر بنا ہی اور جو
دھارا اس سے بڑی پورب مین برہم پُتر کے ساتھ ملکر دکھن شہباز پور
نام ٹاپو کے سامھنے سمندر مین گرتی ہی اوسے پدما پدماوتی
اور پدا بھی کہتے ہین اور اوسکا مہاتم اصلی گنگا کے برابر نہین مانتے
اِس سنو کوس کے تفاوت مین جو اِن دونو دھارا کے بیچ پڑا ہی
گنگا کی اَور سب سیکڑون دھارا سمندر سے ملتی ہین پانی کی کثرت
سے اِس جگہ بڑا دلدل اور نہایت گنجان جنگل رہتا ہی اسی
جنگل کا نام سُندربن ہی درختون کی شاخون پر کلولین کرتے
ہوئے بندر لنگور اور رنگ برنگ کے خوش رنگ اور خوش
آواز پرندون کی کثرت سے مسافرون کا جنکی کشتی اوس راہ سے
آتی ہی دل لبھاتا ہی اور نہایت خوب اور دلچسپ معلوم پڑتا ہی
لیکن اوسمین سانپ اور شیر وغیرہ موذی جانور بھی اتنے رہتے

ہین کہ ایسا دلیر ہمت والا کوئی نہین جو اپنی کشتی سے اوتر کر اِس
جنگل کے اندر گھسے بلکہ ناؤ پر بھی جو بیچ دھار امین لنگر پر رہتی
ہی رات کو چوکس رہنا پڑتا ہی ورنہ تعجب نہین کہ کوئی شیر پانی
مین تیر کر کشتی سے کسی آدمی کو اوٹھا لیجاوے آب و ہوا بھی
اِس جنگل کی نہایت خراب ہی برسات مین گنگا کا پانی دس
گیارہ ہاتھ اونچا بڑھ جاتا ہی اور بنگالے کے ملک مین اِس دریا
کے دونو کنارون پر پچاس پچاس کوس تک پانی ہی پانی دکھلائی
دینے لگتا ہی دھانون کے کھیت مین ناؤ چلتی ہین اور گانو
جگہہ پر پانی کے بیچ مین ٹاپوؤن کی طرح نگاہ مین آتے ہین ہندوون
کا یہہ عقیدہ ہی کہ گنگا مین نہانے سے سارے پاپ دھو جاتے ہین
اور کہتے ہین کہ اوسکا پانی جا بجا ہو جتنے دن رکھو بگڑتا کبھی نہین بلکہ
اوسکا پینا بہت مفید سمجھتے ہین عبد الحکیم خان جو ۱۷۹۲ء مین
بیجاپور کے ضلع کے درمیان شاہنور کا نواب تھا مسلمان ہو کر بھی سوا
گنگا جل کے کوئی دوسرا پانی نہ پیتا اور پانسو کوس سے اِس دریا
کا پانی منگواتا جو ہو گنگا سے اِس ملک والون کا بڑا فائدہ ہوتا ہی

لاکھون بیگھے زراعت صرف اِسی کے پانی سے ہوتی ہی اور سیکڑون
کام اِن لوگون کے اِسمین کشتی چلنے سے نکلتے ہین صرف جلنگھی
بھاگی رتھی اور ماتھابھنگا اِسکی اِن تین دھارا کی راہ کم سے کم
اَسّی ہزار کشتی سال بھر مین آتی جاتی ہین بلکہ کلکتے تک تو اِس
دریا مین سمندر سے جہاز بھی آتے ہین جمنا جسے سنسکرت مین
یمنا اور کالِندی وغیرہ نامون سے بھی پکارتے ہین گنگوتری
سے کچھ دور پچھم ہمالے مین جمنوتری کے پہاڑ سے نکل کر کچھ
کم آٹھ سَو میل بہتی ہوئی الہ آباد کے نیچے جسے ہندو پراگ
کہتے ہین گنگا مین ملجاتی ہی اِن دونو دریاؤن کے سنگم کو ہندو
لوگ تربینی کہتے ہین اور بہت ہی بڑا تیرتھ مانتے ہین اگلے
زمانے مین بیے لوگ دوسرے جنم مین اپنی دلی مراد پانے
کے یقین پر اکثر اِس تیرتھ مین اپنا سر آرے سے چروا ڈالتے
تھے شاہجہان بادشاہ نے یہہ کام بُرا سمجھ کر موقوف کر دیا
اور وہ آرہ بھی توڑوا ڈالا کپتان ہجسن صاحب جمنوتری کا
حال اِسطرح پر لکھتے ہین کہ کوہ جمنوتری کے گوشہ جنوب و مغرب

مین کچھہ اوپر دس ہزار فٹ سمندر سے اونچا ایک برف کے ٹکرے کے نیچے سے جو اوسوقت ساٹھہ گز چوڑا اور تیرہ گز موٹا تھا یہہ دریا کوئی گز بھر چوڑا اور پانچ چار انگل گہرا نکلتا ہی اوس برف کے ٹکرے مین ایک روزن تھا کپتان صاحب اوس روزن کی راہ اوسکے اندر چلے گئے تو وہان جاکر کیا دیکھتے ہین کہ اوس برف کی چھت کے نیچے پہاڑ کے پتھرون مین بہت سے سوراخ ہین اور اون سوراخون مین سے ادہن کی طرح کھولتا ہوا پانی نکلتا ہی غرض یہی پانی جمنا کی اصل ہی لیکن پہاڑ سے نکل کر جب یہہ میدان مین پہنچتی ہی تو پھر اتنی بڑی ہی کہ بڑے بڑے ناو بڑے اسمین چلتے ہین سرجو جسے سرئو گھر گھرا گھاگھرا دیوگا اور دریوا بھی کہتے ہین اور گنڈک اور کوسی جسکا صحیح نام کوشکی ہی اور ترشتھا جسے سنسکرت مین ترشتا اور ترسروتا بھی کہتے ہین یہ چارون ندی ہمالے کے برفی پہاڑون سے نکل کر پہلی چھپرے سے کچھہ دور اوپر دوسری پٹنے کے سامھنے تیسری بھاگلپور

سے کچھ دور آگے بڑھکر اور جو بھی گنڈ تو یا کو لیتی ہوئی نواب گنج کے پاس گنگا سے ملتی ہین گنڈک مین سالگ رام ملتے ہین اسلیئے اوسے سالگرامی بھی پکارتے ہین کہتے ہین کہ ہمالے کے جانب شمال مین مکت ناتھ کے پاس گنڈک کے کنارے جو ایک پہاڑ ہی یہہ ندی سالگ رام کو اوسی مین سے بہالاتی ہی ہندو تو سالگ رام کو ساکشات وشنو کا اوتار سمجھتے ہین اور انگریز لوگ اوسے امونیٹ کہتے ہین اور بتلاتے ہین کہ جسکو ہندو اوسمین چکر کا نشان جانتے ہین وہ طوفان کے وقت مین جو سب سمندر کے جانور پہاڑون مین دب گئے تھے اونمین سے ایک طرح کے چھوٹے سے جانور کا نشان ہی اِس قسم کے جانور ابتک بھی سمندر مین موجود ہین اور اِس وضع کے نشان دار پتھر اور بھی بہت پہاڑون مین ملتے ہین گنڈک مین تیرنا اور کرتو یا مین نہانا ہندوون کے مت بموجب منع ہی اور اسی طرح کرم ناشا جو چھوٹی سی ندی بنارس اور بہار کے

صلعون کے بیچ بہکر گنگا مین گرتی ہی اوسکا پانی چھوٹے کے لیئے
سناہی ہی چنبل اور سون یہہ دونو بندھیاچل سے نکل کر چنبل
تو اٹاوے سے بارہ کوس نیچے جمنا مین گرتی ہی اور سون
سرجو اور گنڈک کے مُہانون کے بیچ مین چھپرے کے سامھنے
دکھن سے آکر گنگا مین ملتی ہی سندھہ دریا جسے اٹک کا دریا
اور انگریز لوگ اِنڈس کہتے ہین ہمالے کے پار گارو شہر کے
پاس کیلاش کے جانب شمال سے نکلا ہی اور سترہ سو میل
سے اوپر بہکر کئی دھارا ہوکر جسمین سب سے بڑی کا پاٹ
مُہانے پر چھہ کوس سے کم نہین ہی ہندوستان کے شمال
جانب ہین سمندر سے ملتا ہی اٹک کے نیچے پہاڑون
مین جگہہ کی تنگی سے یہہ دریا بڑے زور شور سے بہتا ہی
پاٹ وہان پر کچھہ اوپر پانچ سو ہاتھہ ہو ویگا مگر پانی بہت گہرا
اور کشتیون کو اوس مقام مین بڑا ہی ڈر رہتا ہی جو کبھی پہاڑ سے
ٹکر کھا وین تو ایک دم مین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوین ہندوون
کے دھرم شاستر مین سندھہ پار جانا منع ہی لیکن کام پڑنے

سے سب جاتے ہین بلکہ اگلے زمانے مین ہمارے ملک کے
راجاؤن نے سندھہ پار اوتر کر بہت ملک فتح کیئے ہین جھیلم
چناب راوی بیاسا اور ستلج یے پانچون ندیان ہمالے
سے نکل کر سب کی سب اِکٹھی پنجند کے نام سے مِٹھن کوٹ
کے نیچے سندھہ مین گرتی ہین اور اِنھین پانچ ندیون سے
سیراب ملک پنجاب کہلاتا ہی اُن مین سے ایک ستلج تو ہمالے
کے شمال جانب مین مان سرؤور کے پاس راون رہد سے
نکلی ہی اور باقی چارون ہمالے کے جانب جنوب سے نکلتی
ہین جھیلم جسے شاستر مین وِتستا لکھا ہی کچھہ اوپر چار سو میل
بہکر جھنگ سے دس کوس نیچے چناب مین ملجاتی ہی راوی
بھی جسکا سنسکرت نام اَیراوَتی ہی کچھہ اوپر چار سو مین بہتی ہوئی
ملتان سے بیس کوس اوپر اسی چناب سے آملتی ہی
بیاسا جسے بِپاشا بھی کہتے ہین اسیہ کُنڈ سے نکل کر تخمینا
دو سو میل بہکر ہریکی کے پتن کے پاس ستلج سے ملتی ہی وسکی
تھاہ مین چور بالو اکثر جگہہ ہی اس باعث جاڑون مین جب پانی

گھٹ جاتا ہی تو پایاب اُترنے مین بہت خبرداری رکھنی پڑتی
ہی بلکہ کنارون پر بھی سنبھل سنبھل کر پیر دھرتے ہین پگڈنڈی
سے ہرگز باہر نہین جاتے ورنہ فوراً بالو مین گڑ جاوین اور ستلج
جسکا سنسکرت نام شتدرو ہی کچھ اوپر آٹھ سو میل بہکر بہاولپور
سے بیس ۲۰ کوس نیچے چناب سے مل پنجند کے نام سے تخمیناً
تیس ۳۰ کوس بڑھکر مٹھن کوٹ کے نیچے جیسا کہ ابھی اوپر لکھ آئے
ہین سندھ مین جا گرتی ہی چناب جسے سنسکرت مین چندر بھاگا
کہتے ہین ہمالے مین اپنے منبع سے مٹھن کوٹ تک کچھ اوپر
چھ ۶ سو میل لنبی ہی پہاڑون مین اِن دریاؤن کے درمیان جہان
پتھرون سے پانی ٹکرانے کے سبب کشتیون کا گذر ہرگز نہین ہو سکتا
جھولے یا چھینکے پر پار ہوتے ہین یا مشکون پر چڑھکر اُتر جاتے
ہین جھولا اوسے کہتے ہین کہ جو ندی کے ایک کنارے سے دوسرے
کنارے تک برابر کئی رسّے باندھکر اونھین تختون سے پاٹ
دیتے ہین آدمی اون تختون پر اپنے پاؤن سے چلکر پار ہو جاتے
ہین اگرچہ اجنبی آدمی کو اِس پر چلنے مین بڑا ڈر لگتا ہی

کیونکہ چوڑان اوسکی اکثر ہاتھہ دو ہاتھہ سے زیادہ نہین رہتی
اور پاٹ ندیون کا سنو سو دو دو سو ہاتھہ ہوتا ہی اور سہارا ہاتھہ
سے تھامنے کو صرف اونھین رسّون کا ملتا ہی لیکن چھینکا اِس
بھی بدتر ہی وہ ایک رسّا ہوتا ہی اس پار سے اوس پار بندھا
ہوا اور اوسمین ایک چھینکا لٹکا ہوا اور پھر چھینکے مین ایک
رسّی بندھی ہوئی آدمی اوس چھینکے مین بیٹھہ جاتا ہی تب ملّاح
اوسے اوس رسّی سے جسکا ایک سرا اوس چھینکے مین بندھا
ہوا اور دوسرا دوسرے کنارے پر اونکے ہاتھہ مین رہتا
ہی کھینچ لیتے ہین جب چھینکا بیچ مین پہنچکر رسّی کے جھٹکون سے
ہلنے لگتا ہی اور نیچے دریا سمندر کی طرح پتھرون سے ٹکراتا ہوا
نظر پڑتا ہی تب انجان آدمی کا تو ہوش اُڑ جاتا ہی اور کیونکر نہ
اڑے جو رسّی ٹوٹے تو حضرت بیچ ہی مین لٹکتے رہجاوین اور
جو رسّا ٹوٹے تو پھر دریا مین غوطے کھاوین مشک پر ایسی دہشت
نہین ہی جہان پانی کا زور بہت نہین ہوتا وہان ملّاح جسے
پہاڑ مین دریائی کہتے ہین اپنی مشک پر پیٹ کے بھل

پڑ جاتا ہی اور پار ہونے والا اوسکی پیٹھہ پر دوزانو ہو بیٹھتا ہی
وہ ملاح اپنے پیرون کی تو پتوار بناتا ہی اور دونو ہاتھون مین
دو چپو رکھتا ہی اونھین ٹھیکر پار پہنچ جاتا ہی مشک روجھہ
یا بیل کے چمڑے کی بنتی ہی اور بہت بڑی ہوتی ہی برہم پتر
جسے تبت والے سامپو کہتے ہین مان سرور کے پاس
ہمالے کے اُتر جانب سے نکلکر کچھہ اوپر سولہ سو میل بہتا
ہوا سمندر کے پاس آکر گنگا مین ملجاتا ہی نربدا سون کے منبع
سے پاس ہی نکلکر سات سو میل بہتی ہوئی بھڑونچ کے پاس
کھنبھات کی کھاڑی مین جا گرتی ہی اور اوسکے مہانے
سے کچھہ دور دکھن رخ سورت سے دس کوس نیچے تاپتی
جو بیتول کے پاس پہاڑ سے نکلی ہی ساڑھے چار سو میل
بہکر سمندر سے ملگئی ہی مہاندی ناگپور کی عملداری سے
نکلکر پانچ سو میل بہتی ہوئی کٹک کے پاس کئی دھار ہو کر
سمندر مین گری ہی گوداوری پچھم گھاٹ مین ترنبک سے
نکلکر بردا اور بان گنگا کو جو دو نو ندیان گونڈوانے کے

علاقے سے نکلی ہین لیتی ہوئی نو سو میل بہکر راج مہیندری
کے نیچے سمندر سے ملی ہی کرشنا بھی اُنھین پہاڑون مین ستارے
کے نزدیک جہا بلیشور سے نکلکر مال پربت گت پربت بھیما
تنگ بھدرا وغیرہ ندیون کو جو اُنھین پچھم گھاٹ کے پہاڑون
سے نکلی ہین لیتی ہوئی سات سو میل بہکر مچھلی بندر کے پاس
سمندر سے ملگئی ہی جتنے قسم کے قیمتی پتھر ہیرا لسنیا وغیرہ اِس ندی
کے بالو مین ملتے ہین او تنے اَور کسی مین بھی ہاتھ نہین لگتے
اور کاویری نیل گر مین آنکمند سے نکل کر کچھ اُوپر چار سو
مین بہتی ہوئی ترچناپلی سے تھوڑی دور آگے سمندر مین
کھپ گئی ہی دکھن کے پہاڑون مین اِن کرشنا کاویری
وغیرہ ندیون کے درمیان جہان کشتی کا گذر نہین ہو سکتا
بانس کی ٹوکری مین جو چمڑے سے مڑھی رہتی ہی بیٹھکر آدمی
اُترتے ہین غرض نامی ندیان تو یہی ہین جنکا بیان ہوا اور
باقی چھوٹی چھوٹی تو اِتنی ہین کہ جنکی گنتی بتلانا بھی مشکل ہی
مگر اونمین سے بہت اِنھین اُوپر لکھی ہوئی ندیون مین

ملگئی ہین ہندوستان کی ندیان برسات مین سب بڑھتی ہین
مگر جو ہمالے کے برفی پہاڑ سے نکلی ہین وہ گرمی مین بھی برف
گلنے کے سبب کچھ تھوڑی بہت بڑھ جاتی ہین نقشے مین ندیون کا
بہاؤ دیکھنے سے ملک کا نشیب و فراز بھی بخوبی معلوم ہوجاتا ہی
جہان سے ندیان نکلتی ہین وہان ضرور پہاڑ یا اونچی زمین ہوتی ہی جس
طرف کو وے بہتی ہین وہ اوس سے نیچی اور نشیب
مین ہوتی ہی

نہر نہر بڑی اس ملک مین دو ہی ہین ایک تو جمنا کی جو پہاڑ
سے کاٹ کر دلی مین لائے ہین اور جسکا ایک شعبہ جھجھر مین
ہریانے تک پہنچ کر وہان ریگستان مین کھپ جاتا ہی اور دوسری
گنگا کی جو ہردوار سے کاٹ کر دوآبے مین لائے ہین جمنا
کی نہر تو فیروز شاہ تغلق جو ۱۳۵۱ع مین تخت پر بیٹھا تھا پہاڑ سے
سفیدون کے پرگنے تک جو دلی سے تخمیناً تیس کوس ہوویگا
اور شاہجہان سفیدون سے دلی تک لایا تھا لیکن پھر دنون بہت
تک بے مرمت پڑی رہنے سے بالکل خشک ہوگئی تھی سو اب

سرکار انگریزی نے بخوبی مرمت کروا دی اور پانی پھر
اوسی طرح سے جاری ہوگیا لوگون کو بڑا آرام ہوا دلی
والون کے گویا سوکھے کھیت پھر لہلہائے اور گنگا کی
سرکار انگریزی کی طرف سے بنکر طیار ہوئی ہی اِس
نہر کے جاری ہوجانے سے اب قحط اِس دوآبے
مین کبھی نہین پڑیگا

جھیل

جھیل ہندوستان مین بڑی کوئی نہین اور چھوٹی
چھوٹی بھی بہت کم ہین چلکا کٹک کے پاس ۳۵ پینتیس میل
لمبی آٹھ ۸ میل چوڑی ہی پانی کھارا اور کچھہ کم زیادہ ۲۰۰۰۰۰ دولاکھہ
من نمک ہر سال وہان اوس سے طیار ہوتا ہی پلی کاٹ
یا پلیا کٹ جسے کوئی پرلے گھاٹ بھی کہتا ہی اِتنی
ہی بڑی کرناٹک مین ہی کولیر ۋ کرشنا اور گوداوری
کے بیچ مین چھیالیس ۴۶ میل لمبی اور چودہ ۱۴ میل چوڑی
ہووےگی سانبھر جے پور اور جودھپور کی عملداری
کے بیچ مین بیس ۲۰ میل لمبی اور دو ۲ میل چوڑی ہی

سا ہبھر نمک اوسی مین پیدا ہوتا ہی جب گرمی مین اوسکا
پانی سوکھتا ہی تو اوسکے کنارون پر یہہ نمک جم جاتا ہی لوگ
کھود کھود کر اُٹھا لاتے ہین اور اکثر اوسکے کنارون پر کیاریان
بنا کر اونمین اوسکا پانی بھر دیتے ہین وہ بھی سوکھ کر نمک بن
جاتا ہی اُولر کشمیر کے علاقے مین سولہ ۱۶ میل لمبی اور آٹھ میل
چوڑی اور گہری اتنی ہی کہ ابتک کسی نے اوسکی تھاہ نہین
پائی وِتستا ایک طرف سے اوسکا پانی لیتی ہوئی بہی ہی سنگھاڑے
اوسمین بہت ہوتے ہین

نباتات آب سوچنا چاہیے کہ جس ملک مین اتنی ندیان بہتی ہین
اور پانی کی ایسی افراط ہی تو پھر اوسکی زمین اوپجاؤ اور زرخیز
کیون نہو اور یہی باعث ہی کہ جو اِس ملک کی زمین زرخیزی
مین مشہور بلکہ ضرب المثل ہوگئی ہی یہان سال مین دو فصل
اور کہین تین تین فصل بھی کاٹتے ہین اور ایسی شاذونادر
کوئی چیز نکلیگی جو یہان پیدا نہوتی ہو برفستان اور ریگستان
میدان اور کوہستان سمندر سے نزدیک اور سمندر سے دور

گرم اور سرد خشک اور تر سب طرح کے ملکون کے پھل پھول
دوا اور غلّے یہان موجود ہین آدمی کی طاقت نہین جو یہان کے
جنگل پہاڑون کی جڑی بوٹیون کا بھید جان لیوے یا جتنے اقسام
کے درخت اونمین ہوتے ہین سب کی گنتی کرے صرف
وے سب کہ جو ہمیشہ ہم لوگون کے کام مین آتے ہین اونکا نام نیچے
لکھا جاتا ہی کھیت مین یہان جَو گیہون چاول چنا
جوار باجرا مونگ موٹھ مکی اُرد مسور مٹر
کودو کراد ارہر مڑوا تِل تیسی رائی سرسون
زیرا سونف اجواین دھنیا کاہو کاسنی
میتھی کنگنی سانوا چینا کولتھ باتھو
بچھا پچھرا رگی سونٹھ ہلدی سن تنباکو
مجیٹھ مرچا کشم کپاس پوست نیل اوکھ
کیر کچور سینڑی اروی شکرقند زمین قند
رتالو بنڈا کھیرا ککڑی ترئی آرئے کدو
کوہڑا پیٹھا تربوز خربوزہ بھنڈی لوڑا

سیم آلو گوبھی پلول کریلا مولی گاجر شلغم
پیاز لہسن ہینگ آدی چک چقندر بیگن
اور باغ اور جنگل پہاڑ مین سیب ناشپاتی بہی
گلاس بادام پستہ انگور آلوچہ آلو بخارا
شاہدانہ شفتالو شہتوت زردآلو اخروٹ
آم امرود انار آملا کولا سنترا جامن
گلاب جامن لوکٹ لیچی پھالسا کھرنی کیلا
کمرکھ انجیر شریفہ نیبو چکوترا انناس
پپیا کٹھل بڑہل کروندا ہڑ بہیڑا بیر بیل
اِسٹابری مکو رس بھری کیبھل تاڑ کھجور
ناریل سپاری تیزپات چھوٹی بڑی اِلایچی
جایپھل جاوتری دارچینی قہوہ ساگو چندن رکت چندن
کالی مرچ کباب چینی کافور جٹاماسی اگر گوگل
دھوپ لوبان مُشّر رسوت ساگون سال
سیسون تُن نیم اِملی مہوا کیکر بکر بھیر

تیکھر جیر ونجا پلاس ریٹھا سیمل ٹرپیل گند ببّ
کچنار گیت آمڑا جلپائی املتاس مولسری
چمپا ہرسنگار چیل چلغوزہ کیلو کائل رِ باں
براس دیودار گگڑ مہرو بھوج پتر بیدمشک
چنار سفیدا سرو بانس بید نرکٹ کش
کلک دوب بنفشہ چاے مہدی بھانگ
دھتورا بان ٹیٹی پھوک کریل آک جھڑبیری
اور پھلواریون مین گلاب کیوڑا بیلا چنبیلی جاہی جوہی
سیوتی مدن بان موگرا راے بیل نرگس سگندھرا
سوسن گیندا گل داؤدی گل مہدی گل دُپہریا
گل عباس گل خیرو گل اشرفی سورج مُکھی بابونہ
نازبو لٹکن جھومکا اِمرلیس ڈیلیا اور پانی مین
کول کمودنی مکھانا سنگھاڑا کسیرو وغیرہ
کثرت سے ہوتے ہین سواے اِنکے بہت سے پھل پھول
کے درخت اب انگریز لوگون نے دوسرے ملکون سے لاکر یہان

لگائے ہین اور لگائے جاتے ہین کہ جنکا ہندی مین نام ہی نہین
ملتا ڈاکٹر والیچ صاحب نے چار سو چھین قسم کی لکڑی جنسے یہان
کاٹھ کی چیزین بنتی ہین جمع کی تھین سہارنپور مین سرکاری
باغ کے درمیان پانچ ہزار قسم سے زیادہ اور کلکتے مین سرکاری
باغ کے درمیان جسکا گھیر اقریب تین کوس کے ہو نگا دس ہزار
قسم سے زیادہ درخت اور پودھے لگائے ہین اور ڈاکٹر ویٹ
صاحب صرف مندراج حاصلے سے لاکھہ قسم سے اوپر درخت
اور پودھے جمع کر کے انگلستان کو لیگئے گیہون ناگپور کا مشہور
ہی چاول باڑے کا سا جو پشاور کے ضلع مین ہی کہین نہین ہوتا
پلاؤ بہت مزہ دار اور خوشبودار بنتا ہی سیر بھر چاول سیر ہی
بھر گھی سوکھتا ہی اور پھول کر چار سیر کی برابر ہو جاتا ہی حنیا کو لفظ
نا تھو پھتا پھر ایسے چار ون ادنی قسم کے غلے صرف ہمالے
کے پہاڑی علاقون مین ہوتے ہین اور رگی دکھن کے پہاڑو
مین تنا کو بھٹ سا کہین نہین ہوتا اس پیڑ کا یہان پہلے
کوئی نام بھی نجانتا تھا جہانگیر بادشاہ کے اشتہار سے جسکا

ذکر اوسنے اپنی کتاب مین لکھا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کام کی
چیز اول ہی ہُل اوسکے باپ اکبر کے وقت مین
فرنگی لوگ امریکا سے لائے ابتو اتنا پھیل گیا کہ لوگون کو
اس بات کا یقین آنا بھی مشکل ہی کپاس اگرچہ امریکا مین بھی ہوتا
ہی لیکن پُرانے براعظم کے سب ملکون مین اِسی تجارت بڑی
سے پھیلا سکندر جب ستلج تک آیا تھا تو اوسکے ساتھ والون
نے کپاس کا پیڑ دیکھکر بڑا تعجب کیا اور اپنی کتاب مین اوسکا
نام اُون کا پیڑ لکھا اور اوسکی یہہ شرح کی کہ یونان مین جو اُون بھیڑون
کی پیٹھہ پر جمتا ہی وہ ہندوستان مین پیڑون کے بیچ پھلتا
ہی بیچارون نے روئی پہلے کبھی نہ دیکھی تھی صرف پوستین
اور اونی کپڑے پہنتے تھے یہان روئی مالوے
بہت پیدا ہوتی ہی پوست جس سے افیون نکلتی ہی ما
بہت ہوتا ہی اور وہان کی افیون اول قسم کی گنی جا
اِسکے بنارس اور پٹنے کے آس پاس بھی بہت ہوتا
ہین [illegible] جگہہ سے بہت [illegible]

مین پھیلی ہی پُرانے یونانیون نے اِس ملک کی چاشنی کھاکر
بڑا تعجب کیا اور کتابون مین لکھا کہ ہندوستان کے آدمی بھی
مکھیون کی طرح پیڑون کے رس سے شہد بناتے ہین کیسر یعنی زعفران
کی کھیتی کشمیر کے صرف پامپور پرگنے مین ہوتی ہی اَور کہین نہین
جمتی وہان کیسر اونچی زمین پر بوتے ہین جسمین پانی [illegible]
آبپاشی کبھی نہین کرتے جڑ اوسکی پیاز کے گٹھے کی طرح
ہوتی ہی اور وہی گٹھے بوئے جاتے ہین پیڑ اور پتے
اوسکے کُش گھاس سے ملتے ہین اور پھول اودے رنگ کا
کوار کاتک مین کھلتا ہی اوسی پھول کے اندر زرد زرد ریشے
یعنی یہہ کیسر ہی کشمیر مین کیسر پندرہ روپیہ سیر بکتی ہی اور
چالیس پچاس ہزار روپے کی پیدا ہوتی ہی تربوز [illegible]
الہ آباد کا مشہور ہی اور خربوزے جمائی آگرے کے آلو
گوبھی بھی ہندوستان کی ترکاری نہین ہین تنباکو کی طرح
[illegible] سے آگئین شلغم بھوٹان مین بہت بڑا اور میٹھا ہوتا
ہی [illegible] کا پیڑ سندھ اور ملتان

کی طرف ہوتا ہی سیب ناشپاتی بہی گلاس بادام
پستہ انگور آلوچہ آلو بخارا شاہدانہ شفتالو شہتوت
زردآلو اخروٹ یہ سب کشمیر مین بہت اچھے اور کئی
قسم کے ہوتے ہین اور ہمالے کے متصل دوسرے ملکو
مین بھی ملتے ہین مگر گلاس کشمیر کے سواے اَور کہین نہین ہوتا
بہت نازک اور وہان کے میون کا سردار ہی فصل اُسکی
پندرہ بیس روز سے زیادہ نہین رہتی ساون کے مہینے مین
پھلتا ہی انگور کشمیر مین کشمشی بہت اچھا ہوتا ہی بیج بالکل
نہین گچھے کا گچھا شربت کے گھونٹ کی طرح نگل جاؤ مگر کبادرسا
اِس ولایت مین کہین نہین ہوتا گچھے اور دانے بھی بڑے
اور نہایت میٹھے ہوتے ہین اور وہان سستے بھی اتنے ہی
کہ چار پیسے کو ایک آدمی کا بوجھ لیلو شفتالو جیسے بہتر دوسری
جگہہ نہین پھلتا آم بمبئی کے برابر کہین نہین ہوتا مگر بنارس
اور مالدہ کا بھی بہت مشہور ہی اِس ملک کا خاص میوہ ہی
دوسری ولایت مین نہین ملتا اور دنیا کے سب میون کا

نچوڑ ہی اِسکا نام اَمرِت پھل لوگون نے بہت ٹھیک رکھا اَمرِت
بھی اِس سے زیادہ لذیذ نہوگا بڑے آم سیر سیر سے بھی اُوپر
وزن مین اُترتے ہین آملا اور امرود بنارس مین بہت
عمدہ ہوتا ہی کولا سلہٹ سا شیرین کہین نہین پایا جاتا اور وہان
اِسکے جنگل کے جنگل کھڑے ہین روپئے کے ہزار ہزار تک ملتے
ہین کٹہل اِتنا بڑا ہوتا ہی کہ شاید ایسے ویسے کمزور آدمی سے اُٹھ
بھی نسکے اِستابری مکورش بھڑی اور گنیھل اُترا کھنڈ کے
ملکون مین اچھے ہوتے ہین ہڑ بلاسپور کی مشہور تھی مگر سوکھی
ہوئی دو تولے سے بھاری نہین ہوتی تھی اب اوسکا وہ
درخت سوکھ گیا تاڑ دکھن پائین گھاٹ مین اِتنے بڑے
ہوتے ہین کہ اوسکے دو تین پتون سے چھپر چھا جاوے
ناریل اور سپاری سمندر کنارے کے ملکون مین جمتے ہین
دور نہین ہوتے تیزپات الایچی جا یپھل جاوتری دارچینی قہوہ
ساگو چندن رکت چندن اور کالی مرچ کے درخت دکھن مین
خاص کر کے تلو کنیرا کچھی اور ہترو انگوروں کے درمیان

ہوتے ہین تیزپات اور بڑی الائچی نیپال مین بھی افراط سے اُگتی
ہی ساگو کے درخت کی ٹہنیان کاٹ کر اونھین پانی مین کوٹتے
بھگاتے اور دھوتے ہین اونکا جو ست نکلتا ہی اوسی کو چلنی سے
گرم توون پر چالیتے ہین وہ بھُن کر دانے دانے سا ہو جاتا
ہی اور ساگو دانے کے نام سے بکتا ہی چندن اور رکت چندن
کے پیڑ وہان پچھم گھاٹ مین ملیاگر پر بہت ہین چندن مین جو
چیز رہے اوسمین کہتے ہین کہ کیڑا اور مورچہ نہین لگتا اس لیئے
ہتھیار وغیرہ چیزون کے رکھنے کے واسطے جسمین زنگ یا کیڑا
لگنے کا خوف ہی امیر لوگ چندن کے صندوق بنواتے ہین
سنگلاخ زمین مین چندن کے درخت اچھے ہوتے ہین
اور سب سے اعلی چندن اون درختون مین اوس مقام کا ہی جو زمین کے
نیچے اور جڑ کے ریشون سے اوپر رہتا ہی اور جسکا رنگ خوب
گہرا ہوتا ہی چندن کاٹ کر مہینے دو مہینے تک مٹی مین داب
رکھتے ہین حکمت اوسمین یہہ ہی کہ اوپر کا چھلکا جہان تک
ناکارہ ہوتا ہی بالکل دیمک [illegible] خوشبودار گودا

سارا باقی رہجاتا ہی کالی مرچ آشام مین بھی بوتے ہین اور
کافور کا درخت منی پور مین جمتا ہی اگر سلہٹ کے جنگل مین
اور گوگل سندھ مین ہوتا ہی لوبان کے پیڑ تر دوانکوڑ مین
اور سبرا اور رسوت کے درخت کانگڑے مین کثرت سے
ہین ساگون کی لکڑی سے جہاز بنتے ہین اسلیئے وہ بڑے کام
کی چیز ہی یہہ درخت اکثر پچھم گھاٹ پر اور چٹ گانو مین سمندر
کے متصل ہوتا ہی اور سال جسکا ہردوار کے پاس پہاڑ کی
ترائی مین بڑا بھاری جنگل ہی اکثر عمارت کے کام مین آتا ہی
کھیر تیلکھر چرونجا بہت کرکے بندھیہ کے پہاڑ مین اور چیل چلغوزہ
کیلو کایل دیودار مین پراس دیودار کو گڑھوں بھوج پتر ہمالے کے
کوہستان مین ہوتے ہین چیل کا گوند بروزہ اور تیل تارپین
کہلاتا ہی پہاڑی لوگ شمع اور مشعل کی جگہہ رات کو اوسکی
لکڑی جلاتے ہین کیلو کایل اور دیودار یے تینون صنوبر کی
قسم مین اور سوا سو ہاتھہ سے بھی زیادہ اونچے ہوتے ہین بان
کو انگریزی مین آوک کہتے ہین پر اس کے پھول لال لال بہت

بڑے اور خوبصورت ہوتے ہین بھوج پتر اوسی جگھہ ہوتا ہی جہان
سے برفستان کا آغاز ہی بارہ ۱۲ ہزار فٹ سے نیچے ہرگز
نہین اوگتا بید مشک چنار اور سفیدا یے کشمیر کے درختہین
بید مشک سے کیوڑے کی طرح عرق نکالتے ہین وہ کیوڑے
سے بھی زیادہ فائدہ رکھتا ہی بید پچھم گھاٹ کے پہاڑون مین
سوا دو سو ۲۲۵ فٹ تک لمبا ہوتا ہی چا ایے کے پیڑ اب سرکار کے
حکم بموجب دیہرہ دون اور کانگڑے کے پہاڑون مین لگنے
لگے ہین پہلے چا ایے چین کے سوائے اور کہین نہین ہوتی تھی
مگر اب معلوم ہوتا ہی کہ اِن اُترا کھنڈ کے پہاڑون مین بھی ویسی
ہی ہو جاویگی سرکار نے اِس بات کے لیئے بہت روپیہ خرچ
کیا ہی اور اوسکی طیاری کے واسطے چین سے بلا کر وہان
کے آدمی نوکر رکھے ہین کیونکہ جب پیڑ سے پتے توڑ لتے
ہین تو اونکو آگ پر گرم کر کے ہاتھون سے ملنے مین بڑی
ہوشیاری اور دستکاری چاہیے کئی بار اونکو آگ پر سیکنا پڑتا ہی اور
کئی بار ہاتھون سے ملنا ناواقف آدمی سے یہہ کام کبھی نہین

بن پڑتا آشام کے ضلع مین بھی بوئی جاتی ہی پان
اِس ملک کی [illegible] چیزون مین گنا جاتا ہی بلکہ یہہ بھی ایک رتن
کہلاتا ہی کھانا اڑیشا کے تالابون مین پھلتا ہی گلاب غازی پور
اور اجمیر مین [illegible] ہوتا ہی اور چنبیلی جونپورا ور باڑھہ مین لیکن
سب سے زیادہ تعجب کا درخت ہندوستان مین بڑ ہی کہ جسکی
تعریف دوسری ولایت والون نے اپنی کتابون مین بہت
ہی لکھی ہی جس کسی مقام مین پانی کے نزدیک کوئی پرانا بڑ ہوتا
ہی اور اوسپر طاؤس اور بندر ناچتے کودتے ہین نہایت
دلچسپ اور پر فضا معلوم ہوتا ہی اور اوسکی بہت سی ٹہنیان
جو زمین مین جڑ پکڑ گئی ہین گویا دالان اور بارہ دریان بن
جاتی ہین ایک بڑ کا درخت جسے لوگ تین ۳۰۰۰ ہزار برس کا پرانا بتلاتے
ہین نربدا ندی کے کنارے بھڑوچ کے پاس اتنا بڑا ہی
کہ جسکے نیچے سات ہزار آدمی اچھی طرح آ[illegible] بیٹھ سکتین
اوسکا گھیرہ چودہ ۱۴۶۰ سو ساٹھہ کا ہوویگا [illegible] ٹہنیان جو
زمین مین جڑ پکڑ گئی ہین تین ۳۰۰۰ ہزا[illegible] سے کم نہین

نام اوسکا وہان والے کبیر بڑ کہتے ہین +

حیوانات

جاننا چاہیے جہان پانی اور نباتات کی اسقدر کثرت ہوگی وہان حیوانات بھی ضرور زیادہ رہینگے جنگلی جانور و ئمین ببر شیر بگھیرا چیتا تیندوا ہاتھی گینڈا ارنا ریچھ سوور بھیڑیا ہرن بارہ سنگھا روجھ پاڑھا ساہی گیدڑ لومڑی خرگوش سیاہ گوش بن بلاؤ اود بلاؤ طرح بطرح کے بندر اور لنگور کستورا یا ہرن لگڑ سکین گھوڑل سراگاے ایل گلہری نیولا گرگٹ اور گھریلو جانورون مین گھوڑے گدھے اونٹ خچر گاے بھینس بھیڑ بکری دنبے کتے بلی اور پرندون مین منال جیجورانا کھلیج بلاشس کستورا اونکار نوری باندھنو چکور تیتر بٹیر مرغ مرغابی سارس بگلا بطک چکوا لال بلبل لوا توتا مینا کاکا کوا طاؤس کوکلا اگن شیاما ہریوا کویل پپیہا باز بہری

شکرا شاہین گدھ چیل کوا ہدہد کھنجن
بیا گرگٹ پِنڈکی کبوتر اِنکے سوا چوہے چھچھوندر
چمگادڑ سانپ اجگر بچھو گوہ کن کھجورا مچھ
پیسو مکھی شہد کی مکھی بھڑ بھونرا جگنو
تتلی دیمک اور ریشم قرمز اور لاکھ کے کیڑے بھی اس
ملک مین بہت ہوتے ہین ندی اور تالابون مین مچھلی مینڈک
جونک اور کچھوے رہتے ہین اور بڑے دریاؤن مین مگر
اور گھڑیالون کا ڈر ہی دکھن سمندر کے کنارے کوڑی
اور موتی والے سیپ بھی ہوتے ہین ببر اوس قسم کا شیر
ہی جسکی گردن پر گھوڑے کی ایال کی طرح لمبے لمبے
بال رہتے ہین اور زور آور دلیری مین شیر سے کہین زیادہ
ہوتا ہی سنسکرت مین اوسے سنگھہ اور کیہری اور انگریزی
مین لائین کہتے ہین یہ جانور اب بہت کم رہگئے ہین
کبھی ہریانے کے جنگلون مین ملجاتے ہین شیرون کی
اور سندربن مین کثرت ہی چیتا یہان کے امیر ہرن ملد

کے لیئے پالتے ہین شکار کے وقت اِس جانور کو انکھ پر ہندوق
پٹی باندھ بہلی پر بٹھا ساتھ لیجاتے ہین جب کسی طرف ہرن کا
جھنڈ نکلتا ہی تو فوراً اوسکی آنکھ سے پٹی ہٹا دیتے ہین وہ
بجلی کی طرح لپک کر اونمین سے ایک کو جا ہی دباتا ہی ہاتھی
گینڈے رنگپور سلہٹ آشام تیرا اور چٹ گانو کے جنگلون
مین بہت ہین مگر ہاتھی دکھن کے جنگل مین بہت اچھا ہوتا ہی
اور ہمالے کی ترائی مین جو پکڑا جاتا ہی وہ ایسا بُرا اور اوسکا
چہرہ ایسا اُبھرا ہوا نہین ہی ہاتھی پکڑنے کے لیئے جنگلون مین
گڑھے کھود کر مٹی سے نامعلوم ڈھک دیتے ہین جب ہاتھیونکا
جھنڈ اُدھر آتا ہی تو کوئی اونمین گر رہتا ہی اوسی کو پکڑ لاتے
ہین مگر سندربن کے نزدیک زمین دلدل ہونے کے باعث گڑھا
کھودنا مشکل ہی اِسواسطے ہاتھی کے پکڑنے والے چالیس پچاس
آدمی اکٹھا ہو کر بلے ہوئے ہاتھیون پر سوار بڑے بڑے مضبوط
رسون کے پھندے بنا کر جنگل مین جاتے ہین جب جنگلی ہاتھی
انکے ہاتھیون کے مارنے کے لیئے ہلا کرکے آتے ہین تو پیے

اونکو پھندون مین پھنسا لیتے ہین کوئی اوسکی گردن
ڈالتا ہی اور کوئی دُم مین کوئی اوسکی سونڈ پھنساتا ہی اور کوئی
پیر کس لیتا ہی غرض اون رسّون کا ایک ایک سِرا اون بندھے
ہوئے ہاتھیون کی کمر مین بندھے رہنے کے سبب پھر وے
جنگلی ہاتھی بھاگ نہین سکتے اور چارون طرف سے جکڑ جاتے
ہین مگر اِس کام مین خطرۂ جان بڑا ہی اِسلیئے اکثر ہاتھی پکڑنے
والے ایک بڑا باڑا بناتے ہین خوب مضبوط مضبوط لکڑے
گاڑ کر اوسکے گرد ذرا خندق کھود دیتے ہین اندر جانے کو صرف
ایک دروازہ رکھتے ہین لیکن وہ بھی اِس وضع کا کہ جیسے جنگلون
مین ہاتھیون کی راہ رہتی ہی جو ہاتھی کو معلوم پڑجاے کہ یہہ دروازہ
آدمی کا بنایا ہی تو ہرگز اوسکے اندر پیر نہ دھرے کیونکہ یہہ
جانور بڑا ہوشیار ہوتا ہی اور اوس باڑے سے ملا
ہوا اوسیطرح کا ایک چھوٹا سا باڑا رکھتے ہین کہ جسمین جاکر
پھر ہاتھی گھوم نسکے غرض جب وہ باڑے طیار ہو جاتے ہین تو
بہت سے آدمی اون جنگلون کو جا گھیرتے ہین کہ جنمین ہاتھی

رہتے ہین اور دور دور سے اِس طرح پر ڈھول وغیرہ کی آوازین کرتے ہین اور آگ جلاتے ہین کہ اون ہاتھیون کا جھنڈ ہٹتے ہٹتے اوسی باڑے کے دروازے پر آجاتا ہی اور جب سارے ہاتھی اوس باڑے کے اندر چلے جاتے ہین تو یہ لوگ فوراً اوسکا دروازہ خوب مضبوط بند کر دیتے ہین جب ہاتھی کو کوئی راہ نکلنے کی نہین ملتی اوسوقت جو اونکو غصہ ہوتا ہی وہ تماشا دیکھنے لائق ہی غرض کچھ دن مین بھوک پیاس اور دوڑنے سے وے سست اور کاہل ہوجاتے ہین تب اندر سے او چھوٹے باڑے کا دروازہ کھولتے ہین اور جونہی ایک ہاتھی اوسکے اندر آجاتا ہی فی الفور اوسکو بند کر دیتے ہین اس چھوٹے باڑے کے گرد مچان بندھے رہتے ہین ہاتھی جگہہ کی تنگی سے گھوم بھی نہین سکتا بالکل بے قابو ہوجاتا ہی یہ مچانون پر چڑھکر اچھی طرح اوسے رسّون سے جکڑ لیتے ہین اور اون رسّون کو اپنے سدھے ہوئے ہاتھیون کی کمر سے کسکر تب اوسے باہر نکال لیتے ہین اور کسی درخت سے باندھ دیتے

ہین اِسیطرح ایک ایک کرکے جب سب ہاتھیون کو کان بہ
ہین تب پھر آہستہ آہستہ اونکو کھلا پلاکر بتدریج آدمیون سے پرچا
لیتے ہین سابق مین یہان کے راجا اور بادشاہ لڑائی کے
وقت دشمن کی فوج کے سامھنے اپنے سدہائے ہوے
مست ہاتھیون کی سونڈون مین دو دھارے کھانڈے پکڑوا
دیتے تھے مگر اب توپ کے آگے بیچارے ہاتھی کی کیا پیش جاسکتی
ہی صرف سواری اور باربرداری کے کام مین آتے ہین
پورس راجا نے جہیلم کے کنارے پر دس ہزار جنگی ہاتھیون
کے ساتھ سکندر کا مقابلہ کیا تھا آصف الدولہ کے پاس سب
سے بڑا ہاتھی جو تیرا کے جنگل سے پکڑا گیا تھا ساڑھے دس
فٹ اونچا تھا مگر اسکاٹ صاحب کے لکھنے سے دریافت
ہوا کہ اوتھون نے اوس جنگل مین بارہ فٹ دو انچ تک اونچا
ہاتھی سنا تھا روس کے بادشاہ بڑے پیٹر کو ایران کے بادشاہ
نے جو ہاتھی تحفہ بھیجا تھا اور جسکی کھال اب تک وہان کے
عجائب خانے مین رکھی ہی سولہ فٹ اونچا تھا معلوم نہین کہ ایسی جگہہ

سے گیا تھا یا کسی دوسرے ملک سے آیا گینڈے سے مضبوط
دنیا مین کوئی دوسرا جانور نہین اِسکا چمڑا ایسا کڑا ہوتا ہی کہ اوسپر
سوائے گولی کے تیر تلوار اور کوئی بھی ہتھیار کچھ کام نہین کرتا
ڈھال اچھی اوسی کے چمڑے کی بنتی ہی اِس جانور سے
نہ شیر لڑنا چاہتا ہی اور نہ اِسکو ہاتھی چھیڑتا ہی اِسے جنگل کا
شاہنشاہ کہنا چاہیئے اگرچہ ڈیل ڈول مین ہاتھی سے چھوٹا
ہی مگر جب اوسکے پیٹ مین اپنی کھاگ مارتا ہی تو پھر
ہاتھی چت ہی گر پڑتا ہی اور گینڈے کا کچھ بھی نہین کر سکتا
یہہ جانور صرف گھاس پتے کھاتا ہی اور جب تک کوئی اوسے
نہ ستاوے تو یہہ بھی کسی جاندار کو کچھ تکلیف نہین دیتا ارنا
بھینسا بھی بڑا خوفناک جانور ہی کسی کے سینگ تو دس فٹ
تک لمبے ہوتے ہین کستوریلا ہرن ہمالیہ کے پہاڑون
مین ہوتا ہی لوگون نے یہہ بات بہت غلط مشہور کر رکھی ہی
کہ اوسکے پیر کی نلی مین جوڑ نہین ہوتا اور وہ بیٹھہ نہین سکتا
جسطرح اور سب جانور چلتے پھرتے دوڑتے بیٹھتے ہین اسیطرح

وہ بھی سب کام کرتا ہی جاڑون مین جب اونچے پہاڑون
پر برف بہت پڑجاتی ہی تب یہہ نیچے اُترتا ہی اونھین دنون مین
اِسکا شکار ہوتا ہی اِس جانور کی ناف مین ایک چھوٹی سی تھیلی
رہتی ہی جسکو نافہ کہتے ہین اوسکے اندر مشک ہی جب اوسے مارکر
پیٹ سے نافہ نکال لیتے ہین تو مشک اوسمین لہو اور گوشت کی
طرح تر اور نمناک رہتا ہی دھوپ مین رکھہ کر سُکھا لیتے ہین
جو مشک کھانے مین بہت تلخ اور تیز ہو اوسے اصل و خالص
اور جو کسیلی یا دوسرے مزے پر ہو اوسے بناوٹ سمجھنا چاہیے
بڑر گگڑ سکین گھوڑکل سُرا گاے اور اپل یے سب جانور
برفی پہاڑون کے نزدیک ہوتے ہین سکین ایک طرح کا
جنگلی بھیڑا ہی لیکن سینگ اوسکے ایسے بھاری ہوتے ہین کہ
آدمی سے نہین اُٹھہ سکتے گاے کو سُرا اور بیل کو
کہتے ہین اونکے بدن پر ریچھہ کی طرح بڑے بڑے
لمبے بال رہتے ہین اور اونکی دُم کا چونر بنتا ہی ہان کے گو
اِن پاک بیلون پر سواری بھی کرتے ہین جن دشوار گذار پہاڑ

میں گھوڑا ٹٹو نہیں جا سکتا وہاں وے یاک پر چڑھکر بخوبی
بے کھٹکے چلے جاتے ہیں ایل ایک قسم کی گلہری ہی جو چمگادڑ
کی طرح اُڑتی ہی گھوڑے یہاں دکھن میں بھیما ندی کے
کنارے جو ٹیلے کمیت سیاہ زانو ہوتے ہیں بہت عمدہ ہیں
اور کاٹھیاواڑ اور لکھی جنگل بھی گھوڑے کے واسطے مشہور ہی
کاٹھیاواڑ کا گھوڑا کودنے پھاندنے میں خوب چالاک ہوتا ہی
کہتے ہیں کہ اوس کنارے پر کبھی کسی عرب کا جہاز غارت ہو گیا
تھا اوسی کے گھوڑوں کے پھیلنے سے وہاں اونکی نسل درست
ہوئی ہی اور لکھی جنگل کا گھوڑا ڈیل ڈول میں بہت بڑا رہتا
ہی پانچ پانچ ہزار تک بھی اوسکا دام اُٹھتا ہی اُونٹ جودھپور
کا مشہور ہی سو کوس تک ایک دن میں جا سکتا ہی گائے
بھینس گجرات ہریانا سندھ ملتان وغیرہ پچھم کی دودھ
بہت دیتی ہیں اور بیل بھی وہاں کے مشہور ہیں یہ جانور
دکھن میں بہت خراب ہوتے ہیں قد کے چھوٹے اور دودھ
بھی تھوڑا دیتے ہیں برفی پہاڑوں میں بھیڑ کا اون بہت اچھا

اور بکری کے بال کے اندر پشمینہ ہوتا ہی قُتنبے سندھ ندی کے
کنارے کنارے سب ضلعون مین ہوتے ہین پرندون کے
درمیان مُنال جینجورانا گھلیلج اور پلاس بر فستان کے نزدیک
پہاڑون مین اور کستورا اور اُونگار کشمیر مین ہوتا ہی مُنال
دیکھنے مین طاؤس کی طرح خوبصورت مگر دُم اوسکی ویسی نہین رکھتا
جینجورانا نوری اور باندھنو یہ بھی بہت خوبصورت ہوتے ہین
اُونگار کے سر مین سیاہ پردن کی ایک اچھی لمبی کلغی رہتی ہی
* کہ جو اکثر اِس ملک کے بادشاہ راجا اور سردار
اپنی ٹوپی اور پگڑیون مین لگاتے ہین چکور بٹیر مرغ لال
بلبل لوا لڑنے مین اور توتا مینا کاکاتوا آدمی کی بولی بولنے
مین مشہور نوری باندھنو اور توتے وغیرہ سندربن
اور ترائی کے جنگل مین زیادہ ملتے ہین طاؤس کو کلاگن
شیاما ہر نوا کستورا کویل اور پپیہے کی آواز بہت شیرین
ہوتی ہی باز بہری شکرا اور شاہین امیر لوگ چڑیون

* انگریزی مین اِس جانور کو ہرن کہتے ہین

کا شکار کرنے کے لیئے پال لیتے ہین بیا اپنا گھونسلا بڑی
کاریگری سے بناتا ہی چٹائی کی طرح بُنتا ہی اور تین اوسمین
گھر رکھتا ہی باہر نر کے لیئے بیچ کا مادہ کے لیئے اور اندر والا
بچے کے لیئے اور درخت کی ایسی پتلی ٹہنیون سے بلکہ
کھجور کے پتّون سے اوسے لٹکاتا ہی جسمین انڈون تک
سانپ نہ پہنچ سکے اکثر جگنو کیڑے اُٹھا لاتا ہی کہ جسمین رات
کو گھونسلے کے اندر روشنی رہے سچ پوچھو تو پرندون
مین ایسی ہوشیاری کسی مین نہین یہہ چھوٹی سی چڑیا
آدمی کے سکھلانے سے بڑے بڑے کام کر دکھلاتی
ہی توپ پر چونچ سے بتی لگا دیتی ہی بدکار آدمی جہل کے
لیئے عورتون کی ٹکلیان دکھلا کر اشارہ کر دیتے ہین
یہہ فوراً اُتار لاتی ہی سبحان اللہ کیا قدرت ہی اوس
پروردگار رحیم و کریم کی جسنے ایسی ایسی چڑیون کو یہہ
سمجھ دی سانپ اِس ملک مین بعضے ایسے زہریلے ہین کہ جنکا
کاٹا آدمی پھر پانی نہ مانگے اور اجگر دکھن کے جنگلون

مین چالیس پچاس فٹ تک لمبے ہوتے ہین مچھلیون مین
کلکتے کے بیچ تپسیا مچھلی کی بڑی تعریف ہی کتنے ہین
کہ اوسکے مزے کو کوئی نہین پہنچتی ملبار مین مچھلیون کی
اتنی افراط ہی کہ بعضے وقت گھوڑون کو دانے کے بدل
مچھلیان کھلا دیتے ہین جونک دکھن کے طاٹون مین
بہت ہوتی ہین یہان تک کہ برسات مین مسافر کو راہ چلنا
مشکل پڑجاتا ہی گھڑیال گنگا مین بیس ۲۰ ہاتھ تک لمبے ہوتے
ہین کوڑیان سمندر کے کنارے اِس کثرت سے ملتی
ہین کہ وہان والے چونا بھی کوڑی جلاکر بناتے ہین موتی والے
سیپ ملک دکھن کے نیچے سمندر مین ہوتے ہین لوگ
غوطہ مار کر بہت سے سیپ جانور سیکڑون بلکہ ہزارون سمندر
کی تھاہ سے نکال لاتے ہین اور گڑھے کھود کر مٹی مین داب
دیتے ہین جب تھوڑی دیر بعد وے سب مرجاتے ہین تب
ایک ایک کو اوس گڑھے سے نکال کر چیرنا شروع کرتے
ہین بہت تو خالی جاتے ہین کسی مین موتی نکل آتا ہے

سانپ اور شیر کو سب کوئی موذی اور برا کہتا ہی مگر سوچ
دیکھو تو اِس آدمی کا دل خوش کرنے کے لیئے کتنے جانور
ستائے جاتے ہین

معدنیات

کھان اِس ملک مین لوہا تانبا سیسا سرمہ
گندھک ہرتال نمک کوئلا مرمر لشم بلور
عقیق اِن سب چیزون کی موجود ہی اور ہیرا بھی بہت
اچھا اور بیش قیمت نکلتا ہی مہا ندی کے کنارے
سمبھل پور کے علاقے مین بندیل کھنڈ مین سپتنے کے درمیان دکھن
مین کرشنا کے کنارے گولکونڈہ وغیرہ مقامون مین اِسکی
کھان ہی اور وہ مشہور بڑا ہیرا کوہ نور جو اب سرکار انگریزی نے
دلیپ سنگھ سے لیکر ملکۂ معظمہ وکٹوریا کو دیا شاہجہان
کے عہد مین اِسی گولکونڈہ کی کھان سے نکلا تھا اور میر جملہ
نے وہ اوس بادشاہ کو نذر دیا تھا اوس زمانے مین
اِسکا مول چھ لاکھ روپیہ آنکا گیا تھا پتھر کے کوئلون کی
قدر آگے تو کوئی بھی نہین جانتا تھا اور نہ یہان کبھی کسی کو

اِسکی کھان کا کچھہ گمان تھا مگر جب سے انگریزون نے دھوئین
کی کشتی اور گاڑی چلائی تو یہہ کوئلا بھی اب ایک بڑے کام کی چیز
ٹھہرا بیربھوم کے ضلع مین اِسکی کھان جاری ہی اور بھی کئی
ضلعون مین اِسکا ہونا ثابت ہی سوآے اِنکے اور انواع و
اقسام کے بہتیرے رنگ برنگ کے پتھر ملتے ہین کہ جو اکثر
صاحب لوگ اپنے زیورون مین لگاتے ہین +

موسم

موسم ہندوستان مین تین ہین جاڑا گرمی اور برسات
اور ہر ایک فصل اپنے اپنے وقت پر اچھی بہار دکھلاتی
ہی سمندر کنارے کے ملک خاص کر کے دکھن کے گھاٹون
پر برسات بہت ہوتی ہی یہان تک کہ کسی جگہہ مین تو نو مہینے
کے لیئے سارا سامان گرستی کا اکٹھا کر رکھنا پڑتا ہی مینہہ کی
شدت سے باہر نکلنا نہین ہوتا اور ہمالے کے پہاڑون مین
بلندی کے باعث سردی زیادہ رہتی ہی جہان برف نہین ہوتی
وہان بھی جو پہاڑ چار پانچ ہزار فٹ سے اونچے ہین اونمین
جیٹھہ بیساکھہ مین آگ تاپنی پڑتی ہی کناور اور کشمیر مین برسات

نہین ہوتی کیونکہ اون علاقون کے جو گرد ایسے ایسے اونچے پہاڑ آگئے ہین کہ بادل جو سمندر کی طرف سے آتے ہین پہاڑون کی جڑون ہی مین لٹکتے رہجاتے ہین پار ہوکر اِن علاقون مین نہین پہنچ سکتے اور باقی سب ضلعون مین گرمی کی شدت ہوتی ہی لوئین چلنے لگتی ہین اور زمین تپنے امیر لوگ تہخانے اور خسخانے مین بیٹھ کر پنکھے جھلواتے ہین اور بیچارے غریب آفتاب کی گرمی سے بیتاب رہا کرتے ہین +

آدمی

آدمی ہندوستان کے جوانمراور رحم دل ہوتے ہین یہان تک کہ بہتیرے لوگ حیوانات تو کیا بلکہ نباتات کو بھی نہین ستاتے گرم ملک کے سبب محنت کم کرتے ہین اور اکثر سُست اور کاہل بلکہ آرام طلب رہتے ہین یہان تک کہ بہت آدمی اِسی شعر کے مضمون پر چلتے ہین + شعر + بقدر ہر سکون راحت بود بنگر مراتب را + دویدن رفتن استادن نشستن خفتن و مردن + مگر بڑا عیب اِنمین یہہ ہی کہ خلائق دوست نہین ہوتے اور حُبّ وطن نہین رکھتے اپنا نام بڑھانے

کے لیے ضرور کوئے تالاب اور پل وغیرہ بنواتے ہین مگر جو کام ایسا ہو کہ اونسے اکیلے نہ بن سکے اور دس پانچ آدمی ملکر بنا سکیں اوسے چندے کے طور پر بنوانا چاہین تو اوسمین اونکو ایک پیسا بھی دینا گران گذرتا ہی غرض یہان کے آدمی جو کام کرتے ہین سو صرف اپنے فائدے اور نام کے لیئے اگر اوس سے دوسرون کا بھی بھلا ہو جاوے تو خیر لیکن صرف دوسرے آدمیون کی بہبودی و آرام کے لیئے ہرگز کوئی کام نہ کرینگے چہرہ اِنکا بادامی آنکھین لمبی پتلیان کالی ناک تیکھی قد میانہ کمر پتلی اور بال لمبے اور کالے رہتے ہین اِس ملک مین خاندان کو بہت بچاتے ہین اکثر جیسے خاندان کے آدمی ہوتے ہین ویسی ہی صورت و سیرت رکھتے ہین عالی خاندان کے آدمی حسین اور نیک ذات ہوتے ہین اور اِسی طرح نیچ قوم کے آدمی کم اصل بدشکل سفلے اور بے حیا ہوتے ہین مگر یہہ بات کچھ سب جگہہ نہین ہی کہین کہین اسکا برعکس بھی دیکھنے مین آتا ہی قومونکی نفرت تو اسطرح ہوتی ہے کہ کوئی دوسرکا چھوا نکھاوے صرف شکر پتھر بھی بیچ جاوے

یہہ بات دوسری کسی ولایت مین نہین اول تو براہمن
کشتری بیشیہ اور شودر یہہ چار ہی بڑی قومین تھین
مگر اب انسے سیکڑون نکل گئین روپیہ اس ملک کے آدمیون
کا شادی اور غمی مین بہت خرچ ہوتا ہی سوای اسکے جو لوگ
نیک فہم ہین وے اپنی دولت تیرتھہ جاترا اور لنگر خیرات
و کار ثواب اور مندر دھرم شالا کنوا تالاب پل سرا
وغیرہ بنانے مین بھی اوٹھاتے ہین اور سدا برت جاری
کرتے ہین اور کم فہم اور کمینے ناچ رنگ اور تماشہ بینی مین اوڑا
دیتے ہین باقی گذارا انکا بہت تھوڑے سے مین ہو جاتا
ہی کھانے پہننے اور رہنے کے لیئے انکو بہت نہین چاہیے
زیور پہننا اور نوکر بہت سے رکھنا یہی اکثر دولتمند و مفلس مین
فرق ہی عورتین یہان کی شرم کرتی ہین اور پردے مین رہتی ہین
آگے یہہ بات نہ تھی جب سے مسلمانون کی عملداری آئی
خفقان ان یہہ رسم جاری ہوئی آگے رانیان راجاؤن
نہین ہوتے اور جب وے تھین شادی اس ملک مین بہت

چھوٹی عمر مین کر لیتے ہین اور اسی باعث مرد اکثر دراز عمر اور
شہزور نہین ہوتے ہین برت دھرم اِس ملک کا ساؤ کہین بھی جا
نہین یہان اعلیٰ قوم کی عورتین ہرگز دوسری شادی نہین
کرتین بلکہ اپنے شوہر کی لاش کے ساتھ چتا پر بیٹھ کر جل
جاتی تھین سرکار نے اب اِس ستی ہونے کی بری رسم کو
موقوف کر دیا سابق مین لونڈی غلام بھی یہان بیچے اور مول
لیئے جاتے تھے مگر سرکار کے اقبال سے اب یہہ بھی
بے انصافی دور ہو گئی صرف ایک بری بات اب تک جڑ سے
نہین گئی اگرچہ سرکار اوسکے رفع کرنے مین بہت جد و جہد
اور کوشش کر رہی ہی تاہم ہوئی جاتی ہی یعنی بعضے بعضے سنگدل
رجپوت اپنی لڑکیون کو مار ڈالتے ہین کہ جسمین کسی کا سسرا
نہ بننا پڑے اول تو جاندار کا ستانا ہی برا ہی جس مین بھی
انسان اشرف المخلوقات کو اوسپر بھی عورت کو اور
سو بھی اوس حالت مین کہ جسے دیکھکر دیو بلکہ ملک الموت کو
بھی رحم آوے اور جسکا حال سنکر پتھر بھی پسیج جاوے

ہم نہین جانتے کہ ایسے آدمیون کو کیسی سزا دینی چاہیے
پھانسی تو انکے واسطے کچھ بھی نہین ہی وے اپنی پوری
سزا کو تبھی پہنچینگے جب دوزخ کی آگ مین جلینگے ہندو
مُردون کو آگ مین جلاتے ہین اور مسلمان مٹی مین دابتے
ہین مگر پارسی لوگ نہ جلاتے ہین نہ دباتے وے اپنے مُردون
کو ایک کھلے مکان کے بیچ کہ صرف اِسی کام کے لیئے بنا ہی
دھوپ مین رکھہ دیتے ہین بھیل گوند جو اڑ دھانگڑ کولی
وغیرہ کو جو جنگل پہاڑون مین بستے ہین انگریز لوگ اِس ملک کے
قدیمی باشندے یعنی بھومیئے ٹھہراتے ہین اور کہتے ہین کہ برہمن
کشتری اور بیشیہ اُتر پچھم سے آکر پہلے ملک بنارشوت
یعنی کشمیر لاہور مُلتان اور سندھہ وغیرہ مین بسے
اور پھر آہستہ آہستہ سارے ہندوستان مین پھیل گئے
اور اِس بات کے ثابت کرنے کے لیئے بڑی بڑی دلیلین لاتے
ہین غرض یہہ تو ہمنے وے باتین لکھین جو تھوڑی بہت سارے
ہندوستان مین مینگی لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ یہہ

الیسی بڑی ولایت ہی کہ اِسمین ایک ایک صوبے کے درمیان
کئی طرح کے آدمی بستے ہین اور جدا ہی رنگ روپ پہناوا
اور چال ڈھال رکھتے ہین اُتّراکھنڈ کے آدمی خصوصاً گنگا اور
سندھ اِن دونو ندیون کے مابین گورے خوبصورت اور سیدھے
سادے سچے ہوتے ہین عورتین وہان کی ایسی حسین کہ
گویا کہانی قصے کی پریون کو پر کاٹ کر چھوڑ دیا ہی کشمیر کی ہمیشہ
سے مشہور ہین مگر کمر اونکی ذرہ موٹی ہوتی ہی جمبو چمبا
کانگڑہ اور کہلور اِن علاقون کی کشمیر سے بھی بہتر ہوتی ہین
لیکن یہہ ہم اونھین لوگون کا حال لکھتے ہین جو برفستان سے ورے
نیچے پہاڑون مین بستے ہین [illegible] ہمالے کے جانب شمال برفستان
کے درمیان تو بھوٹئے لوگ نہایت غلیظ اور بدشکل ہوتے
ہین پیاس بجھانے کے لیے جھرنون مین [illegible] کی طرح
منہہ لگا کر پانی پیتے ہین ہاتھہ سے نہین چھوتے پھر [illegible]
کی تو کیا بات ہی پوشاک مین کشمیر کی عورتین صرف ایک
گلے کا کرتا یعنی پیرہن مگر ایڑی تک لٹکتا ہوا پہنتی ہین اور

سر سے ایک سہ گوشہ رومال مٹی کی طرح باندھ لیتی ہین گنگا
سے پورب نیپال وغیرہ اُترا کھنڈ کے علاقون مین لوگ ناٹے
ہوتے ہین اور اونکی چھاتی اور کندھا چوڑا بدن گول گول اور
گٹھیلا چہرہ چکلا آنکھین چھوٹی اور ناک چپٹی ہوتی ہی اُترا کھنڈ کے ملکو
مین عورتین شرم کم کرتی ہین اور سواے خاندانی آدمیون
کے اون سب کو وہان اختیار ہی کہ چاہین جتنی شادیان کرین اور
چاہین جس مرد کے پاس جارہین جب کوئی عورت ایک مرد کو
چھوڑ کر دوسرے کے پاس جاتی ہی تو وہ اوسکا پہلا شوہر اوس دوسرے
سے کچھ روپئے جو اوسنے شادی کے وقت خرچ کیئے تھے حرزر
لے لیتا ہی اور اسی طرح جب وہ عورت دوسرے کو چھوڑ کر تیسرے
کے پاس پہنچتی ہی تو وہ دوسرا اپنے روپئے اوس تیسرے
آدمی سے وصول کر لیتا ہی عورت کیا ہیہ تو درسنی ہنڈی
ٹھہری اور جب کئی بھائی ملکر پانڈوون کی طرح ایک ہی عورت
سے شادی کر لیتے ہین تو پہلا لڑکا بڑے بھائی کا بیٹا کہلاتا ہی دوسرا
دوسرے بھائی کا اور تیسرا تیسرے بھائی کا اسی حساب سے لڑکے

بٹ جاتے ہین سندھ کنارے کے ملکون مین ہندو مسلمانون
سے بہت کم پہ ہندو کہتے ہین بلکہ کسی جگہہ تو آپس مین شادی بیاہ
بھی کر لیتے ہین پنجاب کے سکھ حجامت نہین بناتے جوان
اچھے شکیل اور سجیلے ہوتے ہین پوشاک اونکی سپاہیانہ اور
دانت پان نہ کھانے سے سفید موتیون کی لڑی سے رہتے ہین
اوس ملک مین عورتین بھی تنگ مُہری کا پاجامہ پہنتی ہین
جیوتانے کی عورتون کے گھاگھرون کا گھیر بہت بڑا رہتا ہی
داڑھی رکھنے کی وہان بھی چال ہی اور کبھی رسوئی کی چھوت
بالکل نہین مانتے بنئے مہاجنون کو نائی دال بھات اور روٹی
پروس دیتا ہی لکھنئو والون کا پہناوا زنانا ہی پاجامے کی مُہریان
اِتنی چوڑی رکھتے ہین کہ اُٹھاوین تو سر تک پہنچے اور پگڑیون
کا گھیر اِتنا بڑا کہ چھتری کا بھی کام نہ پڑے بوجھہ مین تو چھوٹی
گٹھری سے کم نہو گی بلکہ کہین کھل جاوے تو اندر سے گز گوٹے کا ڈھیر
اِتنا نکلے کہ ایک ٹوکری بھرے بنگالی بڑے کم ہمت اور بزدل
بلکہ ڈرپوک کئے ہوتے ہین اور سندیس اور مندا کھا کھا کر

اکثر بوڑھے ہونے پر تندیلے ہو جاتے ہین یہ لوگ انگریزون
کی طرح سر کھلا رکھتے ہین بادشاہی محلون کے لیئے اُنھین
بنگالیون کو خوجہ بناتے تھے عورتین وہان کی صرف ایک
دھوتی پر کفایت کرلیتی ہین مگر اوسے بھی اِس ڈھب سے لپیٹتی
ہین کہ ننگی اور کپڑے والیون مین تھوڑا ہی فرق رہجاتا ہی
دکھن مین خصوصاً کاویری پار مسلمانون کی عملداری کم تر
ہونے کے باعث ابتک بہت باتین اصلی ہندو مذہب کی
دیکھنے مین آتی ہین آدمی وہان کے ناٹے ہوتے ہین دھوتی
دوپٹا اور پگڑی پہنتے ہین عورتین ساڑھی پہنتی ہین مگر مردون
کی طرح لانگھ کس لیتی ہین اس سبب سے اونکی پنڈلیان کھلی
رہجاتی ہین شرم بالکل نہین کرتین گھوڑون پر سوار ہوکر پھرتی
ہین بہت سی رسم اور رواج اور لوگون کی چال ڈھال اور
صورت شکل جو خاص کسی ایک ضلع سے علاقہ رکھتی ہی اور
اونکا احوال سننے لائق ہی وہ سب اونھین ضلعون کے
ساتھ بیان ہونگی یہان موقع نہین ہی +

مذہب مذہب یہاں ہمیشہ سے دو چلے آئے تھے ایک بید کے
موافق اور دوسرا بید کے برخلاف یہہ بات خود بیدون سے ثابت
ہی اور جو لوگ بید کو نہین مانتے تھے وہ اشدر اور راکشسون
مین گنے جاتے تھے بَودھہ اور جَینی بید کو نہین مانتے اور حیوان کی
جان لینا بہت بُرا سمجھتے ہین دو ڈھائی ہزار برس کا عرصہ
گذرتا ہی کہ یہہ مَت بڑا غالب ہو گیا تھا اور سارے ہندوستان
مین راجا پرجا سب لوگ اِسی مت کو مانتے تھے صرف قنوج
ایسی جگہون کے قرب وجوار مین کچھہ بید کے ماننے والے
رہ گئے تھے شنکراچارج کے عہد مین وہ مَت دور ہوا اور بید
کی بزرگی پھر چمکی اب بڑے مذہب تو یہان شَیو شاکت بَیشنو
بیدانتی اور جَینی ہین مگر قسمین انکی ہزارون ہی ہو گئین سوا ے
اِسکے آٹھوین حصے سے زیادہ اس ملک مین مسلمان بستے ہین
اور لاکھون ہی اب عیسائی ہوتے چلے ہین +

علم علم کی جڑ بھی ملک ہی اِسی ملک سے علم نکلا تھا سب سے
پہلے اِسی ملک کے آدمیون نے تحصیل علم پر دل لگایا اور

یہان کے علما و فضلا ہمیشہ سے مشہور و معروف اور دوسرے
ولایتون مین سرنام رہے مصر اور یونان والے جنھون نے
سارے فرنگستان کو آدمی بنایا اپنے بڑے بڑے حکیم اور
عالمون کے حال مین یہی لکھتے ہین کہ وے ہندوستان سے تحصیل علم
کر آئے تھے سکندر اتنا بڑا بادشاہ جسکے دربار مین ارسطو ایسے
بڑے بڑے لائق حکیم و عالم موجود تھے اِس ملک سے ایک
پنڈت کو جسکا نام وہان والے کلن لکھتے ہین اور اصل مین
کلیان معلوم ہوتا ہی بڑی خوشامد سے اپنے ساتھ لیگیا
تھا اوس وقت اوسکے ساتھ کوئی بڑا پنڈت تو کاہیکو گیا ہوگا
کسی ایسے ویسے ہی نے یہہ بات قبول کی ہوگی لیکن یونان
والے اوسکی تعریف یون لکھتے ہین کہ جتنے دن وہ سکندر کے
پاس رہا اوسنے اپنے چلن مین ذرہ بھی فرق نہ آنے دیا اور
اچھی طرح ہندو کا دھرم نباہا اور جب بہت بڈھا ہوا تو اون
سب کے سامھنے تو ستائش کرکے اپنے تئین آپ آگ مین جلا دیا
ایران کے نامی بادشاہ بہرام نے یہان سے گانیوالے بلوائے

تھے علم موسیقی ابتک بھی ہندوستان سا دوسری جگہہ نہین ہی
بغداد کے بڑے خلیفہ مامون سنے یہان سے بید منگوائے
تھے اور ہمیشہ اونھین بیدون کی دوا کھاتا تھا آستکین بھی
اِس ولایت مین الہیات نجوم ہیئت ہندسہ جغرافیہ تواریخ
اخلاق صرف و نحو عروض و قوافی منطق جبر ثقیل طب موسیقی
سالوتری ناٹک صلاح رانی علاج فیل امتحان جواہرات
وغیرہ سب علمون کی سنسکرت اور پراکرت مین اچھی اچھی موجود
تھین مگر مسلمانون سنے اپنی عملداری مین ہندؤن کے
شاستر غارت کر دیئے اور پھر بدعملی اور بے انتظامی ہونیکے
باعث اِن علمون کی خواہش نرھنے سے گھٹتے گھٹتے انکا
پڑھنا پڑھانا ایسا گھٹ گیا کہ اِبتو جو کوئی شاستر بھی ہاتھ لگتی ہی
تو اوسکا پڑھانے اور سمجھانے والا نہین ملتا مسلمان بادشاہون
کے عہد مین لوگ فارسی عربی سیکھے رہے اب ان دنون
علم انگریزی سنے ترقی پائی ہی سرکار نے ہندوستانیون کے
حال پر رحم کھاکر اونکی تعلیم کے لیئے جا بجا مدرسے مقرر کر دیئے

ہین اور روز بروز نئے مقرر ہوتے جاتے ہین امید ہی کہ اِس انگریزی زبان کے وسیلے سے پھر بھی ہمارے ملک کے آدمی سب علمون مین طاق ہو جاوین اور جو سب نئی نئی باتین فرنگستان والون نے اپنی عقل اور تجربے کے زور سے نکالی اور ثابت کی ہین اونسے بڑے فائدے اُٹھاوین +

زبان

زبان اِس ملک مین اب اردو مقدم گنی جاتی ہی مگر یہہ صرف تھوڑے ہی دنون سے جاری ہوئی ہی اردو کے معنی بازار اور لشکر ہین جب ترک افغان اور مغلون کی ہندوستان مین بادشاہت ہوئی اور اونکے آدمی یہان لشکر کے درمیان بازاریون کے ساتھ ہر وقت خرید فروخت مین بولنے چالنے لگے تو اونکی عربی فارسی اور ترکی اِن لوگون کی ہندی کے ساتھ * ملکر یہہ ایک جدا بولی بن گئی

* پُرانی پستکون مین جو دس زبان لکھی ہین یعنی پنچ گوڑ اور پنچ دراوڑ پنچ گوڑ مین سارسوت کانیہ کُبج گوڑ متہلا اور اتکل دیسہ اور پنچ دراوڑ مین تامل مہاراشٹر کرناٹ تیلنگ اور گرجر سو انمین سے جو بولی کانیہ کُبج یعنی قنوج کے قب و جوار مین بولی جاتی تھی وہی ہندی کی جڑ ہی +

اور اِسکا نکاس اُردو یعنی بازار سے ہونے کے باعث نام
بھی اسکا زبان اُردو رکھا گیا مہاراج پرتھی راج کے بھاٹ چند نے
جو چھند بنائے ہین وہ اوسی اصلی ہندی بولی مین ہین جو
مسلمانون کے چڑھاؤ سے پہلے دلی مین بولی جاتی تھی
قدیم زمانے مین یہان پراکرت یعنی ماگدھی زبان بولی جاتی
تھی بودھ مت اور جین مت کی بہت پستکین اوسی زبان مین
لکھی ہین مگر سنسکرت جسمین بید اور پران وغیرہ ہندؤن کے
شاستر لکھے ہین ایسا نہین معلوم ہوتا کہ کبھی اِس ملک کی زبان
رہی ہو اور سب لوگ سنسکرت مین بول چال کرتے ہون
بلکہ اِسی لیئے براہمن اِسے دیوبانی یعنی دیوتاؤن کی زبان کہتے
ہین بقدم زبان کہنے سے مراد ہماری اوس زبان سے ہی جو مدھیہ
دیس مین بادشاہی دربار اور دار السلطنت مین بولی جاوے
جیسے کہ اردو دلّی آگرے لکھنؤ مین اور مدھیہ دیس کی سب
سرکاری کچہریون مین بولی جاتی ہی ورنہ ہندوستان مین
ہر جگہہ کی ایک جدا بولی ہی جیسے بنگالے مین بنگلا بھوٹ مین بھوٹیہ

نیپال مین نیپالی کشمیر مین کشمیری پنجاب مین پنجابی سندھ مین
سندھی گجرات مین گجراتی رجپوتانے مین دیس والی برج مین برج
بھاکھا ترہت مین میتھلی بندیل کھنڈ مین بندیل کھندی اڑیسے
مین اُڑیا تلنگانے مین تلنگی پونا ستارے کی طرف مہاراشٹر
کرناٹک مین کرناٹکی دَڑوڑ مین تامل جیسے آندھر بھی کہتے مین
بولیان بولی جاتی ہین ان سب مین برج بھاکھا بہت مشہور اور
نہایت شیرین اور ملایم اور رسیلی ہی اور کتنی ہی کتابین گُسنکین
اس زبان مین شاعرون نے بہت عمدہ اور نامی بنائی ہین

صناعت

چیزین یہان سب طرح کی بنتی ہین زندگی کے ضروری
اور آرام دونو طرح کے اسباب یہان ہاتھ لگ سکتے ہین اور سب
قسم کے کاریگر موجود ہین مگر تو بھی کشمیر کی شال اور ڈھاکے
کی ململ بہت مشہور ہی یہہ دونو چیز جیسی اس ملک مین بنتی
ہی دوسرے ملکون کے آدمی ہرگز نہین بنا سکتے ساری دنیا کے
بادشاہ انھین کشمیریون کے بنے دوشالے اوڑھتے ہین
انگریزون نے انگلستان مین ہزارون طرح کی کلین بنائین

مگر اِس ملک کی سی شال اور ململ بنانے کی دھنین بھی کوئی تدبیر نہ سوجھی نہ ایسی نرم وگرم شال وہان بن سکتی اور نہ ایسی باریک مضبوط اور ملائم ململ طیار ہو سکتی ہی اب بھی وہان کی جو نازک بدن بیبیان ہین گرمی مین ڈھاکے کی ململ کا گون پہنتی ہین اکبر کے عہد مین ڈھاکے کے درمیان پانچ اشرفی تک کی ململ اور پندرہ اشرفی تک کا خاصا طیار ہوتا تھا اور دوشالا اب بھی کشمیر مین تین ہزار روپئے تک کا بنا جاتا ہی سواے اِسکے کشمیر کے کاغذ اور قلمدان بنارس کے کمخاب اور دوپٹے اور گلبدن فرخ آباد کی چھینٹین ملتان کے ریشمی کپڑے اور قالین مرشد آباد کے بوند اور کورے دلی کے جوتے آئینے اور شیشے غازی پور کا گلاب شاہجہان پور کا قند امروہے اور چنار کے گلی برتن گیا اور جے پور کی کالے اور سفید پتھرون کی چیزین بہت عمدہ اور اچھی ہوتی ہین *

تجارت

تجارت اِس ملک مین کم ہی یہان کے آدمی زمینداری کی طرف بہت دل دیتے ہین اور اپنے ملک سے نکل کر سوداگری

کے لیئے ہرگز نہین جاتے آگلے زمانے مین دوسری ولایتون کے آدمی یہان آکر اِس ملک کی چیزین لیجاتے تھے اور اوسکی عوض مین سونا چاندی دیجاتے مگر اب فرنگستان والون نے کل کے زور سے چیزون کے بنانے مین محنت اور دقت گھٹا کر اونھین ایسا ارزان کردیا اور درستی اور صفائی مین اِس درجے کو پہنچایا کہ ساری دنیا اونھین کی چیزین پسند کرتی ہی اور ہندوستانیون کی بنائی ہوئی کوئی نہین پوچھتا بلکہ ہندوستانی لوگ بھی اپنے سب کام اونھین ولایتی چیزون سے چلاتے ہین اپنے ملک کی بنی ہوئی چیز سے راضی نہین ہوتے اگلے زمانے مین ایران توران اور روس یونان وغیرہ ملکون کے سوداگر خشکی یعنی پشاور کی راہ سے اونٹون پر مال لیجاتے تھے اور مصر اور عرب کے بیپاری سمندر کی راہ جہاز لاتے تھے مگر یہہ جہاز اوتنی ہی دور مین چلتے تھے جسے خلیج عرب کہتے ہین وے لوگ تب علم جہاز رانی مین ایسے اوستاد اور آزمودہ کار نہ تھے کہ کنارہ چھوڑکر دور خلیج سے

باہر بڑے سمندر مین اپنا جہاز لیجاتے فرنگستان والے
سمندر کی راہ اپنے جہاز ہندوستان مین لانے کے واسطے
بہت تڑپتے تھے اون دنون مین وے بھی عرب اور مصر
والون کی طرح جہاز چلانے مین ہوشیار و واقف کار نہ تھے
اور نہ علم جغرافیہ اچھی طرح جانتے تھے سمندر کو بے کنار اور
دشوار گذار سمجھکر ہمیشہ اپنے جہازون کو کنارے کے نزدیک
رکھا کرتے پہلے تو وہان والے ہندوستان مین آنے کے
لئے اپنے جہاز اُتر کے سمندر مین لے گئے اِس منصوبے پر کہ
روس اور چین سے گھوم کر یہان پہنچین مگر جب کتنے ہی جہاز
اوس سمندر کے جمے ہوئے برف مین پھنس کر تباہ ہو گئے
اور روس کی حد سے آگے نہ بڑھ سکے تب اوس راہ کو چھوڑ کر
پچھم طرف اٹلانتک سمندر مین چلے وہان اونکا جہاز امریکا
کے برّاعظم مین جا لگا اور آگے نہ بڑھ سکا تب ناچار دکھن
کی راہ لی اور افریقہ کے کنارے کنارے کیپ اُو گُڈ ہوپ
سے جسے کوئی راس خوش امید بھی کہتا ہی مُڑ کر ہندوستان

مین آئے جس فرنگی نے یہہ سمندر کی راہ فرنگستان سے ہندوستان
کو نکالی نام اوسکا داشکوڈی گاما تھا آٹھوین جولائی سنہ ۱۴۹۷ع
کو کہ جس زمانے مین سلطان سکندر لودی دلّی کے تخت پر تھا
داشکوڈی گاما تین ۳ جہاز لیکر پرتگال کی دار السلطنت لشبن
سے وہان کے بادشاہ کے حکم بموجب ہندوستان کی راہ
ڈھونڈھنے کے واسطے نکلا اور ساڑھے دس مہینے کے
عرصے مین اوسکا جہاز کلی کوٹ مین آکر لگا غرض فرنگیون کا
یہہ پہلا جہاز تھا کہ جسنے ہندوستان کا کنارہ چھوا اور داشکو
ڈی گاما پہلا فرنگی تھا کہ جو سمندر کی راہ سے اِس ملک مین
پہنچا اور کلی کوٹ پہلا شہر تھا جسمین اِنکا قدم آیا کہتے ہین کہ
جب داشکوڈی گاما کے جہاز لشبن سے چلے تھے تو وہان
والون کو اِن جہازون کے پھر دیکھنے کی امید نہ تھی اور اِن
جہازیون کو مردون مین شمار کر چکے تھے جب اِنکے جہاز
پھر کر لشبن مین پہنچے تو وہان کے بادشاہ اور رعیت سبکو
نہایت خوشی ہوئی اور بڑی ہی شادمانی منائی پرتگال والون

کی دیکھا دیکھی پھر فرنگستان کے اَور لوگ بھی اپنے جہاز اِس راہ
سے یہان لانے لگے اور ہندوستان کی تجارت سے بڑے
بڑے فائدے اوٹھائے اور جب سے دھوئین کے جہاز
بننے لگے تب سے تو یہان کا آنا جانا فرنگستان والون کو
اَور بھی بہت سہل ہو گیا اوسمین بھی اب ریڈ سی سے سوئیز
کی نہر کی راہ میڈِیٹَر نِیَن سی مین چلے جانے سے تو نہایت
ہی نزدیک پڑا اِس راہ یہان سے دھوئین کے جہاز
پر انگلستان تک جانے مین تین ہفتہ بھی نہین لگتا
فرنگستان اور امریکا سے یہان شراب کپڑے ہتھیار اوزار
برتن دھات خوشبو کتابین زیور کھانے اور لکھنے
پڑھنے کی چیزین کلین کھلونے مکان آراستہ کرنے کے
اسباب اور طرح بطرح کے عجائب اور غرائب آتے ہین اور
یہان سے نیل شورہ سن چمڑا چای افیون ریشم ہاتھی
دانت روئی چاول گیہون سرسون تیسی شکر گوند جواہر
شال ململ گرم مصالح اور دوائیان اون ملکون کو جاتی

ہین سواے اِن ملکون کے ایران توران تبت افغانستان
برہما چین عرب مصر وغیرہ ایشیا اور افریقہ کے ملکون سے
بھی اِس ملک کی تجارت جاری ہی آپنے ملک مین یعنی ایک
شہر سے دوسرے شہر کو ہندوستانی لوگ جہان دریا ہی
وہان کشتی پر اور جہان سڑک ہی وہان گاڑیون پر اور
ریگستان مین اونٹون پر اور پہاڑون مین بھیڑ بکری اور
یاک بیلون پر اور باقی جگہون مین بیل ٹٹو اور خچرون پر تجارت
کا اسباب لیجاتے ہین بہت جگہون مین سال بسال میلا
بھی ہوا کرتا ہی کہ جسمین سب اطراف وجوانب کے بیپاری
مال لاتے ہین ہردوار کا میلہ جو ہر سال میگھ کی سنکرانت کو
ہوا کرتا ہی اِس ملک مین سرنام ہی مگر اوسمین بھی ہر ۱۲ بارہ برس مین
[illegible] کا میلا ہوتا ہی وہ بہت ہی بھاری ہی کبھی
[illegible] آدمی اکٹھا ہوجاتے ہین +

جو



جام جہان نما

JAMI JAHAN NHMA

دوسری جلد

VOLUME II

بموجب حکم جناب نواب مستطاب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک شمال و مغرب

بامداد و استعانت خداوند نعمت جناب ولیم اڈوارڈس صاحب بہادر

بابو شیو پرشاد

نے اپنی بنائی ہوئی ہندی کی کتاب بھوگول ہستا ملک سے اُردو مین ترجمہ کیا

بیت

بیٹھکر سیر ملک کی کرنی یہہ تماشا کتاب مین دیکھا

لکھنو

مطبع منشی نول کشور مین

چھاپی گئی

سنہ ۱۸۶۰ عیسوی

دوسری دفعہ ۵۰۰۰ جلد چھپی



جام جہان نما

دوسری جلد

سلطنت اس ملک کی سدا سے سورج بنسی اور چندر بنسی راجاؤن کے گھرانے مین رہی ÷ لیکن اگلے زمانے کے ہندو راجاؤن کا حال کچھ ٹھیک معلوم نہین ہوتا ÷ اور نہ اُنکے سال اور مدت کا کچھ پتا ٹھکانا لگتا ہے ÷ اگر کسی کبیشور یا بھاٹ نے کسی راجا کا کچھ حال بھی لکھا ہے تو اُسنے اپنی شاعری کا زور دکھانے کے لیے ایسا بڑھایا کہ اب سچ کو جھوٹ سے جدا کرنا بہت مشکل پڑ گیا ÷ سواے اسکے برہمنون نے بودھ راجاؤن کو دیو ذات اور راکس ٹھہرا کر بودھون کا نام تک لکھنا بھی اپنی پوتھیون مین لازم نہین سمجھا ÷ اور اِسی طرح بُدھ کے مذہب والے مورخون نے برہمن کے راجاؤن کا تذکرہ اپنی کتابون مین قلم بند کرنا فضول اور بے معرف

جاتا + علاوہ اسکے بہت سی پوتھیاں اب غائب ہوگئین + بودھہ کے
مذہب والون نے برہمنون کی کتابین خاک مین ملائین + اور برہمنون نے
بودھہ والون کی پوتھیان غارت کر ڈالین یہان تک کہ مسلمانون نے
دونون کو نیست نابود کر دیا + چھاپے کی حکمت جس سے کتاب کو ہمیشہ
بقا رہتی ہے کبھی فنا نہین ہونے پاتی آگے کوئی نہین جانتا تھا + آخر
کو اس غارتگری کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ہندوستان کے اگلے راجاؤن کا نسب نامہ
اور تواریخ درست اور مفصل اور پوری کہین نہین دکھائی دیتی + اور کوئی
حال ٹھیک ٹھیک تحقیق نہین ہوسکتا

کہتے ہین کہ سب سے پہلا راجا اس ملک مین منو کا بیٹا اکشواکو
ہوا + تختگاہ اسکا اجدھیا تھا + اسکے خاندان مین بڑے بڑے نامی
راجا ہوئے + سب کے سرتاج مہاراجا رام چندر تک اس تخت پر اکشواکو
کی نسل کے ستاون ۵۷ راجا بیٹھہ چکے تھے + اور پھر رام چندر سے سمتر تک
چھپن ۵۶ راجا بیٹھے + یہہ سمتر اجدھیا کا آخری راجا تھا + اسنے بکرماجیت
سے کچھہ روز پیشتر دنیا سے کوچ کیا + جے پور جودھہ پور اور اودیپور کے
راجا لوگ سب اپنے کو راجا رام چندر کی اولاد قرار دیتے ہین + مسلمانو

کی چڑھائی کے وقت راٹھور یعنی جودھپور والے قنوج کے تخت پر تھے +
جب وہان سے انکو مسلمانون نے نکالا تو وہ مارواڑ مین آئے + کچھواہے
یعنی جےپور والے پہلے نرور مین تھے + گہلوت یعنی اُدیپور والون کا
پہلے تختگاہ سورت کے پاس بلبھی پور تھا + اِکشواکو کا بہنوئی بُدھ تھا
اُسکی اولاد چندر بنشی راجا کہلائے + دار السلطنت ان راجاؤن کا الہ آباد
بُدھ کے بیٹے کا نام پورُرو تھا + اُسکے پوتے کا بیٹا جسکا نام ییات تھا
اُسکے تین بیٹے تھے اُورو پورُو اور یدو + پورُو کی ستائیسوین پشت کے
راجا نے جسکا نام ہست تھا ہستنا پور آباد کیا + ہست کی تئیسوین پشت مین
جدھشٹھر نے مہابھارتھ جیت کر اندرپرست مین جسے اب دلّی کہتے ہین
اپنی سلطنت قائم کی + یدو کے خاندان مین اکاون پشت کے بعد کرشن اور
بلرام اس نسل کے سرتاج ہوئے جدھشٹھر کے بھائی ارجن سے لیکر تیس پشت تک
اُسی کے خاندان مین اندرپرست کی سلطنت رہی + آخری راجا کھیم راج جب سست
اور غافل ہوا تب اُسکا وزیر وسرب اُسے مار کر آپ تخت پر بیٹھ گیا + بکرماجیت کے
وقت مین اس تخت پر وسرب سے لیکر اٹھتیس راجا تین گھرانون کے بیٹھ چکے تھے
+ اٹھتیسوین راجا راجپال کو جب کماؤن کے راجا سکھونت نے مار کر اندرپرست

پر قبضہ کرنا چاہا تب مہاراج بکرماجیت نے چڑھائی کرکے وہ ساری سلطنت
آپ لے لی ✣ پھر سات سو برس پیچھے زمانے کی گردش اور پھیر پھار سے
یہہ اندرپرست تومر یعنی توار کے راجاؤں کا تختگاہ ہوا ✣ اور اکیس ۲۱
پشت تک انھیں کے خاندان میں رہا ✣ انیسویں ۱۹ پشت کے بعد راجا
اننگ پال نے لاولد ہونے کے باعث اپنے نواسے پرتھی راج عرف راجا
پتھورا کو گود لیا ✣ بکرماجیت سنہ عیسوی سے چھپن ۵۶ برس پیشتر پرمار یعنی
پوار کی نسل میں اُجین کے تخت پر بیٹھا تھا ✣ یہہ راجا بڑا بلند اقبال ہوا
✣ لوگ اُسکی تعریف اور شکرگزاریاں آج تک ادا کرتے ہین ✣ اور اس زمانے
تک بھی وہ دردمندون کا فریادرس اور دستگیر بیکس کہلاتا ہے ✣ اگرچہ وہ ایسا
عظیم الشان اور اتنا بڑا راجا تھا جسپر بھی اُسکے سیدھے پن اور اوسکی ریاضت
کو دیکھو کہ راجاؤن کا راجا ہوکر ایک چٹائی کے اوپر سوتا اور اپنے ہاتھ سے اپنا
تونبا سپرا ندی مین سے بھر کر پانی لے آتا ✣ سمت ہندوستان مین آج تک اُسیکا
جاری ہی ✣

اُتر دکھن اور پورب سے تو اُس زمانے مین اِس ہندوستان کے
لیے باہر کے کسی غنیم کا کچھ خوف اور ڈر نہین تھا ✣ کیونکہ اُسوقت تک جہاز

جلانے کی حکمت لوگون کو معلوم نہ ہونے سے دوسری ولایت کے
آدمی کبھی سمندر کی راہ سے جو ہندوستان کے گرد آدھی دور کے قریب
تک کھائی کی طرح گھومی ہی اِس ملک پر چڑھائی نہین کر سکتے تھے * اور
نہ کوئی ہمالا ایسے بڑے پہاڑ کے پار ہو سکتا تھا * اِس ملک مین آنے کے
لیے صرف پچھم طرف یعنے پشاور گویا ایک دروازہ تھا * اور ایران
توران وغیرہ سندھ پار کے ملک والے اُسی راہ سے اس ملک پر
چڑھائی کرتے تھے * سب سے پہلے چڑھائی اِس ملک پر جسکا خوب تحقیق
پتا لگتا ہی سکندر کی تھی * فارسی تواریخون مین یہہ بات غلط لکھی ہی کہ وہ
قنوج تک آ چکا تھا * کیونکہ خود سکندر کے ساتھی لوگ اپنی یونانی کتابون
مین لکھتے ہین کہ وہ ستلج کے اس پار نہین اُتر سکا * گنگا کے درشن کی اُسکے
دل مین آرزو رہ گئی * پنجاب کے راجاؤن کو تو اُسنے لڑ بھڑ کر اپنے تابع
کر لیا تھا * لیکن جب اُسکی فوج نے سُنا کہ مگدھ ملک کا ناگ بنشی راجا
مہانند اپنے پاس چھہ لاکھ پیادے اور تیس ہزار سوار اور نو ہزار ہاتھی
کی بھیڑ بھاڑ رکھتا ہی * تو اُسکا دل ایکبارگی ٹوٹ گیا * اور سب نے آگے
بڑھنے سے انکار کیا * تب لاچار فوج کے بیدل ہونے کے باعث سکندر

کو بھی اُسی جگہہ سے پھر جانا پڑا + سکندر کے پیچھے پھر کئی بار ایران کے
بادشاہوں نے اِس ہندوستان پر چڑھائی کی لیکن ایسی فتح کسی نے
نہیں پائی کہ جو بیچوں بیچ ہندوستان تک چلا آیا ہو + جو جو فوج لیکر آئے
وہ سندھ ہی کے کنارے کے ملک میں لڑ بھڑ کر چلے گئے + یہان تک
کہ سنہ ۱۰۰۱ عیسوی میں سلطان محمود غزنوی نے اپنے لشکر کی باگ ہندوستان
کی طرف موڑی + اُس زمانے میں اُجین اور مگدھ کا راج بہت وقتون
سے غارت اور نیست نابود ہو گیا تھا + اور نئے نئے خاندان کے نئے نئے راجا جگہہ
جگہہ میں راج کرتے تھے + چھتریوں کی سلطنت بالکل جاتی رہی تھی اور برہمن سے لیکر
شودرا ہیر پہاڑی اور جنگلی آدمیوں تک تخت پر بیٹھہ گیے تھے + دلّی تواروں
کے خاندان میں تھی + قنّوج راٹھوروں کے پاس تھا + اور میواڑ میں
گہلوت کا راج تھا + آپسمیں ہمیشہ لاگ کی آگ بھڑکی رہنے سے غنیموں
کا دل بڑھا + اور سب کا ایک مالک کوئی مہاراجا نہ رہنے سے ہر کسی کو
اِس بے وارث ملک میں گھس آنا آسان ہو گیا + آخر کو محمود نے پچیس
برس کے عرصے میں بارہ دفعہ چڑھائی کی اور بارہوں دفعہ ایسی فتح پائی
کہ وہ قنّوج اور کلنجر تلک چلا آیا اور یہان تک سارا ملک لوٹ مار سے

تباہ کر دیا ✤ حقیقت تو یہہ ہے کہ اس ملک کے اندر سلطان محمود کے داخل
ہو جانے سے ہندوستان کا بھرم کھل گیا ✤ اور پھر ہر ایک بادشاہ یہان
آن کر لوٹ مار مچانے لگا ✤ سنہ ۱۱۹۱ عیسوی مین سلطان شہاب الدین محمد
غوری نے ہندوستان پر چڑھائی کی ✤ پہلی لڑائی مین تو اُسنے مہاراج
پرتھی راج سے شکست کھائی ✤ لیکن دوسری مین جو کہ تھانیسر کے پاس
تلاوڑی کے میدان مین ہوئی تھی اور اُسمین کم سے کم تین لاکھہ سوار
اور تین ہزار ہاتھی پرتھی راج کے ساتھہ تھے ✤ اور پیدل سپاہیون کا کچھہ
شمار نہین تھا جسپر بھی پرتھی راج کو اُسنے پکڑ لیا ✤ اور دلّی کو دخل مین کر کے
اپنے غلام سلطان قطب الدین ایبک کو دے ڈالا ✤ پرتھی راج
ہندوستان کا آخری خود مختار راجا تھا ✤ ہندو کا راج اُسی کے ساتھہ ختم ہو گیا

یہی ہے جہان کی ریاست کا طور — کہ ایک اُٹھہ گیا آن بیٹھا ایک اور
سکندر کا کس جا گیا اوج وہ — مہا نند کی کیا ہوئی فوج وہ
کسی کو ہمیشہ نہین ہے بقا — فنا ہے فنا ہے فنا ہے فنا

سنہ ۱۲۰۶ عیسوی مین قطب الدین ایبک دلّی کے تخت پر بیٹھا ✤ اور یہی
غلام یہان ہندوستان مین مسلمان کی بادشاہت کا بانی ہوا ✤ پھر تو رفتہ

رفتہ رفتہ یہہ مسلمان سارے ہندوستان کے مالک بن بیٹھے اور نوبت بنوبت ایک خاندان بگڑنے کے بعد دوسرے خاندان کے لوگ سلطنت کرتے رہے ✤ یہانتک کہ ۱۳۹۸ سنہ ۱ مین سمرقند کے بادشاہ تیمور لنگ نے بانوے ہزار سوارون کے لیکر ہندوستان کے اوپر چڑھائی کی ✤ اور دلّی کو فتح کر لیا ✤ تیمور تو دلّی مین کل سولہ روز رہ کر اپنے وطن کو چلا گیا ✤ لیکن اُسکے پوتے کا پرپوتا جسکا نام مرزا بابر تھا اُسنے ۱۵۲۶ سنہ ۱ مین پانی پت کی لڑائی کے درمیان دلّی کے بادشاہ ابراہیم لودی کو مار کر یہہ سارا ملک اپنے قبضے مین کر لیا ✤ بابر کا پوتا اکبر اِس ہندوستان مین نہایت نامدار بادشاہ ہوا ✤ یہانتک کہ ایسا بادشاہ مسلمانون مین کوئی نہین گذرا ✤ آج تک اِس تمام ملک مین اُسکا نام نیکی کے ساتھہ روشن ہی اور سب لوگ اُسکی خوبیون کو یاد کر رہے ہین ✤ جس زمانے مین اُسکا باپ ہمایون بادشاہ شیر شاہ افغان سے شکست کھا کر سندھہ کی راہ ایران کو بھاگا تھا اُسی ریگستان کی درمیان ایسی آفت اور مصیبت کے سامان کے وقت کہ اُس جگہہ ہمایون کے پاس سواری کو گھوڑا بھی موجود نہین تھا صرف وہ ایک سوار کے ٹٹو پر چلتا تھا ✤ اور پینے کو پانی تک مشکل سے میسّر آتا تھا

اکبر پیدا ہوا + اور جب ہمایون نے اپنے بھائی کامران مرزا سے
جو کابل مین تھا آتے وقت لڑائی کی تو کامران نے اکبر کو جو اُسوقت
اُسکے قابو مین تھا برچھے سے باندھ کر قلعے کے برج پر لٹکا دیا تھا +
تا کہ ہمایون کی فوج اُسے دیکھکر قلعے پر صدمہ نہ پہنچاوے + کیا قدرت
ہی اُس خالق برحق اور قادر مطلق کی کہ وہی اکبر تمام بادشاہون کا سرتاج
ہوا + تیرہ برس کی عمر مین وہ تخت پہ بیٹھا + اور اکاون برس اُسنے
بادشاہت کی + اگرچہ وہ اتنا بڑا بادشاہ تھا کہ اُسکے فیل خانے مین
پانچ ہزار ہاتھی اور اصطبل مین دس ہزار گھوڑے خاصے کے بندھے تھے
+ اور اُسکا ڈیرا دولت سرا کمخواب کے فرش اور موتی ٹکے ہوئے
مخملی پردون کا سفر کے وقت اڑھائی کوس کے گھیرے مین کھڑا
ہوتا تھا + ہر سالگرہ کو سونے کا تلادان کرتا + اور اُسوقت سونے
کا بادام اپنے دربار مین لٹاتا + جسپر بھی وہ رعیت کے ساتھ بہت سیدھا
سادہ رہتا + آٹھ پہر مین ایک دفعہ کھانا کھاتا تھا + گوشت سے
اکثر پرہیز کرتا کسی جاندار کے آزار کا روادار نہین تھا + صرف نام کو
مسلمان تھا لیکن دل و جان سے وہ آفتاب کی پرستش کرتا تھا + اور

کے روز اُسکی ساری عملداری مین جانور کی جان مارنے کی مناہی
تھی رعیت اُسکو اسقدر چاہتی تھی کہ لوگ جیتے جی اُسکی درگاہ مین منتین مانتے
اور نذرین چڑھاتے تھے + اور بہت سے لوگ اُسپر ایمان لائے تھے
اُسکی سلطنت مین روپیہ کا ایک من بائیس سیر گیہون بکتا تھا + اور دو نا
پونے چار۱۱۲ سیر کا جو تھا + آئین اور قانون اس بادشاہ نے اکثر بہت اچھے
جاری کئے تھے + یہہ بھی اُسکا آئین تھا کہ جب تک دولھا دولھن اسقدر
سمجھدار نہون کہ آپسمین بخوبی رضامند ہو جاوین تب تک چھوٹی عمر مین ہرگز
شادی نہونے پاوے + جیسے نامی اور یکتاے روزگار لوگ اکبر کے دربار
مین جمع ہوئے تھے ویسے کسی دوسرے بادشاہ کے وقت مین کبھی نہین
ہوئے + شیخ ابو الفضل اور فیضی + راجا بیربل راجا ٹوڈرمل + نواب
عبدالرحیم خان خانخانان + میان تانسین وغیرہ اُسکی محفل کے نورتن مین
گنے جاتے تھے + یہہ محنت کا مشکل کام راجا ٹوڈرمل اور ابو الفضل کا تھا
کہ اِس ہندوستان کے دفتر کو ہندی سے فارسی مین اُتارا + اِسوقت
تک بھی بہت سے بندوبست ابو الفضل کے کئے ہوئے اُسی طرح
بدستور چلے جاتے ہین + صوبے + سرکار + محال + پٹواری +

قانونگو ÷ یہہ سب اُسی نے مقرر کیئے تھے ÷ الغرض یہہ بادشاہت
شاہ عالم تک اِسی گھرانے مین چلی آئی ÷ شاہ عالم سے انگریزون
نے لے لی ÷ مسلمانون کی سلطنت مین یہہ تیموری خاندان سب سے
پچھلا تھا ÷ اب یہان سکّہ انگریز بہادر کا چلتا ہی ÷ قطب الدین ایبک
سے لیکر شاہ عالم تک ۵۶ چھپّن مسلمان بادشاہ دلّی کے تخت پر بیٹھے ÷
اور شاہ عالم کے مرنے تک مسلمان کی بادشاہت پورے ۶۰۰ چھہ سو
برس رہی ÷ انمین ۲۹ انتیس بادشاہ تو اپنی موت سے مرے اور ۲۳ تیئیس
لوگون کے ہاتھ سے مارے گیے ÷ اور سات گرفتار ہوکر قیدخانے مین
مرے ÷ اور ۶ چھہ بادشاہون کا پتا نہین لگا ÷ اوسط نکالنے سے فی
بادشاہ کچھہ اوپر ۹ نو برس بادشاہت آتی ہی ÷ حقیقت یہہ ہی کہ جس ملک
مین خودمختار اور شتر بے مہار سلطنت ہوگی وہان بادشاہون کی اسیقدر
افراط رہا کریگی ÷ یہہ صرف آئین اور قانون کے بندوبست کا فائدہ ہی
کہ انگلستان مین ایتھلرِیڈ سے چوتھے ولیم تک آٹھہ سو چھپن ۸۵۶ برس
کے عرصے مین کل ۴۲ بیالیس بادشاہ گذرے ÷ اور اوسط پھیلانے
سے فی بادشاہ کچھہ اوپر ۲۰ بیس برس سلطنت کرتے رہے کہ جو یہان کی

بہ نسبت دونی سے بھی زیادہ ہی انگریزون نے جب دیکھا کہ پرتگال
اور فرانسیس وغیرہ فرنگستانی آدمی ہندوستان مین جاتے ہین + اور
یہان کی تجارت سے بڑا فائدہ اُٹھاتے ہین + تو پھر ان آفت کے
پرکالون سے کب چپ چاپ رہا جا سکتا تھا + ان لوگون نے بھی
اپنے مال کے جہاز ہندوستان کو روانہ کیئے + اور ۱۵۹۹ع مین لندن
شہر کے اندر بہت سے انگریزون نے آپس کے ساجھے مین روپیہ
اکٹھا کر کے اس ملک مین سوداگری کرنے کے واسطے ایک کوٹھی
مقرر کی + اور دوسرے ہی سال وہان کے بادشاہ سے کئی شرطون
پر اس بات کی اپنے نام سند لکھوالی کہ سوائے ہم ساجھیون کے دوسرا
کوئی انگریز ہندوستان مین جا کر سوداگری نہ کرنے پاوے لیکن جب
اس ملک مین ان لوگون نے اپنا عمل اور دخل کرنا شروع کیا تب
۱۸۱۳ع مین انکو تجارت کرنے کی مناہی ہو گئی + بلکہ تجارت کا اذن
عام ہو گیا روک ٹوک جاتی رہی + اور یہہ کمپنی ایک سرکار کہلانے
لگی + انگریزی زبان مین ساجھیون کو کمپنی کہتے ہین اسلیئے ان ساجھی
سوداگرون کا نام بھی ایسٹ انڈیا کمپنی رکھا گیا + کمپنی کسی عورت

کا نام نہین ہی + جیسا لکھنؤ مین جب گورنر جنرل ولزلی صاحب کے
بھانجے لارڈ ویلنسلیا صاحب وہان کی سیر کو گئے تھے تو اخبار نویسون
نے جہان پناہ سے عرض کیا تھا کہ خداوند لاٹ صاحب کے بھانجے
کمپنی کے نواسے تشریف لائے ہین + یہان کے لوگ تب تک یہی
جانتے تھے کہ کمپنی کوئی عورت اور گورنر جنرل اُسکے بیٹے ہین + جب
انگلستان مین یہہ کمپنی کھڑی ہوئی تو اُسوقت یہان اکبر بادشاہ
تخت پر تھا + ہندوستان مین پہلے پہل انگریزون کی کوٹھیان سنہ ۱۶۱۱
عیسوی مین سورت احمد آباد کھمبھات اور گھوگھے مین جاری
ہوئین + اور سنہ ۱۶۵۶ء مین بنگالے کے اندر ہگلی شہر مین اور اُسکے دو برس
کے بعد مندراج مین بھی جاری ہو گئی سنہ ۱۶۶۴ء مین پرتگال کے بادشاہ
سے بمبئی کا ٹاپو لیا گیا + اور سنہ ۱۶۹۸ء مین بنگالے کے صوبے دار نے
کلکتہ گوبندپور اور چھوٹانٹی یہہ تینون گانو انگریزون کو دیدیئے +
اور کلکتے مین ایک قلعہ بھی جسکا نام اب فورٹ ولیم ہی بنانے کی
اجازت ملی + اُس زمانے مین یہہ کلکتہ کل ستر جھونپڑون کا ایک
گانو تھا + سنہ ۱۷۵۶ء مین بنگالے کے صوبے دار نواب سراج الدولہ

نے اس بات پر کہ انگریزوں نے ہمارے ایک آدمی کو جو ڈھاکے سے
کچھہ خزانہ لیکر بھاگا تھا پناہ دی ناخوش ہوکر کلکتہ چھین لیا + اور ایک
سو چھیالیس [146] انگریز کو جو اُسوقت وہان موجود تھے ایسی ایک تنگ و تاریک
کوٹھری مین جسکی وسعت بیس فٹ مربع سے زیادہ نہین تھی اور جسکو اب
تک یہہ لوگ بلیک ہُول یعنی کالی بل پکارتے ہین بند کر دیا + کہ دوسرے
دن اُن مین سے کل تئیس [23] جیتے نکلے + باقی ایکسو تئیس [123] کا رات ہی بھر
مین وہان دم گھٹ کر نکل گیا + تب آخر کو یہہ خبر سنتے ہی کرنل کلائو صاحب
مندراج سے نوسو گورے اور پندرہ سو تلنگے لیکر کلکتے مین آئے +
کلکتہ بھی لیا اور پھر مرشدآباد پر چڑھائو کر دیا + تب ۱۷۵۷ع کی ۲۳ جون کو
مقام پلاسی کی لڑائی مین سراج الدولہ کی فوج نے جو ستر ہزار سے کم نہین
تھی شکست کھائی + نواب بھاگا اور اُسی روز گویا ہندوستان مین انگریزی
عملداری کی نیو جم گئی + پھر تھوڑے دن پیچھے ۱۷۶۵ مین شاہ عالم بادشاہ
نے جو اُسوقت دلی کے تخت پر تھا صوبہ بہار بنگالا اور اڑیسہ اِن
تینون صوبون کی استمراری دیوانی کا پروانہ کمپنی کے نام لکھہ دیا + کہ جس سے
دو کروڑ روپیہ سال کی آمدنی کا ٹھکانا ہو گیا + اور وزیر آصف الدولہ نے

رُہیلون کی لڑائی مین مدد لینے کے واسطے ۱۷۷۴ء مین بنارس کا علاقہ بالکل انکے حوالے کیا + اب دیکھو قدرت اُس قادر مطلق اور خالق برحق کی کہ یہہ لوگ کہان سے کہان تک بڑھ گئے + اور کس درجے سے کس مرتبے کو پہنچے + واہ سبحان اللہ جو لوگ کہ سوداگری اور بیوپار کے لیئے گھر سے نکلے تھے اب وہی یہان کی بادشاہت کر رہے ہین + اور جو لوگ لاکھون سوار پیادون کے سردار کہلاتے تھے وہ اب انکی سرکار سے کھانے کو ٹکڑے پاتے ہین + پر سچ پوچھو تو صرف یہہ اپنی اپنی نیت کا پھل ہی + جیسی نیت ویسی برکت + انگریز لوگ اس ملک مین سوداگری کے لیئے آئے تھے اور صرف سوداگری چاہتے تھے ملک گیری کی خواہش انکو نہین تھی + اپنے بچاو کا بندوبست البتہ رکھتے تھے + اور جسکے اوپر مصیبت پڑتی تھی اُسکو مدد دیتے تھے + لیکن یہان کے لوگون نے انکو چھیڑنا اور ستانا شروع کیا + آخر کو جیسا کیا ویسا پھل پایا + جسنے ان پر ہاتھ چلایا انھون نے بھی اُسے اچھی طرح اُس زیادتی کا مزا چکھایا + اُس زمانے مین ہندوستان کی بادشاہت کا عجب حال تھا + آپس کی پھوٹ اور ہمیشہ کی لڑائی بھڑائی کے باعث تیمور کا

خاندان تحس نحس ہو رہا تھا + بادشاہ شطرنج کے مُہرے کی طرح لوگون کے
ہاتھ مین پڑ کر مات ہو چکا تھا + یہان تک کہ ۱۷۳۹ء مین ایران کے
بادشاہ نادر شاہ نے اور پھر تھوڑے روز بعد احمد شاہ دُرّانی نے جو
پہلے نادر شاہ کے امیرون مین تھا ایسے ایسے سخت حملے اِس ملک
کے اوپر پے در پے کئے کہ رہا سہا زور بھی دِلّی کے بادشاہ کا جاتا رہا
+ سلطنت مین کچھ ذرہ دم نہین باقی تھا + صوبے دارون نے
بادشاہ کی اطاعت بالکل چھوڑ دی + سلطنت اپنی سمجھی + جسکے
باپ دادا نے کبھی چپّا بھر زمین پر دخل نہ پایا تھا اُسنے بھی ہندوستان
کی بادشاہت پر دل دوڑایا + الغرض اِدھر تو دکھن کے صوبے دار
نظام الملک نے حیدر آباد مین اپنی حکومت جمائی اور اُدھر نواب وزیر
نے اَوَدھ کے صوبے کو اپنا ملک سمجھا + آگرے تک مرہٹون نے
لوٹ مار مچا کر دھینگا دھینگی سے چوتھ لینا شروع کیا + اور سکھون کا
حملہ سَرہِند تک ہونے لگا + بھرتپور کے جاٹ بھی ہیکڑ بننے ہو
تھے + رہیلکھنڈ کے رہیلے جدا خود مختار ہو گئے تھے + بادشاہ
اگرچہ برائے نام دِلّی کے قلعے مین پڑا تھا لیکن وہان بھی اُسے کوئی

بیٹھا رہنے نہین دیتا تھا + یعنے اُسکی یہہ نوبت تھی کہ آج ایک بادشاہ تخت پر بیٹھا کل کسی دوسرے نے اُسکا سر کاٹ کر سکہ خطبہ اپنے نام جاری کر لیا + ابھی تلوار کا لہو نہین سوکھنے پایا کہ تیسرے نے اُسکو بھی موت کا جامہ پہنایا اور تاج بادشاہی اپنے سر پر رکھا + کبھی بادشاہ مرہٹون کی قید مین پڑجاتا تھا + اور کبھی رُہیلون کے پنجے مین گرفتار رہتا + غرض ۱۷۰۷ع تک کہ جب اکبر کے پوتے کا بیٹا اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ مرا ۱۷۶۰ع تک یعنی شاہ عالم کے روز اول جلوس تک ترپن ۵۳ برس کے اندر نادر شاہ اور احمد شاہ چھوڑ کے چودہ ۱۴ بادشاہ دلی کے تخت پر بیٹھے + اور اگر انمین سے محمد شاہ کی سلطنت کے تیس ۳۰ برس نکال ڈالو تو صرف تیئیس ۲۳ برس مین تیرہ ۱۳ بادشاہ گذر گئے + پس اب سوچنا چاہیے کہ جہان برائے نام تخت اور تاج کے لیے ایسی چھین چھان اور نوچ کھسوٹ مچے گی وہان کی سلطنت کس طرح قایم رہیگی اسلیے سدا سے یہی دستور چلا آیا ہی کہ جب خالق رب العالمین دیکھتا ہی کہ اب بادشاہ میرے بندون کی پرورش اور نگہبانی نہین کر سکتا + اور جس کام کے لیے اسکو مقرر کیا تھا اُسے چھوڑ کر یہہ عیش و عشرت اور ظلم و بدعت کرنے لگا تب اُس بد اقبال بادشاہ کو

دفعہ کرکے جو کوئی اس کام کی لیاقت رکھتا ہی اُسکو اپنی قدرت اور
طاقت کے زور سے تخت کے اوپر بٹھا دیتا ہی + اسمین کچھ شک
و شبہہ نہین کہ جو اس حالت مین انگریز لوگ ہندوستان کو نہ لیتے تو
فراسیس یا فرنگستان کا کوئی دوسرا بادشاہ اس ملک کو اپنے قبضے
مین کر لیتا + اور اگر شاید وہ بھی نہ لیتا تو پھر کوئی دوسری قوم سندھ
پار سے آن کر اس ہندوستان کی بادشاہ بن جاتی + اور اپنے خاندان
کی نیو جماتی + تیمور کی اولاد سے بادشاہت نکل چکی تھی خدا کے فضل
و کرم سے ہندوستانیون کے دن اچھے تھے جو انگریز یہان آ گئے
گویا سوکھے ہوئے کھیت پھر لہلہائے + الغرض پہلے تو حیدر علی کے
بیٹے ٹیپو سلطان کا سر کھجلایا کہ اُسنے ان انگریزون کے ساتھ دشمنی
پر کمر باندھی + اور بیٹھے بٹھائے لڑائی اُٹھائی + حیدر علی میسور کے
راجا کا نوکر تھا نمکحرامی کرکے اُسکا سارا ملک لے بیٹھا + ٹیپو کا یہہ
ارادہ ہوا کہ انگریزون کو دکھن سے نکال دیوے + اور اُبھارا اُسکو
فراسیسون نے تھا + کئی برس کی لڑائی مین آخر کو ۱۷۹۹ع مین شری
رنگ پٹن کے حملے کے درمیان وہ انگریزی سپاہیون کے ہاتھ سے

مارا گیا + اور ملک اُسکا بہت سا سرکار کے اختیار مین آیا + اُنھین
دنون مین سرکار کو مرہٹون کی طرف سے کھٹکا پیدا ہوا + فرانسیسون
کو وہ بھی نوکر رکھنے لگے + تب لارڈ ولزلی صاحب نے جو اُسوقت
یہان کے گورنر جنرل تھے اُنکے پیشوا باجے راؤ سے دوستی کرنا چاہا
+ اُسنے اُسوقت تو دولت راؤ سیندھیا کے بہکانے سے نہ مانا
لیکن جب جسونت راؤ ہلکر نے اُسپر چڑھائی کیا تب سرکار سے قول
قرار کر لیا اور بندیل کھنڈ کا علاقہ بھی دے دیا + یہہ سنکر سیندھیا بگڑا
+ اور اُسنے چاہا کہ ناگپور والے سے مل کر کچھ فساد اُٹھاوے +
لیکن اِدھر تو لارڈ لیک صاحب نے ڈیگ اور لسواری اور دلّی
اور اُدھر جنرل ولزلی نے اسائی اور ارگانو کی لڑائیون مین ہلکر اور
سیندھیا کے دانت ایسے کھٹّے کیے کہ آخر کو ۱۸۰۳ء مین ناگپور کے
راجا نے تو کٹک کا ضلع اور سیندھیا نے بالکل انتربید یعنے گنگا
اور جمنا کے بیچ کا ملک انگریزون کو دے کے اپنا پیچھا چھڑایا پھر
تو اِس نئے ملک کے ہاتھہ لگنے سے انگریزون کی عملداری دلّی
تک پہنچ گئی + وہان اُس زمانے مین شاہ عالم بادشاہ قلعے کے اندر

سیندھیا کی قید مین پڑا تھا ÷ لارڈ ولزلی نے اُسکو قید سے چھڑا کر گذارے کے واسطے ایک لاکھ روپیہ مہینے سے کچھ اوپر اُسکی تنخواہ مقرر کردی ÷ پھر تھوڑے روز بعد نیپالیون نے اپنی حد سے قدم باہر نکالا ÷ اور بڑھتے بڑھتے وہ کانگڑے تک پہنچ گئے ÷ جب پہاڑ سے اُترکر ترائی مین انگریزی رعیت کو تنگ کرنے لگے تو سرکار نے انکو بھی نصیحت دینا مناسب سمجھا ÷ تب ۱۸۱۴ء مین مَلَون کے قلعے پر اُنکی فوج کو شکست دے کے کالی ندی کے پچھم طرف کے پہاڑ تو اپنے دخل مین کر لیے اور پورب طرف کے اُنکے پاس رہنے دیے ÷ اگرچہ باجی راؤ نے اپنی مصیبت کے وقت مین انگریزون سے قول قرار کر لیا تھا لیکن دل مین اُنکے ساتھ دغا کی نرد کھیلا چاہتا تھا ÷ یہان تک کہ اُسنے تاریخ ۶ نومبر ۱۸۱۸ء کو پونا کے درمیان رزیڈنٹی مین آگ لگا دی ÷ اور انگریزی سپاہی جو تھوڑے سے وہان رہتے تھے اُنکا مقابلہ کیا ÷ اور اُدھر سے سیندھیا کا بھی ایک خط نیپال کے راجہ کے نام کا ایسا پکڑا گیا کہ جس سے اُسکی جانی دشمنی انگریز کے ساتھ ثابت ہو گئی ÷ پنڈاروں نے بھی قریب پچیس ہزار ۲۵۰۰۰ سوار کے اکٹھا ہو کر سارے ملک

مین لوٹ مار مچا رکھی تھی ÷ ہلکر کے کاردار بھی سرکار کے مخالفون
کی طرفداری کرتے تھے ÷ امیرخان ٹونک والا اپنے پٹھانون کے ساتھ
راجپوتانے کو تباہ کر رہا تھا ÷ یہان دیکھا چاہیے خدا کی قدرت اور
مرضی کو کہ اگرچہ اُسوقت مین ہر ایک طرف ہل چل پڑ گئی تھی اور سارے
ہندوستان مین فساد کی آگ بھڑکتی چلی تھی مگر لارڈ ہیسٹنگ صاحب
جو اُس زمانے مین گورنر جنرل تھے اُنھون نے اِس ہوشیاری کے
ساتھ سب کا بندوبست کر لیا اور اپنی فوج کو چارون طرف اِس ڈھب
سے دوڑا دیا کہ اِدھر تو سیندھیا کو جو کچھ سرکار نے فرمایا سب مان کر
راجپوتانے سے اپنا اختیار بالکل اُٹھا لینا پڑا ÷ اور اُدھر امیرخان نے
اپنا توپخانہ سرکار کے حوالے کر دیا ÷ باجے راؤ پیشوا نے بھی سرکاری
خزانے سے آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ پنشن لیکر بیٹھور مین گنگا کو سینا
اختیار کیا ÷ اور ہلکر کی فوج نے مہیدپور مین شکست کھا کر سرکار کی
اطاعت دل و جان سے قبول کی ÷ پھر تو ناگپور کا راجا اپنے قصور
کے ڈر کے مارے اپنا ہی ملک چھوڑ کر بھاگ گیا ÷ چنانچہ سرکار نے
اُسکا کچھ تھوڑا سا ملک لیکر باقی اُسکے وارثون کو دے ڈالا ÷ پنداری

اِسقدر قتل ہوئے کہ نام کو بھی باقی نرہے + جو کچھہ جیتے بچے وہ لوٹ مار
چھوڑ کر کھیتی باڑی کرنے لگے + الغرض سنہ ۱۸۱۸ع مین مرہٹون کی لڑائی
بالکل فتح کے ساتھہ ختم ہوگئی + اور سب طرف سے امن چین کی راہ
کھلی + کابل کی لڑائی کے وقت سندھہ کے امیرون نے کراچی
اور ٹھٹھا سرکار کو دے ڈالا تھا اور سندھہ ندی کی راہ سے محصول
اُٹھا لینے کا اقرار کئی باتون کے ساتھہ سرکار سے کیا تھا + لیکن دغا
کر کے اپنے قول قرار سے پھر گئے + تب سنہ ۱۸۴۳ع مین سرکار نے اُنکو
بھی اُس ملک سے خارج کر کے وہان بالکل اپنا عملدخل کر لیا + بعد
اِسکے سنہ ۱۸۴۵ع کے اخیر مین سکھون نے ستلج پار اُتر کر سرکار پر چڑھائی کی
+ لیکن آخر کو جیسا کیا ویسا پھل پایا + پہلے تو سرکار نے سنہ ۱۸۴۶ع مین اُنکا
صرف جالندھر دوآب اور ستلج کے اُس پار کا ملک ضبط کر لیا
تھا اور قصور معاف کر کے دلیپ سنگھہ کو لاہور کی گدی پر بحال رکھا
لیکن پھر بھی جب یہہ لوگ لڑائی بھڑائی سے باز نہین آئے اور بہت
عرصے تک لڑتے رہے تب سنہ ۱۸۴۹ع مین سرکار نے بالکل اُنکا ملک ضبط
کر کے اپنی عملداری مین شامل کر لیا + اور دلیپ سنگھہ کو پنجاب سے

سابق ... کی سلطنت مقابلہ ...

نکال کر گذارے کے لیے دس ہزار روپیہ مہینا اُسکا مقرر کر دیا + اب اٹک
دم اٹک سے کٹک تک بالکل انگریزی عملداری ہی + اور ہمالیہ سے
سمندر تک انھین کا ڈنکا جاری ہی + بلکہ پورب اور پچھم مین ہندوستان
کی اصلی سرحد سے بھی زیادہ اُنکی عملداری بڑھتی چلی +

سچ تو یہہ ہی کہ انگریزون کے برابر کبھی کسی کی یاد مین کوئی راجا اور
بادشاہ نہین ہوا + اور نہ کسی نے ایسا ملک کا بندوبست اور رعیت
کو شاد و آباد رکھا + جسطرح اب اُنکی عملداری مین یہہ ملک آباد ہوتا
چلا ہی ویسا کبھی نہین ہوا تھا + اور نہ اِتنی زمین کبھی اِس ملک مین جوتی
بوئی گئی + ایسا یہان کون راجا اور بادشاہ ہوا جسنے رعیت سے
اپنے واسطے کچھہ بھی مالگذاری نہین لی ہو + اور خزانے مین جتنا روپیہ
آوے سب رعیت کے فائدے کے کام مین لگا دیوے + کس راجا اور
بادشاہ نے زمینداروں کے ساتھہ ایسا پختہ بندوبست کیا تھا کہ جو جمع
ایک بار اُنسے ٹھہر جاوے اُس سے زیادہ پھر کبھی مانگنے کی نوبت نہ
آوے + تجارت کے مال پر سوداگر اور بیپاریون سے کسی نے محصول نہین لیا
تھا + اور سڑک اور رستون کو کسنے ایسا آراستہ کیا تھا + کہ ساون

بھادون کی اندھیری راتون کو بگیان دوڑاے چلے جاؤ + اور سونا اچھالتے ہوے بے کھٹکے چلے آؤ + پل اِسقدر کا ہیکو کسی نے بناے تھے کہ سیکڑون کوس تک کہین گھوڑے کا سم پانی مین نہ ڈوبنے پاوے + ڈاک اِسطرح کی کسنے بٹھائی تھی کہ ذرہ سے محصول پر اتنے دور کا خط اور پلندہ اتنا جلد آوے جاوے + پلس کا بندوبست کسنے ایسا کیا تھا کہ ایک ایک کوس پر سڑک کے اوپر چوکیان بٹھادی ہون + غریبون کے لڑکون کو پڑھانے کے لیے کس حاکم نے گانو گانو مدرسے مقرر کیے + اور کسنے شہر مین محتاجون کے واسطے دواخانے بنا دیے + ایسے چھاپے خانے کب ہوے تھے کہ ٹکے ٹکے کو کتابین بک گئی ہون + کس راجا اور بادشاہ نے اپنے قیدخانے کے قیدیون کو اس دفعہ سے آدمیون کی طرح رکھا تھا + کب کسی حاکم نے ایسی عدالت جاری کی تھی کہ جسمین بادشاہ پر بھی نالش سُنی جاوے + کس راجا اور بادشاہ نے اپنی رعیت کے مال پر ایسا درد کھایا تھا کہ اگر گورنر جنرل بھی چھٹانک بھر دودھ جاے کے واسطے لیوین تو دام اُسکا اُسی دم چکا دیوین + دیکھو جہاں پر بڑے بڑے جنگل تھے اور شیر اور ہاتھی اُسمین رہتے وہان نجوبی

اب بستیان ہوگئین ÷ جو زمین سدا سے بنجر پڑی تھی اب وہ بھی جوتی بوئی گئی ایسی زمین کوئی شاذ و نادر نکلیگی جہان کھیتی باڑی نہوتی ہو ÷ وسنے یہان تک کہ جنگل تو کیا پہاڑ بھی انکی عملداری مین کھیتی سے خالی نہین رہے ÷ ہم لوگون کی ملکہ کوئین وکٹوریا خدا روز بروز بڑھاوے اقبال اُسکا اِس ملک کی آمدنی کی ایک کوڑی بھی نہین لیتی اور اُسنے حکم دیدیا ہے کہ جسقدر روپیہ کمپنی کا ہندوستان مین لگا ہے اُسکا واجبی سود لیکر باقی ہندوستان کی ساری آمدنی انھین ہندوستانیون کے فائدے کے کامون مین لگاؤ ÷ جیسے سورج زمین سے پانی سوکھہ لیتا ہے اور پھر مینہہ برساکر اسی زمین کا بھلا کر دیتا ہے ÷ زمینداروں سے جو گانو کی جمع مقرر ہوگئی پھر صاحب کلکٹر کا مقدور نہین کہ اُنسے سیر بھر گھی بھی بغیر دام دیے مانگ سکے ÷ یا ایک آدمی بھی اُنکا کسی کام کے لیے بغیر مزدوری دیے بیگار پکڑنے پاوے ÷ جسقدر مال چاہو اِس ملک کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے لیجاؤ سرکاری عملداری مین ایک کوڑی بھی کوئی محصول کی نہ مانگیگا ÷ سڑکین پکی کنکر اور سرخی پٹی ہوئی تو کلکتے سے دلّی تک اور دوسرے بڑے بڑے شہرون کے بیچ بھی بن گئی ہین اور بنتی چلی جاتی ہین

لیکن اب لوہے کی سڑکین وہ طیار ہو رہی ہین کہ جن پر دھوئین کی
گاڑیان چلا کرینگی + اور دوسرے دن مسافرون کو کلکتّے سے دِلّی
پہنچا دیا کرینگی + پُل جس مقام پر پختہ بنانا دشوار تھا وہان لوہے کے
بنا دینے + جو باقی رہ گئے ہین اُسکی بھی تیاری ہو رہی ہے + ڈاک کا
محصول اب خط پیچھے کُل ایک ٹکا ہو گیا + سارے ہندوستان کے
اندر جہان چاہو بھیج دو + خبر پہنچانے مین جلدی اور چالاکی یہانتک
کی کہ بجلی کی ڈاک جسمین تار کے اوپر بجلی دوڑا کر سوئیون کے اشارون
سے خبرین پہنچا کرتی ہین طیار ہو کر جاری ہو گئی + اِس سے ایک لحظے
مین ہزارون کوس کی خبر معلوم ہو جایا کرتی ہے + شاستر مین پڑہا وا دیکھے
لکھا ہے کہ راون راکس آگ اور ہوا سے کام لیتا تھا مگر یہہ فرشتہ طینت
انگریز بہادر آگ اور پانی اور ہوا اور دھوان بلکہ بجلی سے بھی بے تکلف
نوکری لیتے ہین + رستا ایسا صاف بے خطر اور نے ڈر ہو گیا کہ اب گاڑیان
مال کی کلکتّے سے لاہور کو اکیلی چلی جاتی ہین + نہ سوار ساتھہ رہتا ہے
نہ پیادہ + اگر سڑک کے اوپر کسی جگہہ آدھی رات کو بھی آواز دو تو اُسی وقت
چارون طرف سے چوکیدار جواب دینگے + اور فی الفور پہنچکر خبر لیوینگے +

پس یہہ سڑک کیا ہی کہ گویا بازار لگا ہی ÷ کہین چوکی کہین دوکان ÷ کہین پڑاؤ کہین سرائے ÷ کہین کنوا کہین تالاب سب کچھ موجود ہی ÷ دو طرفہ درخت اس خوبی سے لگے ہین کہ گویا مسافر باغ کے اندر ہی اندر چلے جاتے ہین ÷ اسکولون مین لڑکون کو ہندی فارسی عربی سنسکرت انگریزی بنگلا گجراتی مرہٹی سب کچھ سرکار کی طرف سے پڑھایا جاتا ہی ÷ اور اسپتالون مین بیمارون کی ایسی خبر لیجاتی ہی کہ باپ بیٹے کی بھی نہ لیویگا ÷ چھاپے خانون مین سرکار بھی بہت سی کتابین اور پوتھیان اپنی طرف سے چھپوا دیتی ہی کہ جسمین سستی بکنے سے غریب لوگ بھی اُنسے فائدہ اُٹھاوین ÷ جیلخانون مین قیدیون کے کھانے پہننے اور سونے بیٹھنے اور محنت کرنے کا ایسا بندوبست ہی کہ جسمین وہ قید کے سوا اور کسی بات کا دُکھہ نہ پاوین ÷ یہہ نہین کہ سزا تو اُنھین قید کی بولی جاوے اور وہان وہ تڑپ تڑپ کر جان سے گذر جاوین ÷ لیکن یہان تو محنت مین بھی اُنسے ایسا کام لیا جاتا ہی کہ جسکے سیکھنے سے وہ چھوٹنے کے بعد بھی عمر بھر روٹی کما کھاوین ÷ اور پھر کبھی برے کام کے گرد نہ جاوین ÷ جو جو راجا لوگ اس سرکار سے لڑے تھے اُنکو بھی سرکار نے اس چین آرام کے

ساتھہ رکھا کہ وہ اپنی گدی پر بھی ویسا آرام نپاتے ÷ عدالت ایسی ہی
کہ اگر ایک چھوٹا سا زمیندار بھی جانے کہ سرکار نے واجبی جمع سے ایک
پیسا زیادہ لے لیا تو اُسکو اختیار ہی کہ عدالت مین جا کر سرکار کے اوپر نالش
کردے ÷ وہان اگر آئین کے بموجب اُسکا دعوی ثابت ہو جاوے
تو سرکار کو اُسی دم اُسکا پیسا خزانے سے نکال دینا پڑتا ہی ÷ انصاف
اِسقدر ہی کہ فوج تو کیا جب خود گورنر جنرل دورے کو جاتے ہین تو مقدور
نہین کہ کوئی کسی زمیندار سے ایک بوجھہ لکڑی یا گھاس زبردستی لے سکے
÷ دیکھو اس ملک مین آگے کس قدر کم بستی تھی اور کتنا جنگل اُجاڑ تھا
÷ رَامَ چَنْدَرْ کے اَجُودھیَا سے رَامیشوَرْ تک جانے مین برابر جنگل ہی
جنگل کا بیان لکھا ہی کہ جسمین رشی مُنی یا بھیل وغیرہ رہتے تھے ÷
کرِشْن کے زمانے مین بھی بِنْدرابَن ایک بن گنا جاتا تھا ÷ اور
گوپ لوگ اُسمین گاڑی اور رتھون کے اوپر رہتے تھے ÷ جس طور
سے اب بھی تَاتَار کے آدمی رہتے ہین ÷ اکبر بادشاہ کے وقت
تک آگرے کے صوبے مین ہاتھی اور چیتے پکڑے جاتے تھے ÷
کہان ہین اب وہ سب بڑے بڑے جنگل جنکے نام اور حالات ہندی

پوتھیون مین لکھے ہین ÷ راجا اور بادشاہ یہان کون ایسا تھا جو کہ لونڈی
غلام نہین رکھتا تھا ÷ بتاؤ تو یہہ بھلا کیا انصاف ہی کہ آدمی کو جانور کی
طرح پکڑ رکھین ÷ دیکھو بھلسا کے توپ پر ایک راجا کی لڑائی کا سنگین
مرقع جو کہ دو ہزار برس پیشتر کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہی اُسمین جہان راجا کے
سپاہی لوگ عورتون کو لونڈی بنانے کے لیے گرفتار کر رہے ہین
دیکھ کر بدن کانپتا ہی ÷ اگلے زمانے مین تھوڑی سی جگہہ کے
جدا جدا راجا ہوتے تھے ÷ اُدھ دھیا مین اتنے بڑے راجا رام چندر کے
ہوتے ہوے متھلا مین دس ہی منزل کے تفاوت پر راجا جنک
راج کرتے تھے ÷ دیکھو مہابھارتھ مین کتنے راجاؤن کا نام لکھا ہی ÷
اور پھر یہہ سب راجا ہمیشہ آپسمین لڑتے رہتے تھے ÷ پس جہان نت کی
لڑائی رہیگی وہان رعیت کی تباہی کسطرح نہوگی ÷ اگلے زمانے کی
دولت کا بھی حال یہہ ہی کہ دو دو ہزار برس سے زیادہ کی پُرانی مُہرین
اور انگوٹھیان جو زمین کے اندر سے نکلتی ہین وہ اکثر پیتل اور تانبے
کی بنی ہوئی ہین ÷ اس سے ثابت ہی کہ اگر اُسوقت مین دولت
بہت ہوتی تو اُس زمانے کے لوگ ایسی چیزون پر اپنا نام کاہیکو

کھد واتے ہو اور سونے کی انگوٹھی لیون نہ بناتے ہو یہان تک
کہ اُسوقت کی اشرفی بھی جو نکلتی ہی تو اکثر ہلکی اور نرم سونے کی
ملتی ہی ہو پرانون کو پڑھو اور بدھ کے مذہب کی پوتھیون کو دیکھو
تو اچھی طرح یہہ بات کُھل جاویگی کہ اگلے راجاؤن کے خزانے
مین اور مہاجن اور ساہوکار اور کارمدار لوگ جو راج سے علاقہ
رکھتے تھے اُنکے گھرون مین تو بیشک سونے چاندی اور جواہرات کا
ڈھیر لگا رہتا تھا لیکن رعیت ایسی آباد اور خوش حال نہین تھی جیسی
اب ہی آگے تالاب کے پانی کی طرح دولت ایک ہی مقام پر
جمع رہتی تھی ہو دیکھنے مین تو بہت پرنمی تھی ہو اور اب جیسے
اُسی تالاب کو کاٹ کر کھیتون مین لیجاوین اور اُنھین سینچ کر اناج
پیدا کرین ہو اسیطرح دولت تمام رعیت کے درمیان پھیلی
ہوئی ہی ہو دیکھنے مین تو نہین آتی پر پھل بہت لاتی ہی ہو جاننا چاہیے
کہ بہت سے اسلیے بھی لوگ ہین کہ وہ کبھی اس بات کو نہ مانینگے
کہ اگلے زمانے مین یہان دولت زیادہ نہین تھی ہو بلکہ وہ تو یہی کہینگے
کہ اب دولت غارت ہو گئی آگے بہت تھی ہو اسلیے اُن

لوگون کو یہہ بھی سمجھہ لینا چاہیے کہ مراد ہماری اُس بات کے ثابت کرنے سے نہین ہی ہم اس جگہہ اتناہی ثابت کرنا چاہتے ہین کہ اگر دولت اس ملک کی گھٹی بھی ہو تو اُسکے گھٹنے کا باعث انگریزی عملداری نہین ہی * سچ جانیو کہ اگر انگریز اسوقت مین اس ملک کو نہ تھام لیتے تو ہم لوگون کا کہین تپا نہ لگتا * دولت جو یہان سے گئی تو اُسکو سلطان محمود غزنوی اور محمد غوری اور نادر شاہ وغیرہ لیگئے * دولت جو چھپی تو لوٹ مار کی دہشت سے ہمین لوگون نے زمین کے اندر چھپائی * دولت جو نہین آتی تو فرنگستان والون کے علم و ہنر کی ترقی کے باعث اور ہم لوگون کے سُست اور کم ہمت ہو جانے کے سبب اور جہاز والون کو اَمریکا اور دوسرے بڑے بڑے ٹاپُون کی راہ معلوم ہو جانے سے اب اُسکا آنا نہین ہوتا * آگے وہ لوگ ہماری بنائی ہوئی چیزین یہان سے لیجاتے تھے اور روپیہ دے جاتے تھے * اب ہم لوگ خود اُنھین کی بنائی ہوئی چیزین مول لیتے ہین اور دولت اُنکو دیتے ہین * جس قدر کہ ہیرا روئی شکر نیل مصالح وغیرہ یہان کی خاص پیدائش کی چیزین دوسرے ملک کو جاتی تھین اب وہ اَمریکا اور ٹاپُون سے

وہان جاتی ہین یہان سے نہین جاتین ⁂ سب لوگ جو انگریزی عملداری کو دولت گھٹنے کا باعث جانتے ہین اُنکو لازم ہی کہ یہان کے اگلے زمانے کے قصّے کہانیون پہ دھیان نہ کرین ⁂ بلکہ ذرہ اِس مُلک کی اُس حالت کو خیال کرین کہ جب یہہ ملک انگریزون کے ہاتھہ لگا ⁂ بھلا ایران مین تو انگریزی عملداری نہین ہی پھر وہان والے بہ نسبت سابق کے اب کسواسطے اپنے ملک کو کنگلا اور بے دولت سمجھتے ہین ⁂ ذرہ زمانے کے انقلاب پر نگاہ کرو کہ آگے ایشیا اور فرنگستان مین کیا تفاوت تھا اور اب کس قدر فرق ہی ⁂ اگلے راجا لوگ جب اپنے دشمنون کو گرفتار کرتے تھے تو اُنکو کیسی سیاست اور کس بُری گت سے مار ڈالتے تھے ⁂ جوگ باسشٹ مین ایک کتھا کے اندر لکھا ہی کہ ایک راجا نے کئی سو چورون کو گرفتار کرکے ایک دیونی کو کھلا دیا ⁂ اگرچہ یہہ بات صرف مثال کے واسطے ہو لیکن یہہ تو ثابت ہی کہ آگے چوری بھی بہت ہوتی تھی ⁂ اور اب صدر نظامت کا رجسٹر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ سنگین جرم ہر سال کم ہوتے جاتے ہین ⁂ راجا اِس ملک کے سب ایک سے نہین ہوتے تھے ⁂ اسمین کچھہ شک نہین کہ کبھی

کبھی کوئی راجا جد ھشٹھر اور بکر ما دت اور بھوج کے سے اچھے
بھی ہو جاتے تھے لیکن بہت سے ناچ راگ مین رہتے + اور اپنے
ملک کی بالکل خبر نہین رکھتے تھے + دیکھو رگھو بنش مین راجا اگنی
برن کا حال کیا لکھا ہی + یعنی مہاراج اگنی برن ناچ رنگ اور تماشبینی
مین ایسے غرق ہو گئے تھے کہ رعیت کو اُنکی زیارت بھی دشوار ہوئی +
اور جب وزیرون نے محلون مین جا کر منت و سماجت کر کے عرض کیا
کہ مہاراج آپ کی زیارت کی آرزو مین ساری رعیت باہر کھڑی ہوئی ہی +
تب مہاراج نے اُنکی زیارت کے لیے جھروکھے کی راہ سے اپنا پانو
باہر نکال دیا + پس جب رام چندر کی اولاد مین راجا ایسے ہوے تو
پھر دوسرون کی کیا گنتی ہی + حرام بھی اگلے وقت مین بہت ہوتا تھا
+ دیکھو مہاراجا چندر گپت ایک نائن کے پیٹ سے تھے + اب اگر
کوئی ہندو نائن رکھے تو ذات سے نکالا جاوے + پس جہان خود
راجا کا یہہ فعل ہو تو وہان رعیت کو بد فعلی کی سزا کون دیتا ہوگا +
مسلمانون کا زمانہ اِس سے بھی بدتر تھا + بادشاہ تو سدا اکثر شراب کے
نشے مین چور رہتے تھے اور فوج اُنکی لڑائی کے نام اور بہانے سے

ملک کو لوٹا کرتی تھی + جس راجا نوّاب یا زمیندار کے اوپر اُسکا ملک
مال یا اُسکی بیٹی چھین لینے کے لیے بادشاہی فوج چڑھتی تھی تو پھر یہہ حال
ہوتا تھا کہ دودھ پیتے بچے کی بھی اُس علاقے مین جان نہین بچتی تھی +
اور لڑکیون کو بھی پکڑ پکڑ خراب کرتے تھے + خلاصۃ الاخبار والا لکھتا ہے
کہ سلطان رکن الدین فیروز شاہ اسقدر شراب پیتا تھا کہ آخر کو لاچار ہو کر
اُسکے امیرون نے اُسکو قید کر لیا + زبدۃ التواریخ مین لکھا ہے کہ سلطان
معز الدین کیقباد اتنی شراب پیتا تھا اور ایسا عیش اور تماشبینی مین ڈوب
گیا تھا کہ اُسکی دیکھا دیکھی رعیت کو بھی سوا ے شراب اور زنا اور جوے
کے کچھہ دوسرا شغل باقی نہین رہا تھا + یہان تک کہ مسجد اور مدرسون
مین بھی یہہ حرکتین ہونے لگین تھین + معاصر رحیمی والا لکھتا ہے کہ
سلطان مبارک شاہ اسقدر عیاش اور خراب ہو گیا تھا کہ قلم کو بھی اُسکا حال
لکھنے مین شرم آتی ہے + زنانی پوشاک پہن کر رنڈیون کے ساتھہ امیرون
کے گھرون مین ناچنے اور تماشا دکھلانے کو جاتا + اور اکثر ننگا مادرزاد
ہو کر دربار کیا کرتا + تواریخ فرشتہ مین سلطان محمد شاہ دکھنی کی تعریف یون
لکھی ہے کہ اُسکی سلطنت مین پانچ لاکھہ ہندو مارے گئے + اور سلطان

احمد شاہ دکھنی کا حال لکھاہی کہ جب اُسنے بیجے نگر کے راجا پر چڑھائی کی
تو پہلے اُسکی رعیت کو کیا مرد کیا عورت اور کیا بچے سب کو قتل کرتا شروع
کیا + جس منزل مین پورے بیس ہزار آدمی مارے جاتے وہان تین روز
مقام کرتا + اور بڑی خوشیان مناتا + زبدۃ التواریخ مین سلطان محمد تغلق
کا تذکرہ لکھاہی کہ جب اُسنے رعیت پر محصول اسقدر بڑھایا کہ ادا ہونا اُسکا
لوگون کے مقدور سے باہر ہوا + زمیندار اپنے چھان چھپر اور کھلیان
کو پھونک کر گانو چھوڑ بھاگے + بادشاہ نے یہہ خبر سنتے ہی اپنی فوج
کو حکم دیا کہ سارے دوآبے کو لوٹ لو + اور جہان جو زمیندار ملے اُسکو بے تکلف
قتل کرو + یہان تک کہ بادشاہ خود آپ بھی اُن بچارے زمیندارون کا شکار
کرنے کے لیے سوار ہوا + سر جو زمیندارون کے کٹتے تھے وہ قلعے کے
کنگورے سے لٹکائے جاتے تھے + غرض مسلمان بادشاہون کی سلطنت
مین ہندؤن کے مندر بےشمار توڑے جاتے تھے + اور برہمنون کے
منہہ مین تھوک تھوک کر زبردستی مسلمان بنائے جاتے تھے + بادشاہی
لشکر کے سپاہی زمیندارون کو لکڑی گھاس اور دہی دودھ کا کب دام
دیتے تھے + بلکہ رسد بھی زبردستی لیتے + اور لڑائی کے وقت تو کھیت

تک کاٹ کر گھوڑون کو کھلا دیتے + چنانچہ اتبک فارسی مثل مشہور ہی
کہ نمک از سرکار آر داز بازار + بیگارین زمیندار ہمیشہ پکڑے جاتے تھے
+ اکبر بادشاہ جب کشمیر مین گیا تو اُسنے وہان دیکھا کہ بادشاہی زعفران
چننے کے لیے زمیندار بیگار پکڑے گئے ہین + تب حکم دیا کہ آیندہ سے
ہمیشہ اِن بیگاریون کو سرکار سے خوراک بھی ملا کرے + اور یہہ بات
اُسنے ایک ایسے کمال کی سمجھی کہ وہان کی جامع مسجد کے دروازے
پر اِس مضمون کا اشتہار کھدوا دیا + اب کہو اگر اکبر وہان زعفران کا کھیت
دیکھنے نہ جاتا تو اُن بچارے زمیندارون کو جو بادشاہی کام کرتے تھے
کسطور سے کھانے کو ملتا + اور پھر بھی ایک زعفران چننے والون نے
کھانے کو کچھہ پایا تو اِس سے کیا ہوتا ہی + سارے ملک مین جو بادشاہی
نوکر سب کام زمیندارون سے زبردستی مفت بیگارین لیتے تھے
اُنھین کھانے کو کون دیتا تھا + عورت کا خوبصورت ہونا اُسکے
واسطے گویا ایک آفت تھی + کیونکہ جب راجاؤن کی بیٹیان بادشاہ
زبردستی مانگ لیتے تھے تو بنیے مہاجنون کی کب چھوڑتے ہونگے +
تواریخ فرشتہ مین لکھا ہی کہ ہمایون شاہ یہان تک اپنی رعیت پر ظلم کرتا تھا

تھا کہ جب کسی کی برات نکلتی تو دلہن کو بلا کر پہلے آپ رکھہ لیتا تب
دولہا کے گھر جانے دیتا + مسافر سوائے قافلے کے یا بغیر سو سپاہی
لیے کبھی راہ نہ چل سکتے + یہان تک کہ قافلے بھی دن دوپہر لوٹے جاتے
تھے + اور قافلے کیا اس نت کی لڑائی جھگڑے مین گانوکے گانو تباہ
اور مسمار ہو جاتے تھے + ایک تیسوزہی کا حال سنو کہ بتیس ۳۲ برس کے
اندر یعنے ۱۷۶۰ء سے لیکر ۱۷۹۲ء تک دس دفعہ مرہٹون کے ہاتھہ سے
لوٹا گیا + یہہ جو پختہ سرائے برج اور روزنون کے ساتھہ قلعے کے طور
پر جا بجا بادشاہی وقت کی بنی ہوئی ہین اسکا باعث یہی تھا کہ مسافرن
کو رات کے وقت ڈاکو اور لٹیرون کا بڑا خوف اور کھٹکا رہتا تھا +
آب بھی بہت سے نادان جنھون نے اگلے وقت کی تواریخین نہین
دیکھی ہین وہ اگلی بادشاہتون کو خیال کر کے ٹھنڈھی سانس بھرتے ہین
اور حسرت کے ساتھہ اس زمانے کو یاد کرتے ہین + ہماری دانست مین
وہ سب ملکر ایک عرضی اس مضمون کی لکھین اور کوین وکٹوریا کی خدمت
مین روانہ کرین + کہ آپ چوتھائی ملک تو اگلے بادشاہون کی طرح
اُن بے علم بے مصرف لوگون کو معاف کر دیجیے کہ جو یہان راجا بابو

اور امیر کہلاتے ہین ٭ جتمین وہ بے فکر ہوکر ناچ رنگ اور بھانڈون کا
تماشا دیکھین ٭ اور اپنی توند کے بوجھ سے سوا سیر آدھ سیر سونے
چاندی اور جواہرات کا بھی بوجھ اپنے بدن پر بڑھاوین ٭ اور باقی تین
حصّے کی آمدنی اپنے توشے خانے مین داخل کیجیے ٭ شاہجہان کیطرح
ایک تخت طاؤس بنوائیے جس سے جوہریون کو فائدہ ہو ٭ نوکرون
کی تنخواہین بڑھا دیجیے اور جب وہ مر جاوین تو اگلے بادشاہون کی مانند
اُنکا سارا گھر بار ضبط کر لیجیے جیسا کہ حیدرآباد کے نواب کے یہان اب تک
بھی دستور جاری ہی ٭ راجاؤن کو حکم دیجیے کہ اپنی خوبصورت بیٹیان
اکبر کی طرح شہزادون کے واسطے روانہ کرین ٭ اور گورنر جنرل کو فرمائیے
کہ مہاجن اور بھلے آدمیون کی اچھی اچھی عورتین چُن چُن کر نوابون کی
طرح شہزادون کے واسطے لونڈیان حاضر کرین ٭ اور جو اُن عورتون
کو دیکھنا منظور ہو تو یہہ حکم دیوین کہ گورمنٹ ہوس مین بادشاہی وقت
کے طور پر لیڈی صاحب کے واسطے مینا بازار لگایا جاوے ٭ اور جب
لوگون کی بہو بیٹیان آوین تب گورنر صاحب وہان بھیس بدل کر سب
کو پرکھہ لیا کرین ٭ خود اکبر بادشاہ یہہ کام کرتا تھا ٭ نادر شاہ کیطرح

ایک دو شہر کبھی کبھی قتل کروا دیا کیجیے + اورنگ زیب کی مانند آپ
بھی یہان کے مندر اور مسجدون کو توڑ توڑ کر اُنکے مسالے سے گرجا گھر
بنوائیے + اور ہندو مسلمانون کو زبردستی اپنے مذہب مین لائیے + اور
جو باقی رہجاوین اُنسے مسلمان بادشاہون کی طرح جو آپکے سے پہلے
ہو گذرے ہین جزیہ لیجیے + بادشاہ راجا اور نوابون کو جنھین اُنکے ملک
سے خارج کیا اب آپ کس لیے لاکھون روپیہ پنشن دیتی ہین + جسطرح
سلطان عمر خلجی اور فرخ سیر اور احمد شاہ وغیرہ دلّی کے بادشاہون
کی آنکھین نکالی گئین تھین اُسی طور سے آپ بھی اُنکی آنکھین نکلوا ڈالیے
یا پوست یا نمک کا پانی پلوا کر جان ہی سے مار ڈالیے + لاکھون روپیہ
سود کا آپ اِن مہاجنون کو کسواسطے دیتی ہین محمد تغلق کی طرح تانبے
کا سکہ چلا کر کیون نہین انکا بالکل قرضہ ادا کر دیتین + یا جسطرح پیشوا
کے کہنے بموجب سیندھیا نے اپنے دیوان گھاٹگیا کی لڑکی کے بیاہ
کا خرچ وصول کرنے کو اُسے پونا مین بھیجکر وہان کے مہاجنون کو گرم
توپ مین باندھ باندھ کر اُنسے روپیہ تحصیل کیا تھا اُسی طرح آپ بھی ہم
لوگون سے روپیہ وصول کروائیے + ناؤ ڈوبنے کا تماشا دیکھنے کے واسطے

آپ بھی سراج الدولہ کیطرح دو ایک گذارے کی کشتی کا تختہ بیچ دھار
مین توڑ دیا کیجیے * ڈاک کی کیا ضرورت ہی جسے کام پڑیگا وہ اگلے زمانے
کی مانند قاصدون کے ہاتھ خطوطر روانہ کیا کریگا * سڑک اور ریل بھی توڑ
ڈالیے اور چوکی پہرا بالکل دور کیجیے بلکہ ایک اشتہار جاری کردیجیے کہ
پنڈارون کی اولاد مین سے جو کوئی زندہ ہو وہ پھر وہی اپنے باپ دادون
کا پیشہ اختیار کرے تاکہ لوگ اگلے زمانے کی طرح اب بھی ایک شہر سے
دوسرے شہر مین جانہ سکین اور جاوین بھی تو قافلہ باندھ کر یا سوار پیادے
ساتھ لیکر * تب البتہ مال اسباب کی بیما کا بھاؤ بڑھیگا سپاہیون
کا روزگار کھلیگا * بیما لینے والے مہاجن کو فائدہ ہوگا اور آپ کو بھی
مرہٹون کی طرح پنڈارون سے لوٹ کے مال کی چوتھ ہاتھ لگیگی *
سپاہ کی تنخواہ بادشاہون کی مانند برس چھہ مہینے چڑھا کر تقسیم کیا
کیجیے جسمین وہ لوگ روپیہ قرض لیا کرین تو مہاجنون کو پانچ سات روپیہ
سیکڑے سے بھی زیادہ سود ملا کرے * اور جو فوج بہت تنگ ہوگی
تو اگلے زمانے کی طرح اب بھی بازار لوٹ کر اپنا کام چلا لیویگی * اسکول
اور مدرسے بالکل برخاست کردیجیے کیونکہ غریبون کو آگے کب نصیب

پڑھایا تھا نہ یہہ پڑھینگے نہ اپنا بھلا چاہینگے نہ یہہ تواریخین دیکھینگے
نہ بُری بھلی عملداری کا فرق کچھہ کر سکینگے؛ چھاپے خانے تمام بند
کر دیجیے جسمین کتابین مہنگی ہو جاوین اور کاتبونکی روزی کھلے؛ اسپتال
موقوف کیجیے تاکہ بید حکیم کو فائدہ حاصل ہو جب اُنکی دوا کسی بیمار کو
صحت نہ بخشے تو بیجاپور کے بادشاہ مولو عادل شاہ کی طرح اُنکو
قتل کرنا شروع کیجیے اور ہاتھی کے پانو تلے پسوائیے؛ زمینداروں
سے جمعبندی آگے کسنے مقرر کی تھی جو کچھہ جسکے پاس دیکھیے لے لیجیے؛
یہہ تو آپ کی رعیت ہین اُنکو بیگار پکڑیے اُن سے اپنی خدمت
لیجیے سرکاری مکانات بنوائیے سپاہیون کا بوجھہ ڈھلوائیے باغ
لگوائیے؛ الغرض جن سب سرکاری کامون مین آپ اب روپیہ خرچ کرتی
ہین وہ سب کام اگلے بادشاہون کی طرح زمینداروں سے مفت مین لیجیے؛
آپ صرف اپنے امیرون کو خوش رکھا کیجیے اور چین سے عیش کیا
کیجیے اور یہہ کروڑون زمیندار لوگ تو آپ کی رعیت اور غلام ہین آپ
ہی کے واسطے خدا نے اِنکو پیدا کیا ہی اِن سے جیسا کام چاہیئے ویسا
لیجیے اور اگر آپ کو یہہ خیال گذرے کہ کلکتّے کے بابو لوگ جو کچھہ تھوڑا

بہت انگریزی پڑھ گئے ہین ہماری بدنامیان اخبارون مین چھاپینگے
تو اُنمین سے دوایک کو اگلے بادشاہون کی طرح کان مین سیسا پلا کر
سُلا دیجیئے یا اُنکی کھال کھچوا کر بھس بھروا دیجیئے + اور ہندوستانی گویئون
بھاٹ اور شاعرون کو زمین دوشالے اور سونے کے کڑے بخشا کیجیے
تب یہہ لوگ آپ کی تعریف مین ایسے ایسے دفتر لکھینگے کہ پھر تمام آدمی سکندر
اور نوشیروان کو بھول کر قیامت تک آپ ہی کی نیکنامی کی سُمرن جپینگے +
اور ساری خلقت آپ ہی کی شکر گزار رہے + پس کوئین وکٹوریا اگر
ہندوستان کی کم نصیبی سے ہندوستانیون کی یہہ عرض قبول کرلیوین تو
پھر بھی اگلا سا زمانہ آسکتا ہی + لیکن جو ملکہ انگلستان انصاف کے رو سے
اُس عرضی پر یہہ حکم چڑھاوین کہ ہم امیرون کے ساتھہ وہ بات نہین رکھینگے
جو اگلے بادشاہ رکھتے تھے + نہین تو یہہ لوگ ہمارا بھی گلا اسیطرح کاٹینگے
جیسے اگلے امیرون نے اگلے بادشاہون کا گلا کاٹا تھا + اور ہم اپنی
ہندوستان کی رعیت کے ساتھہ وہی سلوک کرینگے کہ جیسا انگلستان
کی رعیت کے ساتھہ کرتے ہین تاکہ جس طور سے انگریزی رعیت ہمکو
ہمارے سب کامون مین مدد دیتی ہی اُسی طور سے ہندوستان کی

رعیت بھی مدد دیوے تو پھر اب کبھی اُس اگلے زمانے کے آنے کی
امید دلمین رکھنا نہین چاہیے + کیونکہ انگریزی سرکار کا بندوبست ایسا
کچّا نہین ہے کہ کسی طرح اُسمین خلل کا شبہہ پایا جاوے اور کبھی ذرہ لغزش
نظر آوے + ہمنے اِس بات کی بڑی تلاش اور تحقیقات کی کہ جو لوگ
سرکار کمپنی کی عملداری کو اچھا نہین کہتے اور اگلے زمانے کو ٹھنڈی
سانس بھر کے یاد کرتے ہین اُنسے اِس بات کا سبب اور باعث دریافت
کرین + لیکن جو جو سبب اُن لوگون نے بیان کیے وہ سب کے سب
ہمکو نامعقول اور پوچ پُچر نظر پڑے + کیونکہ اول تو وہ لوگ یہہ کہتے ہین
کہ اِس عملداری مین زمین کا زور گھٹ گیا اناج کم پیدا ہوتا ہے + دوسرے
آگے کی بہ نسبت اب سرکار محصول زیادہ لیتی ہے + تیسرے تجارت مین
فائدہ نہین رہا + چوتھے ہندوستانیون کو بڑے عہدے نہین ملتے +
ایسے کام پر انگریزی بھرتی ہوتے ہین + پس اب جاننا چاہیے کہ ہمنے
جو آئین اکبری کے ورق اچھی طرح اُلٹے اور بخوبی اُسکو پڑھا اور حساب
کیا تو معلوم ہوا کہ اکبر کے وقت مین جو سب سے اچھا بادشاہ تھا بھلے
سے بھلے ایک بیگھے زمین کے اندر جو کہ ساٹھہ الہی گز مربع کا ہوتا تھا

آٹھ من ساڑھے سترہ سیر گیہون پیدا ہوتا تھا+ اِس سے زیادہ نہین حاصل ہوتا تھا+ ہم جانتے ہین کہ شروع انگریزی عملداری مین جب لوگون نے لوٹ مار سے بچاؤ پاکر بہت سی زمین جو ہزارون برس سے بنجر پڑی تھی جوت لی ہے اب اُسمین اگلی سی پیدائش نہونے سے بیوقوف زمیندار حاکم کو الزام دیتے ہین + یہہ نہین سمجھتے کہ جو زمین برابر ہر سال جوتی بوئی جاویگی اُسکا زور بیشک گھٹ جاویگا + اول تو بادشاہی وقت مین نت کی لڑائی کے مارے ایسے کھیت بہت کم تھے جو پانچ سات برس برابر جوتے بوئے گئے ہون + دوسرے کچّا بندوبست رہنے کے باعث جس سال کھیت بویا جاتا تھا بادشاہ لوگ اُسی سال پورا محصول لیتے تھے + نہین تو تخفیف کر دیتے تھے + اب لڑائی بھڑائی کی دہشت بالکل جاتی رہی + سرکار نے زمیندارون کا فائدہ سمجھکر کارندون کی لوٹ مار سے بچانے کے لیے بڑی بڑی مدّتون کا پکّا بندوبست کر دیا + اب زمیندار لوگ آنکھہ بند کرکے ہر سال برابر ایک ہی طور سے اپنے کھیتون کو بوتے چلے جاتے ہین + اگر انگلستانیون کی طرح فصل کی تبدیلی کرین اور باری باری سے کھیت کو

خالی رہنے دین جیسا کھیتی کے قاعدے کی کتابون مین لکھا ہی تو ہرگز
اِس زمین کا زور کبھی نہ گھٹے * دیکھو ابھی نُو دس برس کا عرصہ گذرا ہی کہ
اگرے کی گورنری مین دو کرور اُنتیس لاکھہ ننانبے ہزار چھتر ایکڑ* زمین ۲۰۲۹۹۹۰۷۶
بوئی جاتی تھی * اور اب دو کرور چوالیس لاکھہ پچاس ہزار دو سو اٹھائیس ایکڑ ۲۲۴۵۰۲۲۸
زمین بوئی جاتی ہی * پس جہان دس برس کے عرصے مین چودہ لاکھہ ۱۴۵۱۱۵۲
اکاون ہزار ایک سو باون ایکڑ زمین نئی جوتی بوئی جاوے وہان یہہ بات
کیونکر کہی جا سکتی ہی کہ آگے کی بہ نسبت اب زراعت مین فائدہ کم ہی *
محصول اگرچہ اکبر بادشاہ کے وقت مین ایسی زمین پر فی بگیہہ کل دو من کچھہ
اوپر سوا چھہ سیر گیہون یا اُسکا دام لیا جاتا تھا لیکن بیگار تو بے طرح تھی *
اُتّر کے ملک کے رجواڑون مین جہان اب تک زمیندارون سے بیگار لی
جاتی ہی اگر وہان بیگار موقوف ہو جاوے تو زمیندار لوگ اپنی خوشی سے
دونا محصول دینے کو راضی ہین * پس غور کرنا چاہیے کہ بیگار سے کس
قدر نقصان تھا * سواے اِسکے کشمیر کے علاقے مین آدھی آدھی بٹائی
ہوا کرتی تھی * اور اکبر کاریگرون کی بنائی ہوئی چیز کا بھی محصول

* ایکڑ کچھہ کم دو بیگھے کا ہوتا ہی

پانچ روپیہ سیکڑا لیتا تھا + اور جو جو محصول کہ سابق مین برابر جاری تھے
اور اکبر نے اُسکو موقوف کیے اُنکی تفصیل ذیل مین لکھی جاتی ہے + پس بھلا
غور تو کرو کہ اِن محصولون کے بوجھ سے رعیت کس طرح نہ مسمار ہوتی ہوگی
+ جہانگیر اور شاہ جہان تو اکبر ہی کی راہ پر چلے تھے لیکن اورنگ زیب
کے وقت سے پھر بہت سے نئے نئے محصول جاری ہو گئے

تفصیل اُس محصول کی جو اکبر بادشاہ نے موقوف کر دیا

جزیہ + پروانہ راہداری + میر بحری + ہندو جاتریون پر محصول + گاو
شماری + سر درختی + پیشکش + اہل حرفہ + داروغانہ + تحصیلداری +
فوطہ داری + وجہ کرایہ + خریطیہ + صرافی + حاصل بازار + آبکاری +
نمک + چونا + مچھلی + خرید فروخت مکان + خرید فروخت مویشی +

تجارت مین فائدہ اب اسلیے نہین ہوتا کہ ہمارے ملک کے آدمی
جہاز پر نہین سوار ہوتے + اگر یہان کے لوگ جہاز پر سوار ہو کر تجارت کے
لیے دوسرے ملکون مین جایا کرین تو بیشک یہہ بھی ویسا ہی فائدہ اُٹھاوین
جیسا اِنکے بدلے اب فرنگی اُٹھاتے ہین + اور جہاز پر سوار ہونا بید کے
رو سے بھی کچھہ منع نہین ہے + دیکھو رِگ بید کی پہلی سنگھتا سے صاف

ثابت ہی کہ سابق مین ہندو لوگ جہاز پر سوار ہوا کرتے تھے * اب باقی رہا
یہہ عذر کہ ہندوستانیون کو بڑے عہدے نہین ملتے اور دولت انگریز
لیے جاتے ہین * اِسکا حال یہہ ہی کہ جو کچھہ روپیہ انگریز لوگ اپنی تنخواہ مین سے
بچا کر ولایت کو لے جاتے ہین وہ البتہ اِس ملک کو گھاٹا پڑتا ہی لیکن عہدہ
دینے کے باب مین اگر سرکار ہم سے صلاح پوچھے تو ہم یہی کہینگے کہ جن
کامون پر اب ہندوستانی نوکر ہین اُنپر بھی انگریز ہی مقرر کیے جاوین *
سرکاری آئین کو انھین ہندوستانیون نے بدنام کیا * کیونکہ مجسٹریٹ اور
کلکٹر کے ہاتھہ سے کوئی اذیت نہین پاتا * جو شخص روتا ہی وہ انھین پولس
والے اور سرشتہ دارون کے ظلم سے تنگ ہوکر روتا ہی * کون ایسا بے
وقوف ہی جو ان تھانہ دارون کو مجسٹریٹ اور سرشتہ دارون کو کلکٹر ہونے
کی دعا مانگتا ہوگا * ہمارے ملک کے آدمی اول تو رشوت لینا عیب
نہین سمجھتے بلکہ سدا سے ہنر جانتے ہین * دوسرے اگر ہندو کو کام ملا
تو اُسنے مسلمان کو ستایا اور مسلمان کو اختیار ہوا تو اُسنے ہندو سے
اپنی کسر نکالی * پس پہلے ہندوستانیون کو چاہیے کہ اپنے تئین اُن
کامون کے لائق بناوین جنکے ملنے کی امید رکھتے ہین * یہہ نسبت روپیہ

رھنے کے ملک کا انتظام درست رہنا زیادہ درکار ہی + کیونکہ اگر رعیت
کو چین آرام ملیگا تو روپیہ بہت ہو رہیگا + اور جو ملک ہی مین بدعملی
رہی تو پھر برسون کی حاصل کی ہوئی جمع پونجی کو نادرشاہ ایسے بادشاہ
لوگ ایک ہی دن مین جھاڑ وپھیر کرلے جاوینگے + پس جو لوگ ہمارے
امن چین کے واسطے اسقدر محنت مشقت اُٹھاتے ہین وہ جو اپنی واجبی
تنخواہ لیجاوین تو اِسمین بُرا ماننے کی کون سی بات ہی + لوگ یہہ بھی کہتے
ہین کہ انگریزی عملداری مین دیوانی اور فوجداری کا بندوبست اچھا نہین
ہی + اُن لوگون نے شاید پُرانی تواریخ نہین دیکھی + فوجداری کا حال تو
رُاف رفِچ صاحب جو ۱۵۹۳ء مین شاہ انگلستان کا خط اکبر بادشاہ کے نام
لائے تھے لکھتے ہین کہ بنارس اور پٹنے کے درمیان اِس طرح
راستا لُٹتا ہی کہ جیسے عرب لوگ اپنے ملک کے جنگل اور پہاڑون مین
ڈاکا ڈالتے ہین + علاوہ اِسکے خود اکبر کا وزیر ایک جگہہ ہندو فقیرون کی
بےوقوفی دکھانے کے لیے لکھتا ہی کہ ایک سال الہ آباد کے میلے مین
دو غول فقیرون کے گنگا مین پہلے نہانے کے واسطے آپس مین تکرار
کر رہے تھے + بادشاہ بھی وہان موجود تھا فقیرون کو بہت سمجھایا لیکن

کسی نے نصیحت نہ مانی تب بادشاہ نے دِق ہوکر حکم دیا کہ تم دونو دِل کھول کر آپسمین لڑلو + اور آپ اُس لڑائی کا تماشا دیکھتا رہا + یہانتک کہ بہت سے فقیر اُس لڑائی مین مارے گئیے + واہ رے اکبر تیرا انصاف + آفرین سرکار انگریز بہادر کو کہ ہر دوارے کے کُمبھ ایسے میلے مین مقدور نہین کہ کوئی میان سے تلوار نکال سکے + اور دیوانی کا حال ایک معتبر تواریخ والا لکھتا ہی کہ ایک روز کسی لڑکے نے شاہجہان بادشاہ کے حضور مین اِس بات کی نالش کی کہ میری ما کے پاس تین لاکھ ۳ روپیہ ہی اور وہ مجکو کچھہ نہین دیتی + بادشاہ نے اُسکی بُڑھیا ما کو بُلا کر حال دریافت کیا + اُسنے حاضر ہو کر اقبال کیا کہ فی الحقیقت میرے پاس تین لاکھ ۳ روپیہ ہی لیکن جب یہہ لڑکا ہوشیار ہوگا تب مین اِسکو دونگی + ابھی یہہ روپیہ لیکر خراب کریگا اِسلیے نہین دیتی + بادشاہ نے یہہ سنکر حکم دیا کہ تو ایک لاکھ روپیہ لڑکے کو دے اور ایک لاکھ روپیہ اپنے پاس خرچ کے واسطے رکھہ اِسقدر روپیہ تم دونو کے لیے کافی ہی + اور باقی ایک لاکھ روپیہ بادشاہی خزانے مین داخل کر دے + جب مقدمہ فیصل ہو چکا اور حکم کاغذ پر چڑھہ گیا تب تو بُڑھیا بہت گھبرائی

فی الفور چالاکی کر کے اُسنے بادشاہ سے عرض کیا کہ خداوند حضور نے لڑکے
کو تو لاکھہ روپیہ واجبی دلوایا کیونکہ وہ میرے شوہر کے نطفے سے ہی +
لیکن آپ میرے شوہر سے کیا رشتہ رکھتے ہین جو برابر کا حصہ ترکا سے لیتے
ہین + اس رشتے داری کو حضور مہربانی کر کے مجھے بتا دیجیے تا کہ آیندہ
سے ہمیشہ کو اِسکا لحاظ رکھا جاوے + بادشاہ یہہ جواب سُنکر اپنے دل
مین نہایت شرمندہ ہوا + اور ہنس کے اُسکا روپیہ واپس کیا + +
تواریخ والا تو یہہ بات شاہجہان کی تعریف مین لکھتا ہی کہ ایک ایک بڑھیا
بھی اُس تک پہونچ کر اپنا حال عرض کر سکتی تھی لیکن اِس تحریر کی بدولت
بادشاہ کی نیت اور آئین کا حال بخوبی ظاہر ہوگیا + دیکھو ابتک گجرات
کی طرف ہندوستانی عملداریون مین یہہ دستور جاری تھا کہ جب ایک شخص
کو کسی آدمی سے روپیہ وصول کرنا ہوتا تو وہ بھاٹون کو جنکا وہان یہی کام
ہی کچھہ دیکے اُسکے گھر دھرنا بٹھا دیتا + اگر اُس بیچارے کے پاس
اُسوقت کچھہ دینے کو نہوتا تو وہ بھاٹ اُسکو نہایت فضیحت کرتا +
یہان تک کہ وہ بھاٹ اپنا لہو اُسکے دروازے پر چھڑکتا + بلکہ کئی دفعہ
ایسا ہوا ہی کہ بھاٹون نے اپنے گھر سے کسی بڈھے یا کسی بڑھیا کو لا کر اُسکے

دروازے پر زندہ جلا دیا ہی ÷ پس غور کرو کہ یہہ کیسے غضب کی بات
ہی ÷ اگر وہان عدالت اچھی ہوتی تو یہہ نوبت کاہیکو پہونچتی ÷ ہم یہہ
بات کچھہ انگریزون کی خوشامد یا بناوٹ کی راہ سے جھوٹھی تعریف نہین
لکھتے جیساکہ اکثر مصنفون نے اپنی کتابون کے اندر شعر غزل اور قصیدون
مین اپنے بادشاہون کو آفتاب سے بڑھکر عالیتاب اور آسمان سے
زیادہ عالیشان بلندنشان وغیرہ لکھا ہی ÷ ہمنے تو صرف اگلے راجا اور
بادشاہون کے زمانے کا ماجرا جو کچھہ قدیم کتابون مین دیکھا ہی اُسی کو
انگریزون کے مقابلے مین نظیر دیا ہی ÷ اگر کسی کو اس نظیر مین بھی
شک ہو تو وہ اگلی تواریخون مین دیکھہ کر اپنے دل کا شبہہ مٹا لیوے ÷
سنہ ۱۸۵۸ مین ملکہ معظمہ یعنی کوین وکٹوریا نے اس ملک کا انتظام
کمپنی سے لیکر اپنے ایک وزیر کے سپرد کر دیا اور اوسکی مدد کے واسطے
بارہ آدمیون کی ایک کونسل بھی مقرر کر دی یہہ وزیر سیکرٹری اف
سیٹیٹ فار انڈیا کہلاتا ہی اور اوس کونسل کا نام کونسل اف انڈیا کہا
جاتا ہی کمپنی کو اب سواے اوس روپیے کا جو اس ملک مین لگایا تھا سود
لینے کے اور کچھہ بھی اس ملک سے تعلق نہ بابند و بست اور انتظام

بالکل وزیر کے اختیار مین آگیا وہی سب صاحبون کو اِس ملک کے
عہدون پر مقرر کر کے وہان سے بھیجتا ہی + اور یہان گورنر جنرل کو اپنی
کونسل کے ساتھ ایک راے ہو کر ملک کے بندوبست اور انتظام کا بالکل
اختیار دے رکھا ہی + گورنر جنرل کے تحت مین مَندراج اور بَمبئی کے گورنر
اپنی اپنی کونسل سمیت اور آگرے اور پنجاب کے لفٹنٹ گورنر اور
بنگالے کے ڈپٹی گورنر مقرر ہین + اور پھر سواے پنجاب کے چارون
گورنرون کے زیر حکم چار چار صدر دیوانی اور صدر نظامت عدالت
اور چار ہی چار بورڈ آف ریونیو اور اُنکے تابع ہر ایک ضلع مین کمشنر جج
مجسٹریٹ کلکٹر وغیرہ اپنا اپنا کام کرتے ہین + پنجاب مین صدر کی
بدل جوڈیشل کمشنر اور بورڈ کی عوض فنانشل کمشنر مقرر ہین اور کمشنر کے
نیچے ضلع کے حاکم ڈپٹی کمشنر کہلاتے ہین سواے اِسکے کلکتہ بَمبئی
اور مَندراج مین اِن تینون شہرون کی دیوانی فوجداری کے مقدمے
اور جو نالشین کہ اصلی انگریزون پر دائر ہون اُسکو سننے کے واسطے
ایک ایک سُپریم کورٹ کی عدالت بادشاہ کی طرف سے مقرر ہی +
اُسمین تین تین جج بیٹھتے ہین + اور انصاف بخوبی کرتے ہین +

فوج کے سپہ سالار یعنے کمانڈر انچیف صاحب بہادر ولایت سے
مقرر ہو کر آتے ہین + کلکتہ مندراج اور بنبئی تینون حاطون مین تین
کمانڈر انچیف رہتے ہین + لیکن کلکتے والے کا حکم دونون پر غالب ہی
سرکاری فوج ۱۸۵۳ مین سب ملا کر ہندوستان کے درمیان
قریب اڑھائی لاکھ کے ہندوستانی اور پچاس ہزار گورے تھے + اور
بتیس ہزار سپاہی کانٹنجنٹ کی فوج مین بھرتی تھے + کانٹنجنٹ وہ
ہی جسکا خرچ ہندوستانی سرکارون سے ملتا ہی + اور وہ فوج اُن
کی حفاظت کے لیے اُنھین کے علاقون مین رہتی ہی + لیکن اب
گورے بہت بڑھ گئے اسی ہزار سے کم نہین ہین + اور اونکی عوض
مین ہندوستانی سپاہ گھٹ گئی بلکہ ایسی تجویز ہو رہی ہی کہ یہہ بھی اسی ہزار رہے +
آمدنی اس تمام ہندوستان کی قریب تیس کرور روپیہ سال کے — آمدنی
سرکاری خزانے مین آتا ہی + اور تخمیناً قریب نبے کرور روپئے کے
سرکار کو لوگون کا قرض دینا ہی + کہ جسکے واسطے سرکار نے پرامسری نوٹ
یعنی تمسک لکھ دیے ہین + اور ساڑھے پانچ روپیہ سے لیکر ساڑھے
تین روپیہ سیکڑا تک سال کے حساب سے چھٹھے مہینے سود ملا کرتا ہی +

کمپنی اس ملک کی آمدنی مین سے صرف اُتنے روپیہ کا واجبی سود لیتی ہی
کہ جو اُسنے پہلے پہل اس ملک مین اپنی گرہ سے لگایا تھا + اُس سے زیادہ
کمپنی کو ایک کوڑی بھی لینے کا حکم نہین ہی + اور نہ بادشاہ اس ملک کی آمدنی
مین سے ایک کوڑی لیتا ہی + یہہ سارا روپیہ اس ملک کا اسی ملک کے
کامون مین خرچ ہوتا ہی + چنانچہ سولھوین دسمبر ۱۸۵۲ء کو جو گورنر جنرل بہادر
نے بابت ۱۸۵۲ اور ۱۸۵۳ یعنی شروع مئی ۱۸۵۲ء سے لیکر اخیر اپریل ۱۸۵۳ تک
ایک سال کی آمدنی اور خرچ کا اندازہ باندھکر منظوری کے واسطے انگلستان
کو رپوٹ بھیجا ہی اُسکا خلاصہ یہہ لکھا جاتا ہی

	آمدنی	خرچ
بنگالا	۱۱۴۴۷۱۸۴۵	۱۲۹۳۸۱۱۳۷
آگرا اور پنجاب	۷۶۶۵۱۰۰	۳۱۸۲۵۳۰۰
مندراج	۵۲۶۲۲۸۲۰	۴۹۷۶۸۶۶۰
بمبئی	۴۸۵۳۶۸۶۰	۵۲۳۰۰۱۶۴
انگلستان		۲۴۱۵۷۸۵۴
میزان کل	۲۹۲۳۴۲۰۲۵	۲۸۷۳۳۲۱۱۵

اور تیسری جون ۱۸۵۲ء کو جو انگلستان سے گورنر جنرل بہادر کے نام چٹھی آئی تھی اُس میں ۱۸۵۰ء اور ۱۸۵۱ء کی آمدنی اور خرچ کا حساب اس طور سے لکھا ہے

آمدنی

زمین کی آمدنی	۱۴۲۸۲۹۶۸۰
محصول	۱۹۷۴۵۵۶۰
نمک	۱۷۲۴۴۹۰
افیون ۱۸۵۱ء اور ۱۸۵۲ء	۲۶۸۷۸۱۸۴
سائر و آبکاری	۱۰۴۹۹۸۴۰
اسٹامپ اور ڈاک اور محصول زر ٹکسال اور تمباکو	۱۵۷۱۰۹۸۳
لاہور سندھ برہما اور ٹاپو	۱۹۱۰۰۰۰
میزان کل	۲۵۱۹۷۹۲۲۷

خرچ

تحصیل کا خرچ	۲۰۱۳۰۶۶
عدالت کا خرچ	۱۹۵۸۲۶۰۴

محصول	٢٠٢٧٧٣٩
کشتی اور جہاز	٤٧١٣٤٧٣
فوج	١٠٠٩٥٦٠٤٠
سود نوٹ کا	٢٢٢٣٨٩١٨٠
سود انگلستان مین	٤٧٤٥٦٨٥
پنشن عمارت اور اسکول وغیرہ	٤٤٨٥٤٠٨٨
متفرقات غیر معمولی جو چٹھی مین درج نہین	٢٥٥٤٨٨٦٢
میزان کل	٢٥١٤٧٩٢٢٧

تاریخ تیسوین ۳۰ اپریل ۱۸۵۲ء کو سرکاری خزانون مین پندرہ کرور تیئیس ۲۳ لاکھ چھیانوے ۹۶ ہزار چوالیس ۴۴ روپیہ نقد موجود تھا

الغرض ہندوستان کا مختصر بیان تو قلمبند ہو چکا اب اِس ملک کے ہر ایک ضلع کا کچھہ حال لکھا جاتا ہی ✢ جاننا چاہیے کہ یہہ سارا ہندوستان تین ۳ حصون مین تقسیم ہی ✢ اوّل ہمالیہ پہاڑون کے اندر ملک جسقدر بسا ہی وہ سب اُتراکھنڈ یعنی شمالی ہند ہی ✢ دوسرے نربدا اور مہاندی کے دکھن کا سارا ملک دکھن کہلاتا ہی ✢ تیسرے اِن دونون

سے کیبیچ مین جسقدر ملک ہی وہ سب آریاورت اور بھوُمی کہاجاتا ہی + دکھن کا تمام ملک جزیرہ نما ہی + کیونکہ وہ پورب پچھم اور دکھن تینون طرف سمندر سے گھرا ہوا ہی + مسلمان بادشاہون نے اپنی بادشاہت مین اس ملک کو بائیس صوبون مین تقسیم کیا تھا مگر اُن مین سے کابُل قندھار اور غزنی اس ولایت سے باہر ہین + اور ملک دکھن کے کتنے ہی ضلع اُنکے دخل مین نہ رہنے کے باعث اُن صوبون مین گنے ہی نہین گئے تھے + سوا اِسکے اب اُن صوبون کی حدین اسقدر بدل گئی ہین کہ کچھہ تو ایک کی طرف ہین اور کچھہ دوسرے کے علاقے مین چلی آئی ہین + اِسلیے ہم اُن صوبونکا خیال چھوڑکر اس ملک کو انگریزی اور ہندوستانی عملداری مین تقسیم کرتے ہین + اور ہر ایک ضلع کا بیان اُس ترکیب سے لکھتے ہین جو کہ اب کام مین لایا جاتا ہی +

جاننا چاہیے کہ انگریزی عملداری مین ہندوستان کے تین حاطے مقرر ہوے ہین + ایک بنگال حاطہ دوسرا بمبئی حاطہ تیسرا اُمندراج حاطہ ہی +

بنگال حاطے مین کرمناشا ندی تک کے ضلع تو بنگالے کے ڈپٹی گورنر کے تحت مین ہین + اور پھر کرمناشا سے جمنا تک ممالک شمال و مغرب کے

لفٹننٹ گورنر کے تابع ہین + جمنا کے پار اُتر مین لاہور کے لفٹننٹ گورنر
کا اختیار ہی + اور گنگا پار اودھ کے علاقے مین وہان کے چیف کمشنر کا +

ممالک شمال و مغرب کی لفٹننٹ گورنری

اول اُن ضلعونکا بیان کیا جاتا ہی جو کہ ممالک شمال و مغرب کے لفٹننٹ گورنر
کے تحت مین ہین + اِسکو اُتر پچھم کا ملک بھی کہتے ہین + اسمین پہلا الہ آباد
صدر مقام الہ آباد جسکا اصلی نام پریاگ ہی ۲۵ درجہ ۲۷ دقیقہ اُتر عرض اور
۸۱ درجہ ۵۰ دقیقہ پورب طول مین بہتر ہزار آدمی کی بستی گنگا اور جمنا کے درمیان
مین جہان دونو دریا آن کر ملے ہین ہندو کا بڑا تیرتھ ہی + یہہ شہر بادشاہی عملداری
مین اِسی نام کے صوبے کا حاکم نشین مقام تھا اب ممالک شمال و مغرب کے
لفٹننٹ گورنر بہادر کی دار الحکومت ہی گنگا اور جمنا دونو بڑے بڑے
دریاؤن کے مِل جانے سے اور تیسرے سرسوتی کا ملنا بھی جو کہ آنکھہ سے
دیکھائی نہین دیتی شاستر مین اِسی جگہہ لکھے رہنے سے اِسکو تربینی بھی کہتے
ہین اور سب تیرتھون کا راجا مانتے ہین + مکر کی سنکرانت کو بڑا بھاری میلا
ہوتا ہی + لاکھون جاتری آتے ہین + قلعہ یہان کا خاصا مضبوط ہی + ایک طرف
اُسکے جمنا اور دوسری طرف گنگا گویا اُسکی کھائی ہوگئی ہی + سرکار کی طرف سے

الہ آباد

اُسکی بڑی تیاری رہتی ہی+ میگزین بھی اُسمین رہتا ہی+ اس قلعہ کے اندر ایک تہخانے مین بڑ کے درخت کی جڑ ہی+ ہندو اُسکو اکھشے بٹ کہتے ہین اور بہت مانتے ہین+ تواریخون سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اگلے زمانے مین گنگا جمنا کا ملاو عین اُس بڑ کے تلے تھا+ اور جو لوگ ترمینی مین ڈوب کر مرنا چاہتے تھے وہ اسی بڑ کے درخت پر چڑھ کر کودتے تھے+ شاید کسی بادشاہ نے اس حرکت ناشایستہ کے بند کرنے کے لیے درخت کو کٹوا ڈالا+ اور زمانہ پاکر دریا بھی وہان سے ہٹ گیا+ اُسی قلعے کے اندر ایک پتھر کی لاٹ بیالیس فٹ اونچی ہی+ وہان کے برہمن اُسکو بھیمسین کا سونٹا کہتے ہین+ یہہ لاٹ دو ہزار برس سے زیادہ کی ہی+ اُسپر مگدھہ کے ملک کے بڑے دیندار راجا مہاراج پریہ درشی یعنی اشوک کا ایک حکمنامہ پالی زبان مین جو کہ مگدھہ کی پرانی بولی سے ملتی ہی اگلے زمانے کے پالی حرفون مین کھدا ہوا ہی+

پالی حروف دیوناگری حرفون کے ساتھ

क	ख	ग	घ	ङ	च	छ	ज	झ	ञ	ट	ठ	ड	ढ	ण	त
थ	द	ध	न	प	फ	ब	भ	म	य	र	ल	व	ह	स	अ
आ	इ	उ	ऊ	ए	ऐ	ओ	का	गि	घी	चु	छू	दे	धै	मौ	स्य

اِس سے زیادہ پُرانا کتابہ اِس ہندوستان مین دوسرا کوئی نہین ہے
جیمس پرنسپ صاحب اُن حرفون کو پڑھ کر اُسکا ایک قاعدہ بنا گئے ہین +
اب اُس قاعدے کے بموجب جو کوئی چاہے اِن حرفونکو بخوبی پڑھ سکتا ہی +
الغرض اُس لاٹ کے اوپر پالی حرفون مین اُس زمانے کے راجا اَشوک کا حکم یہہ
لکھا ہوا ہی کہ مین نے جان کُشی کی مناہی کو اصل ایمان جانا + اور اِسی ایمان
کو اختیار کیا + میری رعیت بھی ایسا ہی کرے + اور پھر کسی جاندار کی جان کو
تلف نکرے + صاحب ترس و سخاوت راست باز صاحب طہارت کی پرورش
کرے + اور سختی بیرحمی غصہ غرور اور حسد سے دور رہے + پُران کی کتابون
مین لکھا ہی کہ یہہ اَشوک مہاراجا چندر گُپت کا پوتا تھا + اور جَین شاستر مین بھی
بُدھ کے طریق کی پوتھیون کی طرح اُسکی بہت بزرگیان لکھی ہین +
جاننا چاہیے کہ بُدھ اور جَین کے مذہب کی پوتھیان ملانے سے اور
اگلے زمانے کے مندر اور مورت کے دیکھنے سے اِس بات مین کچھ شک و شبہ
باقی نہین رہتا کہ کسی زمانے مین یہہ دونو مذہب ایک ہی تھے + تھوڑے روز
سے فرق پڑا ہی +
الغرض راجا اَشوک سنہ عیسوی سے قریب اڑھائی سو برس کے پہلے

تخت پر بیٹھا تھا + اسطرحکی لاٹھہ دِلّی مین اور سواے اُسکے اور بھی کئی مقام
پر ہین + اُن پر بھی یہی ایمان کا کُتابہ اِسی راجا اَشوک نے اِسی حرف اور زبان
مین کھدوایا ہی + فارسی عربی عبارت جو اُسپر ہی وہ سب مسلمانون کے وقت مین
کھودی گئی ہی + سرا الہ آباد کی خوب پختہ اور بہت بڑی اور اُسی سے لگا ہوا
سلطان خُسرو کا باغ اور مقبرہ بہت عمدہ بنا ہوا ہی + دوسرا[۲] مرزاپور الہ آباد مرزاپور ۲
سے گوشہ جنوب و مشرق کی طرف واقع ہی + یہہ ضلع بہت سا بندھہ کے پہاڑون
مین چلا گیا ہی + صدر مقام مرزاپور پچھتر[۷۵] ہزار آدمی کی بستی جو اسوقت مین بڑے
بیپار اور تجارت کی جگہہ ہی الہ آباد سے پینتالیس[۴۵] میل پورب گوشہ جنوب و مشرق
کو جھکتا گنگا کے داہنے کنارے بسا ہی جسطرف کو ندی یا دریا بہتا ہو اُدھر اُسکا
مُنہہ سمجھ کر داہنے اور بائین کنارے کو جان لینا چاہیے + جیسے نربدا پورب سے
پچھم کو بہتی ہی تو دکھن کا ملک اُسکے بائین کنارے پر اور اُتر کا ملک داہنے کنارے
پر واقع ہوا + اور مہاندی پچھم سے پورب کو بہتی ہی تو دکھن کا ملک اُسکے داہنے
کنارے پر اور اُتر کا ملک بائین کنارے پر واقع ہوا وہان کے آدمی بیپار اور روزگار
مین خوب چالاک اور محنت کش ہوتے ہین + مرزاپور سے تین[۳] کوس پر ایک جھرنا
بتیس[۳۲] گز اونچے پہاڑ سے گرتا ہی + برسات مین وہ جگہہ بڑے سیر اور فرحت کی ہی +

اور دو کوس کے تفاوت پر جہان بُندھا چل گنگا کے نزدیک آگیا ہی پہاڑ کے نیچے بِندھباسنی دیبی کا مندر ہی + وہان نور اترمین ٹرا میلا ہوتا ہی + مرزاپور سے بارہ کوس پورب گنگا کے کنارے ایک پہاڑ کے ٹکڑے کئی سو فٹ اونچے پر قلعہ چنار گڑھہ کا جسکا صحیح نام چرناوری ہی نہایت مضبوط بنا ہی + ہندو اس قلعے کو بکرم کے بہائی راجا بھرتھری یعنی بھرت رِتیری کا بنایا ہوا کہتے ہین + بلکہ اکثر نادان لوگ یقین کامل رکھتے ہین کہ راجا بھرتھری ابتک اُسمین بیٹھے ہین + ایک تہخانہ تنگ و تاریک جسکا مُنہہ اتنا چھوٹا کہ آدمی اُسکے اندر مشکل سے جا سکے ہندوستان کی عملداری مین اُس قلعے کا قیدخانہ تھا + بہتیرے آدمی اُسمین گھٹ کر مرے ہونگے + اب بھی اُسکے دیکھنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین + نہ معلوم کیسا دل تھا اُن لوگونکا کہ جو اِس سختی سے تڑپا تڑپا کر آدمزاد کی جان لیتے تھے + چنارگڑھہ سے تین میل پر شیخ قاسم سلیمانی کی درگاہ بہت عمدہ بنی ہی + خصوصاً اُسکا دروازہ اور باغ کے گرد کی جالیان دیکھنے کے لائق ہین + تیسرا اِبنارس مرزاپور کے گوشہ شمال و مشرق کی طرف واقع ہی + یہہ ضلع نہایت آبادہی + شہر بنارس جسکو مسلمان لوگ محمدآباد بھی کہتے ہین اور ہندو کاشی اور بارانسی بولتے ہین + کیونکہ یہہ شہر برنا اور اسی دونون کے بیچ مین بسا ہی + الہ آباد سے ستر میل پورب

بنارس

عین گنگا کے کنارے بسا ہی + نہایت آباد اور دولت کی افراط اور ہندو
کے بڑے تیرتھ کا مقام ہی + آدمی اُسمین ایک لاکھ اکاسی ہزار بستے ہین گلیان
نہایت تنگ اور مکانات بہت اونچے بنے ہین + چھ سات مراتب تک بلند
ہین + گرمی کے موسم مین چلنے پھرنے کا بڑا آرام ہی چھاتا درکار نہین چھاؤنی چھاؤن
مین سارے شہر کا چکر دے آؤ + گھاٹ گنگا کے کنارے بہت سنگین اور
سہاؤنے بنے ہین + یہان اورنگ زیب بادشاہ نے بندہ مادھو کا مندر
توڑکر جو مسجد بنائی ہی اُسکے دونون مینار مسجد کی چھت سے ڈیڑھ سو فٹ اور
گنگا کے کنارے سے قریب دو سو دس فٹ کے اونچے ہین + اوپر جانے سے
تمام شہر اور دور دور تک کا گرد نواح گنگا کے کنارے دو طرف دکھائی دیتا ہی
اُسپر چڑھنے کے لیے ایکسو اکتیس سیڑھیان لگی ہین + بشیشر کا مندر بھی یہان
اُسی بادشاہ نے توڑا تھا + اُسوقت کہتے ہین کہ اصلی بشیشر تو گیان باپی کے
کوئے کے اندر چلے گئے اور جنکی اب پوجا ہوتی ہی وہ اُنکی جگہہ پر نئے بٹھائے گئے
ہین + اور یہہ مندر بھی تھوڑے ہی روز سے بنا ہی + مان مندر یعنی رصد خانے
مین راجا جی سنگھہ جے پور والے کے بنائے ہوئے چاند سورج اور ستارون
کے دیکھنے اور گرہون کے بدھنے کے لیے بہت اچھے خاصے جنتر منتر تھے +

لیکن اب سب کے سب بے مرمت پڑے ہین + ان جنترون کا بھید بغیر
علم ہئیت پڑھے سمجھ مین نہین آویگا + اسواسطے ہمنے اسکا بیان شرح اور
مفصل نہین لکھا + اتنا ہی سمجھ لینا چاہیئے کہ علم نجوم کے رصد خانے مین ایسے
ایسے جنتر بنے رہتے ہین کہ جس سے صاحب علم لوگ سورج چاند اور ستارونکے
چلنے پھرنے کا حال معلوم کر لیتے ہین + یہہ بنارس شہر علم سنسکرت کا گویا گھر
ہے + یہان کے پنڈت سب پر بالا ہین + تیرتھہ کے باعث یہان فقیر بہت ہی
رہتے ہین + اور سانڈ گلی گلی گھومتے پھرتے ہین + حسن بھی یہان خوب ہے
خصوصاً ناگرنیان تو اس شہر کی نہایت خوبصورت ہوتی ہین + سرکار نے
لڑکون کے پڑھنے کے لیے ایک کالج انگریزی ڈول کا یہان بہت عمدہ بنایا
ہے + اس عمارت کے بنانے مین قریب سوا لاکھہ روپئے کے خرچ پڑا ہے
نئے آدمی کے واسطے اس شہر کی سیر کے دو وقت خوب ہین + ایک تو صبح
کو ناو پر سوار ہو کر گھاٹ ہی گھاٹ جانا کہ جب سب لوگ نہاتے ہین +
دوسرے شام کو بندمادھو کی مسجد کے مینار پر سے دیکھنا کہ سارا شہر ہتھیلی
پر نظر آتا ہے + اور تمام مرد عورت اپنے اپنے گھر مین کام کاج کرتے دکھائی
دیتے ہین + بڑھوا منگل اور دنگل کا میلا اس بنارس مین نامی اور مشہور ہے

حقیقت مین یہہ دونو میلے دیکھنے کے لائق اور سیر کے قابل ہوتے ہین
ہولی کے بعد جو منگل کا روز آتا ہی اُس دن لوگ شام سے کشتیون پر جا
بیٹھتے ہین اور پھر بدھ کے دن دوپہر کو اُترتے ہین چھ پہر کا میلا
رہتا ہی دوسرے روز پھر رات کو دس بجے ناو پر سوار ہوتے ہین اور
اُسوقت سے صبح تک اور صبح سے شام تک سات پہر کا میلا رہتا ہی
اِس میلے کا نام ڈھنگل ہی منگل اور ڈھنگل مین بالکل دریا کشتیون اور بجرے
اور پٹیلیون سے چھا جاتا ہی اور لوگ کشتیون کو اپنے مقدور موافق
رنگ رنگ کے لگا کر اور اُسمین جھاڑ فانوس اور تصویرین لگا کر بہت آراستہ کرتے
ہین سیکڑون کشتیون کے اوپر ناچ گانا ہوتا ہی اور حلوائی اور تنبولیون
کی دکانین بھی بہتیری کشتیون پر رہتی ہین روشنی خوب ہوتی ہی اور
آتشبازیان بھی چھوٹتی ہین شہر سے ڈیڑھ کوس پر سارناتھ مہادیو
کے پاس بودھ طریق والون کے بنائے ہوئے ابتک کچھ مکان ٹوٹے
پھوٹے پڑے ہین اُسکو یہان کے لوگ سارناتھ کی دھمیکھ کہتے ہین
دیکھنے مین یہہ ایک بہت بڑا ٹھوس گنبد اوندھی ہانڈی کی صورت کا نظر
آتا ہی لیکن وہ اسقدر پُرانا ہی کہ اُسکے پتھر بڑھیا کے دانت کی طرح ہلتے اور گرتے

چلے جاتے ہین ✣ حقیقت مین وہ بودھہ والونکا دیہہ گوپ یعنی اُنکے
بزرگون مین سے کسی کی قبر اور پوجا اور زیارت کی چیز ہی ✣ صاحبان انگریز
کی تحقیقات سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سنہ عیسوی سے پانسو تینتالیس برس
پہلے شاکہ مُنی یعنی بدھہ کے مرنے پر اُسوقت مین ہر ایک راجا نے
جو کہ بُدھہ کا مذہب رکھتا تھا یہی چاہا کہ اُسکی لاش کو اپنے علاقے مین
لیجاوے اور سب کے سب اُسکے لینے کیواسطے لڑنے اور مرنے کو تیار ہوے
✣ تب اُسکے چیلون نے اُسکی لاش جلاکر تھوڑی تھوڑی ہڈی اور راکھہ سب
راجاون کو بانٹ دی اور لڑائی دور کی ✣ چنانچہ اُن راجاون نے ہڈی
اور راکھہ کو اپنے اپنے شہر مین زمین کے اندر گاڑکر گنبد بنا دیئے ✣ اور پھر
اُسکے چیلونکے مرنے پر اُنکی ہڈی راکھہ کے اوپر بھی اسی طرح کے گنبد چلیا کیے
اور اُن سبکی پوجا کرنے لگے ✣ بھلسا اور مانکیالا وغیرہ کئی مقام پر اب
بھی یہہ گنبد موجود ہین ✣ بلکہ برمھا سنگھل تبت چین وغیرہ ملکون مین
بُدھہ کے طریق کے لوگ آج تک اِن گنبدون کی نقل وہان پتھر یا مٹی
کی بنا کر چیتک کے متعلق ہونے کے باعث چیت کہکر پوجتے ہین ✣ اگلے
زمانے کے مندر اور کھنڈرون مین سب جگہہ یہہ چیت ملتے ہین ✣

اور دھمیکھہ کی اصل دھرم مرگ یعنی ثواب کا ہرن معلوم ہوتی ہی +
کیونکہ بدھہ کے طریق کی کتابون مین لکھا ہی کہ کاشی مین ہرنون کو دہرم
کے لیے دانا دیا جاتا تھا + شاید اسی دھمیکھہ کے پاس اُن ہرنون کا منا تھا
+ اب یہہ دھمیکھہ ٹوٹ پھوٹ کر چراغ سحری ہو رہی ہی + کچھہ گر گئی ہی اور کچھہ
گرتی چلی جاتی ہی + جسپر بھی قریب ۹۰ نبے فٹ کے اونچی اور تین سو ۳۰۰ فٹ موٹی
ہی + جنیس پرنسپ صاحب نے اسکو دیکھنے کے واسطے ایک طرف سے
کھدوایا تھا + اُسکے اندر سے ایک ڈبے مین تھوڑی سی ہڈی اور راکھہ
اور کچھہ اُسوقت کے غیر مروج سکے اور تانبے کے پتر پر اُسی زمانے کے حرفون
مین بدھہ کے طریق کا ایک شلوک کھدا ہوا نکلا تھا +

بودھہ مت کا شلوک جو سارناتھہ کی دھمیکھہ مین نکلا تھا

[illegible]

१ येधर्माहेतुप्रभवाहेतुन्तेषान्तथागताह्यवदत्तेषांचयो
निरोध एवंवादीश्रमणः

بہار کے ضلع مین تہبیری پرانی بودھہ مورتون پر یہہ شلوک کھدا ہوا ہی بلکہ راجگرہ کے
مشہور جین مندر مین بھی جو بستی مین ہی ایک مورت پر یہی شلوک کھدا ہی اور اسی
باعث ہم اوسکو پرانی بودھہ مورت خیال کرتے ہین +

جس زمانے مین بدھہ کا مذہب سارے ہندوستان کے اندر پھیلا ہوا تھا اسوقت
مین یہان کے راجا بھی وہی مذہب رکھتے تھے گنگا کے پار دکھن طرف
رام نگر مین بنارس کے راجا کے رہنے کا محل اور مکان سہاونا بنا ہی +
قریب اسکے ایک تالاب اور مندر راجا چیت سنگہ کا بنایا ہوا اگرچہ ناتمام
رہ گیا ہی لیکن جسپر بھی جسقدر بنا ہی اسمین پتھر کی پتلی وغیرہ تصویرین بہت
باریکی کے ساتھہ بنائی ہین + چوتھا جونپور بنارس کے اتر کی طرف
ہی + صدر مقام جونپور الہ آباد سے ساٹھہ میل گوشہ شمال و مشرق پورب
کو جھکتا ہوا گومتی کے بائین کنارے بسا ہی + آبادی اسمین ستائیس ہزار
آدمیون کی ہی + تیل وہان کا مشہور ہی + قلعہ سنگین بنا ہی + پل گومتی
پر سنگین بہت مضبوط اور عالیشان ہی + اگرچہ وہ سیکڑون برس کا پرانا
ہو چکا ہی + اور ۱۷۷۳ مین اسکے اوپر اتنا پانی آگیا تہا کہ واکر صاحب کے سپاہیون
کی کشتیان اسکے اوپر سے چلی گئی تھین تب بھی اب تک وہ کہین سے
چل بچل نہین ہوا + انگریز بھی اسکے بنانے والے کاریگرون کی تعریف
کرتے ہین + پانچوان اعظم گڑھہ جونپور کے گوشہ شمال و مشرق کیطرف
اسکا صدر مقام اعظم گڑھہ الہ آباد سے اکیسو میل گوشہ شمال و مشرق کو

جونپور

اعظم گڑھہ

پورب کیطرف جھکتا ہوا ٹونس ندی کے بائین کنارے بسا ہی + آبادی
ازیپور
اسمین تیرہ ہزار آدمی سے زیادہ ہی + چھٹا غازیپور اعظم گڑھہ
کے گوشہ جنوب و مشرق کیطرف واقع ہی + گلاب اور گلاب کا عطر یہان
بہت عمدہ بنایا جاتا ہی + اور سب شہرون کو روانہ ہوتا ہی + بارہ روپئے
بوتل تک گلاب اور پچاس روپے تولے تک کا عطر اب بھی طیار ہوتا
ہی + بشاپ ہیبر صاحب جب یہان آئے تھے تو دو لاکھہ پھول کا عطر
تولا بھر سو روپے کو بکتا تھا + صدر مقام غازیپور اٹھتیس ہزار آدمی
کی بستی الہ آباد سے ایکسو پندرہ میل پورب گنگا کے بائین کنارے پر ہی
+ لارڈ کارنوالس کی قبر اسی شہر مین ہی + اسکی طیاری مین ایک لاکھہ روپیہ
رکھپور
خرچ ہوا تھا + ساتوان گورکھپور اعظم گڑھہ کے اوتر ہی + یہان گرمی
بہت نہین پڑتی + لیکن آب و ہوا کچھہ اچھی نہین ہی + اوتر طرف نیپال
کی ترائی مین بڑا بھاری جنگل ہی + صدر مقام اسکا گورکھپور چون ہزار
آدمیون کی بستی الہ آباد سے ایکسو تینتیس میل گوشہ شمال و مشرق کو راپتی
ندی کے بائین کنارے بسا ہی + اسمین گورکھناتھہ کا مندر ہی + اور لکھے
ہوے چھوٹے ضلعے بنارس کی کمشنری مین گنے جاتے ہین + آٹھوان باندا

الہ آباد کے پچھم واقع ہی + صدر مقام باندا اکتالیس[۴۱] ہزار آدمی کی بستی
الہ آباد سے نبے[۹۰] میل پچھم ہی + باندے سے اڑھتالیس[۴۸] میل دکھن کالنجر کا
قلعہ اڑھائی کوس کے گھیرے کا ایک پہاڑ کے اوپر جو وہان کے میدان
سے قریب چار سو[۴۰۰] گز کے اونچا ہوگا بڑا ہی مضبوط اور بہت مشہور ہی +
لیکن اب بے مرمت اور ٹوٹا پھوٹا پڑا ہی + باندے سے چھتیس[۳۶] میل گوشہ
جنوب و مشرق کو چترکوٹ ہندوکا تیرتھ ہی + وہان ندی پہاڑ اور جنگل
فتح پور[۹] اداس دل والون کے واسطے اچھے ہین + نوان[۹] فتح پور الہ آباد کے
گوشہ شمال و مغرب کی طرف ہی + صدر مقام فتح پور بیس[۲۰۰۰۰] ہزار آدمیون
کانپور[۱۰] کی بستی الہ آباد سے ستر[۷۰] میل گوشہ شمال و مغرب کو بسا ہی + دسوان[۱۰] کانپور
فتح پور کے گوشہ شمال و مغرب کی طرف ہی + صدر مقام کانپور جسکی آبادی
ایک لاکھ اٹھارہ[۱۱۸۰۰۰] ہزار آدمی سے زیادہ گنی گئی ہی + الہ آباد سے ایک سو[۱۲۰]
بیس میل گوشہ شمال و مغرب ذرہ اتر کو جھکتا ہوا گنگا کے داہنے کنارے
پر بسا ہی + وہان سرکاری فوج کی بڑی چھاونی ہی + کانپور سے نو[۹] میل
اتر پچھم کو جھکتا ہوا گنگا کے داہنے کنارے بٹھور ہندوؤن کا تیرتھ ہی +
اوپر لکھے ہوئے تینون ضلعے الہ آباد کی کمشنری مین ہین + گیارہوان[۱۱]

اٹاوا ۱۱ — اٹاوا آگرا کا شیو رکے پچھم ہی + صدر مقام اٹاوا قریب تئیس ۲۳ ہزار آدمیون
کے بستی ہوگی + الہ آباد سے دو سو ۲۰۰ میل گوشہ شمال و مغرب کو پچھم کی طرف
فرخ آباد ۱۲ — جھکتا جمنا کے بائین کنارے بسا ہی + بارھوان ۱۲ فرخ آباد اٹاوے
کے گوشہ شمال و مشرق کی طرف ہی + صدر مقام فرخ آباد ایک لاکھ ۱۳۲۰۰۰
بتیس ہزار آدمی کی بستی الہ آباد سے دو سو ۲۰۰ میل گوشہ شمال و مغرب کو ذرا اُتر
کی طرف جھکتا گنگا سے ڈیڑھ کوس ہٹ کر داہنے کنارے بسا ہی +
چھاونی فتح گڑھ مین عین گنگا کی کنار ہی + وہان ایک قلعہ بھی کچا
لیکن مضبوط بنا ہی + دریے اور متبو اُس جگہہ بہت اچھے اچھے بنائے
جاتے ہین + قنوج پرانا شہر جسکو سنسکرت زبان مین کانکج کہتے ہین
فرخ آباد سے قریب چالیس ۴۰ میل کے گوشہ جنوب و مشرق کی طرف
گنگا کے اسی کنارے پر اُجاڑ سا پڑا ہی + اگر بستی کے نشان پر نظر کرو تو
کسی زمانے مین اُسکی بستی کا پھیلاو لنڈن سے بھی زیادہ معلوم پڑتا ہی +
یہہ وہی قنوج ہی جس مین بارہ ۱۲ سو برس بھی نہین گذرے کہ تیس ہزار ۳۰۰۰۰
صرف متبولیون کی دوکانین تھین اِسی قنوج کا راجا ہندوستان مین
مسلمان کی سلطنت کا باعث ہوا + کہتے ہین کہ جب یہان کے راجا

جے چند راٹھور نے اپنی لڑکی کا سویمبر کرنے کے واسطے راجسو جگ
کیا اور پرتھی راج دلّی والا اُس جگ مین نہین آیا تو جے چند نے ایک سونے
کا پرتھی راج بنا کر دروازے پر دربان کی طرح بٹھا دیا ✦ تب مہاراج پرتھی راج
کو اِس بات کے سنتے ہی بڑا غصہ آیا اور اُسی دم اپنے سردار اور بہادرون کو
قنّوج پر لے دوڑا ✦ اور جے چند کی بیٹی کو پکڑ لایا ✦ اِس لڑائی مین پرتھی
راج کے لشکر کے اچھے اچھے سپاہی مارے گئے ✦ اور اِسی باعث جب
جے چند نے اِس لاگ کی آگ سے شہاب الدین محمد غوری کو ہندوستان مین
بلایا تو آخر کو پرتھی راج نے شکست کھائی اور ہندوستان مین مسلمان کی
عملداری ہو گئی ✦ اگر غوری کی چڑھائی کے زمانے مین یہان آپس کا
بگاڑ نہ رہتا اور جے چند پرتھی راج کی کمک کرتا تو ہندو کا راج پھر بھی کچھ روز
مین ٹھہر جاتا ✦ تیرہوان ۱۳ مین پوری اِٹاوے کے اُتر ہے ✦ صدر مقام مین پوری
تیس ہزار آدمیون کی بستی الہ آباد سے دو سو دس ۲۱۰ میل کوشۂ شمال و مغرب کو
آگرا بسا ہے ✦ چودھوان ۱۴ آگرا مین پوری کے پچھم کو واقع ہے ✦ بادشاہی وقت
مین اُسکے آس پاس کے ضلعے صوبۂ اکبر آباد مین داخل تھے ✦ شہر آگرا
جسکو سلطان سکندر لودی نے بسا کر بادل گڑھ نام رکھا تھا ✦ اکبر بادشاہ

کے وقت مین جب وہ ہندوستان کا دار السلطنت مقرر ہوا تو نام
اُسکا اکبر آباد رکھا گیا + یہہ مقام الہ آباد سے دوسو پچاسی میل گوشۂ شمال
و مغرب کو جمنا کے داہنے کنارے پر بسا ہی + اپنے دنون مین وہ اِس ملک
کا پہلے درجے کا شہر تھا اگرچہ سابق کی سی آبادی تو اب کہان ہی لیکن
پھر بھی آدمی اِسمین سوا لاکھ بستے ہین + ہندو لوگ اِس شہر کو پرسرام
کا مقام ولادت کہتے ہین + اِس شہر مین شاہجہان بادشاہ کی بیگم ممتاز
محل کا مقبرہ جسکو لوگ تاج گنج اور تاج بی بی کا روضہ کہتے ہین ایک
نہایت عمدہ بلکہ ایسا بے نظیر بنا ہی کہ انگریزون نے ساری دنیا چھان
ڈالی مگر اِس ساتھہ کی عمارت کہین نہین پائی + اِسکے دیکھنے کو اگر لوگ
رُوم شام اور چین سے بھی پیدل دوڑتے آوین تو یقین ہی کہ اُسکو آنکھہ
بھر کر دیکھنے ہی مین ساری محنت بھر پاوین + اُسکے اندر جاکر باہر نکلنے کو
دل نہین چاہتا ہی + اور اُسکو دیکھکر پھر اُسپر سے نظر ہٹانا گوارا نہین کیا جاتا
+ حقیقت یہہ ہی کہ اُسکے دروازے کے اندر جاتے ہی ایکبارگی انسان کا
دل شگفتہ اور بشاش ہوجاتا ہی + اور ایک ایک پتھر کے بیل بوٹے اور رنگ
برنگ کے پھول پنکھڑی کی تراش دیکھکر کاریگرون کی صنعت پر تعجب آتا ہی +

اُسکے احاطے مین گرد چارون طرف باغ جسمین نہر اور فوارے جاری اور
سرو کے درخت دو طرفہ لگے ہوے ہین + بیچ مین روضے کا گنبد اور چارون
کونے پر سنگ مرمر کے مینار نہایت اونچے اونچے کھڑے ہین + اِس گنبد
کا کلس اڑھائی سو فٹ سے کم اونچا نہین ہی + اور چوڑان اُس گنبد کی ستر
فٹ ہی + یہہ مکان سارے کا سارا سنگ مرمر کا بنا ہوا ہی + اور اسمین عقیق اور
لاجورد اور سنگ سلیمانی اور غوری تامڑا شیب بلور فیروزہ اور کھٹو وغیرہ
سیکڑون قسم کے قیمتی پتھر جڑ کر ایسے بیل بوٹے پھل پھول اور جانور بنائے ہین
کہ گویا کسی نقاش نے ہاتھی دانت پر اچھی تصویرین کھینچ دی ہین + اور
تصویرین بھی کیسی کہ جیسے سچ مچ کسی نے باغ سے پھل پھول توڑ کر اسپر رکھ
دیئے ہین + باریکی کا یہہ حال ہی کہ اکثی برابر ایک پھول مین ستر ستر ٹکڑے
پتھر کے جڑے ہین + اُسپر بھی صفائی کا یہہ عالم کہ اُنگلی سے رگڑنے پر بھی
ناخون نہین اٹکتا + پتیون مین ہلکے بھاری رنگ کا ہونا رگ و ریشے کا
جُدا جُدا دکھائی دینا یہی دل مین لاتا ہی کہ اِسکے بنانے والے کاریگر کا ہاتھ
چوم لینا چاہیے + لیکن کہتے ہین کہ شاہجہان نے تو اُسکے ہاتھ کٹوا ڈالے
تھے + تاکہ پھر دوسرا کوئی مکان اُس کے جواب کا نہ بنا سکے + جمنا اُسکی

دیوار کے تلے بہتی ہی÷ اُس رخ کی دیوار تین سو گز لمبی ہی÷ کپتان اجر ٹن صاحب اپنی کتاب مین اِس روضے کی لاگت کچھ اوپر تین کروڑ ستره لاکھه روپیہ لکھتے ہین÷ سرکار کمپنی نے اِسکی اور سکندرے کے روضہ کی مرمت کے واسطے ۱۸۱۴ء مین ایک لاکھه روپیہ خرچ کیا تھا÷ شاہجہان بھی اِسی روضہ کے اندر اپنی بی بی کی قبر کے برابر دفن ہی÷ یہہ ممتاز محل نورجہان بیگم کے بھائی آصف خان کی بیٹی تھی÷ شہر سے تین کوس پر سکندرہ جہان اکبر بادشاہ کی قبر ہی اور جمنا پار اعتماد الدولہ کا مقبره اور رام باغ بھی دیکھنے کے لائق ہی÷ قلعہ جمنا کے کنارے سنگ سرخ کا اکبر کا بنایا ہوا بہت عمده اور خوش قطع ہی÷ لیکن جس مقام پر اُس زمانے مین سنجے پور اور جودھپور کے راجاؤن کو بھی بیٹھنے کی جگہہ نہین ملتی تھی کھڑے ہی رہنا پڑتا تھا اب وہان اُلّو اور چمگادڑ کی بود و باش ہی÷ جہان میان تان سین کی تان چلتی تھی وہان اب مکڑیان جالا تنتی ہین÷ جس مکان مین رات کو تین گز لمبی کافوری بتّیان سونے کے بتیس بتیس سیر کے وزنی شمعدانون مین روشن رہتی تھین اب یہان کوئی چراغ بھی نہین جلاتا نظم مولف

یہہ عالم سرا ہی مسافر ہین ہم   رہا ہنت کسیکا نہین دم قدم
نہ بھول اسکی یہہ کر و فر دیکھکر   کہ حسرت ہی حسرت ہی اسکا ثمر

موتی مسجد اس قلعے مین نرے سنگ مرمر کی نہایت عمدہ و سڈول بنی ہوئی ہی ٭ ۱۸۳۰ مین جب لارڈ ولیم بینٹنک بہادر نے مرشدون سے آگرا چھینا تو وہان ایک توپ وزن مین چھہ سو من کی ہاتھ لگی ٭ معلوم نہین کس زمانے کی وہ بنی تھی ٭ اسکو لارڈ ولیم بینٹنک نے چاہا کہ کلکتے مین بھیجدیوین مگر ناؤ کا تختہ ٹوٹ جانے کے باعث وہ جمنا مین ڈوب گئی ٭ اسی ضلع مین آگرے سے نو کوس پر فتحپور سیکری مین درگاہ شیخ سلیم چشتی کی ہی ٭ وہان اکبر کا محل اور اسکے بنائے ہوے بہت سے مکان عالیشان نفیس نفیس موجود ہین ٭ لیکن اب بے مرمت پڑے ہین ٭ درگاہ نہایت تحفہ دیکھنے کے لائق ہی ٭ براہ فتح صاحب جو کہ اکبر کے وقت مین یہان آئے تھے فتحپور کی شان کو آگرے سے بھی بڑھکر بیان کرتے ہین ٭ پندرہوان متھرا آگرے کے گوشۂ شمال و مغرب کو واقع ہی ٭ شاستر مین اسی ضلع کا نام شورسین لکھا ہی ٭ شہر متھرا اپنیسٹھہ ہزار آدمی کی بستی الہ آباد سے دو سو نبے میل

گوشۂ شمال و مغرب کو پچھم کی طرف جھکتا جمنا کے داہنے کنارے بسا ہے
کرشن کی جاے ولادت ہونے کے باعث تیرتھ کی جگہہ ہی
یہان بارکھ جی کا مندر مشہور عمارت ہے قلعے مین اجا جے سنگھ
نے علم نجوم کا ایک رصد خانہ بنایا تھا پر اب وہ سب ٹوٹ پھوٹ گیا
قلعے کا بھی خالی نام ہی نام رہگیا ہے مندر اگلے زمانے کے تو سنہ ۱۰۱۷ مین
سلطان محمود غزنوی نے توڑ کر مسمار کر دیے لیکن بعد اُسکے ایک مندر راجا
بیر سنگہ دیو اُرچھا والے نے چھتیس لاکھ روپیہ لگاکر بنایا تھا سو اُسکو اورنگزیب عالمگیر
بادشاہ نے توڑ کر اُسکی مصالح سے اُسی جگہہ مسجد بنادی محمود غزنوی یہانسے سو مورتین چاندی کی
اور پانچ مورتین سونیکی لوٹ کر لیگیا تھا اِس شہر کی تعریف اُسنے اپنے ایک خط کے اندر
غزنی کے قلعے دار کو یہہ لکھی تھی کہ اسطور کا شہر دوسرا کوئی دو سو برس کی محنت مشقت مین بھی
تیار ہونا دشوار ہے ہزارون عمارتین جنمین بہتیری سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہین اہل اسلام کے
مذہب کیطرح مضبوط اور استوار ہین اور مندرونکا تو شمار بھی نہین ہو سکتا کہ کسقدر ہین متھرا
سے پانچ میل اُتر جمنا کی داہنی کنارے برندابن کرشن کے راس بلاس کی جگہہ بہت دلکشا اور
پر فضا ہے یہان گنج اور مندر اچھے بنے ہین بندر لنگور اور مور درختونکی گھنی چھاؤن
مین کلولین کرتے پھرتے ہین اور یہہ لکھو ہو کہ یانچون ضلعے آگرے کی کمشنری مین ہین سولھوان ۱۶

بدایون

بدایون فرخ آباد کے گوشۂ شمال و مغرب کی طرف گنگا پار ہی ✤ صدر مقام
بدایون ستائیس ہزار آدمیونکی بستی الہ آباد سے اٹھائی سو میل گوشۂ شمال
و مغرب کو اتر کی طرف جھکتا ہوا ہی ✤ ستر ہوان شاہجہان پور بدایون

شاہجہ

کے پورب ہی ✤ صدر مقام شاہجہان پور کچھ اوپر چوہتر ہزار آدمیون کی
بستی الہ آباد سے دو سو دس میل گوشۂ شمال و مغرب کو اتر کی طرف جھکتا ہوا
گرا ندی کے بائین کنارے بسا ہی ✤ اٹھارہوان بریلی شاہجہان پور

بریلی

کے اتر ہی ✤ صدر مقام بریلی ایک لاکھ گیارہ ہزار آدمیون کی بستی
الہ آباد سے دو سو پینسٹھہ میل گوشۂ شمال و مغرب کو اتر کی طرف جھکتا ہوا
جوآ اور سنکرا دو ندیون کے میل پر بسا ہی ✤ میز کرسی کوچ صندوق وغیرہ
کاٹھ کے سیاہ روغنی وہان اچھے بنائے جاتے ہین ✤ اور دور دور تک
جاتے ہین ✤ روہیلے سپاہی اس ضلع مین بہت رہتے ہین ✤ لیکن اب
انگریزی عملداری کے باعث دنگہ فساد اور لوٹ مار ان لوگون نے چھوڑی
✤ بہتیرے تو ہل جوتا کرتے ہین اور بہتیرون نے پردیس مین نوکریان کر لین
✤ بریلی سے بیس میل گوشۂ شمال و مشرق کو پیلی بھیت پچیس ہزار
آدمی کی بستی گرا ندی کے بائین کنارے ہی ✤ چاول وہان کا اچھا ہوتا ہی

مرادآباد ۱۹ اونیسوان [۱۹] مرادآباد بریلی کے گوشہ شمال و مغرب کی طرف بسا ہی +
اتر والے حصے مین پہاڑ اور جنگل ہی + اس ضلع مین اوکھ بہت ہوتی
ہی + صدر مقام مرادآباد کچھ کم ستاون [۵۷] ہزار آدمی کی بستی الہ آباد
سے تین سو [۳۰۰] میل گوشہ شمال و مغرب کو اتر کی طرف جھکتا ہوا رام گنگا
کے داہنے کنارے بسا ہی + وہان سے ایک منزل دکھن گوشہ جنوب و مغرب
کو جھکتا ہوا سنبھل ہی + یہان ہندو لوگ کلجگ کے اخیر مین کلکی اوتار
بجنور ۲۰ ہونے کا اعتقاد رکھتے ہین + بیسوان [۲۰] بجنور مرادآباد کے اتر کو ہی +
صدر مقام بجنور گیارہ ہزار آدمیون کی بستی الہ آباد سے تین سو پچھتر [۳۷۵] میل
گوشہ شمال و مغرب کو ذرہ اتر کی طرف جھکتا ہوا ہی + یہ اوپر لکھے ہوئے
پانچون ضلعے روہیلکھنڈ کی کمشنری مین گنے جاتے ہین + اکیسوان [۲۱]
علیگڑھ ۲۱ علیگڑھ مرادآباد کے گوشہ جنوب و مغرب کو ہی + صدر مقام کویل بیس
ہزار آدمیون کی بستی الہ آباد سے دو سو اسی [۲۸۰] میل گوشہ شمال و مغرب کو
واقع ہی + اور اس سے ایک کوس پر علیگڑھ کا قلعہ ہی + بائیسوان [۲۲]
بلند شہر ۲۲ بلند شہر علیگڑھ کے اتر کو ہی + صدر مقام بلند شہر پندرہ [۱۵] ہزار آدمی
کی بستی الہ آباد سے تین سو پندرہ [۳۱۵] میل گوشہ شمال و مغرب کو گنگا ندی کے

داہنے کنارے بسا ہی + تئیسوان میرٹ بلند شہر کے اتر کی
طرف واقع ہی + صدر مقام میرٹ چالیس ہزار آدمی کی بستی الہ آباد سے
تین سو پچپن میل گوشہ شمال و مغرب کو ہی + وہان سرکاری فوج کی بڑی
چھاونی ہی + وہ جگہہ جہان کسی زمانے مین ہستنا پور بستا تھا میرٹ سے
پچیس میل گوشہ شمال و مشرق کیطرف گنگا کی داہنی کنارے سے نزدیک ہی + اب وہان صرف
ایک مندر دکھلائی دیتا ہی باقی ہر طرف دیکھو تو گھر بنے ہوئے ہین + میرٹ سے ایک منزل گوشہ شمال
و مغرب کو سردھنے مین شمرو کی بیگم کا بنایا ہوا ایک گرجا گھر دیکھنے کی لائق ہی + اسمین سنگ مرمر کی
پچیکاری کا کام اچھا بنایا ہی + چوبیسوان مظفر نگر میرٹ کی اتر ہی + صدر مقام مظفر نگر نو ہزار مظفر
آدمی کی بستی الہ آباد سے تین سو چھہتر میل گوشہ شمال و مغرب کو ذرہ اتر کیطرف جھکتا ہوا ہی +
پچیسوان سہارنپور مظفر نگر کی اتر واقع ہی + یہان دکھہ بہت ہوتی ہی + صدر مقام سہارنپور تیس سہار
ہزار آدمیونکی بستی الہ آباد سے چار سو دس میل گوشہ شمال و مغرب کو ذرہ اتر کیطرف جھکتا ہوا ہی +
جلیسر دان خان والی جمنا کی نہر اسکی بیچ سے ہوکر جاتی ہی + سہارنپور کے پورب گوشہ
جنوب و مشرق کو جھکتا ہوا رڑکی نام ایک مقام ہی + وہان گنگا کی نہر لانے
کے واسطے انگریزون نے سلانی ندی پر ایک پل جو باندھا ہی وہ حقیقت مین
دیکھنے لائق ہی + وہ ندی اس نہر کے راستے مین واقع ہوئی اور اسکے

کنارے نہر کے پانی سے نیچے پڑتے تھے ✤ اِن لوگون نے کیا حکمت کی
کہ جہان تک زمین نیچی تھی وہان تک نہر کے برابر اُونچا پختہ بند باندھکر
سلانی کے بہنے کے لیے اُسکے بیچ مین ایک پل رکھکر اُس بند اور
پل کے اوپر سے نہر کو نکال دیا ہی ✤ یعنے پل کے نیچے تو سلانی جاری
رہی اور پل کے اوپر سے نہر چلی گئی ہی ✤ رُڑکی مین سرکار کی طرف سے
ایک کالج بھی بہت بڑا بنا ہی ✤ اُسمین لڑکے انجنیرنگ یعنے عمارت کا
کام سیکھتے ہین ✤ اور کھانے پہننے اور رہنے کو جگہہ بھی سرکار سے
پاتے ہین ✤ جون جون کام سیکھتے جاتے ہین اُنکی تنخواہین بڑھتی
جاتی ہین ✤ اور جب پڑھہ لکھہ کر تیار ہوتے ہین تو سڑک پل نہر بنگلے
بارک وغیرہ بنانے کے کامون پر مقرر ہو جاتے ہین ✤ چھبیسوان [۲۶]
دیہرا دُون بہار نپور کے اُتر پہاڑون کے اندر ہی ✤ دون اُسکو کہتے ہین ۲۶ دیہرا دون
جو کہ دو پہاڑون کے بیچ مین چورس میدان ہو ✤ اِس ضلع مین سال
لکڑی کے جنگل بہت ہین ✤ لنڈھور اور منصوری ٹیلا جو سمندر سے
کچھہ کم و بیش چھہ ہزار فٹ اونچے ہونگے انگریزون کے ہوا کھانے کی
جگہہ اسی ضلع مین ہی ✤ گنگا اور جمنا وہان سے دور تک بہتی ہوئی

دکھلائی دیتی ہین + لیکن شملا کی طرح ان پہارون پر بڑے بڑے
دلکشا اور پُرفضا جنگل نہین نظر آتے + صدر مقام دیہرا الہ آباد سے
چارسو پندرہ میل گوشۂ شمال ومغرب کو اُتر کی طرف جھکتا ہوا ہی +
اُسمین سکھون کا ایک گُردوارا ابھی ہی + وہان سے چھ میل اُتر
منصوری ٹیلے کی جڑ مین رانجپور ہی جو لوگ ہوا کھانے کو ٹیلے پر
جاتے ہین وہ اپنے گاڑی چھکڑے وغیرہ جو اسباب پہاڑون پر نہین
چڑھ سکتا اسی جگہہ چھوڑ دیتے ہین + ستائیسوان کماون گڑھوال کماوا
سہارنپور کے گوشۂ شمال ومشرق کیطرف ہمالیہ کے پہاڑون مین چین
کی سرحد تک چلا گیا ہی + یہہ ایک بے آئینی کمشنری ہی + اکثر ندیون
کا بالو دھونے سے سونا بھی ہاتھ لگتا ہی + لیکن بہت تھوڑا + وہان
تانبے کی کھان ہی + اور بستی وہان گھیون کی بہت ہی + صورت
شکل اُنکی پہاڑیون کی اور کچھ کچھ تاتاریون سے بھی ملتی ہی + کماون
کا اسسٹنٹ صدر مقام المورے مین رہتا ہی وہ ساڑھے تین ہزار ۳۵۰۰
آدمیون کی بستی الہ آباد سے ساڑھے تین سو میل اُتر گوشۂ شمال ومغرب ۳۵۰
کو جھکتا ہوا سمندر سے کچھ اوپر پانچ ہزار تین سو فٹ اونچے پہاڑ پر ۵۳۰۰

بسا ہی + شہر کے پچھم ایک چھوٹا سا قلعہ سرکار نے فورٹ ماٹراٗ نام بنایا ہی + گڑھوال کا اسسٹنٹ الموڑے سے ۴۰ میل گوشۂ شمال و مغرب کو الکھنندا کے کنارے شری نگر کے پاس پاوری مین رہتا ہی الموڑے سے پچیس میل پورب گوشۂ جنوب و مشرق کی طرف جھکتا ہوا نیپال کی سرحد پر لوہاگھاٹ کی چھاونی ہی + وہان سے تین میل پچھم ایک پہاڑ کے اوپر ایک چھوٹا سا قلعہ انگریزی بنا ہی + نام اسکا فورٹ ہیسٹنگ ہی + یہہ قلعہ اگرچہ چھوٹا ہی لیکن مضبوط بڑا ہی + الموڑے سے اسی میل اتر ذرہ گوشۂ شمال و مغرب کو جھکتا ہوا بشن گنگا کے داہنے کنارے ہندو کا ایک بڑا تیرتھ بدری ناتھ سمندر سے دس ہزار تین سو فٹ اونچا ہی + مندر چوٹی دار پینتالیس فٹ بلند اور تانبے کی چھت اسپر سنہری کلس چڑھا ہوا ہی + مورت اسمین بدری نراین کی گزبھر اونچی سنگ موسیٰ کی ہی + وہان گرمی مین جاتریون کا میلا لگتا ہی + جاڑے بھر مندر برف کے نیچے دبا رہتا ہی + اسی کے پاس ایک سوتا گرم پانی کا جاری ہی اسمین سے گندھک کی بو آتی ہی + بدری ناتھ سے سیدھا پچیس میل لیکن سڑک کی راہ قریب ستر میل ہے کیدار ناتھ کا مندر ہی + یہان ایک

سیاہ پتھر کی پوجا ہوتی ہے + اور جس شخص کو ہمالیہ مین گل جانا منظور
ہوتا ہے وہ اِسی جگہہ سے برف کے پہاڑون مین چلا جاتا ہے + ہندو لوگ
اِس طور سے اپنی جان دینے مین بڑا ثواب سمجھتے ہین + پس جسے گلنا
منظور ہوتا ہے اُسے پنڈا ایکطرف کو اشارہ کرکے کہہ دیتا ہے کہ یہی بہشت
کا راستہ ہے تب وہ بیچارہ اُسی طرف پہاڑ کے اندر دوڑتا ہے + اور جب نظرون
سے نکل جاتا ہے تو اُسکو برف کے ایک ایسے کھڈے مین اُترنا پڑتا ہے کہ وہان
سے پھرتا جیتے جی نہین پھر سکتا + کیونکہ برف کی ڈھال بتدریج ہوتی ہے
اُتر جانا سہج لیکن پھر چڑھہ آنا وہان محال ہے + یہان تک کہ وہ آدمی برف
کی سردی کے مارے وہین ٹھٹھر کر مر جاتا ہے + تب اُسکو چیل اور کوّے
کھا جایا کرتے ہین + الموڑے سے دکھن تیس میل بھیم تال کی جھیل ایک
میل لمبی اور اچھی ہے + اُس سے دو میل پورب نوکچیا تال ہے + الموڑے
سے بائیس ۲۲ میل گوشۂ جنوب مغرب کو دکھن کی طرف جھکتا ہوا پانچ ہزار
چھہ سو فٹ سمندر سے بلند نینی تال صاحب لوگون کے ہوا کھانے کی
جگہہ ہے + اٹھائیسوان ۲۸ اجمیر یہہ ضلع راجپوتانے کے اندر اراولی پہاڑ کے اجمیر
پورب ہے + دوسرے سرکاری ضلعون سے کسی طرف بھی نہین ملا ہے +

بلکہ چارونطرف جے پور جودھپور کشن گڈھ اور اُدیپور کی عملداریون سے گھرا ہوا ہی + یہہ بھی ایک بے آئینی کمشنری ہی + بادشاہی زمانے مین اسکے اس پاس کے سب علاقے اسی صوبہ اجمیر مین گنے جاتے تھے + اب انگریزی دفتر مین یہہ صوبہ راجپوتانا لکھا جاتا ہی + کیونکہ اس گرد نواح مین راجپوت راجا بہت ہین ہمیسہ کی اس ضلع مین کہان ہی + صدر مقام اجمیر الہ آباد سے ساڑھے چار سو میل پچھم گوشہ شمال و مغرب کو ذرہ جھکتا ہوا ایک پہاڑ کی جڑ مین پختہ شہر پناہ کے اندر بسا ہی + آٹھہ سو فٹ اونچے پہاڑ پر تارا گڈھہ نام ایک پرانا قلعہ بے مرمت پڑا ہی + درگاہ خواجہ معین الدین چشتی کی جسکی زیارت کے واسطے اکبر بادشاہ آگرے سے ننگے پانو گیا تھا اس شہر مین نہایت مشہور معروف ہی + شہر باہر ایک جھیل کے کنارے جس کا گھیر آٹھہ میل کا ہوگا بادشاہی باغ ہی + راجپوتانے کا اجنٹ اسی شہر مین رہتا ہی + شہر سے سات کوس پر نصیر آباد کی چھاونی ایک پتھریلے میدان مین بنی ہی + وجہہ تسمیہ اسکی یہہ ہی کہ جنرل اکٹرلونی صاحب کو دلی کے بادشاہ نے نواب نصیر الدولہ خطاب دیا تھا اسی باعث اُنکے نام پر اس چھاونی کا نام نصیر آباد رکھا گیا +

دوسری طرف تین کوس کے فاصلے پر ہندو کا ایک بڑا تیرتھ لنشگر
ہی ✻ وہ جھیل ایک آدھ کوس کے گھیرے مین ہوگی ✻ اُس کے کنارے
پر گھاٹ اور مندر بنے ہوے ہین ✻ جھیل کے اندر کنول اور مگر بہت ہین
✻ یہان نربدا کی پوجا ہوتی ہی ✻ ۲۹ انتیسوان ساگر نربدا یعنی جبل پور کی
سب آئینی کمشنری گوشہ جنوب و مغرب کی سرحد اور سنبل پور کی اتی
سے نربدا ندی کے دونو طرف بھوپال اور سیندھیا کی عملداری تک
چلا گیا ہی ✻ نربدا جبل پہاڑ کا کنارا ہونے کے باعث جنگل پہاڑون
سے بھرا ہوا ہی ✻ یہان کوئلے کی کھان ہی ✻ صدر مقام جبل پور الہ آباد
سے دو سو میل گوشہ جنوب و مغرب کو نربدا ندی سے کچھ دور ہٹ کر
داہنے کنارے پر بسا ہی ✻ سرکار نے یہان ٹھگون کے واسطے بڑا بندوبست
باندھا ہی ✻ جو ٹھگ سابق مین اپنی اوقات گذاری کے لیے آدمیونکا
گلا کاٹتے تھے وہ سب یہان شطرنجی اور قالین بُنتے ہین ✻ اور تنبو اور
ڈیرے بناتے ہین ✻ جتنے ٹھگ گرفتار ہوتے ہین سب اسی جگہہ بھیجے
جاتے ہین ✻ اور سزا معاف ہونے کے وعدے پر اپنے تمام ساتھیون
کو پکڑوا دیتے ہین ✻ اب یہان ان ٹھگون کا ایک گانو بس گیا ہی ✻

۲۹ ساگر نربدا

اور اسی جگہہ انکا آپس مین شادی بیاہ بھی ہوا کرتا ہی + سرکار ان ٹھگون
سے کام لیتی ہی اور انکو خوراک و پوشاک دیتی ہی + صاحب کمشنر کے تحت
مین یہان کئی ڈپٹی کمشنر مقرر ہین وہ آئینی ضلع کے مجسٹریٹ کلکٹرون
کی طرح اپنے اپنے حصے کے علاقے مین انتظام کرتے رہتے ہین + پہلے
ساگر مین جو جبل پور کے گوشہ شمال و مغرب کی طرف ایکسو ۱۰۱ میل پر بسا ہی +
دوسرے سیونی مین جو جبل پور کے دکھن گوشہ جنوب و مغرب کو جھکتا ہوا اسی ۸۰ میل پر
بسا ہی + اور تیسرے بیتول مین جو جبل پور سے گوشہ جنوب و مغرب کو
ایک سو ستر ۱۷۰ میل پر واقع ہی + چوتھے نرسنگھ پور مین جو جبل پور کے
پچھم گوشہ جنوب و مغرب کو جھکتا ستر ۷۰ میل پر ہی + پانچوین ہوشنگ آباد
مین جو جبل پور کے پچھم گوشہ جنوب و مغرب کو ذرہ جھکتا ڈیڑھ سو ۱۵۰ میل
پر نرمدا ندی کے بائین کنارے بسا ہوا ہی + وہان سرکاری فوج کی چھاونی
ہی + چھٹھے منڈلے مین جو جبل پور کے دکھن چھپن ۵۶ میل پر ہی + اور
ساتوین ڈموہ مین جو جبل پور کے گوشہ شمال و مغرب کو اتر کی طرف
جھکتا ہوا اٹھہ میل پر بسا ہی + تیسوان ۳۰ جھانسی کی سب آئینی کمشنری ۳۰ نسمی
کانہہ پور کے پچھم جمنا پار + اسمین چار ضلعے ہین + پہلے کا صدر مقام

حمیرپور الہ آباد سے ایکسو دس میل پچھم گوشۂ شمال و مغرب کو جھکتا بیتوا

کے بائین کنارے جہان وہ جمنا سے ملی ہی + دوسرے کا جالون حمیرپور

کے گوشۂ شمال و مغرب کو صدر کالپی کی مشہور ہی + وہ اٹھارہ ہزار آدمیون

کی بستی جمنا کے داہنے کنارے حمیرپور سے ایک منزل گوشۂ شمال و

مغرب کو بسا ہی + تیسرے کا جھانسی جالون کے گوشۂ جنوب و مغرب کو

+ اور چوتھے کا چندیری جھانسی کے دکھن گوشۂ جنوب و مغرب کو جھکتا

+ چندیری کا کپڑا اگسی زمانے مین بہت مشہور تھا + اکبر بادشاہ کا وزیر

ابوالفضل اکبر بادشاہ کے وقت کی بات لکھتا ہی کہ اس شہر مین بارہ ہزار

مسجد اور تین سو ساٹھ سرا اور تین سو چوراسی بازار مین + لیکن اب

تو کچھ بھی نہین ہی اوجڑ سا پڑا ہی +

بنگال حاطہ

بنگالے کے ڈپٹی گورنر کے تحت مین جو جو ضلع ہین اُن مین سے پہلا

ضلع چوبیس پرگنہ ہی + بھاگیرتھی کے پورب اور سندربن کے اُتر کہنے

مین یہہ ضلع اب تک چوبیس پرگنہ کہلاتا ہی لیکن اصل مین پرگنے اب

اُسکے اندر اٹھارہ ہی گنے جاتے ہین + چھہ پرگنے دوسرے ضلعون کے

چوبیس

ساتھہ لگ گیئے + اِس چوبیس پرگنے کا صدر مقام کلکتہ اِسی ضلع
مین اُتر کی طرف ۲۲ درجہ ۳۳ دقیقہ اُتر عرض اور ۸۸ درجہ ۲۰ دقیقہ پورب
طول مین سمندر سے پچاس فٹ اونچا اور قریب سو میل کے تفاوت پر
اور الہ آباد سے چار سو اٹھانبے میل گوشۂ جنوب و مشرق کو پورب کی طرف
جھکتا چھہ میل لمبا بھاگیرتھی دریا کے بائین کنارے پر بسا ہی + کلکتہ
اِس شہر کا نام کالی گھاٹ کے باعث جو وہان دریا کنارے دیبی کالی کا ایک
مندر ہی مشہور ہوا + اب یہی شہر ہندوستان کا دار السلطنت ہی + سابق
مین اُس شہر کے پاس دلدل اور جھیل اور جنگلون کی افراط سے آب و ہوا
بہت خراب تھی لیکن جب سے سرکار نے پانی کا نکاس کر کے دلدل کو
سکھا دیا اور جنگل کاٹے گئے اور ہر طرف صفائی رہنے لگی تب سے بہت
درست ہوتی چلی ہی + اب یہہ شہر بڑی رونق پر ہی + واہ کیا قدرت ہی اُس
قادر مطلق کی کہ جہان اسی برس بھی نہین گذرے ساٹھہ ستر جھونپڑے دن کی
بستی تھی وہان اب تین کوس کا لمبا شہر بس گیا + اور پھر شہر بھی کس شان
کا کہ وہان سے زیادہ تو بڑے بڑے نامی بازار ہین کہ جسمین ساری دنیا
کی چیزین میسر اور بستی اُسمین دو لاکھہ تیس ہزار آدمی سے اوپر گنی جاتی ہی

اور لاکھہ آدمی سے زیادہ ہر روز وہان گرد نواح اور آس پاس کے گانوسے آیا کرتے ہین + اور سب ولایت کے آدمی اُس جگہہ موجود ہین + سُستی اور کاہلی کا اُس شہر مین نشان بھی نہین دکھائی دیتا + جسکو دیکھو اپنے کام مین مصروف اور مشغول ہی + بگی اور گاڑیان اسقدر افراط سے دوڑا کرتی ہین کہ بعضے وقت رستا نہ ملنے کے باعث گھڑیون کھڑا رہنا پڑتا ہی + سواری وہان پالکی اور گھوڑے کی گاڑی جسوقت اور جس جگہہ چاہو دو اشرفی روز سے لیکر دو آنے روز تک کی کرائے کو موجود ہی + کوٹھیان انگریزی ڈول کی دو منزلی تنزلی بلکہ چو منزلی تک ہزارون بنی ہوئی ہین + باغ وہان باُن بو کے ایسے عمدہ اور آراستہ کہ راجا اور نوابون کا بھی دل اُسکی سیر کو للچاونے اور طبیعت کو حد سے زیادہ لبھاوے + جہاز گنگا مین اسقدر لگے ہوے کہ جہانتک نظر جاتی ہی ستول ہی ستول دکھائی دیتے ہین + شام کے وقت جب ہزارون صاحب لوگ اپنی میم کے ساتھہ گاڑیون پر سوار ہو کر گنگا کنارے کی سڑک پر ہوا کھانے کو نکلتے ہین عجب ایک کیفیت اور پرستان کا عالم نظر آتا ہی + الغرض یہہ شہر فی الحقیقت نہایت سیر کے لائق ہی + اور لندن کا نمونا بیشک ہی + قلعہ کی تیاری مین جسکا نام فورٹ ولیم ہی

دو کروڑ سے ۲۰۰۰۰۰۰۰ زیادہ روپیہ خرچ ہوا ہی ÷ اور گورنر جنرل کے رہنے کا مکان بھی نہایت عالیشان اور عمدہ بنا ہی ÷ اور اُس شہر مین ایک مُیُوزِیَم یعنے عجایب گھر ایسا عجیب و غریب ہی کہ اُسکے اندر تمام ایشیا کی نرالی اور انوکھی چیزین یہان تک بھری ہین کہ اگر صرف نام بھی اُن چیزون کا لکھنے مین آوے تو ایسے ایسے کئی دفتر بن جاوین ÷ نباتات اور جمادات اور حیوانات خواہ قدرتی خواہ مصنوعی عجیب و غریب جو چیز جہان کہین کیا تری کیا خشکی مین ملی ہی سب کو اس گھر مین لا کر رکھا ہی ÷ پھل پھول اور درختون کی ٹہنیان ہری ہری ÷ جانور چرند اور پرند نئے نئے ڈیل ڈول کے ÷ کیڑے مکوڑے اور تتنگے وغیرہ عجب عجب صورت شکل کے وہان شیشون کے اندر ایسے دوا کے عرقون مین رکھے ہین کہ گویا پھل پھول تو ابھی تازہ ٹوٹ کر آئے ہین اور جانور جیتے جاگتے بیٹھے ہوے ہین ÷ اسپتال کئی ایک بہت بڑے بڑے بنے ہین ÷ اسکول اور مدرسے اسقدر ہین کہ جسمین ہزارون لڑکے ساری دنیا کے علم سیکھتے ہین ÷ مِدِکَل کالِج مین لڑکون کو ڈاکٹری کا علم سکھایا جاتا ہی ÷ اور مُردون کا پیٹ چیر چیر کر دیکھایا جاتا ہی ÷ جب وہ پختہ اور ہوشیار ہو لیتے ہین تب ڈاکٹری کے کام پر مقرر کیے جاتے ہین ÷ اس کالج مین بھی وہان

شیشون مین عرقون کے اندر بڑے بڑے تعجب کی چیزین رکھی ہین
کہین تو دو دھڑ ایک سر اور کہین دو سر ایک دھڑ کا لڑکا رکھا ہی
اور کہین سارا بدن آدمی اور منہہ جانور کا ہی کسی شیشے مین سارا
بدن جانور اور منہہ آدمی کا ہی کسی شیشے کے اندر ما کے پیٹ مین
پہلے دن کے بچے کی جو صورت رہتی ہی اور پھر دن بدن جو جو
صورت بدلتی جاتی ہی وہ سب نو دن سے لیکر نو مہینے تک انول
نال سمیت رکھے ہوے ہین لڑکیون کے واسطے جدا اسکول بنے
ہین اب وہان کے امیرون نے آپسمین چندا کر کے ایک اسکول
ایسا طیار کیا ہی کہ اسمین سواے ہندون کے اور کسی قوم یا ذات
کے لڑکے نہین آنے پاتے کلکتے مین ٹکسال بھی لائق دیکھنے کے
ہی کیسی کیسی کلین دھوئین کی اسمین لگی ہوئی ہین اور کیسا اُس
کل کے بل سے خود بخود جلد سکہ طیار ہوجاتا ہی ایک کارخانے
مین جسکا نام گن فونڈری ہی اسی دھوئین کی کلون کے زور سے
توپین ڈھلتی ہین اور خراد پر چڑھتی ہین جنرل اکٹرلونی کے
مانومنٹ یعنے مینار پر جو کہ ایکسو پینسٹھ ۱۶۵ فٹ اونچا ہی چڑھنے سے

سارا شہر گویا ہتھیلی پر دکھائی دینے لگتا ہی + چڑھنے کے لیے
اُسکے اندر دو سو تیرہ ۲۱۳ سیڑھیان بنی ہین + سڑکین وہان کی سب
صاف اور چوڑی اور تمام رات روشن رہتی ہین + روشنی کا بندوبست
یہان بھی لندن کی طرح بھاپھ سے ہو گیا ہی + اور چھڑکاؤ کے واسطے
نہرون مین پانی لانے کو گنگا کے کنارے دھوئین کا پمپ یعنے
وہ کل جس سے پانی اوپر کو اٹھتا ہی لگا دیا ہی + جسطرح خزانے سے
نلون کی راہ فوارون مین پانی پہنچا کرتا ہی اسی طرح یہہ بھاپھ بھی اپنے
خزانے سے نلون کی راہ جابجا پہنچ جاتی ہی + اور جسطرح فوارے کے
منہہ سے پانی نکلا کرتا ہی اوسیطرح اسکے نلون کے منہہ سے بھاپھ کا
شعلہ نکلتا ہی اوسی سے روشنی ہوتی ہی + مفصل بیان اس بھاپھ کے
تیار کرنے کا اور نلون مین اوسکے تقسیم ہونے کا لندن کے بیان کے
ساتھہ ہوگا + یہان اسیقدر کفایت کریگا + لہر سمندر کی گنگا مین
کلکتے تک پہنچتی ہی اُسی کو جوار بھاٹھا کہتے ہین + جہاز بھی کلکتے تک
چلے آتے ہین + گوشت کھانے والون کی افراط کے باعث کوے
چیل اور ڈھیر گلے دبان بہت ہین + یہہ شہر گلا پانچ فٹ کا اونچا ہوتا ہے

اور پر اسکے پھیلنے سے پندرہ فٹ تک ناپے گئے ہین + کلکتے
سے آٹھہ کوس اُتر گنگا کے بائین کنارے پر بارکپور کی چھاونی
ہے + وہان بھی گورنر جنرل کے رہنے کا ایک مکان عالیشان اور
باغ عمدہ بنا ہے + کلکتے سے چھہ میل گوشۂ شمال و مشرق کی طرف
دمدمے مین توپخانہ رہتا ہے + یہہ بھی معلوم رکھنا چاہیے کہ شہر
کلکتے کا سُپریم گورنمنٹ کے تحت مین ہے + پرگنون کے لیے جج
مجسٹریٹ وغیرہ جدا مقرر ہین + اور وہ سب فورٹ ولیم کے
قلعے سے آدھہ کوس کے تفاوت پر علی پور مین کچہری کرتے ہین +
دوسرا ہوڑا جو بیس پرگنے کے پچھم طرف صدر مقام ہوڑا ہوڑا ۲
یعنے ہوڑا ٹھیک کلکتے کے سامنے گنگا پر بسا ہے + وہان کارخانہ
بارود کی میگزین کا ہے جو کہ دھوئین کی کل پر بنتی ہے + اور کل کے
کوٹھو اور آرے وغیرہ بھی کئی ایک کارخانے ہین + تیسرا بارا سات بارا سات ۳
جو بیس پرگنے کے اتر صدر مقام بارا سات کلکتے سے بارہ میل
گوشۂ شمال و مشرق کی طرف ہے + چوتھا ندیا بارا سات کے اتر ندیا ۴
اسکا صدر مقام کشن نگر کلکتے کے اتر ستاون میل کے تفاوت پر

بسا ہی + شہر ندیا یعنے نو دیپ گنگا کے کنارے اُس مقام پر ہی
جہان اُسکی دو نو دھارا جلنگھی اور بھاگیرتھی آپسمین مل گئی ہین +
لیکن اب وہ بردوان کے ضلع مین گنا جاتا ہی + وہان کے پنڈت لوگ
بنگالے مین نہایت مشہور اور بڑے معزز ہین + خصوصا علم منطق مین
تو اُنکا بڑا نام ہی + اسی ضلعے مین گوشۂ شمال و مغرب کی طرف بھاگیرتھی
کے کنارے مُرشد آباد کے دکھن تیئس میل پر پلاسی گانو ہی + جہان
لارڈ کلائو صاحب نے ۱۷۵۷ع مین بنگالے کے صوبہ دار نواب سراج
جسر ۵ الدولہ کو شکست دی تھی + پانچوان جسر ندیا کے پورب طرف ہی
آب و ہوا یہان کی بہت خراب + سندربن اسی ضلعے کے دکھن
حصے مین واقع ہی + صدر مقام اسکا جسر ہی + مُرلی بھی اسی کو کہتے ہین
باقرگنج ۶ کلکتے سے باسٹھہ میل گوشۂ شمال و مشرق کی جانب ہی + چھٹھا باقرگنج
جسر کے پورب رخ ہی + صدر مقام اسکا ۱۸۰۱ع مین باقرگنج سے
اُٹھ کر بریسال مین آگیا + وہ کلکتے سے سوا سو میل سیدھا
ناوکولی ۷ پورب کو گنگا کے ایک ٹاپو مین بسا ہی + ساتوان ناوکولی باقرگنج
کے پورب + صدر مقام بلوا کلکتے سے ایکسو اسّی میل پورب گوشۂ شمال

وشرق کو جھکتا ہوا میگھنا کے بائین کنارے واقع ہی + آٹھوان
فریدپور جسکو ڈھاکا جلالپور بھی کہتے ہین باقر گنج کے اُتر ہی + ڈھاکا
صدر مقام اسکا فریدپور کلکتے سے سوا سو میل گوشہ شمال وشرق کی
طرف بسا ہی + وہان سے اڑھائی کوس پدما ندی بہتی ہی + اسی
ضلعے مین ڈھاکے سے چار کوس گوشہ جنوب وشرق کی طرف
نراین گنج مین نمک کا بڑا روزگار ہوتا ہی + نوان ڈھاکا + ڈھاکا ڈھاکا
جلالپور کے پورب رخ ڈھاکے کا شہر جسکو جہانگیر نگر بھی کہتے ہین
کلکتے سے ایکسو اسی میل گوشہ شمال وشرق کی طرف بوڑھی گنگا کے
بائین کنارے پر بسا ہی + برسات کی موسم مین جب پانی کی باڑھ
آتی ہی تو ہر طرف اُسکے پانی ہی پانی دکھائی دیتا ہی + کسی زمانے مین
یہہ شہر بہت آباد اور صوبہ بنگالے کا حاکم نشین تھا + ابتک اُسکے گرد
نواح مین بہت سے کھنڈر پڑے ہین + اور ساٹھہ ہزار آدمی اس شہر
مین بستے ہین + یہان شایستہ خان کی صوبہ داری مین ایک روپے کا آٹھہ
من چاول بکتا تھا + خان مذکور جب ۱۶۸۹ سنہ مین وہان سے کوچ کرنے
لگا تو اُسنے شہر کا پچھم کا دروازہ تیغا کر کے اُسکے اوپر اس مضمون کا طلاق

لکھہ دیا کہ میرے بعد اس دروازے کو وہی صوبے دار کھولے کہ جو پھر
ایسا سستا اناج بکواسکے دسوان ترپرا + ڈھاکا اور اس ضلع کے ترپرا ۱۰
بیچ مین برمہپتر کا دریا جسکو وہان والے میگھنا کہتے ہین بہتا ہے +
اس ضلع کا نام اگلی تواریخون مین کہین کہین روشن آباد بھی لکھا ہے +
یہہ پورب مین ہندوستان کا سب سے بڑا ضلع ہے + اس سے آگے
پھر جنگل اور پہاڑ ہے + اس سے پرے برہما کا ملک بستا ہے + آدمی اس
ضلع کے جنکو بنگالی لوگ تپورا پکارتے ہین کچھہ جنگلی سے ہین + اکثر
زمین مین بلیان گاڑکر اسکے اوپر اپنے جھونپڑے بناتے ہین صورتین
انکی چینیون اور برہما والون سے بہت ملتی ہین + مذہب کا انکے کچھہ ٹھکانا
نہین + صدر مقام اس ضلع کا کومیلا ہے + وہ پہاڑ کے نزدیک گومتی
ندی کے بائین کنارے پر کلکتے کے پورب گوشہ شمال و مشرق کو جھکتا
ہوا دو سو میل کے تفاوت پر بسا ہے + گیارھوان چٹگرانو یعنی چٹگانو چٹگانو ۱۱
جسکو انگریز لوگ چٹگانگ اور فارسی مین چاٹگام کہتے ہین ترپرا کے گوشہ
جنوب و مشرق کی طرف ناف ندی تک چلا گیا ہے + یہہ ضلع بھی ہندوستان
کی سرحد پر ہے + اس سے پورب جنگل اور پہاڑ ہے + اور پھر اسکے آگے

بندیلکھنڈ کا ملک ہی + اس ضلع مین بستی کم ہی اور جنگل بہت + یہان کے
آدمی بھی ترٹرے اوالون کی طرح چھہ سات ہاتھہ لمبی بلّیان زمین مین
گاڑکر اسپر اپنے جھونپڑے بناتے ہین + اٹھواڑے مین ایک دو بار
کئی مقام پر ہاٹ یعنے بازار لگتا ہی + اسی جگہہ سب لوگ سودا سلف لین
دین کے لیے اکٹھا ہوتے ہین + مذہب کا اُنکے کچھہ ٹھکانا نہین + سب
چیز کھا جاتے ہین + شکاری لوگ اکثر ہاتھی مارکر اُسی کے گوشت پر گذارا
کرتے ہین + ہاتھی وہان کے جنگلون مین ترٹرا کی طرح افراط سے ہوتے
ہین + گرجن کا تیل جو کاٹھہ کی چیزون کو صاف اور چمکدار رکھتا ہی وہان
بہت بنتا ہی + آب ہوا خوب ہی صدر مقام اسلام آباد یعنے چٹگانو بائیس
ہزار آدمیون کی بستی ہی + کرن پھولی ندی کے داہنے کنارے کلکتّے کے
پورب تین سو میل پر بسا ہی + اُس سے چھپّن میل اُتر سیتا کنڈ ہندوؤن
کا ایک بڑا تیرتھہ ہی + پانی اسکا سدا گرم رہتا ہی + جو کوئی اُس پانی کے
پاس جلتی ہوئی بتی لیجاوے تو اُسکی بھاپ گورکھہ ڈبّی کیطرح باروت
سی بھبھک جاتی ہی + اُسی تعلقے کے علاقے مین بڑبوا کنڈ ہندوؤن کا
دوسرا تیرتھہ ہی + اُسمین پانی کے اوپر چولھے کی طرح سدا آگ جلا کرتی ہی +

جوالا مکھی اور گوہر کھرڈبی کا بیان اور وہان آگ کے جلنے اور بھبھکنے
کا باعث کانگڑے کے ضلع مین لکھا جاویگا + بارہوان سلہٹ جسکا اصلی سلہٹ ۱۲
نام شری ہٹ ہی شری ہاٹ کے اتر واقع ہی شاستر مین جینتس دیش لکھا ہی
وہ اسی کے آس پاس ہی + اس ضلع کے پورب اور دکھن کے حصے مین
جنگل اور پہاڑ ہین + اور باقی میدان کہ جو برسات کے موسم مین اکثر پانی سے
ڈوبا رہتا ہی یہان لوہے اور کوئلے کی کھان ہی + ان پہاڑون مین اکثر
کھسیئے لوگ بستے ہین + مضبوط ہوتے ہین اور ہتھیار انکے پاس تیر کمان
اور ننگی لمبی لمبی تلوارین اور ڈھالین جو کھوتی اتنی بڑی کہ جسمین مینہہ کے
وقت چھاتا لگانے کی بالکل حاجت نہ پڑے + ان لوگون مین وراثت
کا حق بڑی بہن کے لڑکے کو پہنچتا ہی + ڈھال اور ستیل پاٹی یہان کی برابر
کہین نہین بنائی جاتی + عمارت اس جگہہ بہت کم ہی + اکثر آدمی چھان
چھپرون مین رہتے ہین + صدر مقام اسکا سلہٹ کلکتے کے گوشہ
شمال و مشرق کی طرف کچھہ اوپر تین سو میل پر بسا ہی + سلہٹ سے ایکیس
کی راہ گوشہ شمال و مغرب کو بنڈوا نام ایک بستی ہی وہان سے نو میل
گوشہ شمال و مشرق کی طرف پہاڑ کے اندر ایک عجیب و غریب غار ہی +

دس فٹ سے لیکر اسی فٹ تک تو اونچا اور چوڑا ہی ÷ لمبان کی خبر نہین
کہ کسقدر ہی ÷ کیونکہ لوگ اُسکے اندر آدھہ کوس تک تو چلے گئے ہین اور
پھر وہان سے واپس آئے ہین ÷ سِلہٹ سے بائیس میل گوشہ شمال
و مشرق اُتر کو جھکتا ہوا جینتا پور پہلے ایک راجا کے دخل مین تھا ÷
چنانچہ سنہ ۲۲ مین وہان کے راجا کی بہن نے کالی کے سامنے نربل یعنی
آدمی کی قربانی چڑھانے کے واسطے ایک بنگالی کو پکڑ لانے کے لیے
اپنے کچھہ آدمی سرکاری عملداری مین بھیجے تھے ÷ لیکن قسمت بنگالیون
کی اچھی تھی کہ وہ سب آدمی گرفتار ہو کر قیدخانے مین داخل ہوئے ÷
مگر جب پھر سنہ ۳۵ مین وہان کے راجا نے تین آدمی سرکاری رعیت کو
اپنے علاقے کے اندر پکڑ کر کالی کے سامنے بل دے ہی دیا تب سرکار نے
اُس علاقے کو ضبط کر کے سِلہٹ مین ملا لیا ÷ اور راجا کی گذران کے
کچھار واسطے پنشن مقرر کر دیا ÷ تیرہوان[۱۳] کچھار یعنی ہیرمنب ÷ یہہ ضلع تین
طرف اُن پہاڑون سے گھرا ہی کہ جو آٹھہ آٹھہ ہزار فٹ تک اونچے
ہین ÷ اور میدان دلدل اور جھیلون سے بھرا ہی ÷ دکھن کے حصے مین
بڑا گھنا جنگل ہی ÷ لوہا کھان سے نکلتا ہی ÷ صدر مقام سِلچار ہی کلکتے سے

تین سو سیل گوشۂ شمال و مشرق کو نارک ندی کے بائین کنارے
ان سنگھہ ١٤ بساہی + چودہوان میمن سنگھہ سلہٹ کے پچھم + یہہ ضلع برہم پتر
کے دونو کنارون پر بستا ہی اور بہت سی ندیان اسمین جاری ہین +
برسات کے موسم مین قریب تمام ضلع کے ڈوبا رہتا ہی + صدر مقام اسکا
سونوارا جسکو نصیر آباد کہتے ہین برہم پتر کے داہنے کنارے کلکتے
١٥ سے اُتر گوشۂ شمال و مشرق کو جھکتا ہوا دو سو میل پر ہی + پندرہوان تپرا
جسکے اُتر واقع ہی + اسکا صدر مقام تپرا کلکتے سے ایکسو چھتیس میل
اہی ١٦ اُتر گوشۂ شمال و مشرق کو جھکتا ہوا ہی + سولہوان راجشاہی تپرا کے
گوشۂ شمال و مغرب کی طرف واقع ہی + اس ضلع کے اندر گئی دھارا
گنگا کی اور دوسری ندیان بھی بہتی ہین + اور برسات مین پانی ہی پانی
ہو جاتا ہی + صدر مقام اسکا نوبیا کلکتے سے ایکسو تئیس میل اُتر گنگا کے
١٧ بائین کنارے پر بسا ہی + سترہوان بگرا راجشاہی کے گوشۂ شمال و
مشرق کی طرف واقع ہی + صدر مقام اسکا بگرا کلکتے سے ایکسو
پچھتر میل اُتر ذرہ سا گوشۂ شمال و مشرق کو جھکتا ہوا ہی + اٹھارہوان
پورہ ١٨ رنگ پور بگرا کے اُتر واقع ہی + اس ضلع مین برہم پتر تیستھا اور

گر تو یا وغیرہ کئی ندیان بہتی ہین + اور گوشہ شمال و مشرق کیطرف
جھیلین بھی ہین + گرمی کم پڑتی ہی + بلکہ پوربی حصے مین تو لوح بالکل
نہین چلتی + + بہتیرے آدمی اُس ضلع مین آٹا پیسنے کی ترکیب نجانے
کے باعث گیہون کو بھی چاول کی طرح اُبال کر کھاتے ہین + عمارتین
وہان بہت کم + بلکہ بڑے بڑے آدمی امیر اور مہاجن لوگ بھی گھانس
پھوس کے بنگلون مین رہتے ہین + جنگل بھی وہان ایسے ایسے ہین
کہ جن مین ہاتھی اور گینڈے انیڈتے پھرتے ہین + صدر مقام اس ضلع
کا رنگ پور کلکتے سے دو سو چالیس میل اُتر ذرہ گوشہ شمال و مشرق
کو جھکتا ہوا ہی + انیسوان دِناج پور رنگ پور کے پچھم ہی + ندیان
اس ضلع مین اسقدر ہین کہ گانو گانو ناوین اور ڈونگیان گھومتی
ہین + لیکن برسات مین اکثر جگہہ جو پانی بند رہجاتا ہی اور بہت سے
تالاب جو کہ بے مرمت پڑے ہوئے ہین اُنکا گرمیون مین سوکھنا
اور سڑجانا بُرا ہوتا ہی + صدر مقام اسکا دِناج پور کلکتے کے ٹھیک
اُتر سوا دو سو میل پُورن بابا ندی کے کنارے تخمینا تیس ہزار آدمیون
کی بستی ہی + بیسوان پُرنیا دِناج پور کے پچھم ہی + مورنگ کا پہاڑ

اور جنگل اِس ضلع کے اُتر پڑتا ہی + اُسکو سنسکرت مین کِرات دیش
لکھا ہی + برسات مین اِس ضلع کی زمین قریب نصف کے پانی مین
ڈوب جاتی ہی + زمینداروں کو وہان اپنی کھیتی کا بچاو ہاتھیون سے
بہت کرنا پڑتا ہی + وہان جب انگریزون کی نئی عملداری ہوئی تھی
تو نوکرون نے اُن سے یہہ مشہور کردیا کہ صاحب یہان رات کو لوگ مر دے
رُپے اور کپڑے اُٹھا لیجایا کرتی ہی اِسی بہانے سے لوگون نے بہتیرے
چیزین چُرا لین + اِس ضلع مین گائے بھینس بہت ہوتی ہین اور
مُورنگ کے جنگل مین جانورون کے لیے چرائی کا بڑا آرام ہی +
صدر مقام اسکا پُرنیا کلکتے سے اڑھائی سو ۲۵۰ میل اُتر گوشۂ شمال و
مغرب کو ذرہ جھکتا ہوا ہی + وسعت مین اگرچہ نو ۹ میل مربع بسا ہی لیکن
آدمی اسکے اندر چالیس ہزار ۴۰ سے زیادہ نہین ہین + جو لوگ کُلین نہین
ہوتے وے وہان کُلین یعنی خاندانی بننے کے لیے اپنی بیٹیون کو کُلینون
کے ساتھ بیاہنے مین بڑا روپیہ خرچ کرتے ہین بلکہ کبھی کبھی بیٹی مرتی ہوت
اور جان بلب کے ساتھ بھی بیاہ دیتے ہین کہ جسمین پھر اُسکے بھائیون
کا بیاہ کُلینون کے ساتھ ہوسکے یا غیر کُلینون کی لڑکی لینے مین روپیہ

سے ملے ÷ اکیسوان مالدہ پرگنا کے دکھن طرف صدر مقام مالدہ
کلکتے سے ایکسو اسی میل اُتر مہانند ندی کے کنارے تخمینا بیس
ہزار آدمیون کی بستی ہی ÷ گوڑ کا شہر جو کسی زمانے مین بنگالے کا
دار السلطنت تھا مالدہ سے نو دس میل دکھن گنگا کے کنارے بستا تھا
اب گنگا کی دھارا وہان سے چار پانچ کوس ہٹ گئی ہی ÷ شہر کی جگہہ
پر کھنڈر اور جنگلی درخت کھڑے ہوے ہین ÷ اکبر بادشاہ کے باپ
ہمایون نے اس شہر کا نام جنت آباد رکھا تھا ÷ اگلے زمانے کا
نام اسکا لکشمناوتی عرف لکھنوتی ہی ÷ کھنڈر اسکے اتبک بیس
میل مربع نظر پڑتے ہین ÷ اور اسمین ایک مینار زمین سے اٹھتر
فٹ کا اونچا موجود ہی ÷ بائیسوان مرشدآباد مالدہ کے دکھن آب مرشد
وہوا وہان کی خراب صدر مقام مرشدآباد بھاگیرتھی کے بائین
کنارے ایکسو بیس میل کلکتے سے اُتر بسا ہی ÷ پہلے اس شہر کا نام مقصود
آباد تھا ÷ سنہ ۱۷۰۴ مین بنگالے کے ناظم مرشد قلی خان نے اسکا
نام مرشدآباد رکھا ÷ اور صوبہ بنگ کا صدر مقام بنایا ÷ یہ صوبہ بہار
سے لیکے پورب برہمپترا کی سرحد تک چلا گیا ہی ÷ اب بھی نواب ناظم جو

پندرہ لاکھہ روپیہ سال سرکار سے پنشن پاتا ہی اسی شہر مین رہتا ہی
+ اُسنے ایک کوٹھی انگریزی قطع کی اپنے رہنے کے واسطے وہان
بہت عمدہ بنائی ہی + کہتے ہین کہ اُسکی طیّاری مین اٹھارہ لاکھہ
روپیہ خرچ ہوا ہی + اس شہر مین قریب ڈیڑہ لاکھہ آدمی کے بستے ہین +
مُرشدآباد سے چھہ میل دکھن بھاگیرتھی کے بائین کنارے بہرام پور
کی چھاونی ہی + تیئیسوان بیربھوم مُرشدآباد کے پچھم طرف واقع ہی + برم ۲۳
اِس ضلع مین کوئلے اور لوہے کی کھان ہی + صدر مقام اِسکا سیوڑی
کلکتے سے ایکسو اُسی میل اُتّر گوشہ شمال و مغرب کو جھکتا ہوا ہی + وہان
سے ساٹھہ میل گوشہ شمال و مغرب کی طرف جھارکھنڈ کے بیچ دیوگڈھہ
مین بیجناتھہ مہادیو کا مشہور مندر ہی + شیوراتری کو اُسمین بڑا میلا
ہوتا ہی + ہزاروں کانوڑیے گنگا سے مہادیو کے واسطے گنگا
جل لاتے ہین + پندرہ میل پچھم ناگور کا پرانا شہر ویران پڑا ہوا ہی +
اُس سے سات میل پر بکلیسر مین گرم پانی کا ایک سوتا جاری ہی +
اُسمین گندھک کا اثر ہی اور تھرمامیٹر اُسکے اندر ڈبانے سے ایکسو باون
درجے چڑھہ جاتا ہی جاننا چاہیے کہ گرمی کا اندازہ معلوم کرنے کے واسطے

یہہ تھرمامیٹر خوب چیز ہی + پتلی اور لمبی گردن کی ایک شیشی مین پارا
بھرا رہتا ہی + منہہ اُس شیشی کا بالکل بند اور گردن اُوسکی ہوا سے خالی
ہوتی ہی + اور اُس شیشی کے بیچ ایک پتری پیتل کی ایکسو بارہ ۱۱۲
حصّون کے خطون مین تقسیم کی ہوئی لگی رہتی ہی + پارے کی خاصیت
ہی کہ گرمی سے پھیلتا ہی اور سردی سے سکڑ جاتا ہی اسلیے وہ پارا جسقدر
پھیل کر یعنے بلند ہوکر جتنے درجے تک اُس شیشی کے اندر چڑھہ جاوے
اُتنے ہی درجے تک کی گرمی سمجھہ لینا چاہیے + بس بغیر تھرمامیٹر کے
ہرگز کوئی یہہ بات کبھی نہین بتا سکتا کہ ایک جگہہ سے دوسری جگہہ
مین کسقدر کم یا زیادہ گرمی ہی رستیوبری سے قریب بتیس میل کے گوشۂ
جنوب و مغرب کو ننگل نوبر کے پاس ایک جگہہ زمین مین کوئلے کی
کھان ہی تیس ۳۰ سیڑھیان اُتر کر اُسکے اندر جانا ہوتا ہی + زمین کے
نیچے سُرنگ کی طرح آدھہ آدھہ کوس تک ہر طرف کھان کھودتے
چلے گئے ہین + اور اُن سُرنگون مین جگہہ جگہہ پر بڑے بڑے موکھے
رکھے ہین + اُنھین موکھون کی راہ سے جسطرح کوے مین سے پانی
کھینچا جاتا ہی اُسی طور پر لوہے کی چرخیون سے کھدا ہوا کوئلا کھینچ لیتے

ہین + + کھان کے اندر اگرچہ اندھیرا رہتا ہی لیکن اُسکی زمین
سیدھی اونچی چوڑی اور صاف ایسی بنائی جاتی ہی کہ اگر آدمی بغیر
مشعل کے بھی اُسکے اندر چلا جاوے تو ٹھوکر اور ٹکر کہین نہ کھاوے
+ وہان کئی سو آدمی سرکار کی طرف سے کویلا کھودا کرتے ہین +
اور ہر سال چار پانچ لاکھ من کویلا نکل آیا کرتا ہی + کھان کے اندر
جو سوتون سے پانی نکلتا ہی اُسکو باہر کرنے کے لیے ایک کل دھوئین
کی لگائی گئی ہی + دس بارہ ۱۲ کوس کے گھیرے مین اور بھی اسی طرح
برذوان ۲۴ کی کئی کھان ہین + وہ جگہہ قابل دیکھنے کے ہی + چوبیسوان ۲۴ برذوان
بنیر بھوم کے دکھن ہی + صحیح نام اسکا برذھمان اسم باسمی ہی +
زمین وہان کی نہایت زرخیز اور اُپجاؤ ہی + یہان تک کہ بنارس
سے اُتر کر برذوان سا آباد اور اُپجاؤ ضلع تو دنیا مین کوئی دوسرا
نہین دکھائی دیتا + اوسط نکالنے سے فی میل مربع وہان چھہ سو
آدمی کی بستی پڑتی ہی + صدر مقام اسکا برذوان کلکتے سے ساٹھہ ۶۰
میل گوشہ شمال و مغرب کی طرف تخمیناً ساٹھہ ۶۰ ہزار آدمی کی بستی ہی + مکان
اور عمارتین وہان کے راجانے بہت نفیس نفیس بنائی ہین + پانکیش

کی کوٹھی اور گلاب باغ دیکھنے کے لائق ہی ٭ اُسکی تیاری مین راجا
نے اپنے حوصلے بموجب کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا ٭ وہان کے
لوگ کہتے ہین کہ یہہ گلاب باغ لنڈن کے ہیڈپارک کی نقل بنایا
گیا ہی ٭ حقیقت مین انگریزی طور کے مکانات اس طیاری اور
صفائی کے ساتھہ اب اس گرد نواح مین اور کہین نہین دکھائی دینگے
٭ پچیسوان ۲۵ ہُگلی بردوان کے گوشۂ جنوب و مشرق کو واقع ہی ٭
اس ضلع مین بھی کویلے کی کھان ہی ٭ صدر مقام ہُگلی بھاگیرتھی کے
داہنے کنارے پر کلکتے سے چھبیس ۲۶ میل اُتر کو بسا ہی ٭ وہان مُرشدآباد
کے نواب کے ایک رشتے دار نے ایک امام باڑا بناکر اسکے
خرچ کے واسطے کچھہ زمین معاف کردی تھی ٭ لیکن آمدنی زمین کی
وہان کے متولی ہضم کرجاتے تھے ٭ اسلیے سرکار نے اپنی طرف
سے ایسا بندوبست کردیا کہ اُس زمین کی آمدنی سے امام باڑا بھی
خوب طیار رہتا ہی اور ایک اسپتال اور دو بڑے مدرسے مقرر
ہوگئے ہین ٭ چھبیسوان ۲۶ مِدنِیپُور ہُگلی ادھر اسکے گوشۂ جنوب
و مغرب کو واقع ہی ٭ آدمی اس ضلع کے بڑے سُست اور کاہل

اور مغلس قلانچ ہین + صدر مقام رنیدنی پور کلکتے سے انھتر میل پچھم ذرہ گوشہ جنوب و مغرب کو جھکتا بسا ہی + ستائیسوان بلیشور عرف بلاسور رنیدنی پور کے دکھن طرف ہی + نمک اس ضلع مین ایک لاکھ روپیہ سال سے زیادہ کا بنایا جاتا ہی + لوھے کی کھان بھی اسمین ہی + صدر مقام بلاسور کلکتے سے ایکسو چالیس میل دکھن گوشہ جنوب و مغرب کو جھکتا ہوا بوڑھی بلنگ ندی کے داہنے کنارے سمندر سے آٹھ میل کے فاصلے پر بسا ہی + کسی زمانے مین جب سرکار کمپنی کی طرف سے وہان سوداگری کا کارخانہ جاری تھا اور فرانسیس ڈنمارک اور ڈچ لوگ بھی دوکان اور کوٹھیان رکھتے تھے تو بہت آباد تھا لیکن اب بالکل بیرونق ہی + وہان کے آدمی شراب نہایت پیتے ہین + اور جو لوگ شراب سے پرہیز رکھتے ہین وہ افیون کھاتے ہین + اٹھائیسوان کٹک بلاسور کے دکھن سنسکرت مین اسکا نام اتکل دیش ہی + بادشاہی وقت مین یہہ ضلع اپنے آس پاس کے ضلعون کے ساتھ بنگالے کی سرحد تک صوبہ اڑیسہ لکھا جاتا تھا + باغ یہان اچھے

نہین لگائے جا سکتے ہین + اِس ضلع مین کہین کہین لوہا اور
پہاڑی ندیونکا بالو دہونے سے کچھہ سونا بھی ملتا ہی + سمندر کے
کنارے نمک بہت بنایا جاتا ہی یہہ ضلع دس کوس تک سمندر کے
کنارے نیچا اور جنگل سے بھرا ہی + اور جب سمندر سے تمّا آتا ہی
تو سارا جنگل ڈوب جاتا ہی + اور پھر دس کوس تک آبادی +
اُس سے آگے پچھم کو پہاڑ اور جنگل ہی + پہاڑ سب سے بڑا دو
ہزار فٹ تک سمندر سے اونچا ہی + صدر مقام کٹک نبے ہزار
آدمی کی بستی ہی + کلکتّے سے اڑھائی سو میل دکھن گوشہ جنوب
و مغرب کو جھکتا ہوا مہانَدی کے کنارے پر بسا ہی + قلعہ بارہ بھٹی
کا شہر سے آدھہ کوس پر بنا ہی + گرد اُسکے اسّی گز چوڑی خندق
ہی + اُنتیسواں گھرا یعنے پُری کٹک سے دکھن طرف چلکا جھیل
تک چلا گیا ہی + صدر مقام پُرشوتم پُری یعنے جگناتھہ کلکتّے سے
تین سو میل گوشہ جنوب و مغرب دکھن کو جھکتا ہوا سمندر کے کنارے
بسا ہی + اُسمین جگنّاتھہ کا مندر کچھہ کم دو سو پچیس گز لمبا اور اتنا ہی
چوڑا بنا ہی + اور ایک اونچی سنگین دیوار کا احاطہ گھرا ہی + اُسکے اندر دو

مندر سٹھہ گز کا اونچا کھڑا ہی + اس بڑے مندر کے سوا جس مین
جگناتھہ براجتے ہین اُس حاطے کے اندر اور بھی مندر بہت سے
دیوتاؤن کے ہین + اس جگناتھہ کے مندر کو راجا اَنگ بھیم دیو
نے بنایا ہی + یہہ راجا ۱۱۷۴ عیسوی مین اُڑیسا کی گدی پر بیٹھا تھا +
جگناتھہ کے رتھہ کے پہیے کے نیچے دب کر مرجانا ہندو لوگ نہایت
ثواب جانتے ہین + اور سابق مین کتنے ہی لوگون نے اس طور پر
اپنی جان دے ڈالی ہی + کٹک سے جگناتھہ جاتے ہوے سولہ ۱۶
میل پر کُھردا کی طرف جھاڑی مین ایک اونچا سا برج دکھائی دیتا ہی +
وہان سے دو تین کوس بھوانیشور کا اُجڑا ہوا شہر ہی + وہان کے لوگ
کہتے ہین کہ کسی زمانے مین اسکے اندر سات ہزار مندر اور ایک کروڑ ۱۰۰۰۰۰۰۰
لنگ مہادیو کے تھے + اب بھی اُسمین بہت سے مندر ٹوٹے
پھوٹے پڑے ہوے ہین + ایک مندر اُسمین ایکسو اسی ۱۸۰ فٹ کا
اونچا ہی + اور ایک لنگ بھی مہادیو کا وہان چالیس ۴۰ فٹ سے کم
نہین ہی + بھوانیشور سے پانچ میل پچھم کھنڈگری کے پہاڑ مین کئی
جگہہ پتھر کاٹ کاٹ کر گوشۂ عبادت کے غار بنائے ہین + اُن مین سے

ایک غار پر اگلے وقت کے ہندی حرف بھی کھدے ہوئے ہین ٭
اگلے زمانے کے ٹوٹے پھوٹے مندرون کے دیوار پا کھے وغیرہ اور
جَین مَت کی مورتین وہان بہت سی پڑی ہین ٭ اور راجا لِلِت اِندر
کیسرِی کے محلون کے نشان بھی اب تک وہان موجود ہین ٭ اور
اب تھوڑے روز سے وہان پہاڑ کی چوٹی پر ایک نیا مندر پارسناتھ
کا بنایا گیا ہے ٭ کَٹَک سے پینتیس ۳۵ میل اُتر گوشہ شمال و مشرق کو جھکتا ہوا
بَیتَرنی ندی کے داہنے کنارے جہاز پور مین جو پُرانے مندر
اور مورتین کہ اب تک باقی ہین اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مقام کسی زمانے
مین بڑا مشہور اور ہندؤن کا تیرتھ تھا ٭ جگنّاتھ سے اٹھارہ ۱۸ میل
اُتر سمندر کے کنارے کَنارَک گانو کے پاس ایک پُرانا اگلے زمانے کا
سورج کا مندر ٹوٹا ہوا بہت بڑا اور نہایت عجیب و غریب ہے ٭ اِس
مندر کو ۱۲۴۱ سنہ عیسوی مین راجا نرسنگھہ دیو لنگورے نے بنایا تھا ٭
اسکی طیاری مین بارہ ۱۲ برس کی آمدنی اُڑیسہ کی خرچ ہوئی تھی ٭
اگرچہ چوٹی اسکی بالکل گر پڑی ہے لیکن پھر بھی جسقدر باقی ہے وہ سوا سو ۱۲۵
فٹ کے قریب اونچا ہوگا ٭ کہتے ہین کہ کسی زمانے مین اسکے اوپر

ایک ٹکڑا سنگ مقناطیس کا اتنا بڑا لگا ہوا تھا کہ لوہے کے کیل
کانٹے والے جہازونکو جو اُس طرف سے نکلتے تھے کنارے پر
کھینچ لیتا تھا ÷ اُسکا جگموہن یعنے سبھا منڈپ ساٹھ فٹ لمبا اور
اتنا ہی چوڑا اور اونچا ہے ÷ دیواروں کا دَل بیس فٹ تک کا موجود
ہے ÷ یہہ مندر نرے پتھرون کا بنا ہوا ہے اُنھین لوہے سے آپس مین
جڑ دیا ہے ÷ اور اسمین عورت مرد اور جانورون کی تصویرین اور بیل بوٹے
ڑا ۳۰ بڑی کاریگری کے ساتھہ تراشے ہین ÷ تیسوان بانکڑا بردوان
کے پچھم طرف ہے ÷ کوئیلے کی کھان وہان بھی ہے ÷ صدر مقام بانکڑا
گنگا تٹ سے ایکسو میل پچھم گوشہ شمال و مغرب کو جھکتا ہوا ہے ÷ وہان
سرکار کیطرف سے مسافرون کے واسطے ایک سرا بنائی گئی ہے ÷
پور ۳۱ اکتیسوان بھاگلپور مرشدآباد کے گوشہ شمال و مغرب کی طرف ہے ÷
بندھ کے پہاڑ پورب مین اسی ضلع تک ہین ÷ یہان سے پھر
دکھن کو مڑ گئے ہین ÷ ایک قسم کی کھریا مٹی اس پہاڑ مین افراط
سے ہوتی ہے ÷ اور اکثر وہان کی عورتین جب حمل سے ہوتی ہین تو یہہ
مٹی کھاتی ہین ÷ صدر مقام اسکا بھاگلپور پانچ ہزار گھر کی بستی

کلکتے سے دو سو پچیس ۲۲۵ میل اُتر گوشہ شمال و مغرب کو جھکتا ہوا گنگا کے
داہنے کنارے پر کوس بھر کے فاصلے سے بسا ہی + وہان سے ساٹھہ
میل کے تفاوت پر راج محل پورب دکھن کو ذرہ جھکتا ہوا گنگا کے داہنے
کنارے تیس ہزار ۳۰۰۰۰ آدمی کی بستی ہی + اُسکے اندر مکانات بادشاہی جو کہ گنگا
کے کنارے اچھے اور عمدہ بنے تھے اب سب کے سب ٹوٹے پڑے
ہوے ہین + بھاگلپور سے دو ۲ منزل دکھن جنگل کے اندر آدھہ کوس
بلند مندرگر پہاڑ پر ہندو کا ایک قدیم تیرتھہ ہی + وہان برسات مین
پہاڑ اور پانی کے جھرنے بڑی کیفیت دکھلاتے ہین + وہان کے
لوگ کہتے ہین کہ اِس پہاڑ سے دیوتاؤن نے سمندر کو دہی کی طرح متھہ ڈالا
منگیر
تھا + بتیسوان ۳۲ مُنگیر بھاگلپور کے پچھم رخ ہی + صدر مقام اُسکا منگیر
جسکا اصلی نام مُدگری کلکتے سے اڑھائی سو میل اتر گوشہ شمال و مغرب
کو جھکتا ہوا گنگا کے داہنے کنارے پر بسا ہی + قلعہ وہان کا مضبوط تھا
لیکن اب بے مرمت اور ٹوٹا پھوٹا پڑا ہی + بندوق پستول چھری اور کانٹا
وغیرہ لوہے کی انگریزی چیزین وہان اچھی اور سستی بنائی جاتی ہین +
یہہ شہر صوبہ بنگالہ کی سرحد پر واقع ہی + اسکے پچھم صوبہ بہار شروع ہوتا ہی

منگیرے سے پانچ میل پورب شیتا کنڈ کا گرم سوتا ہی اٹھارہ فٹ مربع پختہ اینٹ کا ایک حوض بنا ہوا ہی اُسی کے اندر کئی جگہہ پانی کے نیچے سے بلبلے اٹھا کرتے ہین اور جہان بلبلے اُٹھتے ہین وہان پانی زیادہ گرم رہتا ہی پانی اُسکا خوب صاف ہی اُسکے اندر تھرمامیٹر ڈبانے سے ایکسو چھتیس ۱۳۶ درجے تک پارا اُٹھتا ہی اور بھی کئی گرم سوتے اس طور کے اُس گردنواح مین ہین تینتیسوان ۳۳ بہار منگیرے کے پچھم کو واقع ہی دکھن کے حصّے مین پہاڑ ہین افیون اس ضلع مین بہت ہوتی ہی اور چاول باسمتی بھی اچھا پیدا ہوتا ہی وہان گوالون کے درمیان عجب ایک رسم جاری ہی کہ دیوالی کے روز ایک سور کے پانو باندھکر اُسکو میدان مین چھوڑ دیتے ہین اور پھر اُسکو اپنے گائے بیلون کے پانو تلے روندواتے ہین یہان تک کہ وہ مرجاتا ہی تب اُسکو کھا جاتے ہین اسی تماشے کا وہان ایک میلا ہوا کرتا ہی اس ضلع مین کہان ابرک بلور گیرو لوہا سنگ موسا اور عقیق کی ہی صدر مقام گیا ہندوکا بڑا تیرتھ کلکتے سے دو سو نواسی ۲۸۹ میل گوشہ شمال و مغرب کو پھلگو ندی کے بائین کنارے بسا ہی ہندو کا یہہ پورا عقیدہ ہی کہ یہہ پھلگو

بہار ۳۳

ندی کبھی دودھ کی بھی بہ جایا کرتی ہی + باعث اسکا ایسا معلوم ہوتا
ہی کہ شاید اُسکے کراروں کے ٹوٹنے سے کبھی کبھی کھریا مٹی اسقدر پانی
کے ساتھ مل جاتی ہی کہ وہ بالکل دودھ سا دکھائی دیتا ہی + یہہ بات کچھ
پھلگو پر منحصر نہین بلکہ جس ندی کے کنارے پر یا تھاہ مین کھریا کا اثر ہی
اُسی مین یہہ بات ہو جایا کرتی ہی + ہم دودھ اُسکو کہینگے جس سے
مکھن نکلے + قدیم شہر گیا کا جس مین گیاوال برہمن رہتے ہین ایک
پتھریلی بلندی پر پھلگو ندی اور ایک پہاڑی کے بیچ مین بسا ہی + اور
صاحب گنج جہان بازار ہی اور بیپاری لوگ رہتے ہین رام شلا کی پہاڑی
کے دکھن اور شہر کے اُتر پھلگو کے کنارے میدان مین ہی + ان دونون
کے بیچ مین انگریزون کے بنگلے ہین + شہر کی گلیان نہایت تنگ
غلیظ اور اونچی نیچی ہین + اور جابجا بیچ مین پتھر کے ڈھوکے پڑے ہین +
پتھرون کے تپنے سے اور پھلگو کا بالو دھکنے کے باعث گرمی وہان
شدت کی ہوتی ہی + پھلگو کے کنارے کشن دیو دوارک کا ایک مندر ہی +
اُس مندر کے بیچ مین گنبد جسمین چرن کا نشان ہی چاندی سے منڈھا
ہی + اُسکے پاس ہی ایک مندر مین پنڈری کاکش کی مورت ہی + اُس

مورت کا پتھر ہاتھ کا دھکّا لگنے سے دھات کی سی آواز دیتا ہی + ہندو
اُسکو بھی ایک کرامات سمجھتے ہین + یہہ نہین جانتے کہ جیَن مین ایسا
بھی ایک پتھر ہوتا ہی کہ اُسے بجانے سے رنگ برنگ کے سُر نکلتے ہین +
آدمی گیّا مین سب ملاکر قریب ایک لاکھ کے بستے ہین + گیاوال
برہمن آگے جاتریون پر بڑی زیادتی کیا کرتے تھے اب بھی اکثر
آدمیون سے جو کچھ وہ بیچارے اپنے گھر سے لاتے ہین سب لے لیوا کر
آیندہ کے واسطے تمسک لکھوا لیتے ہین + بہار تین ہزار آدمی کی بستی
گیا سے چالیس میل گوشہ شمال و مشرق کی طرف ہی + مسلمان بادشاہون
کے وقت مین اسی شہر کے نام سے یہہ صوبہ جو کہ صوبۂ الہ آباد اور بنگالے
کے بیچ مین واقع ہی پکارا جاتا تھا + سنسکرت مین اسکے دکھن حصے کو
مگدھ اور اُتر حصے کو متھلا کہتے ہین + کسی زمانے مین اسکے آس پاس
بَودھ لوگون کے بڑے بڑے تیرتھ تھے + وہ لوگ بہار اُس جگہہ کو
بولتے ہین + کہ جہان اُس مذہب کے فقیرون کے رہنے کیواسطے
متھ اور دھرم شالا رہے + بلکہ اُسی متھ اور دھرم شالے کا نام بہار ہی +
اب بھی اِس ضلع مین ہر ایک جگہہ بَودھ لوگون کے مکان اور مندرون کے بھی

نشان موجود ہین * اور ہر طرف اُنکی مورتین ٹوٹی پھوٹی ڈھیر کی
ڈھیر نظر آتی ہین * بلکہ جین مت اور بشنو مت کے لوگون نے بھی
وہان اپنے مندرون مین کتنی ہی مورتین بودھ مت کی اُٹھا کر رکھ
لی ہین * برابر کے پہاڑون مین جو کہ گیا سے سات کوس ہی فقیرون
کے رہنے کے واسطے پتھر کاٹ کاٹ کر اچھے نفیس غار گوشہ
عبادت بنے ہوئے ہین * اُن مین اُس زمانے کے کھدے ہوے
حرف بھی اب تک موجود ہین * الغرض یہہ تمام نشان بودھ مت
کی قدامت کے دیکھنے لائق ہین * بُدھ گیا مین جو کہ گیا سے آٹھ
میل ہی ایک پُرانے بُدھ کے مندر کے پیچھے پیپل کا درخت ہی *
برہمن اُسکو برہما کے ہاتھ کا لگایا ہوا سمجھتے ہین اور بُدھ کے مذہب
والے اُسکو سنگل دیپ کے راجا دُگدھ کامنی کا لگایا ہوا کہتے ہین
* اس پیڑ کو کچھ کم دو ہزار تین [۲۳] سو برس کا پُرانا اور اس مقام کو نافِ زمین
بتلاتے ہین * دیکھنے مین تو یہہ درخت کوئی ڈیڑھ سو برس کا پُرانا
معلوم دیتا ہی لیکن یہہ ہو سکتا ہے کہ اسی مقام پر پہلے کوئی دوسرا پیپل
کا درخت رہا ہو * پہاڑ سے سولہ [۱۶] میل دکھن پہاڑون کی جڑ مین راجگرہ

نام ایک چھوٹی سی بستی ہی جسکو لوگ جراسندھ کا تختگاہ بتاتے ہین
اور پہاڑون کے اندر اُسکے مکان اور اُس میدان کا جہان وہ بھیم
کے ہاتھہ سے مارا گیا تھا نشان دیتے ہین البتہ وہان کے مکانات
کے نشان اور قلعہ اور شہر پناہ کی ٹوٹی ہوئی پرانی دیوار اور برجون کے
دیکھنے سے جو کہ پہاڑون کے اوپر دس میل کے گھیرے مین نمودار
ہین معلوم ہوتا ہی کہ راجگرہ کسی زمانے مین بیشک بہت بڑا شہر بستا
تھا یہہ جگہہ جین اور شیو دونو مذہب والونکا تیرتھہ ہی جین لوگون
کے تو پانچون پہاڑون پہ پانچ مندر بنے ہین اور شیو کے مذہب کے
گرم اور سرد کنڈون مین جنکی وہان افراط ہی نہاتے ہین اور اپنے
طریق کے دیوتون مین درشن کرتے ہین گرم کنڈ کے پاس ایک غار
گوشۂ عبادت اُسی طور پر جیسے براڑ کے پہاڑ مین ہین پتھر کاٹ کر
فقیرون کے رہنے کے واسطے بنایا گیا ہی وہان کے اکثر
بیوقوف اسکو سون بھنڈار بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ اسمین جراسندھ
کی دولت گڑی ہوئی ہی راجگرہ سے پندرہ میل گنڈل نور رکمنی
کا جنم استھان ایک گانو بستا ہی وہان بھی بدھہ کی مورتین اور

اگلے زمانے کی عمارتوں کے نشان ابتک بہت سے موجود ہین ✤

پٹنا چونتیسوان[۳۴] پٹنا یعنے عظیم آباد بہار کے پچھم طرف گوشہ شمال و مغرب

کو جھکتا ہوا واقع ہی ✤ اسکا صدر مقام پٹنا کلکتے سے تین سو بیس[۳۲۰]

میل گوشہ شمال و مغرب کو گنگا کے داہنے کنارے پر بسا ہی ✤ اور

کنارے ہی کنارے نو میل تک چلا گیا ہی ✤ لیکن بستی بہت دور

دور پر ہی ✤ اگرچہ اگلی سی آبادی اسکی اب نہین رہی پھر بھی ایک

لاکھہ آدمی سے زیادہ اسمین ہین ✤ بازار تو چوڑا ہی مگر گلیان تنگ

برسات مین کیچڑ اور خشکی مین گرد رہا کرتی ہی ✤ سرکار نے وہان

بہت دنون سے ایک گودام چاول رکھنے کیواسطے جسکو وہان کے

لوگ گول گھر کہتے ہین گنبد دار یعنے اوندھی ہانڈی کی صورت کا بنایا

ہی ✤ اب اسکے اندر سپاہیونکا اسباب رکھا رہتا ہی ✤ اس گنبد کے

اندر آواز خوب گونجتی ہی ✤ چڑھنے کو باہر سے دو طرفہ سیڑھیان لگی ہوئی

ہین ✤ برہمن وہان کے ایک مورت کو پٹن شوری دیبی کہکر پوجتے ہین

لیکن اصل مین وہ مورت بدھ کی معلوم ہوتی ہی ✤ ہرمندر وہان ایک

تیرتھہ سکھون کا ہی ✤ کہتے ہین کہ انکا نامی گرو گوبند سنگھہ اسی جگہہ پیدا

ہوا تھا + ایک مقبرہ وہان شاہ ارزانی کا بھی مسلمانون کی زیارت گاہ
ہی + یہہ شہر بدھ کے مذہب والے گپت راجاؤن کے زمانے مین
نہایت شان شوکت کے ساتھہ رونق رکھتا تھا + مگدھ دیش کا بلکہ
تمام ہندوستان کا دار السلطنت تھا + پاٹلی پتر اور پدماوتی اور کسم پور
یہہ سب نام اسی شہر کے تھے + اس زمانے مین یونان کے رہنے والون
نے اس شہر کو دس میل لمبا اور چونسٹھہ دروازون کا شہر لکھا ہی + شاستر
مین پاٹلی پتر کو لکھا ہی کہ سون ندی کے سنگم پر ہی + اس سے ثابت ہوتا
ہی کہ سون ندی اس زمانے مین عظیم آباد کے نزدیک گنگا سے ملی تھی لیکن
اب تو سولہ میل ہٹ گئی + عظیم آباد سے دس میل پچھم گنگا کے داہنے
کنارے پر دانا پور کی بہت بڑی چھاونی ہی + اور دانا پور سے اتنی ہی
دور پر جس جگہہ سون ندی اب گنگا سے جا ملی ہی مونیا یعنی منیر مین ایک
مقبرہ سنگین مخدوم شاہ دولت کا بہت عمدہ بنا ہوا ہی + عظیم آباد سے
تیس میل پورب گنگا کے داہنے کنارے پر ایک چھوٹا سا قصبہ باڑھ
ہی + جنبیلی کا تیل وہان بہت تحفہ بنتا ہی + پینتیسوان تربہت جسکو بعضی ت ۳۵
جگہہ تیرہی بھکت بھی لکھا ہی بھاگلپور اور منگیر کے گوشہ شمال و مغرب کے

اُتّر مین ترائی کا جنگل ہی + گنڈک اور گوہی ندی کے بیچ مین جو ملک ہی اُسکو سنسکرت مین متھلا اور دیدیہہ کہتے ہین + اُسکا یہہ گویا بیچو بیچ حصہ ہی + آب و ہوا یہانکی انگریزون کو موافق ہی لیکن ہندوستانیون کے واسطے خراب + شورہ اس ضلع مین بہت ہوتا ہی + صدر مقام اِسکا مُظفّرپور آٹھہ ہزار آدمی کی بستی کلکتے سے تین سو چالیس میل گوشہ شمال و مغرب کو اُتّر کیطرف جھکتا ہوا ہی + چھتیسوان شاہاباد عظیماباد کے پچھم واقع ہی + سون سے لیکر کرم ناشا ندی تک جو کہ صوبہ بہار کی سرحد ہی + گوشہ جنوب و مغرب کی طرف اُجاڑ ہی باقی تمام ضلع آباد اور زرخیز + اس ضلع مین کھنگری کی کھان ہی اور کبھی کبھی ہیرا بھی مل جایا کرتا ہی + اسکا صدر مقام آرا کلکتے سے ساڑھے تین سو میل گوشہ شمال و مغرب کو ہی آرے سے دو منزل پورب گنگا کے داہنے کنارے پر بکسر کا قلعہ اور شہر ہی + نواب شجاع الدولہ نے ۱۷۶۴ء مین اسی جگہہ انگریزون کی فوج سے شکست کھائی تھی + بکسر سے چوبیس میل دکھن قصبہ سہسرام مین ایک پختہ تالاب کے اندر جو کہ آدھہ کوس کے گھیرے مین ہوگا شیر شاہ بادشاہ کا مقبرہ سنگین بنا ہوا ہی + آرے سے قریب پچیس میل کے دکھن پچھم کو

شاہاباد

جھکتا ہوا تخمیناً ہزار فٹ اونچے پہاڑ کے اوپر ایک بڑا مضبوط قلعہ
رُہتاس گڑھ جسکا اصل نام رُہتاشم کہتے ہین دس میل مربع کی
وسعت مین سون ندی کے بائین کنارے پر اُجاڑ پڑا ہوا ہی + اُس مین
جانے کے واسطے کُل ایک ہی رستا دو کوس کی چڑھائی کا تنگ سا
بنا ہی + باقی سب طرف وہ پہاڑ جنگل اور ندیون سے ایسا گھرا ہوا ہی
کہ کسی طور سے وہان انسان کا گذر نہین ہو سکتا + اُس قلعہ کے اندر
دو مندر اگلے زمانے کے اب تک موجود ہین + باقی سب عمارتین محل باغ
اور تالاب وغیرہ جنکا اب صرف نشان بھر رہ گیا ہی مسلمان بادشاہون
کے بنائے ہوئے ہین + سینتیسوان سارن شاہاباد کے اُتر ن ٣٧
واقع ہی + یہہ ضلع بھی بہت آباد اور خوب زرخیز ہی + شورہ یہان افراط
سے پیدا ہوتا ہی + گائے بیل بھی اچھے ہوتے ہین + صدر مقام اسکا
چھپرا پچاس ہزار آدمی کی بستی کلکتے سے تین سو ساٹھ میل گوشہ شمال
و مغرب کو ہی + وہان سے دو منزل پورب گنڈک ندی کے بائین
کنارے پر جس جگہہ وہ گنگا سے ملی ہی + حاجی پور ہی + وہان ہر سال
کاتکی پورنماشی کو ایک بہت بڑا میلا ہوا کرتا ہی + اڑتیسوان چمپارن پارن ٣٨

سارن کے اُتر صدر مقام موتی ہاری کلکتے سے تین سو پچھتر میل
گوشہ شمال و مغرب کو واقع ہے ✤ وہان سے تھوڑی سی دور پر اُتر طرف
سگولی کی چھاونی ہے ✤ انتالیسوان آشام سلہٹ کے اُتر برہم
پُتر کے دونو طرف ہمالیہ مین چین کی سرحد تک چلا گیا ہے ✤ یہہ آشام
سرکاری قانون کے ضلعون مین نہین گنا جاتا بلکہ کماؤن گڑھوال
اور ساگر نربدا کی طرح اس علاقے کے لیے بھی ایک جدا کمشنر
اور ایجنٹ مقرر ہے اور اُسکے تحت مین چھہ بڑے اسسٹنٹ چھہ جگہہ
کچہری کرتے ہین ✤ یعنی پہلا اسسٹنٹ تو صدر مقام گوہاٹی مین
ہے ✤ اور دوسرا گوہاٹی سے پچھتر میل پورب گوشہ شمال و مشرق کو جھکتا
ہوا نوگانو مین ہے ✤ تیسرا گوہاٹی سے ترسٹھہ میل گوشہ شمال و مشرق کو
برہم پتر کے داہنے کنارے تیج پور مین ✤ چوتھا گوہاٹی سے اسّی میل پچھم
برہم پتر کے بائین کنارے گوالپارے مین ✤ پانچوان گوہاٹی سے
ایکسو نبے میل گوشہ شمال و مشرق کی طرف لکھم پور مین ✤ اور چھٹھا
گوہاٹی سے ایکسو اسّی میل گوشہ شمال و مشرق کی طرف پورب کو جھکتا
ہوا سبسا گر یعنی شیو ساگر مین رہتا ہے ✤ گوہاٹی سے ترسٹھہ میل دکھن

گھیون کے پہاڑ مین جسے انگریز لوگ گوسیا کہتے ہین سمندر سے
ساڑھے چار ہزار فٹ اونچی ایک جگہہ جسکا نام چیرا پونجی ہی صاحب
لوگون کے ہوا کھانے کا مقام ہی + رہنے کے لیے وہان بنگلے
بن گئے ہین + پانی وہان بہت برساکرتا ہی سال بھر مین تین سو انچ تک
ناپا گیا ہی + جاننا چاہیے کہ مینہہ کا ہر جگہہ اندازہ سمجھنے کیواسطے یہہ ترکیب
بہت اچھی ہی یعنے جس مقام کے مینہہ کا انداز جاننا درکار ہو اسبات
کو سمجھ لیوے کہ اگر وہان زمین برابر ہوتی اور مینہہ کا پانی جسقدر زمین
پر پڑتا وہ سب کا سب اُسی جگہہ اکٹھا ہونے پاتا تو وہ ناپنے مین کسقدر
گہرا ہوتا + جیسے چیرا پونجی کی ساری زمین تھالی کی طرح برابر ہوتی اور
سال بھر کے مینہہ کا پانی بغیر سوکھنے اور بہنے کے اسپر جمع ہونے پاتا
تو تین سو انچ گہرا ہو جاتا + سرکار نے مینہہ کا پانی ناپنے کے لیے ہر ایک
تحصیل مین لوہے کا پیمانہ بنوا کر رکھوا دیا ہی + چنانچہ جب مینہہ برستا ہی تو
اُسکا اندازہ روز کا روز کتاب مین لکھہ لیا جاتا ہی اجنٹی کے تحت مین
بیس راجا اور سردار گنے جاتے ہین + لیکن صرف گنتی گنانے کے
لیے راجا اور سردار کہلاتے ہین + راجا کے بدلے انگوٹھا رکھا کہنا

بہتر ہے + کیونکہ فقط بن یعنے جنگل اور جھاڑی اُنکی ملکیت ہے + اور یہی
جنگلی آدمی جنکا تذکرہ آگے لکھا جاتا ہے اُنکی رعیت ہین + سرکار کے تابع
اور فرمانبردار ہین + جسقدر ندیان اس ضلع مین جاری ہین یقین ہے کہ
اور کہین اُتنی وسعت مین نہین جاری ہونگی + کیونکہ یہان اُسٹھہ
ندیان تو اِس طرح کی ہین جن مین اکثر بارہون مہینے نالہ چلتی رہتی ہے +
برسات کے موسم مین پانی چارون طرف پھیلا رہا کرتا ہے + اگلے زمانے
مین وہان کے راجاؤن نے پانی کے بیچ مین اسکا جاری رکھنے کو
بند کے طور پر زمین سے تین چار گز اونچی سڑکین بنائی تھین + اِس بات
سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانے مین یہہ ضلع خوب آباد تھا اور تعجب
نہین کہ اِسی راہ سے چین کے لوگ یہان اور یہان کے لوگ چین کو
آتے جاتے ہون لیکن ابتو اُن سڑکون پر جنگل لگا ہے + اور شیر بھالو
اُسکے راہ گیر ہین + لوہے اور کوئلے کی کھان بھی یہان موجود ہے اور
ندیونکا بالو دھونے سے سونا بھی ہاتھہ لگتا ہے + مٹیا تیل یہان کئی جگہہ
نکلتا ہے + اُتر مین جس مقام پر دریاے برہمپتر ہمالیہ کو کاٹ کر آسام
مین آتا ہے اُسکا نام برہمکنڈ ہے + کیونکہ برہمنون کے طریق بموجب

اُسے پرسرام نے اپنی کُدال سے کاٹا تھا ✣ جنگل پہاڑ یہان بہت

ہین ✣ خصوصاً پورب اور اُتّر کی طرف تو نہایت ہین اور اُسمین بہت

سی ذاتون کے جنگلی آدمی یعنے آبر ڈپھلا گارڑ ددجنی کھاسی

مِنسِی مہامری مِیری سنگپھو ناگے وغیرہ بستے ہین ✣

ذات اور مذہب کا اُنکے کچھ ٹھکانا نہین ہی ✣ سب چیز کھاتے ہین

تیرون کو زہر مین بجھاتے ہین ✣ غلیظ ایسے کہ آبدست تک نہین لیتے

✣ چوپایون کی کھوپریان کالی کرکے آرایش کے واسطے سندھن اور

کی طرح اپنے گھرون مین لٹکاتے ہین ✣ کوئی اُنمین بُدھ کا مذہب

بھی رکھتا ہی ✣ اکثر درختون کی چھال کا لنگوٹ بنا کر باندھتے ہین اور

سینک کا کنٹوپ پہنتے ہین ✣ کوئی کمّل بھی اوڑھ لیا کرتا ہی ✣ کہتے

ہین کہ اس قوم مین گارڑ لوگ جو برہم پُتر کے وطن اور سلہٹ اور

میمنسنگھ کے اُتّر بستے ہین سانپ کو بھی پکڑ کر کھا جایا کرتے ہین ✣

اور کُتّے کا پلّا تو اُنکی بڑی مزے کی چاٹ ہی ✣ پہلے اُسکو پیٹ بھر کر چاول

کھلاتے ہین بعد اِسکے اُسے جیتا آگ پر بھون کر کھا جاتے ہین ✣ اِس

قوم مین یہہ بھی ایک دستور ہی کہ جب اُنکے یہان آپسمین تکرار رہتی ہی تو دونون

آدمی اپنے اپنے گھر مین چٹاگرکا درخت لگاتے ہین اور اِس بات کی
قسم کھاتے ہین کہ قابو پاتے ہی اپنے دشمن کا سر کاٹ کر اِس پیڑ کے
کھٹے پھل کے ساتھ کھاوینگے * چنانچہ جب اپنے دشمن کا سر کاٹ
لاتے ہین تو قسم بموجب اُسکو چٹاگر کے ساتھ اُبال کر کھاجایا کرتے ہین *
بلکہ اپنے دوست آشناؤن کو بھی دعوت مین کھلاتے ہین * اور پھر اُس
پیڑ کو کاٹ ڈالتے ہین * اور جب لڑائی جھگڑے مین کسی بنگالی زمیندار
کا سر کاٹ لاتے ہین تو اُسکے گرد پہلے سب کے سب مِلکر ناچتے گاتے ہین
اور پھر اُسکی کھوپری صاف کرکے اپنے گھر مین لٹکا دیتے ہین * وہ
کھوپریان آپسمین بیچ بھی ڈالا کرتے ہین بلکہ اشرفی اور بنک نوٹ کے
برابر وہان یہہ بنگالیون کی کھوپریان اُنکے بازار مین چلتی ہین * چنانچہ
۱۸۵۸ء مین گانو مالونیا ڑتے کے زمیندار کی کھوپری ایکہزار روپیہ کو چلتی
تھی اور اِندر تعلقہ دار کی کھوپری پانچ سو روپیہ کو بھنائی جاتی تھی * وہ
لوگ اپنے مُردون کو جلاکر بالکل راکھ کر ڈالتے ہین تاکہ کوئی آدمی کھوٹے
روپئے کیطرح کسی گارڈ کی کھوپری بنگالی کے عوض دیکر اُنمین ٹھگ
نہ لیا کرے * شادی بیاہ وہان عورت مرد کی خوشی اور رضامندی سے

ہوتا ہے اور اگر اُن مین سے کسیکا باپ اس شادی سے ناراض ہوجاوے
تو پھر وہ سب لوگ مل کر اُسکو اتنا پیٹتے ہین کہ وہ بیچارہ آخر کو راضی ہوجاتا ہے
خاوند کے مرجانے کے بعد وہانکی عورتین اپنے جیٹھہ دیور سے نکاح
کر لیتی ہین ✣ اور اگر خاوند کا کوئی بھائی زندہ نہو تو اُسکے باپ سے
یعنے اپنے خُسر سے شادی کر لیتی ہین ✣ مالک میراث کی وہان چھوٹی
لڑکی ہوا کرتی ہے ✣ مُردے کو چار روز کے بعد جلاتے ہین ✣ اور
اگر اُنکا کوئی چھوٹا سردار مرے تو اُسکے ساتھہ ایک غلام کا بھی سر
کاٹ کر آگ مین جلا دیتے ہین اور جو کوئی بڑے درجے کا سردار مرجاوے
تو اُسکے سب غلام ملکر ایک ہندو کو پکڑ لاتے ہین اور اُسکا سر کاٹ کر
اُسکے ساتھہ جلا دیتے ہین ✣ آدمی وہ لوگ محنت کش اور مضبوط ہوتے
ہین ✣ صورت شکل اُنکی یہہ ہے کہ ناک حبشیون کی سی پھیلی ہوئی اور آنکھین
چھوٹی ماتھے پر جھریان پڑی ہوئی مونہہ بڑا سا ہونٹھہ موٹے چہرہ گول
اور رنگ اُنکا گندمی ہوتا ہے ✣ عورتین ناٹی اور ڈھنگی ایسی کہ مردو نسے
زیادہ مضبوط ✣ کانون مین اُنکے بیس بیس تیس تیس بالی پیتل کے اِسنے
بڑے بڑے رہتے ہین کہ چھاتی تک لٹکا کرتے ہین ✣ آشام کے ا[illegible]

لوگ بھی گھاس پھوس کے بنگلے یا چھپروں مین رہتے ہین ٭ پچھم
کا حصہ آشام کا ابتک کامروپ کے نام سے پکارا جاتا ہی ٭ لیکن ہندو
کے شاستر مین تو جو سرحد کامروپ دیس کی لکھی ہوئی ہی اسکے بموجب
رنگ پور میمنسنگھ سلہٹ جینتا پور کچار منی پور اور آشام یہہ سب
کامروپ دیس ٹھہرتا ہی ٭ سنسکرت مین کامروپ کو پراک جیوتش بھی
کہتے ہین ٭ اور اگلے زمانے کی پوتھیون مین اِس دیس کی بڑے
بڑے اچنبھے کی باتین اور نہایت تعجب کی حکایاتین لکھی ہین نادان
آدمی ابتک اُسکو جادو کا گھر خیال کرتے ہین ٭ تانترک مذہب اِسی
جگہہ سے پھیلا ہی گاماکشا دیبی کا مشہور مندر ۹۲ درجے ۵۶ دقیقہ پورب
طول اور ۲۶ درجہ ۳۶ دقیقہ اُتر عرض مین واقع ہی ٭ وہانکے آدمیون
کی صورت شکل چین کے لوگونسے ملتی ہی ٭ صدر مقام گوہاٹی کلکتے
سے تین سو پچیس میل گوشۂ شمال و مشرق کی طرف جو کہ کسی زمانے
مین کامروپ کا تختگاہ تھا اور اب وہان صاحب کمشنر رہتے ہین برہم پتر
کے بائین کنارے پر بسا ہی ٭ چالیسوان گوشۂ جنوب و مغرب
کی سرحد اور سنبھل پور کی اجنٹی اور چھوٹے ناگپور کی کمشنری یا اگر

گوشۂ جنوب و
اور سنبھل پو

کے پچھم کو واقع ہی + اور ایک بہت بڑا علاقہ ہی + صاحب کمشنر کے
زیر حکم کئی ایک اسسٹنٹ رہتے ہین + وہی اُسمین جا بجا قانونی ضلع
کے مجسٹریٹ اور کلکٹرون کی طرح کچہری یان کرتے ہین + اپیل اُن سب کا
صاحب کمشنر کی عدالت مین سُنا جاتا ہی + اور کمشنر ولکنسن پور عرف چھوٹے
ناگپور مین رہتے ہین + یہہ مقام کلکتے سے دوسو نو میل پچھم گوشۂ
شمال و مغرب کو جھکتا ہوا ہی + چھاونی ڈورنڈا مین کوس بھر دکھن
ہی + سرحد اِس علاقے کی اُتر کو بہار سُبہ بہار اور مرزاپور کے
ضلعون سے ملتی ہی + اور دکھن کیطرف گنجم تک جو کہ مندراج حاطے
کا ضلع ہی چلی گئی ہی + پورب اُسکے باج گزار محال مشیدنی پٹہ زاور
بردوان ہین + اور پچھم کی طرف بگھیل کھنڈ کا راج اور ساگر نربدا
اور ناگپور کا علاقہ ہی + اِس ضلع مین آبادی کم ہی اور اُجاڑ اور جنگل
بہت + زمین پتھریلی اور پتھریلی مگر اکثر جگہہ تر اور زرخیز ہی + آب و
ہوا یہان کی خراب + کہان اِس ضلع مین سیسا سرمہ لوہا ابرک
کوئلا زبرجد اور ہیرے کی ہی + اور علاوہ اِسکے ندی کا بالو دھونے
سے کچھہ سونا بھی ملجاتا ہی یہہ پہاڑون مین جنگلی آدمی گونڈ جواڑ کول

ڈھانگڑ سونتھال وغیرہ کئی ذات کے لوگ ایسے بستے ہین کہ نہ
اُنکا کچھ مذہب مقرر ہی اور نہ اُنکے لیے کوئی کھانے پینے کی چیز معین
ہی + آدمیت کی بوباس وہ لوگ بالکل نہین رکھتے اور لوٹ مار کو خوب
پسند کرتے ہین بہتیرے اُن مین سے خصوصاً جو لوگ کہ سرگجا کے
پہاڑون مین رہتے ہین بن مانس کی طرح ننگے پھرا کرتے ہین +
اور صرف جنگل کے پھل پھول مہوا تیند وغیرہ اور کند مول کھا کر گذارا
کرتے ہین + بلکہ اُنکا جنگلی پن اس درجے تک ہی کہ جب اُنکے رشتہ دار
لوگ اسقدر بوڑھے یا بیمار ہو جاتے ہین کہ چل پھر نہین سکتے تو وہ
لوگ اُنکو کاٹ کاٹ کر بے تکلف کھا جاتے ہین + اس ضلع مین جسقدر
علاقہ سرکاری بندوبست کے اندر کمشنری سے تعلق رکھتا ہی وہ سب
تین حصون مین تقسیم ہو کر تین اسسٹنٹ کے تابع ہی + اول حصہ چھوٹا
ناگپور ہی + اسکا صدر مقام لوہاردگا ہی چھوٹے ناگپور سے پینتالیس
میل پچھم + دوسرا حصہ مان بھوم ہی + اسکا صدر مقام پرلیا ہی چھوٹے
ناگپور سے ستر میل پورب + تیسرا حصہ ہزاری باغ چھوٹے ناگپور
سے پچاس میل اُتر + یہان سرکاری فوج کی چھاونی ہی + ہزاری باغ سے

پاس کئی سوتے گرم پانی کے ایسے ہین کہ جن مین گندھک کا اثر ہی
اور اُنکے اندر تھرمامیٹر ڈبانے سے ایکسو نبے درجے تک پارا چڑھا کرتا ہے
ہزاری باغ سے قریب دو منزل کے پورب سمیت شکھر کے پہاڑ پر جین
مت والونکا ایک بڑا تیرتھ اور مندر ہی ✢ صاحب ایجنٹ کے متعلق صرف
نام کو اٹھاون راجا ہین ✢ اختیار اُنکو بہت تھوڑے ہین و پیداگذاری
جاگیر کا سرکاری خزانے مین داخل کرتے ہین ✢ اکتالیسوان باج گزار محال گوشۂ
جنوب و مغرب کی سرحد اور سنبھل پور کی اجنٹی کے پورب اور کٹک اور
بلیشور کے پیچھے جنگل اور جھاڑیان بہت ہین ✢ آب و ہوا نہایت خراب ✢
کوئلا لوہا پیوڑی گھریا اور ابرک کی کھان ہی ✢ ندی کا بالو دھونے سے
سونا بھی ہاتھ لگ جاتا ہی پر بہت تھوڑا سا ✢ آدمی وہان کے وحشی اور
جنگلی ہین ✢ راجا ان محالونمین صرف برائے نام کہلاتے ہین ✢ اختیار
سب صاحب سپرنٹنڈنٹ کا ہی ✢ گھنڈ لوگ وہان ابتک اپنے
دیوتاؤن کے آگے آدمی کا بل چڑھاتے ہین بلکہ اُن لوگونکا یہہ اعتقاد
ہی کہ جب تک آدمی کو بل دیکر اُسکا گوشت کھیت مین نہ گاڑین تب تک
اناج اچھا پیدا نہین ہوگا ✢ مکفرسن صاحب اپنی رپورٹ مین لکھتے ہین

کہ یہہ لوگ آدمی اپنی قوم کا نہین مارتے آس پاس کے علاقون سے لڑکے لے آتے ہین بلکہ اُن کے وقت پہلے اُنکی ہڈیان توڑ ڈالتے ہین پھر کھیتون مین گاڑنے کے واسطے اُنکے بدن سے گوشت کے ٹکڑے کاٹتے ہین سرکار نے اس بُرے کام کو بند کرنے کے لئے بہت سی تدبیرین کی ہین مگر وہ نامعقول چوری چھپے آدمی کو کاٹ ہی ڈالتے ہین

ناگپور

بیالیسوان ناگپور گوشہ جنوب مغرب کی حد اور سنبھل پور کی اجنسی کے پچھم ہی یہہ بڑا علاقہ گوشہ جنوب و مغرب کی طرف حیدرآباد کی عملداری سے جا ملا ہی اس علاقے مین کچھہ حصہ صوبہ گونڈوانے کا آگیا ہی اور باقی صوبہ براڑ ہی اکبر بادشاہ کے وزیر ابوالفضل نے ناگپور کے راجا کو والی براڑ لکھا ہی اس سبب سے اب تک اوسکا یہہ نام چلا جاتا ہی پر حقیقت مین ناگپور گونڈوانے مین ہی براڑ کا دارالحکومت ایلچپور تھا ایلچپور اب حیدرآباد والے کے قبضے مین ہی اُس زمانے مین لوگ اُن علاقون کے حصون سے بہت کم واقف تھے اور یہہ علاقے بادشاہون کو دخل مین بھی اچھی طرح نہین آئے تھے اب بھی ناگپور کے علاقے مین خصوصًا پورب کے حصے کے درمیان جیسے جیسے جنگل اُجاڑ اور جھاڑ پہاڑ پڑے ہین ہم نے

جانتے ہین کہ کسی دوسرے علاقے مین نہین ہونگے + اور اُن مین خصوصاً بستر کی طرف جو کہ گوشۂ جنوب و مشرق کی جانب ہے + آدمی بھی جنکو گوند کہتے ہین وضع مین بن مانسون سے کم نہین ہوتے + عورتین تو اُنکی دو چار پتے کمر مین لٹکائے رہتی ہین لیکن مرد بالکل ننگے مادرزاد جنگلو مین پھرا کرتے ہین + گھر بار کہین نہین رکھتے + ناک اُنکی چپٹی پھیلی ہوئی اور ہونٹھ موٹے اور بال اکثر گھونگھر والے ہوتے ہین + صرف جنگل کے کندمول اور پھل پھول یا شکار سے پیٹ بھر لیتے ہین + گاے کا گوشت تک کھا جاتے ہین + اور اپنی دیبی کے سامنے آدمی کو بل چڑہاتے ہین + اُن مین سے جو لوگ کہ بستیون کے پاس بس گئے ہین وہ کھیتی باری اور نوکری چاکری بھی کرتے ہین + اور اب آدمی بنتے چلے ہین + زمین وہان کی بلند بیہڑ اور اکثر پتھریلی ہے + پہاڑی نالے لکھو اور گھاٹے ہر مقام پر ہین + آب و ہوا جنگلون کی خراب + پانی اُس مین کہین کہین بہت کم دستیاب ہوتا ہے + لوہا اُس زمین مین کئی مقام سے نکلتا ہے + اور گیرو کی بھی کھان ہے + کسی زمانے مین بیراگڑھ کی کھان سے ہیرا نکلتا تھا پر اب بند ہو گیا بعضی بعضی ندیونکا بالو دھونے سے کچھ

سونا بھی نکل آیا کرتا ہی + لیکن نہایت کم + الغرض اس بے آئینی
علاقے مین بھی آشام اور چھوٹے ناگپور کی طرح ایک کمشنر رہتا ہی +
اور اوسکے تحت مین پانچ ڈپٹی کمشنر آئینی ضلع کے کلکٹر کیطرح پانچ
ضلعون مین کام کرتے ہین پہلا کلکتّے سے چھہ سو ستر میل پچھم ۲۱ درجہ
۹ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۹ درجہ ۱۱ دقیقہ پورب طول کے درمیان سمندر سے
ایکہزار فٹ بلند صدر مقام ناگپور مین رہتا ہی + گرمی کی شدت وہان
بہت نہین ہوتی + آدمی شہر مین لاکھ سے زیادہ ہین + گلی کوچے تنگ
اور نہایت غلیظ + برسات مین کیچڑ بری ہوجاتی ہی + مکان دیکھنے
لائق کوئی نہین + جدھر دیکھو جھونپڑے ہی جھونپڑے دکھلائی دیتے ہین
+ شہر کے گرد نواح مین درخت بالکل نہین چٹیر میدان پڑا ہی + دکھن طرف
ایک چھوٹا سا نالا ناگ ندی نام بہتا ہی + اسی سے اس شہر کا نام ناگپور
ٹھہر گیا + چھاونی پاس ہی سیتا بلدی کی پہاڑی پر ہی + دوسرا ناگپور
سے ڈیرھ سو میل پورب رائے پور مین رہتا ہی + وہان سے سو میل
اُتر سات پڑا پہاڑ کے اوپر جہان سے سون اور نربدا نکلی ہی ایک بڑے
لق و دق جنگل مین امرکنٹک مہادیو کا مندر ہندوکا تیرتھ ہی + تیسرا ناگپور

سے چالیس ۴۰ میل پورب بان گنگا کے داہنے کنارے بھنڈارے مین
رہتا ہی + چوتھا ناگپور سے اسّی میل اُتر چھندوارے مین رہتا ہی + اور
پانچوان ناگپور سے ایکسو پانچ میل دکھن ذرہ گوشۂ جنوب و مشرق جھکتا ہوا
بَروانڈی کے بائین کنارے سے پانچ میل کے تفاوت پر چاندا مین رہتا ہی

پنجاب کی لفٹنٹ گورنری

اب اُن ضلعون کا بیان کیا جاتا ہی جو پنجاب کے لفٹننٹ گورنر کی تحت مین
ہین + پہلا دِلّی بلند شہر کے گوشۂ شمال و مغرب کو واقع ہی + یہہ ضلع دلّی ۱
بادشاہی زمانے مین صوبہ دہلی کے اندر گنا جاتا تھا + اور اسکی سرحد صوبہ
لاہور سے ملتی تھی + شہر دلّی جسکو شاہجہان آباد کہتے ہین لاہور سے
اڑھائی سو میل گوشۂ جنوب و مشرق کو جمنا کے داہنے کنارے پر بسا ہی +
جدھشٹھر مہاراج نے اسی جگہہ اندرپرستھہ بسایا تھا + اُسی وقت سے
یہہ مقام برابر ہندوستان کا دار السلطنت رہا + پھر جسنے اس ملک پر چڑھائی
کی اُسنے پہلے اسی شہر کو مسمار کرنے پر کمر باندھی + جو بادشاہ یہان آیا اُسنے
پرانے شہر کو توڑ کر نیا شہر اپنے نام کا بسایا + اب جو شہر موجود ہی یہہ اکبر
کے پوتے شاہجہان بادشاہ کا بسایا ہوا ہی اسی واسطے اُسکے نام سے

پکارا جاتا ہی + چاروں طرف سنگین شہر پناہ چھہ ہزار تین سو چونسٹھہ گز شاہجہانی ہی + تیرہ دروازے سولہ کھڑکیاں ہین + اُن مین سے تین کھڑکیان بند رہا کرتی ہین + بازار قلعے سے دلّی دروازے تک تینتیس گز چوڑا اور لاہوری دروازے تک چالیس گز چوڑا ہی + نہر جمنا کی گلی گلی گھومی ہی + قلعہ سنگ سرخ کا عین جمنا کے کنارے بہت اعلیٰ اور خوش قطع بنا ہی + اسکی تیاری مین ایک کروڑ روپیہ خرچ ہوا ہی + اسکے اندر دیوان عام اور دیوان خاص وغیرہ کئی مکانات سنگ مرمر کے نہایت عمدہ و نفیس بنے ہین + یہہ وہی مکان ہی جسکے اندر کسی زمانے مین تخت طاؤس رکھا جاتا تھا + ٹوورنیر صاحب جو شاہجہان کے وقت مین یہان آئے تھے اپنی کتاب مین لکھہ گئے ہین کہ شاہجہان بادشاہ نے حکم دیا تھا کہ اس دیوان خاص کے تمام در و دیوارون پر انگور کے گچھے بنائے جاوین اس ڈول سے کہ کچے انگور کی جگہہ زمرد اور پکّے کی جگہہ ایک ایک لعل سنگ مرمر کی زمین مین جڑ دیا جاوے + بلکہ بموجب حکم کے ایک طاق اسی طور کا بن کر تیار بھی ہو گیا تھا + لیکن پھر اورنگ زیب کا اختیار ہو جانے کے باعث وہ کام بند ہو گیا + اب یہہ مکان سب بے مرمت پڑا ہی + جن حوضون مین گلاب

اور بید مشک بھرا جاتا تھا اُن مین اب کائی جمی ہوئی ہی + اور جہان مخمل
اور کمخواب کے فرش پر موتیون کی جھالر کے شامیانے کھڑے رہتے
تھے وہان اب کوئی جھاڑو بھی نہین دیتا + بلکہ وہان کبوتر اور ابابیلون کی
بیٹ سیکڑون من پڑی ہوئی ہی + کہتے ہین کہ یہان اورنگ زیب کے
وقت مین ۲۰ بیس لاکھ آدمی بستے تھے + اس شہر مین نادر شاہ نے ۱۷۳۹ سنہ
مین قتل عام کیا + اور پھر مرہٹون نے تو اسکو ایسا تباہ کر ڈالا کہ ۱۸۰۳ سنہ
مین جب لارڈ لیک نے اُن لوگون سے چھینا تو بالکل اُجاڑ پایا + جو
یہان آیا لوٹنے ہی کو آیا تھا صرف ایک یہہ لیک صاحب بہادر اسکو
لوٹ مار سے بچانے کے واسطے پہنچے + ۱۸۵۳ سنہ مین یہان ایک لاکھ باون ۱۵۲۰۰۰
ہزار آدمی شمار کیے گئے تھے + اور ہندوستان کے اول درجے کا شہر گنا
جاتا تھا + جامع مسجد جسکی تیاری مین دس لاکھ ۱۰۰۰۰۰۰ روپیہ لگا ہی اس شہر مین ایسی
عمدہ ہی کہ ہندوستان مین تو کیا بلکہ سارے جہان مین اس شان کی نہین
نکلیگی + طول اس مسجد کا دو سو اکسٹھ ۲۶۱ فٹ کرسی پینتیس ۳۵ زینون کی مینار
اکیسو تیس ۱۳۰ فٹ بلند مین + ان مینارون پر چڑھنے سے تمام شہر گویا ہتھیلی
پر نظر آتا ہی + علاوہ اسکے یہان ایک جین مندر بھی سُکھ راے کا غذی کا

بنا یا ہوا دیکھنے کے لائق ہی + سنگ مرمر اور پچیکاری کا کام اُسمین اچھا
کیا ہی + شہر کے باہر دس دس کوس تک ہر طرف کھنڈر اور مقبرے
پڑے ہین + اور کھنڈر بھی کیسے کہ جب تیار ہوے ہونگے تو لاکھون
بلکہ بہتون مین کروڑون روپے لگے ہونگے + قبرین ایسون کی ہین کہ
جنکی اردلی مین لاکھون سوار پیادے دوڑتے تھے + اور جڑاؤ چلیچیون مین
پیشاب کرتے تھے + اب اُنکی قبرون پر کُتّے موتتے ہین + جو سارے
ہندوستان مین نہین سماتے تھے وہ اب یہان ڈیڑھ گز زمین کے
اندر دبے پڑے ہین + جو لوگ کہ ناک پر مکھی نہین بیٹھنے دیتے تھے اُنھین
دیمک نے چاٹ کر خاک مین ملا دیا + اور جو بادشاہت کے تخت پر بیٹھے
ہوے تھے اُنھین تابوت کے تختے پر اُٹھنا پڑا + الغرض اِس شہر کے
اِردگرد کوڑیون بادشاہ مٹی مین دبے ہوئے ہین + اور بہت سے
شاہنشاہ بےبس ہوکر یہان زمین کے پیوند ہو گئے ہین ++

نظم مؤلف

بہت سے شہنشاہ باعز و شان ہوے اِسجگہہ سب کے سب بےنشان
اکڑتے تھے سر پر جو رکھہ تاج زر ملے خاک مین آخرش سر بسر

اگر قبر کھلوا کے دیکھو کبھی — جو ہڈی گدا کی بھی اور شاہ کی
تو کچھ فرق معلوم دیگا نہ آہ — کہ تھا کون اسمین گدا کون شاہ
تمنا مین دنیا کے ہرگز نہ پھنس — کہ یہہ چاندنی چار دن کی ہی بس

شہر سے اڑھائی کوس باہر اکبر بادشاہ کے باپ ہمایون کا مقبرہ جسکی تیاری مین پندرہ لاکھہ (١٥٠٠٠٠٠) روپیہ لگا تھا اور نظام الدین اولیا کی درگاہ اب بھی دیکھنے کے لائق ہی + منصور علیخان صفدر جنگ کا مقبرہ بھی بہت تحفہ بنا ہی شہر سے سات کوس پر گوشہ جنوب و مغرب کی طرف خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کی درگاہ ہی وہان ایک جھیل کا بند باندھکر اسپر سے چادر جھرنے نہر اور فوارے نکالے ہین + برسات مین اچھی سیر کی سہانی جگہہ ہی + پھول والونکا بڑا مشہور میلا اسی جگہہ ہوتا ہی + وہان سلطان شہاب الدین غوری نے مہاراج پرتھی راج کا مندر توڑ کر اس مصالح سے ایک نہایت عالیشان مسجد بنانی چاہی تھی لیکن عمر اسکی اور اسکے کئی غلام بادشاہون کی اسکے بنانے مین پوری ہوگئی اور مسجد ادھوری رہی تمام نہین ہونے پائی + مندر کی بھی کچھہ دیوارین ٹوٹنے پھوٹنے سے بچین اب تک اسمین کھڑی ہین مگر مورتون کی صورت شکل

بگاڑ ڈالی ہین تاکہ بُت کا نام نہ رہے + اگر یہہ مسجد تیّار ہو جاتی تو یقین تھا
کہ اتنی بڑی اور اِس قطع کی مسجد تمام دُنیا مین نہ دکھائی دیتی + اُسکے
صحن مین ایک لوہے کی لاٹ اڑدھات کی جسپر اگلے زمانے کے کچھہ
ہندی حرف کُھدے ہین سوا پانچ فٹ موٹی اور بائیس ۲۲ فٹ اونچی گڑی ہی +
محرابین اُس مسجد کی ساٹھہ ۶۰ فٹ اونچی ہونگی اُسپر اِس خوبی اور صفائی سے
سنگتراشی اور نقاشی کی ہی کہ مُہرکن بھی ایسی کاریگری نکر سکیگا + ایک مینار
اُس مسجد کا جو شمس الدین التمش یعنے شہاب الدین غوری کے غلام بادشاہ
نے بنایا تھا دو سو بیالیس ۲۴۲ فٹ اونچا ہی + اُسمین چڑھنے کے لیے تین سو
اُنچھتر سیڑھیان لگی ہین + اِس مینار کے تین درجے تو سنگ سرخ کے ہین
اور چوتھا درجہ سنگ مرمر کا بنا ہی + اور ہر درجے پر قرآن کی آیتین بہت
خوش خط کھودی ہوئی ہین + ایسا خوبصورت مینار اور اِتنا اونچا دنیا مین
نایاب ہی + شہر کے باہر ایک مقام پر جسکو لوگ جنتر منتر کہتے ہین ایک رصد خانہ
راجہ جے سنگھ کا بنایا ہوا ہی + اور پاس ہی شہر کے ایک کھنڈر کے اندر
جو فیروز شاہ کا کوٹلا کہلاتا ہی ایک لاٹ بالکل ایک ہی پتھر کی اڑتالیس ۴۸ فٹ
اونچی کھڑی ہی + اُسپر بھی وہی حرف اور وہی عبارت کھدی ہی جو کہ الہ آباد

کی لاٹھہ پر ہی + دوسرا گڑگانوان دلّی کے گوشۂ جنوب و مغرب کی طرف گانوان ۲
ہی + صدر مقام گڑگانوان لاہور سے [۲۹۰] دو سو ساٹھہ میل گوشۂ جنوب و مشرق کو ہی
تیسرا جھجھر گڑگانوے کے اُتر ہی + صدر مقام جھجھر لاہور سے دو سو جھجھر ۳
[۲۴۰] چالیس میل گوشۂ جنوب و مشرق کو ذرہ دکھن کیطرف جھکتا ہوا ہی + چوتھا
رُہتک جھجھر کے اُتر ہی + صدر مقام رُہتک لاہور سے [۲۲۵] سوا دو سو میل تک ۴
گوشۂ جنوب و مشرق کو دکھن کی طرف جھکتا ہوا واقع ہی + شہر پُرانا اور
ٹوٹا پھوٹا سا ہی + پانچوان حصار جسکو ہریانا بھی کہتے ہین رُہتک کے صار ۵
پچھم گوشۂ شمال و مغرب کو جھکتا ہوا ہی + اس ضلع مین گائے بھینس اچھی
ہوتی ہین + دودھ بہت دیتی ہین + ایک صاحب نے یہان ایک
بیل سوا چار ہاتھہ کا اونچا پایا تھا + اور وہ دس من پانی کی پکھال کو اٹھاتا
تھا + بستی یہان اکثر جاٹ اور گوجروں کی ہی + پانی کمیاب ستر اسی
ہاتھہ گہرا کنوا کھودنا پڑتا ہی + صدر مقام اسکا حصار لاہور سے [۲۰۰] دو سو
میل دکھن گوشۂ جنوب و مشرق کو جھکتا ہوا ہی + کسی زمانے مین بہت
بڑا شہر تھا + اب تو اسمین دس ہزار آدمی بھی نہین بستے + یہان فیروز
تغلق کے محل کے کھنڈر جس جگہہ کھڑے ہین وہ مقام اُس زمانے مین

بیچ بیچ شہر گنا جاتا تھا + اُسی کے پاس لوہے کی ایک لاٹ بھی گڑی ہی + چھٹا سرسا حصار کے گوشۂ شمال و مغرب کو ہی صدر مقام سرسا لاہور سے ڈیڑھ سو میل دکھن ہی + ساتوان پانی پت ڑتھنگ کے گوشۂ شمال و مغرب کو واقع ہی + صدر مقام پانی پت لاہور سے سوا دو سو میل گوشۂ جنوب و مشرق کو بسا ہی + وہان شاہ بو علی قلندر کی درگاہ ہی + اُسمین کھمبے کسوٹی کے لگے ہوے ہین + اِس مقام پر دو لڑائیان بڑی بڑی ہوئی ہین + ایک تو ۱۵۲۶ء مین اکبر کے دادا سلطان بابر اور ابراہیم لودی کے درمیان اور دوسری ۱۷۶۱ء مین احمد شاہ درانی اور سداشیو راو بھاؤ کے درمیان ہوئی تھی + یہہ بھاؤ کی لڑائی ایسی ہوئی کہ اسکے بعد پھر اتنی فوج کسی لڑائی کے میدان کے اندر آج تک اِس ملک مین کبھی جمع نہین ہوئی + اسی ہزار سوار پیادے تو احمد شاہ کی طرف تھے + اور پچاسی ہزار مرہٹون کی جانب تھے + اور بہیر شمار سے باہر تھی + مرہٹون کے لشکر مین سب ملا کر کم سے کم پانچ لاکھ آدمیون کی بھیڑ بھاڑ تھی + پانی پت سے چوبیس میل اُتر کرنال بیس ہزار آدمی کی بستی جمنا کی نہر کے کنارے بسا ہی + چھاونی وہان کی مشہور تھی

لیکن اب کچھہ نہین ہی ✢ آٹھوان تھانیسر سہار نپور کے پچھم طرف ✢
صدر مقام اسکا تھانیسر جسکو سنسکرت زبان مین ستھان تیرتھہ
اور کرکشیتر کہتے ہین لاہور سے ایک سو نبے میل گوشۂ جنوب و مشرق
کی جانب سرسوتی ندی کے بائین کنارے ہندؤن کا بڑا تیرتھہ ہی ✢
اسی مقام پر کورو اور پانڈو لڑے تھے ✢ اور مہابھارتھہ ہوئی تھی ✢
سرسوتی مین اب پانی بہت کم رہتا ہی ✢ شیخ چہلی جس کو لوگ
شیخ چلّی کہتے ہین اسی جگہہ اُسکا مقبرہ ہی ✢ مشہور ہی کہ اُس
کے دروازے پر نیچے تو یہہ لکھا تھا کہ خدا کے واسطے ذرہ اوپر
دیکھہ ✢ اور اوپر کو یہہ لکھا ہوا تھا کہ ای بے وقوف کیا دیکھتا ہی ✢
لیکن اب تو وہ مقبرہ ٹوٹا پھوٹا ہوا پڑا ہی یہہ بات وہان لکھی کہین
دکھائی نہین دیتی ✢ نوان امبالا تھانیسر کے اُتّر ہی ✢ صدر انبالا ۹
مقام اسکا امبالا لاہور سے ایکسو ساٹھہ میل گوشۂ جنوب و مشرق
کی طرف پورب کو جھکتا ہوا فوج کی بڑی چھاؤنی کا مقام ہی ✢
دسوان لدھیانا امبالے کے گوشۂ شمال و مغرب کو واقع ہی ✢ صدر لدھیانا ۱۰
مقام لدھیانا لاہور سے ایکسو میل گوشۂ جنوب و مشرق کی جانب

پورب کو جھکتا ہوا دریاے ستلج کی ایک شاخ کے بائین کنارے
پر بسا ہی یہان بھی پشمینے کا کام بنایا جاتا ہی گیارہوان فیروز پور
گدہیانے کے پچھم صدر مقام فیروز پور لاہور سے چہپالیس
میل دکھن گوشۂ جنوب و مشرق کو جھکتا ہوا دریاے ستلج کے
بائین کنارے پر فوج کی ایک بڑی چھاونی کا مقام ہی قلعہ بھی وہان
ایک کچّا لیکن دشمن کا دانت کھٹّا کرنے کو بہت مضبوط سرکار
نے بنایا ہی ان اوپر لکھے ہوے چارون ضلعون مین درخت بہت
کم ہین کوسون تک سواے آگ اور جھربیری کے دوسرا کوئی
درخت نہین نظر آتا فیروز پور کی گرد مشہور ہی یعنے وہان کی گرد
چھنی ہوئی راکھہ کی طرح اُڑتی ہی آندھی مین قیامت کا نمونا
دیکھا دیتی ہی بستی وہان سکھون کی ہی پچھم کے بادشاہون کی
چڑہائی اور نت کی لڑائی بھڑائی سے یہہ ملک نہایت اُجاڑ ہو گیا
تھا مگر اب انگریزی سرکار کے سائے مین پھر آباد ہوتا چلا ہی
ان ضلعون مین بھی پنجاب کی طرح کوے مین رہٹ لگا کر پانی
نکالتے ہین بیلون سے موٹ نہین کھچواتی بارہوان شملا ہمالیہ

فیروز

شملا

کے پہاڑون مین امبالے سے نبے میل اُتر پورب کو جھکتا ہوا ہی +

اس ضلعے مین کوٹ کھائی کے پرگنے کے اندر لوہا بہت نکلتا ہی +

صدر مقام شملا لاہور سے ڈیڑھ سو میل پورب گوشۂ جنوب و مشرق کو

جھکتا ہوا سمندر سے سات ہزار دو سو فٹ اونچے پہاڑ پر بسا ہی +

امبالے سے پینتالیس میل کے تفاوت پر پہاڑ کی چڑھائی شروع

ہوتی ہی + وہان پہاڑ کی جڑ مین کالکا نام ایک چھوٹی سی بستی ہی اُس

مین بازار اور گودام وغیرہ جگہین بنی ہوئی ہین + صاحب لوگ اپنی

بگی اور گاڑی اونٹ پالکی وغیرہ اسی جگہہ چھوڑ دیتے ہین اور پھر

یہان سے خچر اور پہاڑی قلیون پر بوجھ لادکر گھوڑے پر یا جھپان

مین جسکو پہاڑی تامجان کہنا چاہیے سوار ہوجاتے ہین + پرانی سڑک

مین تو چڑھاو اُتار بہت پڑتا تھا + لیکن اب جو نئی سڑک نکلی ہی اُس پر

کالکا سے شملا تک سرپٹ گھوڑا دوڑائے چلے جاتے ہین +

یہان تک کہ اب تو اس راہ سے اُونٹ بھی آنے جانے لگے +

پانچ پانچ سات سات کوس پر ڈاک بنگلے بنے ہوئے ہین + اور

پانی کے جھرنے قدم قدم جھرتے ہین + کالکا سے پرانی سڑک کی

راہ نو میل کی چڑھائی پر کسولی کا پہاڑ سمندر سے سات ہزار فٹ
اونچا ہے ✣ یہان گورون کی پلٹن رہتی ہے ✣ پھر قریب نو ہی میل کے
سپاٹو کو اُترنا پڑتا ہے ✣ سپاٹو سمندر سے چار ہزار دو سو فٹ اونچا
ہے ✣ وہان بھی انگریزی فوج کے گورون کی چھاونی ہے اور شملا کی
کلکٹری کا خزانہ رہتا ہے ✣ سپاٹو سے شملا تک پھر برابر اٹھائیس میل
اُتار چڑھاو ہے ✣ گرمی کے موسم مین جب کالکا کے اندر لو چلتی ہے
اور پنکھا ہلانے سے بھی جان نہین بچتی تب دو گھنٹے کی راہ چڑھ
کر کسولی مین سردی کے مارے اونی اور روئی دار کپڑے پہننے
پڑتے ہین ✣ اور آگ تاپنے کی نوبت آتی ہے ✣ اس مقام سے ہمالے
کے برفی پہاڑ بھی نظر آتے ہین ✣ شملا کے پہاڑ پر انگریزی کوٹھیان
قریب تین سو کے شمار مین کیلو کے جنگلون کے اندر جسکو فارسی
زبان مین صنوبر کہتے ہین صاحبان انگریز کے رہنے کے واسطے
بہت عمدہ اور نفیس بنی ہین ✣ جاڑے کے موسم مین شملا
خالی رہتا ہے لیکن گرمی کے موسم مین وہان چار پانچ سو انگریزون
کی بھیڑ بھاڑ ہو جاتی ہے ✣ چیزین عیش آرام کی سب وہان میسر ہین ✣

آب و ہوا کی صفائی سب سے بڑھ کر ہی + گرمی کے موسم مین وہان
اِسقدر سردی ہوتی ہی کہ جسقدر یہان زمین پر ماگھ پوس کا جاڑا
پڑتا ہی + اور سردی کے موسم مین تو وہان سڑکون پر ہاتھ ہاتھ
دو دو ہاتھ برف پڑ جاتی ہی + برف گرنے کے وقت عجب کیفیت
ہوتی ہی + یعنے جاڑے مین جسطرح کُہرا چھا جاتا ہی اُسی طور سے
پہلے تو ایک اندھیرا سا ہو جاتا ہی اور پھر جیسے روئی دُھنتے وقت
اُسکے ذرہ ذرہ سے پھاہے اُڑتے ہین اِسی طرح برف بھی
گرنے لگتی ہی + یہان تک کہ سارے پہاڑ درخت اور مکان سفید
ہو جاتے ہین گویا کسی نے آسمان پر سے لاکھون من قند یا پسا ہوا
سفید نمک چھڑک دیا اُس وقت اُسکے اوپر چلنے سے بالو کی طرح
پانو دھستا ہی + لیکن کچھہ دیر کے بعد جب وہ برف جم کر یخ ہو جاتی
ہی پھر تو پتھر بھی اُس کے آگے نرم ہی + اور چکنا اِسقدر کہ چلنے
والون کا پانو پھسلتا ہی + یہان تک کہ گھوڑے کے سوارون کو
تو جان جوکھون ہی + الغرض یہہ شملا بھی اِس ہمالیہ کے پہاڑ پر
جالندھر[۱۳] ایک نہایت پرفضا اور دلکشا جگہہ ہی + تیرہوان جالندھر

لدھیانے سے کے اُتر پچھم کو جھکتا ہوا دریاے ستلج کے پار ہی + پانی اس ضلع مین زمین سے بہت نزدیک ہی + اکثر جگہہ گزبھر کھودنے سے پانی نکل آتا ہی + صدر مقام جالندھر لاہور سے اسّی میل پورب بسا ہی + چودھوان ہوشیارپور جالندھر کے پورب ہی + صدر مقام اسکا ہوشیارپور لاہور سے پنچانبے میل پورب کو واقع ہی + پندرہوان کانگڑا ہوشیارپور کے گوشۂ شمال و مشرق کی طرف ہی + یہہ ضلع بالکل ہمالیہ پہاڑون مین بسا ہوا ہی + گھینگھے کا عارضہ یہان اکثر ہوتا رہتا ہی + صدر مقام اسکا کانگڑا جس کو نگرکوٹ بھی کہتے ہین لاہور سے ایک سو تیس میل پورب گوشۂ شمال و مشرق کو جھکتا ہوا ایک چھوٹے سے پہاڑ کے اوپر بسا ہی + قلعہ وہان کا مضبوطی مین مشہور ہی + اُس کے آس پاس میدان خوب وسیع ہی + اور پانی کے سوتے بے شمار جاری ہین + دہان بھی خوب پیدا ہوتا ہی + مہامایا کا مندر جس کو اُس جگہہ دیبی کا بھون کہتے ہین ہندو کا بڑا تیرتھہ ہی + تین چار کوس کی چڑھائی چڑھ کر دہرمسالے کی چھاونی ہین انگریزون کے بنگلے ہین + وہان سے

کانگڑہ

برف کا پہاڑ بہت نزدیک ہی + گرمی مین بھی کانگڑے والون کو
برف لینے کے واسطے سات آٹھ کوس سے زیادہ نہین جانا
پڑتا + کانگڑے سے دو منزل گوشۂ شمال و مغرب کی طرف کوہستان
مین سمندر سے دو ہزار فٹ اونچا نورپور بسا ہی + وہان شال بافون
کی کچھ دوکانین ہین + لیکن پشمینہ اچھا نہین بنایا جاتا + کانگڑے
سے ستر میل گوشۂ شمال و مشرق کی طرف پورب کو جھکتا ہوا
منیکرن کا گرم چشمہ ہی + اُس کا پانی اسقدر گرم رہتا ہی کہ اگر چاول
رومال مین باندھ کر اُسکے اندر ڈالا جاوے تو دم بھر مین پک کر
خشکا تیار ہو جاتا ہی + کانگڑے سے قریب پچیس میل اودھر
دریاے بیاس کے پار سات میل کے فاصلے پر ہندؤن کا ایک
بڑا تیرتھ جوالا مکھی ہی + دیواستھان وہان کئی پختہ بنے ہوے
ہین اور کنڈ بھی پہاڑ کے صاف اور شفاف پانی سے اچھے بھرے
ہین + مندر جوالا مکھی کا عین پہاڑ کی جڑ مین ہی + اُس کے گنبد
اور کلس پر بالکل سُنہری ملمع کیا ہوا ہی + دروازے پر چاندی
کے پتر چڑھے ہین + اور سبھا منڈپ مین نیپال کے راجا کا چڑھایا

ہوا ایک بڑا سا گھنٹا لٹکتا ہی + اُس گھنٹے پر راجہ کا نام بھی کھدا
ہوا ہی + مندر کے اندر بیچوں بیچ مین ایک کنڈ تین ہاتھ لمبا
ڈیڑھ ہاتھ چوڑا اور دو ہاتھ گہرا بنا ہی + اُس کنڈ کے اندر گوشہ
شمال و مغرب کی طرف ایک موکھا چار پانچ انگل کا چوڑا ہی اُسی
موکھے کے اندر سے آگ کا شعلہ ہاتھ بھر کا اونچا نکلتا ہی + سوائے
اِس موکھے کے اُس کنڈ مین آگ نکلنے کے سوراخ اور بھی
کئی چھوٹے چھوٹے ہین + کنڈ کے باہر اُسی رخ کو مندر کی دیوار
کے کونے مین بھی ایک موکھا ہی اُس مین سے بھی ایک شعلہ
ہاتھ بھر کا بلند نکلتا ہی + اِس شعلے کو وہان کے لوگ ہنگلاج کی لاٹ کہتے
ہین + پچھم کی دیوار مین ایک چھوٹا سا طاق چاندی سے منڈھا ہی
اُس مین بھی چراغ کے ٹیم کی طرح آگ نکلنے کے سوراخ ہین
اور اسی طور کے کئی چھید اُتر طرف کی دیوار کی جڑ مین ہین +
لیکن سوائے ہنگلاج کی لاٹ کے باقی کسیکا کچھ ٹھکانا نہین ہی
ہی یعنے اُن سوراخوں کے شعلے کبھی کبھی بند ہو جاتے ہین اور
کسی وقت مین تھوڑے اور کسی وقت زیادہ تیزی کے ساتھ

جلنے لگتے ہین ٭ اکثر ایسا بھی ہوتا رہتا ہی کہ جب کسی سوراخ مین
سے آگ کا نکلنا بند ہو جاتا ہی اور اُس کے مُنہ پر جلتی ہوئی
بتّی لے جاتے ہین تو اُس مین سے پھر آگ کا شعلہ نکلنے لگتا ہی ٭
جیسے کسی جھروکھے کی راہ سے ہوا کی جھکور آیا کرتی ہی اُسیطرح
اِن موکھون کے اندر سے آگ کے شعلے نکلا کرتے ہین ٭ کیا قدرت
ہی اُس خالق برحق کی کہ بغیر ایندھن کے آگ پڑی دہکتی ہی ٭ اور بغیر
تیل بتّی کے چراغ روشن رہتے ہین ٭ مندر کے باہر یعنے اُسکے
حاطے کے اندر اُسی رُخ کو یعنے گوشۂ شمال و مغرب کی طرف ایک
چھوٹا سا گُنڈ پانی کا ہاتھ بھر لمبا چوڑا ہی ٭ پہاڑ پر سے جو نہر آئی ہی وہ
اِسی گُنڈ مین ہو کر بہتی ہی ٭ نام اِسکا وہان کے لوگون نے گورکھ ڈِبّی
رکھا ہی ٭ پانی اِس حوض کا ہاتھ سے چھونے مین تو شورے
کی طرح ٹھنڈا ہی لیکن دیکھنے مین ادھن سا کھولتا ہوا ٭ اور اگر اُس
کے پانی کو ذرہ ہاتھ سے ہلا کر ایک جلتی ہوئی بتی پاس لیجاؤ تو
فی الفور رنجک کی طرح ایک آگ کا شعلہ سا اُڑ جاتا ہی ٭ الغرض
اِن سب حالون سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہہ آگ یعنے جلتی ہوئی

ہوا گندھک اور ہرتال وغیرہ کسی دہات کی کھان مین پیدا
ہوکر گوشۂ شمال ومغرب سے پہاڑ کے نیچے ہی نیچے چلی آتی ہو
جہان کہین شگاف یا دراڑ پائی وہان ظاہر ہوتی ہوئی کُنڈ مین
آن کر بالکل تمام ہوجاتی ہی + گورکھہ ڈبّی مین پانی کھولنے کا بھی
یہی باعث ہی کہ آگ کا راستہ پانی کے نیچے سے گذرتا ہی پانی
بہتا ہوا ہی اسلیے گرم نہین ہوتا + اگر پانی نہوتا تو وہان شعلہ
ضرور ظاہر ہوتا + مندر کے اندر بھی کُنڈ کے اُتّر اور پچہم طرف
جو اُس جلتی ہوئی ہوا کے آنے کا راستہ ہی فرش کے پتھر تپا کرتے
ہین + اور دکھن اور پورب کے پتھر سدا ٹھنڈے رہتے ہین +
انگریزی زبان مین اِس طور کی ہوا کو جو ہمیشہ جلتی رہتی ہی
ہیڈروجن گیس کہتے ہین + جس شخص نے کمسٹری یعنے علم
کیمیا پڑہا ہی وہ اِس کے حال سے خوب واقف ہی اگر ایک شیشے
کے اندر تھوڑا سا لوہچون رکھہ کر اُس پر پانی مین گھلا ہوا
سلفرک ایسڈ یعنے گندہک کا تیزاب ڈالا جاوے تو وہ ہیڈروجن
گیس بن جاوے گا + اور اُس شیشے کے اندر سے وہی جیسے

نکلے گی جو کہ جوالا مکھی مین کنڈ کے موکھے سے نکلتی ہی ✤ جس
طور سے وہان کے پنڈے لوگ شعلہ ٹھنڈا ہو جانے پر
بتّی دیکھلا دیتے ہین اُسی طرح اگر کوئی اُس شیشے کے منہ پر
جلتی ہوئی بتی لیجاوے تو جس صورت سے جوالا مکھی مین سوراخون
کے اندر سے آگ کے شعلے نکلتے ہین ویساہی اُس شیشے کے
مُنہ پر بھی آگ بھڑک اُٹھیگی ✤ بعضے سادہ دل ایسی چیزین دیکھکر
نہایت تعجب جانتے ہین ✤ بلکہ اِن چیزون کو خاص خدا
سمجھ کر پرستش کرنے لگتے ہین ✤ لیکن جو لوگ کہ اِسکی اصل
سے واقف ہین وہ اِسکو بھی اورون کی طرح ایک معمولی
چیز دیکھکر اُس خالق مطلق کی قدرت برحق کا تماشا جانتے
ہین ✤ اور اُس مقام پر اُسکے دھیان مین غرق ہو کر اُسی
کی پرستش کرتے ہین ✤ سولھوان امرت سر جسکو لوگ امبرسر ۱۶
کہتے ہین جالندہر کے پچھم اُتّر کو جھکتا ہوا دریاے
بیاس کے پار واقع ہی ✤ چہ مقام اسکا امبرسر سکھون کا
تیرتھ لاہور سے پینتیس میل پورب گوشۂ شمال و مشرق کو جھکتا ہوا

بڑے بیوپار کی جگہہ ہی ✣ ایک لاکھہ آدمی سے زیادہ وہان بستے
ہین ✣ شہر کے بیچون بیچ مین ایک تالاب نہایت اچھا صاف
شفاف پانی سی بھرا ہوا ہی ✣ اسی کا نام امرت سر ہی ✣ یہہ تالاب
ایک سو پینتیس ۱۳۵ قدم لمبا اور اتنا ہی چوڑا پختہ بنا ہی ✣ اس
تالاب کے بیچ مین ایک سنگ مرمر کے چھوٹے سے مندر
کے اندر جسکے گنبد پر سونے کا ملمع ہی گرنتھہ صاحب یعنے سکھون
کے مذہب کی کتاب گرو گوبند سنگھہ کے ہاتھہ کی لکھی ہوئی رکھی
ہی ✣ سابق مین اس شہر کا نام چک تھا ✣ لیکن جب سے گرو
رام داس نے یہہ تالاب بنایا تب سے نام اسکا امرت سر
مقرر کیا ✣ شالباقون کی دوکانین یہان بہت سی ہین ✣ اور انگریزی
عملداری کے باعث محصول قائم نہونے سے مال پشمینے کا زیادہ
اسی جگہہ سے دوسرے شہرون کو جایا کرتا ہی ✣ پاس ہی اسکے
گوبند گڑھہ نام ایک مضبوط قلعہ بنا ہوا ہی ✣ خزانہ رنجیت سنگھہ کا اُسی
مین رہتا تھا ✣ ستترہوان ضلع امرت سر کے گوشۂ شمال و
مشرق کی طرف ہی ✣ صدر مقام اسکا گرداس پور لاہور سے پچھتر

بٹالا

میل گوشۂ شمال و مشرق کی جانب پورب کو جھکتا ہوا بسا ہی ++
اٹھارہوان ۱۸ لاہور امرتسر سے پچھم دکھن کو جھکتا ہوا ہی + بادشاہی لاہور ۱۸
زمانے مین یہی نام اِس سارے صوبے کا تھا + شہر لاہور
جس کو لہاور بھی کہتے ہین دریاے راوی کے بائین کنارے
پر سمندر سے نوسو ۹۰۰ فٹ اونچا کلکتے سے گیارہ ۱۱ سو میل اور سڑک
کی راہ ایک ہزار تین سو باون ۱۳۵۲ میل گوشۂ شمال و مغرب کیطرف
سات میل کے گھیرے مین بسا ہی + جانا چاہیے کہ نقشے کی ناپ
سے سڑک کی ناپ مین بڑا فرق پڑتا ہی + کیونکہ سڑکین سیدھی
نہین رہتی ہین + گھوم پھر کر جاتی ہین + ہندو اس شہر کو رام چندر
کے بیٹے لو کا بسایا ہوا اور اصل نام اِسکا لوکوٹ کہتے ہین +
بستی اِس مین تخمیناً ایک لاکھ آدمیون کی ہو گی + دِلّی کی طرح
اِس شہر کے گرد بھی بہت سے کھنڈر اور مقبرے پڑے ہین +
شہر سے دو میل دریاے راوی کے پار اکبر بادشاہ کے بیٹے
جہانگیر کا مقبرہ دیکھنے کے لائق ہی + اور شہر سے تین میل کے
فاصلے پر گوشۂ شمال و مشرق کیطرف ایک باغ بادشاہی وقت کا

بنا ہوا چار میل کے گھیرے مین ہی + نام اُسکا شالامار ہی +
رنجیت سنگھ کو عمارت کا شوق مطلق نہ تھا + اُس نے اِس باغ
کی مرمت کے عوض پتھر اِس کے اُکھاڑ کر امرتسر مین بھجوا دیئے
اب انگریزی سرکار کی طرف سے صفائی اِسکی ہوئی ہی + اِس
باغ کے اندر ساڑھے چار سو فوارے چھوٹتے ہین + اور کئی حوض
سنگ مرمر کے بنے ہین + اور باغ کے پانی کے واسطے سوا سو ۱۲۵
میل سے ایک نہر کاٹ کر لائے ہین + پنجاب کے لفٹنٹ گورنر
صاحب لاہور مین رہتے ہین + اور پاس ہی میان میر مین بہت
بڑی فوج کی چھاؤنی ہی + اُنیسوان ۱۹ شیخوپورا لاہور کے پچھم دریاے
راوی کے پار واقع ہی + صدر مقام اِسکا گجرانوالا لاہور سے
چالیس ۴۰ میل اُتر گوشہ شمال و مغرب کو جھکتا ہوا ہی + رنجیت سنگھ
کے بزرگون کا وطن اِسی جگہہ تھا + بیسوان ۲۰ سیالکوٹ شیخوپورے
کے اُتر ہی + صدر مقام اِسکا سیالکوٹ لاہور سے پینسٹھ ۶۵ میل
اُتر گوشہ شمال و مشرق کو جھکتا ہوا دریاے چناب کے بائین کنارے
پانچ میل کے فاصلے پر بسا ہی + اکیسوان ۲۱ گجرات سیالکوٹ کے

شب

گجر

پچھم دریاے چناب کے پار ہی ÷ صدر مقام اسکا گجرات لاہور
سے پچھتر میل اُتر چناب کے داہنے کنارے اڑھائی کوس کے تفاوت
پر شہر پناہ کے اندر بسا ہی ÷ بائیسوان ۲۲ شاہ پور گجرات کے گوشہ جنوب ہ پور ۲۲
و مغرب کی طرف ہی ÷ صدر مقام اسکا شاہ پور لاہور سے ایک سو
پچیس میل پچھم گوشہ شمال و مغرب کی طرف جھکتا ہوا دریاے جھیلم
کے بائین کنارے پر ہی ÷ اس ضلع کو شیخو پورے سمیت جسکا بیان
اوپر لکھا گیا شاستر مین مدر دیش کہتے ہین ÷ تئیسوان ۲۳ پنڈ دادن خان دادن خان ۲۳
گجرات کے پچھم ہی ÷ صدر مقام اسکا جھیلم لاہور سے ایک سو
میل گوشہ شمال و مغرب کی طرف اُتر کو جھکتا ہوا دریاے جھیلم
کے داہنے کنارے پر ہی ÷ ایک منزل کے فاصلے پر پہاڑ کے
اندر نمک کی کہان ہی ÷ اور چھہ میل کے تفاوت پر گوشہ شمال و
مغرب کی طرف ایک قلعہ رہتاس نام سوا کوس کا لمبا اور مضبوط
لیکن ٹوٹا ہوا بے مرمت پڑا ہی ÷ دیوار اُس کی تیس ۳۰ فٹ کی چوڑی
اور سنگین ہی ÷ چوبیسوان ۲۴ راولپنڈی پنڈ دادن خان کے اُتر ولپنڈی ۲۴
بسا ہی ÷ صدر مقام اسکا راولپنڈی لاہور سے ایکسو ساٹھ ۱۶۰ میل

اُتر گوشہ شمال و مغرب کو جھکتا ہوا شہر پناہ کے اندر بسا ہی + راولپنڈی
سے ساٹھ میل پچھم گوشہ شمال و مغرب کو جھکتا ہوا اٹک
کا مشہور قلعہ آٹھ سو گز لمبا اور چار سو گز چوڑا دریاے سندھ کے
بائین کنارے ایک پہاڑ کے اوپر مضبوط بنا ہی + لوگ اِسکو اٹک
بنارس بھی کہتے ہین + اگرچہ وہ قلعہ دیکھنے مین بہت اچھا ہی
لیکن اُس کے پاس ایک پہاڑ اُس سے بلند آن پڑا ہی اِسلیے اُس
کی مضبوطی مین خلل پڑ گیا + کیونکہ وہ اُس پہاڑ کی مار مین ہی +
راولپنڈی سے گوشہ جنوب و شرق کیطرف تخمیناً پندرہ میل کے
تفاوت پر مانکیالا گانو کے پاس بدھ کے مذہب کا ایک دیہہ گوپ
یعنے مدفن ستر فٹ اونچا اور تین سو پچیس فٹ کے گھیر
مین اُسی طور کا بنا ہوا ہی جیسا کہ بنارس مین سارناتھ کے نزدیک
موجود ہی + علاوہ اِس کے اُس گرد نواح مین اور بھی پندرہ دیہہ
گوپ ہین + بلکہ جیمس پرنسپ صاحب کی طرح جنرل ونتورا اور
اوی تویلا نے اُن مین سے دو دیہہ گوپ کھودے تھے تو اُون
کے اندر سے بنارس کے مدفن کی طرح راکھ اور ہڈی نکلی +

اور ساتھہ اُس کے کچھہ اشرفی اور روپئے اور پیسے بھی ملے +
اُن مین سے کئی رُپئون پر روم کے بڑے بادشاہ جُولیس قیصر
کا نام کُھدا تھا + پچیسوان پاک پٹن لاہور کے دکھن گوشہ جنوب و ۲۵ پاک پٹن
مغرب کو جھکتا ہوا دریاے ستلج اور راوی کے بیچ مین واقع ہی +
صدر مقام اسکا فتحپور گوگیرا لاہور سے اَسّی میل گوشہ جنوب و مغرب
کی طرف دریاے راوی کے بائین کنارے پر ہی + پاک پٹن وہان
سے پینتالیس میل دکھن گوشہ جنوب و مشرق کو جھکتا ہوا دریاے
ستلج کے داہنے کنارے چھہ میل کے فاصلے پر بسا ہی + درگاہ
شیخ فرید شکر گنج کی وہین ہی + چھبیسوان مُلتان پاک پٹن سے پچھم ۲۶ ملتان
+ اس ضلع کے پورب اور دکھن کے حصے مین ریگستان بہت
ہی + بادشاہی عملداری مین یہہ صوبۂ مُلتان کا صدر مقام کہلاتا تھا +
اور سرحد اُس صوبے کی ٹھٹھے اور کچھہ تک مقرر تھی + صدر
مقام اس ضلع کا مُلتان لاہور سے دوسو میل گوشہ جنوب و مغرب
کی طرف دریاے چناب کے بائین کنارے سے دو کوس پر چودہ
پندرہ ہاتھہ کی بلند شہر پناہ کے اندر بسا ہی + قلعہ وہان کا مضبوط ہی

مشہور ہے + مقبرہ شیخ بہاؤ الدین ذکریا کا وہین ہے + ریشمی کپڑے
اور کھیس اور دریائی اور قالین وغیرہ وہان خوب بُنے جاتے
جھنگ ہین + زمین شہر کے گرد نواح کی زرخیز ہے + ستائیسوان جھنگ
ملتان کے گوشۂ شمال و مغرب کی طرف ہے + صدر مقام اسکا جھنگ خواہ جھنگیالا
لاہور سے ایک سو پندرہ میل پچھم گوشۂ جنوب و مغرب کی طرف
جھکتا ہوا دریاے چناب کے بائین کنارے ایک کوس کے
کھار فاصلے پر بسا ہے + اٹھائیسوان کھان گڑھ ملتان کے دکھن گوشۂ
جنوب و مغرب کو جھکتا ہوا ہے + صدر مقام اسکا کھان گڑھ لاہور
سے دو سو پچیس میل گوشۂ جنوب و مغرب کی طرف ہے + اُنتیسوان
لیّا لیّا کھان گڑھ کے اُتر ہے + صدر مقام اسکا لیّا لاہور سے دو سو
میل پچھم گوشۂ جنوب و مغرب کو جھکتا ہوا دریاے سندھ کے
بائین کنارے سے پانچ کوس پر بسا ہے + وہان برسات میں
جسوقت دریا بڑھتا ہے تو بارہ بارہ کوس تک پانی پھیل جاتا ہے +
اس واسطے بہت سے لوگ جو کہ دریا کے نزدیک رہتے ہین
وہ اسی خوف سے آٹھ دس ہاتھ بلند ٹھٹھے گاڑ کر اُس کے اوپر

اپنے چھان چھپر بناتے ہین + شاستر مین اس ضلع کا نام
سندھ سوبیر لکھا ہی + تیسوان ڈیرہ غازی خان کھان گڑھ
کے گوشہ جنوب و مغرب کی طرف دریاے سندھ کے پار ہی
+ اس ضلع مین مسلمان کی بستی بہت ہی + صدر مقام اسکا
ڈیرہ غازی خان لاہور سے دوسو تئیس میل گوشہ جنوب و مغرب
کی جانب دریاے سندھ کے داہنے کنارے پر بسا ہی +
اکتیسوان ڈیرہ اسمعیل خان ڈیرہ غازی خان کے اُتر واقع ہی +
اس ضلع مین بلوچ اور پٹھان کی بستی بہت ہی + ہندو نہایت کم
صدر مقام اسکا ڈیرہ اسمعیل خان لاہور سے دوسو پندرہ میل پچھم
دریاے سندھ کے داہنے کنارے پر کھجور کے درختون کے
اندر بسا ہی + اسی ضلع مین پشور سے سینتیس کوس پر دریاے
سندھ کے کنارے سیندھے نمک کا پہاڑ ہی + یہہ پہاڑ
افغانستان مین سفید کوہ سے نکل کر دریاے جھیلم کے کنارے
تک چلا گیا ہی + یہہ مقام دیکھنے کے لائق ہی + دونو طرف پہاڑ
آجانے کے باعث دریا بہت تنگ اور گہرا ہو گیا ہی + زمین بالکل

سبز رنگ ہی + اور گلابی رنگ کے نمک کا پہاڑ جس کے
تلے دریا بہتا ہی بلور سا چمکتا ہی + اُس کے داہنے کنارے پہاڑ
کے اوپر کالا باغ بسا ہوا ہی + کھان کے کھدے ہوے ہزارون
من نمک کے ڈلون کے ڈھیر لگے رہتے ہین + اور بیپاریون
کے اونٹ قطار کی قطار لدے ہوے دکھائی دیتے ہین +
۳۲ ہزار بتیسوان ۳۲ ہزارا راولپنڈی کے گوشۂ شمال و مغرب کی طرف
پہاڑون کے اندر بسا ہوا ہی + صدر مقام اسکا ہزارا لاہور سے
۳۳ پشا ایکسو اسی ۱۸۰ میل اُتر گوشۂ شمال و مغرب کو جھکتا ہوا ہی + تینتیسوان ۳۳
پشاور ہزارے کے پچھم دریاے سندھ کے پار واقع ہی +
یہہ ہندوستان کا سب سے اخیر ضلع ہی + اس سے آگے خیبر کے
گھاٹے کے پار جو کہ شہر سے پندرہ ۱۵ میل ہی مُلک افغانستان
شروع ہوتا ہی + اِس ضلع کے چارون طرف پہاڑ ہین اور
بیچ مین میدان + بستی مسلمان کی بہت ہی + اور زبان اِن لوگون
کی پشتو کہلاتی ہی + صدر مقام اسکا پشور ہی + اسکو پشاور بھی
کہتے ہین + لاہور سے دو سو پچیس ۲۲۵ میل گوشۂ شمال و مغرب کی

کی طرف دریاے سندھ کے پار چوالیس میل کے فاصلے
پر سمندر سے ایک ہزار فٹ بلند بڑے بیپار کا مقام ہی یعنے ایران
توران افغانستان وغیرہ تمام ملکون کے سوداگر یہان آتے
ہین + سرا بہبت عمدہ اور معقول بنی ہی + اور انگریزی فوج
کی چھاونی ہندوستان مین اس وقت سب سے بڑی اسی
جگہہ ہی + شہر کے اُتر پہاڑ کے اوپر ایک قلعہ ہی نام اُس کا
بالاحصار ہی + یہہ قلعہ اگرچہ لڑائی کے لائق تو نہین ہی لیکن
رہنے کے واسطے بہت خاصا ہی + گورکھناتھہ کا مندر
وہان کنپھٹے جوگیون کا تیرتھہ ہی + شہر سے آٹھہ میل کے
فاصلے پر دریاے کابل بہتا ہی + چونتیسوان کوہاٹ ۲۴۴
پیشور کے دکھن طرف ہی + صدر مقام اس کا
کوہاٹ لاہور سے دوسو پندرہ میل گوشہ شمال و مغرب
کی جانب واقع ہی + وہان ایک قسم کا پتھر ہوتا ہے
اُس کو پانی مین اُبال کر اُس کی مومیائی بناتے
ہین + +

اودھ کی چیف کمشنری

نیچے وے ضلعے لکھے جاتے ہین جو اودھ کے چیف کمشنر
کے تابع ہین + شاستر مین اس علاقے کا نام اُتّرکوشل
ہے + اور بادشاہی دفتر مین صوبۂ اودھ لکھا جاتا تھا +
اُتّر کی طرف اسکے نیپال ہی + اور دکھن کی جانب گنگا
بہتی ہی + پہلا ضلع اُنّاؤ کانپور کے پورب گنگا پار
ہی + صدر مقام اسکا اُنّاؤ لکھنو سے ۳۵ پینتیس میل گوشہ
جنوب و مغرب کو ہی + دوسرا لکھنو اُنّاؤ کے گوشۂ شمال
و مشرق کو ہی + صدر مقام لکھنو تخمیناً تین لاکھ آدمی کی بستی
۲۶ درجہ ۵۱ دقیقہ اُتّر عرض اور ۸۰ درجہ ۵۰ دقیقہ پورب طول
مین کلکتے سے چھ سو انیس ۶۱۹ میل گوشۂ شمال و مغرب کو
گومتی ندی کے داہنے کنارے پر بسا ہوا ہی + اصل نام
اسکا لکشمناوتی تبلاتے ہین + بعضے لوگ ایسا بھی کہتے
ہین کہ نیمشارن جہان سُوت جی نے ساٹھ ہزار مُنیو کے

اناؤ

لکھنو

سے جلسے مین پُران سُنائے تھے اسی مقام پر تھا + لیکن
اب جہان جاترہی لوگ جاتے ہین اور جس کو نمکھار کہتے
ہین وہ مقام گومتی کے کنارے لکھنو سے بہت ہٹ کر
ہی + اگرچہ گلی کوچے لکھنؤ کے تنگ اور غلیظ ہین + لیکن سڑکین
خوب چوڑی چکلی اور نہایت صاف اور شفاف ہین +
یہہ شہر اگر کسی بلند مقام پر سے دیکھا جاوے تو جہان تک
نظر جاتی ہی وہان تک درخت باغ مینار گنبد اور عالیشان
مکانات اور چمکتی ہوئی سُنہری کلسیان نظر پڑتی ہین +
سڑکون کے آس پاس خصوصاً حسینا باد کے نزدیک
حوض اور فوارے اور سنگ مرمر اور سنگ موسیٰ وغیرہ
کے خوبصورت بڑے بڑے کھلونے سے بنے ہوے ہین +
شہر نہایت آباد ہی + ہر ایک شخص خوشحال اور دلشاد ہی +
یہان تک کہ حجامون کے بدن پر بھی دوشالے اور حلال
خورون کے پانوین بھی زردوزی جوتے موجود ہین بلکہ
جن کے گھر مین چولھے پر توا نہین ہی وہ بھی بازار مین مرزا

بنے پھرتے ہین + دوکانون ہین سب قسم کی چیزین
اچھی سے اچھی موجود اور طیار رہتی ہین + لڑکے
وہان کے خونچے والون سے چار کوڑی کا بھی جو سودا لیتے
ہین اُس مین تمام نعمتون کا مزا ملتا ہے + انگریزی عملداری سے
پیشتر وہان بادشاہی مکانون کی بڑی طیاری رہتی تھی + +
قرینہ اور سجاوٹ دیکھکر انسان کی عقل دنگ ہو جاتی تھی +
جھاڑ فانوس دیوارگیر اور آئینے اور تصویر + گھڑی اور
ولایتی کھلونے سب بے نظیر + انگریزی کلین ہر ایک خوش
قطع جو چیز دیکھو نادر ہے + صفائی ہر جگہ حد کے درجے پر ہے +
فرح بخش مبارک منزل اندر اسن موتی محل پنج محل
شیش محل حسینا باد موسیٰ باغ حیدر باغ قیصر باغ
پرستان دلکشا دولت خانہ کتب خانہ سب
مقام دیکھنے لائق تھے تارے والی کوٹھی مین ایسی
بڑی بڑی دوربین سنگین ستونون پر لگائی تھین کہ دن مین
ثوابت اور ستارے دکھلائی دیتے تھے + محرم کے

دنون مین بڑی دہوم مچتی تھی + امام باڑون مین ہزارون کنول قندیل اور موم بتی روشن ہوتی تھی + خصوصاً حسین آباد مین تو اُس وقت یہہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ امام باڑا روشن ہوا + یا روشنی کا ایک امام باڑا بن گیا + آصف الدولہ کے امام باڑے کی چھت اکیسو بیس فٹ لمبی اور ساٹھہ فٹ چوڑی بالکل لداو کی بنی ہوئی ہی + حقیقت مین اتنی بڑی چھت بغیر ستون کی دنیا مین دوسری نہین دیکھی گئی ہی + شہر کے باہر جنرل مارٹن صاحب کی کوٹھی جسکو لکھنو کے لوگ مارکین کی کوٹھی کہتے ہین اُس کی طیاری مین جبرنیل کا پندرہ لاکھہ روپیہ خرچ پڑا تھا نہایت عالیشان سب بے نظیر ہی + اوس کے تمام در و دیوار پر نقاشی اور بیل بوٹا اور عمدہ عمدہ تصویر ہی + لوگ لکھنو کے اپنی تراش خراش اور وضع اور بول چال کے سامھنے دوسرون کو دیہقانی اور گنوار جانتے ہین + اور کہتے ہین کہ لکھنو ہندوستان کا نمونہ ہی + اور جسقدر زندگی کا مزہ ہی سب خاص اسی جگہہ سے پیدا ہی + یہان تک کہ ان لوگون کے

دل پر یہہ بات نقش ہی کہ اگر گندہ ناتراش بھی لکھنؤ مین
آوے خراد پر چڑھکر درست ہوجاوے + اور گدھا بھی
وہان جا رہے تو ٹکسال رسے اُترکر آدمی بن آوے +
لیکن اگر سچ پوچھو تو ہمارا یہہ قول ہی کہ جو انسان ہوگا وہ لکھنؤ والون
کی وضع سے بیشک نفرت کرے گا + اور ان لوگون کے
چلن کو محض نامعقول سمجھے گا + کیونکہ یہہ لوگ دنیا کے ناچیز
مزے مین دل وجان سے غرق رہتے ہین + اور دن رات
عیش وعشرت مین اوقات بسر کرنا اِسی کے واسطے اپنی عمر
سمجھتے ہین + جہان خود بادشاہ نے ناچنے اور طبلا بجانے
پر کمر باندھی وہان رعیت کی کیا گنتی ہی + جو بدکاری دنیا و
عقبا مین موجب روسیاہی کا ہی اوسکا نہین کرنا اِسی
لکھنؤ مین باعث ذلت وخواری ہی + گومتی کے اوپر پکا پل
تو ابتدا ہی سے تھا + لیکن لوہے کا پل اب حال مین طیار ہوا +
صاحب چیف کمشنر اسی جگہہ رہتے ہین + ایک نیا قلعہ
بڑی دھوم دھام سے طیار کر رہے ہین + تیسرا راے بریلی

لکھنؤ کے دکھن ہے ✣ صدر مقام رائے بریلی چھیالیس میل لکھنؤ
سے دکھن گوشۂ جنوب و مشرق کو جھکتا سئی کے بائین کنارے
سلطان پور ۴ بسا ہے ✣ چوتھا سلطان پور رائے بریلی کے پورب ہے ✣
صدر مقام سلطان پور لکھنؤ سے پچاسی میل گوشۂ جنوب و
مشرق کو پورب کی طرف جھکتا ہوا گومتی کے بائین کنارے
سلون ۵ بسا ہے ✣ پانچوان سلون رائے بریلی کے دکھن گوشۂ جنوب
و مشرق کو جھکتا ہوا ہے ✣ صدر مقام پرتاب گڑھ لکھنؤ سے
پچانبے میل گوشۂ جنوب و مشرق کو سئی کے داہنے کنارے
فیض آباد ۶ بسا ہے ✣ چھٹا فیض آباد سلطان پور کے اتر ہے ✣ صدر مقام
فیض آباد جسے بنگلہ بھی کہتے ہین لکھنؤ سے اکہتر میل پورب ہے ✣
یہہ شہر نواب شجاع الدولہ کے وقت مین صوبۂ اودھ کا
دار الحکومت تھا ✣ اوسکے بیٹے نواب آصف الدولہ
نے ۱۷۷۵ء مین فیض آباد سے اٹھ کر لکھنؤ کو اپنا دار الحکومت
مقرر کیا ✣ پاس ہی سرجو ندی کے داہنے کنارے
اجودھیا یعنی اوودھ کا قدیم شہر ہندو کا بڑا تیرتھ ہے ✣

شاستر مین لکھا ہی کہ منّو نے سب سے پہلے یہی شہر
بسایا ÷ اور کسی زمانے مین یہہ رام چندر کا دار السلطنت
تھا ÷ بالمیک نے اسکو اپنی رامائن مین بارہ[۱۲] یوجن
لمبا لکھا ہی ÷ یوجن چار کوس کا ہوتا ہی لیکن ابو الفضل
نے اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ یہہ شہر اپنے زمانے مین
ایکسو اڑھتالیس[۱۴۸] کوس لمبا اور چھتیس[۳۶] کوس چوڑا بستا
تھا ÷ اگرچہ یہہ تو صرف مبالغہ ہی لیکن عمارتون کے نشان
دور دور تک ملنے سے اتنی بات بخوبی ثابت ہی کہ
یہہ شہر اول درجے کا تھا ÷ یہان رام لچھمن سیتا
اور ہنومان کے مندر بنے ہین ÷ مگر اگلے زمانے
کے بڑے بڑے مندر اور رام چندر کے وقت
کی عمارات کا کچھہ بھی نشان نہین ملتا ÷ جو کچھہ رہی سہی
تھین سب مسلمانون نے توڑ پھوڑ کر برابر کر دین ÷
بلکہ انکی جگہہ پر مسجدین بن گئین ÷ ساتوان گونڈا
فیض آباد کے گوشۂ شمال و مغرب اُتر کو جھکتا ہوا ہی ÷

گونڈا

صدر مقام گونڈا لکھنؤ سے چھیاسٹھ [۶۶] میل پورب گوشۂ شمال
بہرائچ ۸ و مشرق کو جھکتا ہوا ہے ÷ آٹھواں [۸] بہرائچ گونڈے کے
گوشۂ شمال و مغرب کو ہے ÷ صدر مقام بہرائچ مین لکھنؤ سے
چونسٹھ [۶۴] میل اُتر سلطان مسعود غازی کی درگاہ اور رجب
ملاپور ۹ سالار کا مقبرہ ہے ÷ نواں [۹] ملاپور بہرائچ کے گوشۂ شمال
و مغرب کو ہے ÷ صدر مقام ملاپور لکھنؤ سے اکسٹھ [۶۱]
میل اُتر گوشۂ شمال و مشرق کو جھکتا گھاگھرا کے داہنے
سیتاپور ۱۰ کنارے بسا ہے ÷ دسواں [۱۰] سیتاپور ملاپور کے پچھم ہے ÷
صدر مقام سیتاپور لکھنؤ سے ترپن [۵۳] میل اُتر بسا ہے ÷
دریاباد ۱۱ گیارہواں [۱۱] دریاباد سیتاپور کے گوشۂ شمال و مغرب
کو ہے ÷ صدر مقام دریاباد لکھنؤ سے پینتالیس [۴۵] میل
گوشۂ شمال و مغرب کو اُتر کی طرف جھکتا ہوا ہے ÷ بارہواں [۱۲]
محمدی ۱۲ محمدی دریاباد کے اُتر ہے ÷ صدر مقام محمدی لکھنؤ
سے نبے [۹۰] میل گوشہ شمال و مغرب کو اُتر رخ جھکتا ہوا ہے ÷



جام جہان نما

JAMI JAHAN NUMA

تیسری جلد

VOLUME III

بموجب حکم جناب نواب مستطاب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک شمال و مغرب

بامداد و استعانت خداوند نعمت جناب ولیم اڈوارڈس صاحب بہادر

بابو شیو پرشاد

نے اپنی بنائی ہوئی ہندی کی کتاب بھوگول ہستامنک سے اردو مین ترجمہ کیا



بیت

بیٹھکر سیر ملک کی کرنی — یہہ تماشا کتاب مین دیکھا



لکھنؤ

مطبع منشی نول کشور مین

چھاپی گئی

سنہ ۱۸۶۰ عیسوی

Second Ed. 500 Copies

دوسری ... جلد تین

قیمت Price ...

جام جہان نما

تیسری جلد

مندراج حاطہ

اب اُن ضلعون کا بیان کیا جاتا ہی کہ جو مندراج کی گورنری
کے متعلق ہین + پہلا ضلع گنجام ہی + کٹک سے دکھن چلکیا جھیل سے گنجام
سکاکول ندی تک سمندر کے کنارے سے نزدیک واقع ہی + زمین وہان کی
زرخیز ہی + صدر مقام اسکا گنجام مندراج سے ساڑھے پانسو میل گوشہ شمال
و مشرق کی طرف سمندر کے کنارے پر بسا ہی + اور نیچے اُس کے گنجام
ندی بھی سمندر سے جا ملی ہی + گنجام سے ایک سو دس میل گوشہ جنوب و
مغرب کی طرف سکاکول جسکو چکاکول بھی کہتے ہین اسی نام کی ندی کے
بائین کنارے بسا ہی + اس جگہہ فوج کے رہنے کے واسطے بارک
اور انگریزون کے لیے بنگلے بنے ہوتے ہین + دوسرا وزگاپٹم گنجام وزگا

کے گوشہ جنوب و مغرب کو واقع ہی + یہہ ضلع کوہستان مین بسا ہی + صدر
مقام وزگاپٹن جس کو وشاکھہ پٹن بھی کہتے ہین مندراج سے تین سو[۳۰۹]
نو میل گوشہ جنوب و مغرب کی طرف سمندر کے کنارے بسا ہی + آب و ہوا
وہان کی خراب ہی + تیسرا[۳] راجمہیندری وزگاپٹن کے گوشہ جنوب و مغرب — ۳ راجمہیندری
کی جانب ہی + صدر مقام اس کا راجمہیندرورم مندراج سے دو سو نبے[۲۹۰]
میل گوشہ شمال و مشرق کی طرف اتر کو جھکتا ہوا سمندر سے پچیس[۲۵] کوس پر
دریاے گوداوری کے بائین کنارے ایک بلند کنارے کے اوپر
بسا ہی + بازار اُس کا پٹا ہوا دو درجے کا ہی + ان اوپر لکھے ہوے
تینون ضلعون کے مغربی حصّے مین جنگل اور پہاڑ بہت ہین اور انمین برے
وحشی آدمی رہتے ہین + چوتھا[۴] مچھلی بندر جس کو انگریز لوگ مسولی پٹن — ۴ مچھلی بندر
کہتے ہین راجمہیندری کے دکھن گوشہ جنوب و مغرب کو جھکتا ہوا ہی +
ان دونون ضلعون کا نام شاستر مین کلنگ دیس لکھا ہی + صدر مقام اس کا
مچھلی بندر مندراج سے دو سو پچیس[۲۲۵] میل اُتر گوشہ شمال و مشرق کی طرف
جھکتا ہوا سمندر کے کنارے بسا ہی + بندر اچھا ہونے کے باعث تجارت
کی جگہہ معقول ہی + چھینٹ یہان کی مشہور ہی ایران کو بہت جاتی ہی + قلعہ

دریاے کرشنا کی ایک دھار اسکے نزدیک شہر سے پون کوس کے
تفاوت پر دلدل مین بنا ہی + مچھلی بندر سے ۳۵ پنتیس میل اُتر اَلور شہر ہے +
گنتور ۵
پانچوان گنتور مچھلی بندر کے گوشہ جنوب و مغرب کی طرف ہی + درخت
اس ضلع مین کم ہین + مسافرون کو کہین کہین املی کا سایہ البتہ اچھا
ملتا ہی + ہیرے کی کھان بھی وہان ہی لیکن اب اُس سے کچھ فائدہ
نہین ہوتا صدر مقام اس کا گنتور جس کو مرتضی نگر بھی کہتے ہین مندراج
سے ۲۳۰ دو سو تیس میل اُتر ہی + ان دونون ضلعون مین یعنے مچھلی بندر اور
گنتور مین گرمی بشدت پڑتی ہی + یہان تک کہ شیشے ٹوٹ جایا کرتے ہین +
اور لکڑی کی چیزین اس قدر سوکھ جاتی ہین کہ اُس کے اندر سے کیل
کانٹے جھڑ پڑتے ہین + دریاے کرشنا کے مُہانے پر ریگستان کے
میدان مین گرمی کے درمیان تھرمامیٹر مین ۱۰۸ ایک سو آٹھ درجے پر
پارا رہتا ہی + ۶ چھٹھا نلور گنتور کے دکھن واقع ہی + یہان تانبے کی
کھان ہی + صدر مقام اس کا نلور مندراج سے ۱۰۰ ایک سو میل اُتر پنار
یعنے پنا ندی کے داہنے کنارے بسا ہی + اس ندی کا اصل نام پنا کینی
ہی + ۷ ساتوان کڑپہ نلور کے پچھم ہے + یہان ہیرے کی کھان ہی + صدر

مقام اِس کا کرپ جس کا صحیح نام کریا ہی کرپ ندی کے کنارے مندرج
سے ایک سو چالیس[140] میل گوشہ شمال و مغرب کی طرف اُتر کو جھکتا ہوا
ہی + آٹھوان بلّاری کرپ سے پچھم گوشہ شمال و مغرب کو جھکتا ہوا ہی + بلّاری
صدر مقام اِس کا بلّاری جس کو بلہری بھی کہتے ہین مندراج سے دو سو چھیاسٹھ[266]
میل گوشہ شمال و مغرب کی طرف ہگری ندی کے بائین کنارے دو کوس
کے تفاوت پر بسا ہی + قلعہ چوکھونٹا ایک پہاڑ کے اوپر بنا ہی + پاس ہی
اُس کے انگریزی فوج کی چھاونی ہی + بلّاری سے اونتیس[29] میل گوشہ
شمال و مغرب کی طرف دریاے تنگ بھدرا کے داہنے کنارے
قدیم اور نامی شہر وجی نگر ہی + لیکن اب اُجاڑ پڑا ہی + یہہ شہر کم سے کم
آٹھ میل کے گھیرے مین ہی + اور ایک ایسے میدان مین واقع ہی کہ
جس کے گرد بڑے بڑے ڈھوکے پتھر کے پڑے ہین + بلکہ بعضے
مقام پر تو اُس کے ایسے ایسے ڈھیر لگے ہوے ہین کہ گویا چھوٹے
چھوٹے پہاڑ معلوم ہوتے ہین + یہان تک کہ بیچ شہر مین بھی کہین کہین
ایسے بڑے بڑے پتھر پڑے ہوئے ہین کہ اُنکی چھانہ مین راستہ
چلتا ہی + راہ مین بالکل پتھر کا فرش ہی اور نہر اور تالاب اور کوئے پتھر

تراش کر بنے ہوئے ہین * قلعہ محل برج کنگورے اور پھاٹک مندر اور وہر مشالا اور مکانات نہایت بڑے بڑے قدیم ہندوستان کی قطع کے ہین * دیوار ستون محراب اور چھت ساری چیزین نرے پتھر کی ہین * اور پھر وہ پتھر بھی اتنے بڑے کہ قیاس مین نہین آتا کہ بغیر کل کے زور کے کس طرح وہ اپنے مقام سے ٹل سکے ہونگے * کیونکہ پتھر آٹھ آٹھ مین پندرہ پندرہ فٹ کے لمبے چوڑے اور اتنے ہی موٹے لگے ہین * اور بہت خوبصورتی کے ساتھ تراشے اور جمائے ہوئے ہین بازار اُس شہر کا ۹۰ نبے فٹ چوڑا ہی اور اُس کے سرے پر ایک شوالا دس مراتب کا ایک سو ساٹھ ۱۶۰ فٹ بلند بنا ہی * رام چندر کے مندر مین سنگ موسا کے ستون پر نہایت باریک نقاشی کی ہی * علاوہ اس کے شہر کے بیچون بیچ مین ایک بہت عمدہ مندر ہی اُس کے مکانات کی لمبان چار سو ۴۰۰ فٹ اور چوڑان دو سو ۲۰۰ فٹ ہوگی * یہہ مندر بشنو کے مذہب کا ہی * اِسکے اندر ایک رتھہ سارا ایک ہی پتھر کا دُھری اور پہیے وغیرہ سمیت سچے رتھہ کی طرح نہایت باریکی اور کاریگری کے ساتھہ بنا کر رکھا ہی * عرصہ تخمیناً تین پانسو برس کا گذرتا ہی کہ اِس شہر کو مہاراج بیر بکراے نے بسایا

تھا + اور دارالسلطنت اپنا بنایا تھا + پہلی اس شہر کا نام ودیانگر
تھا بعد اسکی وجی نگر ہوا + مادہوا چارج جسنی زبان سنسکرت مین بڑی بڑی
پوتھیان تصنیف کی ہین اسی راجا کا وزیر تھا + وجی نگر کی سامہنی دریای
تنگ بھیدرا کی پار اسی وضع کا ایک دوسرا شہر بھی اوجڑا پڑا ہی + نام اُس کا
اَناگُنڈی ہی + کچھہ تھوڑی سی آدمی اُس مین بستی ہین + مشہور ہی کہ کسی زمانی
مین یہان سی وہان تک دریا کی دونون طرف یہہ ایک ہی شہر تھا اور کل
چوبیس ۲۴ میل کی گھیری مین بستا تھا + بلّاری سی چوالیس ۴۴ میل پورب سمندر سی کچھ
اوپر دو ہزار ۲۱۰۰ ایک سو فٹ اونچا ایک مضبوط قلعہ پہاڑ کی اوپر بنا ہی + نام
اُس کا موئی ہی + نوان ۹ چتور کرپّہ کی دکھن ہی + صدر مقام اس کا چتّور جس کو ۹ چتور
چتّور بھی کہتی ہین مندراج سی اسّی میل پچھم گوشہ شمال و مغرب کی طرف جھکتا
ہوا ہی + دسوان ۱۰ آرکاڈو جس کو آرکاٹ کہتی ہین کرپّہ کی دکھن ہی + اس ضلع ۱۰ ارکاڈو
مین چاہی زمین بہت ہی + کیونکہ تین ہزار پانسو ننانوی ۳۵۹۹ گانو کی اندر چار ہزار
تالاب ہین + اور انیس ہزار ۱۹۰۰۰ سی زیادہ کوئی سوای اُن نہرون کی ہین جو کہ
ندی اور جھرنون سی کاٹ کر لائی ہین + صدر مقام اس کا آرکاٹ صوبہ
کرناٹک کا قدیم دارالسلطنت مندراج سی پینسٹھہ ۶۵ میل پچھم پالار ندی کی

داہنی کنارے ایک شہر پناہ کے اندر بسا ہوا ہے + یہہ ندی گرمی مین سوکھہ
جاتی ہے + وہان کا قلعہ اور نوابون کا قدیم محل اب کھنڈر ہو گیا ہے +
وہان سے پندرہ میل پچھم پالار کے داہنے کنارے پر ایک شہر اور قلعہ ہے +
نام اوس کا الّور ہے + اور اکثر وِلّور بھی بولا جاتا ہے + یہان انگریزی فوج
کی چھاونی ہے + آرکاٹ سے قریب چالیس میل کے دکھن گوشہ جنوب و
مشرق کو جھکتا ہوا سمندر سے پانسو فٹ اونچے پہاڑ کے اوپر ایک مضبوط
قلعہ اُجاڑ پڑا ہوا ہے + نام اُس کا جھنجی ہے + جھنجی کے پچھم ایک منزل کے
فاصلے پر ترنمالی مین ہندو کے مندر دھرمشالے اور گنڈ ہین + اُن مین بڑے
مندر کا دروازہ جو کہ پہاڑ کی جڑ مین بنا ہے بارہ مراتب کا دو سو بائیس فٹ
اونچا ہے + جھنجی سے ایک منزل کے تفاوت پر گوشہ جنوب و مشرق کی طرف
ترے وکیرا گانو کے پاس بہت سے درخت پتھر ہو کر پڑے ہین + اور وہان
کھودنے سے زمین کے اندر بھی درخت نکلتے ہین + ایک درخت اسی طور وہان
ساٹھہ فٹ کا لمبا پڑا ہے + چنانچہ جڑ اوسکی جلا کرنے سے سنگ یشب اور عقیق
سے بھی اچھا روپ دیکھاتی ہے + انگریز لوگ اکثر اُس کے کنٹھے اور زیور
بناتے ہین + جاننا چاہیے کہ جس پانی کے اندر پتھر کے ذرے افراط سے

ملی رہتی ہین اُس مین لکڑی پڑی سی ایک زمانہ پاکر پتھر ہو جاتی ہی ÷ کیونکہ
لکڑی کی ذرّی دن پر دن گلتی چلی جاتی ہین ÷ اور پتھر کی ذرّی اُس کی جگہہ
پر اُس لکڑی کی سوراخون کی راہ اِس ڈہب سی بیٹھتی جاتی ہین کہ اگرچہ
وہ لکڑی پتھر ہو جاتی ہی تب بھی رنگ روپ اور رگ و ریشی اُس مین
اُسی لکڑی کی سی بنی رہتی ہین ارکاٹ سی پچاسی[۸۵] میل دکھن گوشہ جنوب
و مشرق کو جھکتا ہوا ایک بندر کرالور ہی ÷ انگریزون کی بنگلی وہان
بہت سی بنی ہین ÷ گیارہوان[۱۱] چینگل پٹو تلور کی دکھن واقع ہی ÷ زمین   چینگل پٹو[۱۱]
وہان کی اکثر پتھریلی اور تاڑ کی درخت بہت ہین ÷ اِس ضلع کو جاگیر
بھی کہتی ہین ÷ کیونکہ ارکاٹ کی نواب نی ۱۷۵۰ اور ۱۷۶۳ مین یہہ
ضلع سرکار کمپنی کو بطور جاگیر کی دیا تھا ÷ صدر مقام چینگل پٹو جس کو
لوگ سنگھل پیٹا بھی کہتی ہین مندراج سی پینتیس[۳۵] میل دکھن گوشہ جنوب
و مغرب کو جھکتا ہوا ایک چھوٹی سی ندی پر جو کہ پالار مین گرتی ہی
پہاڑون کی اندر بسا ہی ÷ قلعہ اُس کا مضبوط تھا لیکن اب بی مرمت
ہی ÷ مندراج جس کا صحیح تلفظ مندرراج ہی اور لوگ جس کو چینا پٹن
بھی کہتی ہین اِس حاطی کا دار السلطنت کلکتی سی ساڑھی آٹھہ سو میل اُور

سڑک کی راہ ایک ہزار ترسٹھہ میل گوشہ جنوب و مغرب کی طرف دکھن کو
جھکتا ہوا عین سمندر کی کنارے بسا ہی + قلعہ اِس شہر کا جس کا نام سنٹ جارج
ہی بہت مضبوط بنا ہی + اگرچہ وہ پھیلاو مین کلکتی کی فورٹ ولیم سی چھوٹا
ہی مگر لڑائی کی گون کا اُس سی اچھا ہی + یہان لہرین سمندر کی بڑی طرح
ٹکراتی ہین + بندر اِس جگہہ کوئی نہین ہی + جہازون کا ٹھہرنا بہت
مشکل + بلکہ ماہ اکتوبر اور نومبر اور دسمبر مین تو تباہ ہو جانی کا ڈر لگا
رہتا ہی + یہان تک کہ جب ہوا تیز چلتی ہی اُس وقت ممکن نہین کہ جہاز
والی کنارے تک آسکین + یا کنارے والی جہاز پر جا سکین + بلکہ جب ہوا
موقوف رہتی ہی جب بھی لوگون کو اپنی جہاز تک کہ جس کا لنگر ہمیشہ کنارے
سی کچھہ تفاوت پر پڑا رہتا ہی آنی جانی کی لیی شہر کی دوسری ناؤن پر سوار
ہونا پڑتا ہی + جہاز والون کا مقدور نہین کہ اپنا بوٹ اُس لہر مین کھول
سکین + یہہ ناوین ہلکی ہوتی ہین اور چمڑی کی طرح لچکتی رہتی ہین +
تا کہ لہرون کی زور سی ٹوٹنی نہ پاوین + اور اُن کی ملاح ایسی اوستاد ہوتی
ہین کہ لہر پر اپنی ناو چڑہا کر اُس کی ساتھہ ہی جھٹ پٹ کنارے پر لا ڈالتی
ہین + ضرورت کی وقت وہ ملاح لکڑی کی لٹھون پر جو کہ دو تین آپس مین

بندھی رہتی ہین سوار ہوکر خطوط اور کاغذات وغیرہ جوکہ پانی سی بچانی
کو اپنی چپانی کی ٹوپیون مین رکھتی ہین جہاز تک پہنچا دیتی ہین + جس وقت
پانی کا زور اُن ملاحون کو گیند کی طرح اچھال کر دور پھینک دیتا ہی وہ
تیر کر پھر اپنی بیڑی پر آن چڑہتی ہین + جب یہہ ملاح کسی بری وقت مین
آدمی کی جان بچاتی ہین سرکار سی اُن کو ایک تعمہ ملتا ہی + سمندر کی
کنارے سرکاری اور انگریزون کی مکانات بہت عمدہ بنی ہوئی ہین +
چونا وہان کوڑی جلا کر بنایا جاتا ہی اسلیی خوب صاف اور شفاف
ہوتا ہی + گورنمنٹ ہوس کی نزدیک کرناٹک کی نواب کا ایک باغ ہی
نام اِس کا چپاک ہی + سڑک وہان انگریزون کی ہوا کھانی کی لیی خوب
آراستہ ہی + دونون طرف سایہ دار درختون کی لگی رہنی سی اور انگریزون
کی باغ اور بنگلی ہونی کی باعث پھولون کی میٹھی خوشبو ہر طرف سی
چلی آتی ہی + اگرچہ یہہ شہر اچھا بندر یا کوئی بڑا دریا نہین ہونی کی باعث
کلکتی اور بمبئی کی طرح تجارت کی جگہہ نہین ہی لیکن توبھی چیزین سب
قسم کی یہان مل جاتی ہین + ۱۸۳۰ مین شہر سی انّور ندی تک ایک
نہر دس ہزار پانسو ساٹھہ گز لمبی ایسی کھودی گئی کہ اُس مین ناو

بھی چل سکتی ہی + سپاہی انگریزی فوج کی وہان بہ نسبت بنگال حاطی کی چھوٹی اور
اور کم زور ہوتی ہین + لیکن چالاکی اور پھرتی اور قواعد مین اُن سی زیادہ تیز او
چست ہین + مندراج کی گورنر صاحب اور کمانڈر انچیف اور سپریم کورٹ صدر نظامت
اور دیوانی کی جج اور بورڈ آف ریوینیو کی صاحب لوگ سب اسی جگہہ رہتی ہین + سنہ ۱۶۳۹
مین وجی نگر کی راجا شری رنگ رایل نی سرکار کمپنی کو مندراج مین قلعہ بنانی کی اجازت
اس شرط پر دی تھی کہ یہہ قلعہ مہاراج کی نام سی شری رنگ رای پٹن پکارا جاوی + مگر
سرکار نی اس قلعہ کا نام تو سنت جارج رکھا اور شہر جو بسایا اُس کا نام وہان کی
کار وار نی اپنی باپ چناپا کی نام پر چناپٹن رکھدیا + اب اس شہر مین گرد نواح سمیت
ساتھ لاکھہ آدمی بستی ہین + مندراج سی اڑتالیس میل گوشہ جنوب مغرب کی
طرف ایک شہر کنجورم ہی + شاستر مین اس کا اصل نام کانچی پور لکھا ہی + یہان
کی بازار مین دونون طرف ناریل کی درخت لگی ہین + ایک مندر شیو کا بہت بڑا
بنا ہوا ہی + اُس مندر کی اندر ایک دہرمشالا ہی اُس مین ایک ہزار ستون لگی ہین اور
سیڑھی کی دونون طرف دو ہاتھی رتھہ سمیت ایک پتھر کی تراشی ہوئی ہین + اُس
کی دروازی کی اوپر چڑھنی سی دور دور کی جنگل جھیل اور پہاڑ دیکھائی دیتی ہین +
کوس بھر کی فاصلی پر وشنو کنجی ہی + اُسی کو وشنو کانچی کہتی ہین + اُس مین ایک

مندر روز دراج وشنو کا ایسا نقاشی اور کاریگری سی بنا ہی کہ خوبصورتی اور
خوشقطعی مین گنجورم سی بھی بہتر ہی + اُس کی دروازی کی آگی ایک ستون تانبی کا
سنہری ملمع کیا ہوا گڑا ہی + مندراج سی پینتیس[۳۵] میل دکھن سمندر کی کناری مہابلی پور
مین کئی جگہہ پہاڑ کی پتھر تراش تراش کر غار گوشہ عبادت اور مندر اور مورتین
وشنو کی مذہب کی اگلی وقت کی بنی ہوئی اب تک موجود ہین + وہ سب چیز
دیکھنی کی لایق ہی + وہان کی لوگ کہتی ہین کہ قدیم شہر مہابلی پور بالکل سمندر مین
ڈوب گیا + چنانچہ اُس کی دیکھنی سی بھی ایسا معلوم دیتا ہی کہ سمندر کا پانی روز
بروز کناری کی طرف بڑھتا چلا آتا ہی + اگر یہی حال رہا تو یہہ تمام مورتین اور مندر
وغیرہ بھی کچھہ دنون مین سمندر کی اندر غرق ہو جاوینگی + مندراج سی اسی میل
گوشہ شمال و مغرب کی جانب پہاڑون مین تریپتی ناتھہ کا مندر بڑا مشہور و
معروف ہی + مندراج سی چالیس[۴۰] میل گوشہ جنوب و مغرب کی طرف پالار ندی
کی بائین کناری ایک بڑی بیوپار کی جگہہ والاجاہ نگر ہی + بارہوان[۱۲] شیلم ارکاٹ کی
گوشہ جنوب و مغرب کی طرف پہاڑ پانچ ہزار فٹ تک سمندر سی بلند ہین + اور
اسی وجہہ سی وہان گرمی بہت نہین پڑتی + صدر مقام اس کا شیلم مندراج
سی ایک سو ستر میل گوشہ جنوب و مغرب کی طرف واقع ہی + تیرہوان[۱۳] ترچناپلی

ترچناپلی[۱۳]

تسلیم کی دکھن گوشہ جنوب و مشرق کی طرف جھکتا ہوا ہی + صدر مقام اِس کا
ترچناپلی مندراج سی ایک سو نبی[۱۹۰] میل گوشہ جنوب و مغرب کی طرف دکھن کو جھکتا
ہوا دریای کاویری کی داہنی کناری شہر پناہ کی اندر ایک پہاڑی کی اوپر بسا ہوا ہی +
باہر انگریزی فوج کی ایک بہت بڑی چھاونی ہی + شہر کی سامنی دریای کاویری
کی ایک اچھی ٹاپو کی اندر جوکہ تیرہ[۱۳] میل لمبا ہوگا ایک مندر شری رنگ جی کا
نہایت عظیم الشان بنا ہوا ہی + یہان تک کہ اُس کی باہر والی دیوار کا گھیرا
قریب چار میل کی ہوگا + اُس کی دروازی مین ستون تینتیس[۳۳] فٹ لمبی اور پانچ[۵]
فٹ دور کی موٹی پتھر کی لگی ہوئی ہین + اِس دیوار کی اندر ساڑھی تین[۳۰۰] تین سو فٹ
کی فاصلی پر پھر ایک کی اندر ایک چھہ دیوارین اَور ہین + یہہ دیوارین پچیس
پچیس فٹ اونچی اور چار چار فٹ موٹی ہین + اور اِن مین چارون طرف
چار چار دروازی لگی ہین + غرضکہ سات دیوارون کی اندر شری رنگ جی کا
مندر ہی + اُس کی گنبذ پر سونی کا ملمع کیا ہوا ہی + اور اُن سب دیوارون کی
درمیان مین جابجا مکانات اور دوکانین دیوالی اور دہرمشالی بنی ہوئی ہین +
چنانچہ ایک دہرمشالا اِتنا بڑا ہی کہ اُس مین ایک ہزار ستون لگی ہین + انگریز
لوگ اُوس مندر مین چوتھی دیوار کی آگی نہین جانی پاتی ہین + لیکن وہان کی

سنگِ موسیٰ کا ایک نا ندیا آٹھ ہاتھ بلند

کومبھ کونم جس کو لوگ کمبھا کولم بھی کہتے ہیں بہت عمدہ بنا ہی + پندرھوان
کی تھانون پر واقع ہی + صدر مقام اسی ہی تنجور کے پورب دریای کاویری کومبھ کونم ۱۵
سے ایک سو ساٹھ ۱۶۰ میل دکھن سمندر کے کنارے ناگور جس کو نگر کہتے ہین مندراج
بیوپار کی جگہہ ہی + مال کے جہاز آتے ہین + ری پر بسا ہی + یہہ مقام ایک
ڈیڑہ سو ۱۵۰ فٹ کا بلند ہی + مگر معلوم نہین یہان ایک چوکھونٹا مینار
گیا تہا اور کسنی بنایا ہی + کومبھ کونم ان کہ یہہ کس کام کے لیے بنایا
وہان سے پینتیس ۳۵ میل پچھم گوشہ شمال وغیرہ کمبھ گھون کا پرانا شہر
کاویری کی دو دھارا کے بیچ مین واقع [illegible] مغرب کی طرف جھکتا ہوا دریا کے
قدیم دار السلطنت ہی + یہان چلکر [illegible] یہہ شہر چول بنسی راجاؤن کا
برس اور رام سوامی کی لکھنی بموجب [illegible] مندر کے آگے کنڈ کے اوپر بارہوین
کے مہینے مین ہوا کرتا ہی + سولہوان [illegible] مین برس ایک بڑا میلا ماگھ
بہت آدمی مینا کشی بھی کہتے ہین تنجور [illegible] کو انگریز لوگ مدرا اور متھرا ۱۶
ہی + زمین یہان کی اونچی نیچی اور [illegible] جنوب و مغرب کی طرف
دلدل کے نزدیک کی بستیون کی آب [illegible] اکثر جنگل اور پہاڑ ہی

...ائی بند وغیرہ ساری کنبی کی لانگ بل کر
۲۶۰
کو سیل ... چپی ہی ... صدر مقام اس کا شہرا منڈا ... دو سو
ایک ہی عورت سی بیاہ کر لیتی ہین و مغرب کو جھکتا ہوا کماری ... ایستا ...
پنیسٹھ میل و کھن گوشہ جنوب ہی شہر پناہ کی اندر بسا ہی + کچہری کی پاس ایک
میل ویا گاڑو ندی کی و اہی کنا ی بیچ مین ایک ... خوب ہی + شہر کی راستی
تالاب بہت اچھا ہی + اس ندر اگلی زمانی کی بہت بڑی اور بلند ہی ہین +
خاصی چوڑی ہین + اور کئی سب صرف ایک گنبد اس کا تیس گز چوڑا بچا
محل راجا کا ٹوٹ پھوٹ گیا میل گوشہ جنوب مشرق کی طرف رامیشور نام
ہوا ہی + شہر اسی تخمیناً پچھتر ہی سمندر سی ملی ہی اس سی تھوڑی ہی دور
ایک ٹاپو ہی جہان ویا گا ... پر گیارہ میل لمبا اور چھہ میل چوڑا
پورب کنارے سی ایک میل کی ریتیل ہونی کی باعث کھیتی وہان بالکل نہین
ہندو کا بڑا تیرتھ ہی + ... جنگلون سی گھرا ہوا ہی + اس مین مندر
ہوتی + چھوٹی چھوٹی ... سنگین بہت بڑا اگلی زمانی کا نہایت خو
سیت بندھ رامیشور ... عمل وہان تک نہین پہنچا اسلیئی وہ تھوڑا
بنا ہی + مسلمان بادشا... کا سو فٹ بلند ہی + اس مین چھا ...
... گ ا ...

فٹ اونچی ایک ایک پتھر کی دہری لگی ہین + بس اسی حساب سی اُس مندر کی
عمارت کا اندازہ سمجھہ لینا چاہیی + مہادیو کو سوای گنگا جل کی دوسرا کوئی
جل نہین چڑہایا جاتا + مندر سی دو میل ہٹ کر سمندر کی کنارے پہ پامبن کا
بندر ہی + جاتری لوگون کی کشتی اوسی جگہہ لگتی ہی + سڑک پر وہان تک
بالکل سنگین فرش ہی + گلی کوچہ اور بازار چوڑی چکلی + دہرمشالی اچھی اچھی +
وہان کی پنڈا نی اپنی حویلی کی حاطی مین ایک بنگلا انگریزی بہت عمدہ تیار
کیا ہی + اُس پر سی دور دور تک سمندر اور لنکا کی طرف وہ پتھر اور
پہاڑ جس کو ہندو لوگ رام چندر کا بنایا ہوا پل کہتی ہین پانی مین ایک
سیاہ لکیر کی طرح دیکھائی دیتا ہی + پہلی وہ پل سمو چا تھا + چنانچہ سنہ ۱۴۸۰ع
تک لوگ اُس کی اوپر سی آتی جاتی تھی + مگر اب سمندر کی لہرون کی دہکون سی
جابجا ٹوٹ پھوٹ گیا ہی + ہندو لوگ اِس سبب یعنی پل کو کرامات
سمجھتی ہین + لیکن حقیقت مین یہہ کوئی معجزہ اور کرامات کی بات نہین
ہی + کیونکہ لنکا اور ہندوستان کی بیچ مین سمندر کی کھاڑی جو کہ ساٹھہ
میل چوڑی ہی پانی اُسمین ایسا چھچلا ہی کہ جہاز نہین نکل سکتا + بلکہ
گھوم کر یعنی لنکا کی پورب طرف سی جاتا ہی + رامیشور کی ٹاپو اور ہندوستان

کے بیچ مین اور منّار کے ٹاپو اور لنکا کے درمیان جو سیت ٹوٹنے سے چھوٹی موٹی ناو نکل جانے کی راہ ہوگئی ہے وہان بھی پانی پانچ فٹ سے زیادہ گہرا نہین رہتا + اور منّار اور رامیشور کے بیچ مین تو پانی اس قدر کم ہے کہ جس وقت سمندر کی لہر ہٹ جاتی ہے تو بالکل ریتا دیکھائی دینے لگتا ہے + پس خلاصۂ کلام یہہ ہے کہ اسی ریتے کے اندر ایک پہاڑ کا کرارا سا نکل آیا ہے اور اس پر بڑے بڑے ڈھوکے پتھر دوں کے پڑے ہین اسی کو وہان کے لوگ رام چندر کا سیت کہتے ہین + اس کے اخیر مین لنکا کے کنارے کے نزدیک منّار کا ٹاپو اٹھارہ میل لمبا اور اڑہائی میل چوڑا ہے + قلعہ بھی اس مین ایک بنا ہوا ہے + اور وہ سمندر کی کھاڑی جو کہ لنکا اور ہندوستان کے بیچ مین واقع ہے اوسیکے نام سے یعنی منّار کی کھاڑی پکاری جاتی ہے + ۱۳۳ ترنِلّوِلی متھرا کے دکھن گوشۂ جنوب مغرب کو جھکتا ہوا ہے + اس ضلع مین پہاڑ کم ہے + لیکن جنگل اُجاڑ بہت خصوصاً مشرقی حصّے مین تیج بشدت ہین + صدر مقام اس کا ترنِلّوِلی مندراج سے ساڑھے تین سو میل دکھن گوشۂ جنوب و مغرب کو جھکتا ہوا کماری راس سے اُنسٹھہ میل ہے + ترنِلّوِلی سے پورب سمندر کے کنارے پر توتکورِن مین غوطہ خور لوگ سیپ

ترنِلّوِلی

سی موتی نکالتی ہین + اٹھارہ سوان کو بمتور متھرا سی گوشہ شمال و مغرب
کی طرف ہی + یہہ ضلع تخمیناً نوسو فٹ سمندر سی اونچا ہوگا + لیکن سب
جگہہ ہموار اور برابر نہین ہی + کہین اس سی کم اور کہین زیادہ ہی +
اسمین جنگل اجاڑ بہت ہی + لوہی اور گو دنت کی اس ضلع مین کھان
ہی + یہان کی لوگ سانڈ کی پوجا کرتی ہین + اور جب کوئی سانڈہ مرجاتا
ہی تو اُس کو بڑی دھوم دہام سی دفن کرتی ہین + صدر مقام اس کا
کومیتور مندراج سی دوسو ستر میل گوشہ جنوب و مغرب کی جانب واقع
ہی + وہان سی چالیس میل گوشہ شمال و مغرب کی طرف ایک نہایت
پرفضا اور دلکشا مقام نیل گری کی پہاڑ کی اوپر ہی + نام اُس کا
اُتکمند ہی + یہہ جگہہ سمندر سی کچھہ اوپر سات ہزار فٹ اونچی ہی + یہان
انگریز لوگ ہوا کھانی آتی ہین + اور بہت سی کوٹھیان اور بنگلی اسمین
بنی ہوتی ہین + گرمی یہان مطلق نہین ہوتی + اس پہاڑ کی اندر ایک
جھیل بہت خوب چھہ سات میل کی گھیر مین پانی سی بھری ہی +
جاننا چاہئی کہ یہہ ساتون ضلع یعنی شیلم سی کومیتور تک دراوڑ دیس
کہلاتی ہین + اور اس دراوڑ کا نام شاسترون مین دنڈکارن بھی لکھا

ملیبار

ہی + اُنیسواں ملیبار جس کو ملی اور تریا راج اور کیرل بھی کہتی
ہین + یہہ ضلع کوئمبتور کی پچھم گھاٹ اُتر کر سمندر تک چلا گیا ہی
اِس ضلع مین جنگل اور پہاڑ بہت ہین + اور ندی نالی بھی افراط
سی ہین + مٹی یہان کی لال سرخی کی طرح ہی + بعضی پہاڑی ندی
کا بالو دھونی سی سونا بھی ہاتھہ لگتا ہی + زمیندار یہان کی یکجا
ہو کر کسی گانو مین نہین بستی + بلکہ سب لوگ اپنی اپنی کھیت کی پاس
الگ الگ مکان بنا کر رہتی ہین + لیکن مکانات ان لوگون کی صاف
ستھری اور اچھی خاصی ہوتی ہین + بیل لادنی لایق نہین ہوتی اسیواسطی
بار برداری اکثر مزدور کرتی ہین + یہان برہمن شودر یعنی نیچ ذات کو
نہین چھوتی بلکہ اپنی پاس تک بھی نہین آنی دیتی ہین + مگر نایر ذات
کی عورتون کو رکھنا عیب نہین سمجھتی ہین + نایر ایک شودر قوم کا
نام ہی + وہ لوگ دس برس کی عمر مین اپنی شادی کرتی ہین + لیکن
عورت کو اپنی گھر مین نہین لاتی اُس کی خوراک اور پوشاک کا خرچ اُس
کی گھر بھیج دیا کرتی ہین + اور وہ اپنی باپ کی گھر رہا کرتی ہی + وہان
جس مرد کو چاہتی ہی اپنی پاس بلاتی ہی + اُس کا خاوند ہرگز اُس کو

روک ٹوک نہین سکتا + اور یہی باعث ہی کہ وہان کی آدمی اپنی باپ کا
نام نہین جانتی ہین + اور بہن کی اولاد کو اپنا وارث بناتی ہین + ما
گھر کی مالک ہی + اور والدہ کی بعد بڑی بہن مالک ہوتی ہی + اور جب کوئی
مرجاتا ہی تو اُس کی بہن کی اولاد اُس کا مال اسباب بانٹ لیتی ہی + غرض
بڑی ماخولئی ہین وہ مرجو کہ وہان شادی کرتی ہین + عورتین خوبصورت ہوتی
ہین لیکن نہایت بی وفا اور بی حیا + اس ضلع کی آدمی قریب ڈیڑہ لاکھہ کی
کرشان ہین + یہہ بھی یاد رکھنا چاہیی کہ کیرل دیس گھاٹون کی نیچی نیچی
اُتّر طرف چندرگری ندی تک چلا گیا ہی + اور کلّی کوٹ اور تیلّی چیری
یہہ دونو ضلعی بھی جنکا بیان اب آگی لکھا جاتا ہی اسی کیرل دیس کی اندر
ہین + اور یہی ساری باتین ان دونون ضلعون مین بھی موجود ہین +
صدر مقام تریاراج کا کوچّی مندراج سی تین سو چھپن (٣٥٦) میل گوشہ جنوب و مغرب
٢٠ کلّی کو
کی طرف سمندر کی کنارے بسا ہی + بیسوان (٢٠) کلّی کوٹ ملیبار کی اُتر ہی + صدر
مقام اس کا کلّی کوٹ مندراج سی تین سو تینتیس (٣٣٣) میل گوشہ جنوب و مغرب کی
طرف پچھم کو جھکتا ہوا سمندر کی کنارے بسا ہی + یہہ وہی مقام ہی جہان
٢١ تیلّی چہ
پہلی پہل فرنگیون کا جہاز آن کر لگا تھا + اکیسوان (٢١) تیلّی چیری کلّی کوٹ

کی اُتر واقع ہی + صدر مقام اِس کا تِلّی چیری جس کو تالچیری بھی کہتی
ہین مندراج سی تین سو چالیس میل پچھم گوشہ جنوب مغرب کو جھکتا ہوا ۳۴۰
سمندر کی کنارے بسا ہی + بائیسوان منگلور جسی کانڑا اور تُلو کہتی ہین ۲۲ منگلور
تِلّی چیری کی اُتر واقع ہی + اس ضلع کی اندر پہاڑ ملیبار سی بھی زیادہ ہین +
گای بیل یہان کی بڑی بکری سی زیادہ بڑی نہین ہوتی + زمیدار اِس ضلع
مین بھی ملیبار کی طرح اپنی کھیتون کی پاس گھر بناکر رہتی ہین + یہان
جین لوگ بہت ہین + اور کرشتان بھی افراط سی ہین + ٹیپو سلطان کی باپ
حیدر نی یہان کی بہت کرشتانون کو قتل کیا + چنانچہ مشہور ہی کہ وہ
ساٹھہ ہزار کرشتانون کو پکڑ کر میسور مین لیگیا تھا + جسمین سی صرف پندرہ ۶۰۰۰۰ ۱۵۰۰۰
ہزار کرشتان واپس آئی + باقی سب ماری گئی + صدر مقام اِس کا منگلور
جسی کوڑیال بندر بھی کہتی ہین مندراج سی تین سو چھہتر میل پچھم سمندر کی کنارے ۳۷۶
واقع ہی + تیئیسوان ہنور منگلور کی اُتر گوا تک چلا گیا ہی + گوا پورتگیزون ۲۳ ہنور
کے عمل مین ہی + پرتگال کی رہنی والون کو پورتگیز کہتی ہین + یہہ
ضلع بھی تلو دیس مین گنا جاتا ہی + اور ساری باتین ویسی ہی رکھتا
ہی +

بمبئی حاطہ

اب بمبئی حاطی کی ضلعون کا بیان لکھا جاتا ہی + پہلا ضلع

دہارواڑ ۱ دہارواڑ گوا کی پورب طرف ہی + صدر مقام اس کا دہارواڑ جس کو مسلمان لوگ
نصر اباد کہتی ہین بمبئی سی دو سو پچاسی ۲۸۵ میل دکھن گوشہ جنوب مشرق کو جھکتا
ہوا ہی + دہارواڑ سی پچاس ۵۰ میل اُتر گوکاک کی نزدیک ایک جگہ گت پربہ
ندی پہاڑ مین ایک سو چوہتر ۱۷۴ فٹ کی بلند پتھر سی چادر کی طور پر گرتی ہی +
برسات مین اس چادر کی چوڑان ایک سو انہتر گز سی کم نہین ہوتی + یہان
ایک مندر مہادیو کا ہی + اور جنگل بھی اُس کی آس پاس سہاونا ہی + دوسرا ۲
بیلگانو ۲ بیلگانو دہارواڑ کی گوشہ شمال و مغرب کی طرف ہی + آب و ہوا وہان کی
اچھی ہی + صدر مقام اس کا بیلگانو بمبئی سی دو سو بتیالیس ۲۴۲ میل دکھن گوشہ
جنوب و مشرق کی طرف جھکتا ہوا ہی + قلعہ اُس مین اچھا مضبوط بنا ہی +
خندق اُوس کی پہاڑ مین سی کاٹی گئی ہی + انگریزی فوج کی وہان چھاونی
کوکن ۳ ہی + تیسرا ۳ کوکن بیلگانو کی گوشہ شمال و مغرب کی طرف ہی + یہہ ضلع جنگل
پہاڑ اور ندی نالون سی بھرا ہوا ہی + صدر مقام اس کا رتنگری بمبئی سی
تھانا ۴ ایک سو چالیس ۱۴۰ میل دکھن سمندر کی کنارے ہی + چوتھا ۴ تھانا کوکن کی

اُتری ہی + صدر مقام اس کا ٹھانا ساشتی کی ٹاپو مین ہی + اس ٹاپو کو
وہان کی لوگ چھالتا اور شاسترے اور انگریز لوگ سالسٹ کہتی ہین +
بمبئی سی بیس میل گوشہ شمال و مشرق کی طرف اُتر کو جھکتا ہوا سمندر کی
کناری بسا ہی + ایک قلعہ بھی اُسمین بنا ہی + اس ٹاپو اور ساحل ہندوستان
کی درمیان سمندر کی کھاڑی ۱۰۰ دو سو گز چوڑی آن پڑی ہی + ٹھانی سی
تین کوس کی فاصلہ پر کنیری مین اس ٹاپو کی اندر کسی زمانی مین بدھ
کی مذہب والون نی پہاڑ کو تراش کر غار گوشہ عبادت اور مندر بنائی
تھی + اُنمین دو مورتین بدھ کی بیس بیس فٹ بلند اتبک موجود ہین
اور ایک ستون پر کچھ قدیم زمانی کی حرف بھی کھُدی ہوئی ہین + پانچوان
بمبئی ساشتی ٹاپو کی دکھن طرف واقع ہی + چند روز کی بات ہی کہ یہہ ٹاپو
پانی اور جنگل جھاڑیون سی گھرا ہوا تھا اور اگلی لوگ اس کی آب و ہوا
کی خرابی یہان تک لکھہ گئی کہ اس ٹاپو مین رہ کر کوئی آدمی تین برس
سی زیادہ نہین جی سکیگا + سبحان اللہ اب وہی بمبئی انگریزی سرکار کی
طفیل سی ایسا آباد اور صاف شفاف ہو گیا کہ آب و ہوا اور صفائی اور
دولت اور پارسیون کی عقلمندی اور خوش اخلاقی کی باعث بہت لوگ

بمبئی

اُس شہر کو کلکتی سی بہتر جانتی ہین + اِس ٹاپو کا بمبی نام پڑنی کی وجہہ یہہ ہی کہ وہان ممبا ایک دیبی کا نام ہی اُسی کی نام پر اِس کا نام ممبی پڑا + لیکن بعضی لوگ اِس کا اصل نام بمبہیا بتاتی ہین + کیونکہ پرتگالی زبان مین بمبہیا کی معنی اچھی کھاڑی ہی + اور پہلی یہہ ٹاپو پورتگیزون کی عمل مین تھا + سنہ ۱۶۶۱ مین جب پرتگال کی بادشاہ نی اپنی لڑکی کا بیاہ انگلستان کی بادشاہ سی کیا تو یہہ ٹاپو اُسنی اپنی داماد کو جہیز مین دیدیا + سابق مین یہہ دونون ٹاپو جُدا جُدا تھی + اور اُنکی بیچ مین سمندر کی کھاڑی چارسو ہاتھہ کی تھی + دکھن طرف بمبی کا ٹاپو ۹ نو میل لمبا اور اڑہائی میل چوڑا تھا + اور اُتر جانب ساشتی کا ٹاپو اٹھارہ ۱۸ میل لمبا اور تیرہ ۱۳ میل چوڑا تھا + مگر اب اِن دونون کی بیچ مین ایک بند باندھی جانی سی دونون ٹاپو ایک ہوگئی + زمین اِن ٹاپون کی پتھریلی ہی + عمارت مین کاٹھہ بہت لگاتی ہین + انگریزون کی کوٹھیون مین بھی اکثر کاٹھہ کی ستون اور تختون کا فرش رہتا ہی + انگریزی فوج کی سپاہی اِس حاطی کی اگرچہ پیمایش مین پانچ فٹ تین انچ سی زیادہ بلند نہین ہوتی لیکن لڑائی مین

محنت کش اور چالاک ہوتی ہین + بمبی حاطی کی گورنر اور کمانڈر انچیف
اور بورڈ آف ریوینیو اور سپریم کورٹ اور صدر نظامت اور دیوانی کی
جج سب اسی جگہہ رہتی ہین + قلعہ یہان کا خاصا مضبوط اور اُس ڈھنگ
کا بنا ہوا ہی کہ سمندر تین طرف سی گویا اُس کی کھائی ہو گیا ہی + زبان
یہان گجراتی بہت بولتی ہین + اور اُس سی اُتر کر مرہٹی اور کوکنی اور
اُن سی اُتر کر پھر اور سب زبانین بولی جاتی ہین + یہان پارسی لوگ
بہت رہتی ہین + یہہ قوم بڑی دولتمند ہی + عورتین اُنکی اکثر نیکبخت
ہوتی ہین + یہان تک کہ کسبی اِس قوم مین کوئی نہین ہی + اور یہان
اِس قوم کی رہنی کا باعث یہہ ہی کہ جب وقت ایران مین مسلمان کا عمل
ہوا تو اِن کی بزرگ لوگ وہان سی بھاگ کر یہان آن بسی + یہہ پارسی
لوگ ابتک اُسی طور سی سورج اور آگ کی پوجا کرتی ہین + صبح کو طلوع
آفتاب کی وقت سب کی سب سمندر کی کنارے میدان مین جا کر سورج کو
سجدہ کرتی ہین + اُس وقت کی کیفیت دیکھنی کی لایق ہی + اِن لوگون کا
قبرستان یعنی مُردہ رکھنی کا مکان جس کو دخمہ کہتی ہین شمار مین پانچ سی
زیادہ ہی + سب سی بڑا دخمہ چہار دیواری سی گھرا ہوا تخمیناً پچاس گز کی

گھیری مین ایک کھلا ہوا مکان ہی * اُس کی بیچ مین ایک کوا ہی * جو
پارسی مرتا ہی اُس کو ایک چادر مین لپیٹ کر اور اُس کی منہ مین روٹی
دیکی اُس مکان کی اندر رکھہ دیتی ہین * گوشت تو اُس کا کوّی اور گدھ نوچ
کھاتی ہین اور ہڈّیان جوڑ جاتی ہین انھین اُس کوی مین ڈال دیتی
ہین * وہان ایک کتّا بھی بندھا رہتا ہی * اور پارسیون کا عقیدہ
یہہ ہی کہ شیطان اُس مُردی کی جان پکڑنی وہان آتا ہی * یہہ کتّا بھونک
کر شیطان کو بھگا دیتا ہی * یہہ بھی اُن کا عقیدہ ہی کہ جس مردی کی
داہنی آنکھہ کو گدھ پہلی کھاوی وہ اچھا ہی * اور جس مُردی کی منہ مین سی
روٹی کتّا کھینچ لی جاوی اُس کی بہشتی ہونی مین تو کچھہ شک و شبہہ باقی نہین
ہی * کوئی کی ہڈّیان صاف کرنی کی واسطی اُس مکان کی تلی سی ایک سرنگ لگی ہوتی
ہی * تا کہ وہ کوا بھرنی نہ پاوی * امیر لوگ اپنی کنبی کی لیئی ایک دخمہ جدا
بنا رکھتی ہین * بمبئی کلکتّی سی ساڑھی نوسو میل پچھم ذرا گوشہ جنوب و
مغرب کی طرف جھکتا ہوا اور سڑک کی راہ ایک ہزار ایک سو پچاسی میل
پڑتا ہی * بمبئی کی قلعہ سی سات میل اور کوکن کی کنارے سی پانچ میل
گوڑا پوری تاپو ہی * انگریز لوگ اُس کو ایلیفنٹا آیل کہتی ہین یہہ تاپو

چھہ میل کی گھیری مین ہی + انگریزی زبان مین الیفنٹ ہاتھی کو کہتی
ہین + اور وہان اُترنی کی مقام پر پہاڑ کی اوپر ایک ہاتھی پتھر کا اتنا
بڑا کہ سچی ہاتھی سی تگنا اونچا بنا تھا + اسی واسطی اس ٹاپو کا یہہ نام مقرر
ہوا + اب وہ ہاتھی ٹوٹ پھوٹ گیا ہی + اس ٹاپو کی اندر پہاڑ تراش کر
مندر عجیب غریب کسی زمانی کی بنی ہوئی ہین + بڑا مندر اُس سی ملی ہوئی
مکانات سمیت دو سو بیس ۲۲۰ فٹ لمبا اور ڈیڑھ سو ۱۵۰ فٹ چوڑا ہی + اور
چھبیس ۲۶ اُسمین ستون ہین + اُس کی بیچ مین ایک مورت تین مورتون
والی بہت بڑی پندرہ ۱۵ فٹ اونچی رکھی ہی + اِس ایک ہی مورت مین
برہما بشنو اور شیو تینون کی چہری بنائی ہوئی ہین + داہنی طرف اُس کی
ایک مکان مین مہادیو کی اردھنگی سولہ ۱۶ فٹ اونچی بنی ہی + سوای اُس کی
اور بھی بہت سی مورتین تری دیوا اور اندرا اور اندرانی وغیرہ کی بنی
ہین + یہہ مقام دیکھنی کی لایق ہی + مگر بہت بے مرمت ہی + بعضی مورتین
ٹوٹ پھوٹ بھی گئی ہین + واہ کیا کارخانی ہین اُس قادر بیزوال کی +
جہان کسی زمانی مین برہمنون کی سوای کوئی قدم بھی رکھنی نہین پاتا ہوگا
وہان اب سانپ چھچھوندون کی ڈر کی مارے کوئی جاتا ہی نہین چاہتا + چھٹا ۶

پونا

پونا ٹھانو کی پورب طرف ہی + اس ضلع مین پہاڑ اور ندی نالی بہت
ہین + آب و ہوا یہان کی اچھی ہی + زمیدار قدکی ناٹی ہوتی ہین + صدر
مقام اس کا پونا بمبی سی ۷۵ پچہتر میل گوشہ جنوب و مشرق کی طرف سمندر
سی ۲۰۰۰ دو ہزار فٹ بلند ایک ٹیپر میدان مین موٹا ندی کی داہنی کنارے بسا
ہی + بازار یہان کا چوڑا ہی + اور مکانات مین لکڑی کا کام بہت ہی +
ایک لاکھہ آدمی سی زیادہ یہان بستی ہین + ساڑی ریشمی اچھی بنی
جاتی ہی + ۲۵ پچیس میل گوشہ شمال و مغرب کی طرف ایک کھڑی پہاڑ کی اوپر
لوہگڑھہ کا قلعہ مضبوط بنا ہی + پانی کا اس مین بہت آرام ہی + پونا سی
۳۰ تیس میل گوشہ شمال و مغرب کی طرف اتر کو جھکتا ہوا کارلی گانو کی
پاس بدھہ کی مذہب کی مندر پہاڑ تراش کر بنی ہوئی ہین + یہہ مندر بھی
قابل دیکھنی کی ہین + سب سی بڑا مندر ایک سو چھبیس ۱۲۶ فٹ لمبا اور
۴۶ چھیالیس فٹ چوڑا ہی + اس مین بدھہ کی مورتین اور مرد عورت
اور ہاتھیون کی صورتین نئی نئی طرح کی کھدی ہوئی ہین + پونا کی
دکھن گوشہ جنوب و مغرب کو جھکتا ہوا تخمیناً ۵۰ پچاس میل اور سمندر کی
کنارے سی ۲۵ پچیس میل پچھم گھاٹ مین مہابلیشور کا پہاڑ جو کہ سمندر سی

چار ہزار پانسو فٹ اونچا ہی صاحبان انگریز کی ہوا کھانی کی جگھہ ہی ✣
بلندی کی باعث ہمیشہ سرد رہا کرتا ہی ✣ بہت سی بنگلی یہان بنی ہوئی ہین ✣
گرمی بھر بمبئی حاطی کی انگریز لوگ بلکہ خود گورنر صاحب بہادر بھی اُسی مقام پر
آن کر آرام کرتی ہین ✣ دریای کرشنا اسی جگھہ سی نکلا ہی ✣ اسلیئی ہندو لوگ
اُس کو تیرتھہ کی جگھہ مانتی ہین ✣ ساتوان ستارا پونا کی دکھن واقع ہی ✣ ستارا
صدر مقام اس کا ستارا بمبئی سی ایک سو تیس میل گوشہ جنوب و مشرق
کی طرف دکھن کو جھکتا ہوا ہی ✣ قلعہ وہان کا تخمیناً آٹھہ سو فٹ بلند
ایک کھڑی پہاڑ کی اوپر مضبوط بنا ہی ✣ اور پہاڑ کی نیچی شہر بستا ہی ✣ شہر سی
کوس بھر کی فاصلی پر انگریزی فوج کی چھاونی ہی ✣ ستاری سی تیس میل
دکھن گوشہ جنوب و مغرب کو جھکتا ہوا پچھم گھاٹ کی دو ہزار فٹ بلند
ایک کھڑی پہاڑ پر واسوٹاہ نام ایک مضبوط قلعہ بنا ہی ✣ ستاری سے
ایک سو میل پورب گوشہ جنوب و مشرق کو جھکتا ہوا بھیما ندی کی داہنی
کنارہ پنڈرپور ہندؤن کا بڑا تیرتھہ ہی ✣ وہان وشنو کی مذہب کا ایک
مندر بنا ہی ✣ ستاری سی ایک سو چالیس میل گوشہ جنوب و مشرق کی طرف
بیجاپور یعنی وجی پور شہر پناہ کی اندر بسا ہی ✣ یہہ شہر کسی زمانی مین دکھن

کی بادشاہون کا دارالسلطنت تھا + مشہور ہی کہ اُس وقت اُوس مین
نولاکھہ چوراسی ہزار گھر تھی + اور ایک ہزار چھہ سو مسجدین تھین +
اگرچہ یہہ محض مبالغی کی بات ہی + اور ہرگز عقلمندون کی یقین کرنی لایق
نہین + توبھی اُس کی آس پاس دور دور تک کھنڈر اور حویلیون کی
نشان جواب تک موجود ہین اُس کی دیکھنی سی یہہ بات بی شک ثابت
ہوتی ہی کہ یہہ شہر کسی زمانی مین نہایت بڑا تھا + اس شہر کا اطراف
دلی کی اطراف سی بہت ملتا ہی + جس طور سی کہ وہان شہر کی باہر قطب صاحب
تک ہر طرف کھنڈر اور مقبری دیکھائی دیتی ہین اُسی طرح اس وجی پور
کی گرد بھی ٹوٹی پھوٹی مکانات اور مقبری نظر پڑتی ہین + دور سے
اُس کی گنبد اور مینارون پر نظر جانی سی یہی معلوم ہوتا ہی کہ کسی بہت
غدار شہر مین آن پہنچی + لیکن دروازی کی اندر قدم رکھتی ہی ہر طرف
کھنڈر دیکھائی دینی لگتی ہین + قلعہ ٹوٹا محل پھوٹا مسجد اور مقبری
ڈھی ہوئی سامنی ملتی ہین + دوکانین مکانات گری ہوئی + دیوارین نصف
کھڑی ہوئین اور پھاٹک سڑی گلی ہوئی لگی ہین + شہر پناہ کا گھیرا
آٹھہ میل کا اور دروازی سات ہین + ایک مقبرہ وہان کی بادشاہ

محمد شاہ کا ہے * اُس کا گنبد ڈیڑہ سو فٹ بلند ہے * اُس مین آواز ایسی
گونجتی ہے کہ گویا دوسرا آدمی صاف بولتا ہے * نوباغ کی باولی اور جامع مسجد
بھی موجود ہے * ایک مسجد ابراہیم عادل شاہ کی ہے * اِس کی بنائی مین سترلاکھ
روپیہ خرچ پڑا تھا * اور بادشاہ مذکور کا مقبرہ بھی سلامت موجود ہے * اُس
کی گرد سارا قرآن اِس خوبصورتی سے کُھدا ہے اور اُس پر سونی کا کام اور
رنگ آمیزی ایسی کی ہے کہ اچھی اچھی کتابون کی لوح پر بھی وہ کام دیکھنی
مین نہین آتا * غرض اُس مقبری کی خوبی دیکھنی سے تعلق رکھتی ہے * بازار
شہر کا اب بھی جو کچھہ کہ باقی رہگیا ہے وہ تین میل لمبا اور پچاس فٹ چوڑا
اور بالکل سنگین فرش کیا ہوا ہے * ایک مقام پر جس کو حلال خور کا بنایا
ہوا کہتی ہین پتھر کی زنجیرین لٹکتی ہین * ایسی عمدہ اور نفیس ہین کہ گویا
لوہیکی زنجیرین معلوم دیتی ہین * جوڑ اُس مین کہین ذرہ نہین * قلعہ کی
اوپر ایک توپ پیتل کی رکھی ہے * نام اُس توپ کا ملک المیدان ہے *
اُس مین گولا تینتیس ۳۳ من تین سیر کا سماتا ہے * یقین ہے کہ اتنی بڑی توپ
ساری دنیا مین نہ ملیگی * دلی کی تخت مین بیجاپور بھی ایک صوبہ گنا جاتا
تھا * آٹھوان شولاپور ستارے کی پورب واقع ہے * زمین زرخیز ہے * لاپور

صدر مقام اس کا شولاپور بمبئی سی دو سو تئیس ۲۲۳ میل گوشہ جنوب و مشرق کی طرف شہر پناہ کی اندر بسا ہی + قلعہ بھی وہان کا مضبوط اور انگریزی فوج کی چھاؤنی بڑی ہی + نواح احمد نگر پونا کی گوشہ شمال و مشرق کی طرف ہی + زمین یہان کی کوہستانی اور بلند ہی + موسم معتدل + صدر مقام اس کا احمد نگر جو کہ بادشاہی عملداری مین صوبہ احمد نگر کا دار الحکومت تھا بمبئی سی ایک سو پچیس ۱۲۵ میل پورب شہر پناہ کی اندر بسا ہی + قلعہ پاؤ کوس کی تفاوت پر سنگین بنا ہی + نواح ناسک احمد نگر کی گوشہ شمال و مغرب کی طرف ہی + صدر مقام اس کا ناسک بمبئی سی پچانوی ۹۵ میل گوشہ شمال و مشرق کی طرف دریای گوداوری کی بائین کنارے بسا ہی + ہندؤن کا تیرتھ ہی + برہمن وہان بہت بستی ہین + کہتی ہین کہ اس مقام پر رام چندر نی شرپنکھا کی ناک کاٹی تھی + اسی لئی اس جگہہ کا نام ناسک رکھا گیا + شہر سی پانچ میل کی فاصلی پر ایک پہاڑ کو تراش کر غار گوشہ عبادت کی طور پر بدھ کی مذہب کی مندر اگلی زمانی کی بنی ہوی ہین + انمین کچھ حرف بھی اسی وقت کی کھدی ہین + ناسک سی بیس میل گوشہ جنوب و مغرب کی طرف ترمنبک کا قلعہ پہاڑ کی اوپر مضبوط بنا ہی + اور نیچی شہر بستا

احمد نگر

ناسک

خاندیس

ہی + دریای گوداوری اسی پہاڑسی نکلاہی + ہندوون کا تیرتھہ ہی +
گیارہوان کھان دیس نایک کی اُتّرا ورساتپڑا پہاڑکی دکھن ہی +
یہہ پہاڑ بھیلون کی رہنی کی جگہہ ہی + بھیل لوگ ناٹی کالی اور گویاکہ
ننگی بھاگلپور کی پہاڑیون سی ملتی ہوئی تیرکمان لیئی رہتی ہین اور ایسی
بلانوش ہین کہ سب کچھہ چٹ کرجاتی ہین + مُردون کو زمین کی اندر
گاڑتی ہین + اور جو ذات پوچھو تو اپنی تئین اصل ہندو راجپوت
بتاتی ہین + اگرچہ اِس ضلع مین جنگل پہاڑ اور میدان تینون بہت ہین
لیکن صاف شفاف پانی کی چشمی جوکہ پہاڑ سی نکل کرتاپی ندی مین گرتی
ہین وہ نہایت آب وتاب کی ساتھہ دل کو لبھاتی ہین + بادشاہی
عمل داری مین یہہ ایک صوبہ گنا جاتا تھا صدر مقام اِس کا دھولیا
بمبئی سی دو سو میل گوشہ شمال و مشرق کی جانب پوجرا ندی کی کنارے
بسا ہی + دھولیا سی ایک سو میل پورب گوشہ شمال و مشرق کی طرف
جھکتا ہوا اسیرگڑھہ کا قلعہ جس کو آسیرگڑھہ کہتی ہین ساڑھی سات سو فٹ
کی بلند پہاڑ پر ہی + جسمین ایک سو فٹ اونچا لاتو نرا دیوار کی طرح سیدھا
کھڑا ہی + یہہ قلعہ گیارہ سو گز لمبا ہی اور ساٹھہ گز چوڑا نہایت مضبوط

بنا ہوا ہی + پانی بھی اُس کی اندر بہت ہی + اِن اوپر لکھی ہوئی تمام ضلعون مین
جو بمبئی کی گورنرکی کی تابع ہین + ایک تو ملک ہی دشوار گذار اور تِسپر
مرہٹون کی زمانی مین پہاڑون کی چوٹیون پر قلعی اِس قدر افراط سی
بنائی گئی کہ وہان ایک مسافرنی ایک منزل مین ایک جگہہ کھڑی ہوکر بیس
قلعی گنی تھی + لیکن اب سرکارنی اُن کو محض بیکار جان کر اور لٹیرون کا
اڈّا سمجھہ کر بہت سی گرا دئی + اور بہت سی بی مرمت پڑی ہوئی ہین +
سورت ۱۲ بارہوان سُورت کھاندیس کی پچھم طرف واقع ہی + اس ضلع مین پورب
اور دکھن کی جانب پہاڑ ہی اور باقی میدان + صدر مقام اِس کا سورت
بمبئی سی ایک سَو چھہتر میل اُتّر تاپی ندی کی بائین کنارے پر چھہ میل کی
گھیری مین شہر پناہ کی اندر بسا ہی + تین طرف تو شہر پناہ ہی اور چوتھی
طرف تاپی سی گھرا ہوا ہی + ندی کی کناری ایک چھوٹا سا قلعہ بھی ہی +
وہان جین مذہب والون نی جانورون کی پرورش کی واسطی ایک اسپتال
بنایا ہی + اُس مین جون اور کھٹمل جو چھوڑی جاتی ہین + اُن کو لہو پلانی کی
لئی فقیرون کو کچھہ خرچ دیکر اس بات پر راضی کرتی ہین کہ وہ وہان رات بھر
چارپائی سی بندھی پڑی رہین + اور جون اور کھٹمل اُنہین خوب کاٹ کر

اپنا پیٹ بھرین + کسی زمانی مین جب یہہ شہر صوبہ کھان دیس کا صدر
مقام تھا تب بڑی رونق پر تھا + بمبئی کی آباد ہونی سی اِس کی رونق
جاتی رہی + اب بھی آدمی اِس شہر مین ڈیڑہ لاکھہ سی زیادہ بستی ہین +
انگریزی فوج کی چھاونی بہت بڑی ہی + الغرض جاننا چاہیی کہ یہان تک
یعنی دریای نرمدا کی دکھن جو جو ضلعی بمبئی حاطی کی متعلق ہین شاستر مین
اِن سب کو مہاراشٹر دیس کہتی ہین + تیرہوان بھڑونچ سورت کی اُتر بھڑونچ ۱۳
واقع ہی + یہہ ضلع بمبئی حاطی مین بہت آباد اور زرخیز گنا جاتا ہی +
صدر مقام اِس کا بھڑونچ جس کا اصل نام بھرگکوش تھا بمبئی سی
دو سو پندرہ ۲۱۵ میل اُتر اور سمندر سی پچیس ۲۵ میل دریای نرمدا کی داہنی
کناری ایک بلند مقام پر بسا ہی + اب کچہ ویران اور بی رونق سا
ہو گیا ہی + اِس شہر مین بھی جین مذہب والون نی جانورون کی پرورش
اور تندرستی کی واسطی ایک شفاخانہ بنایا ہی + نام اُس کا پنجراپول
رکھا ہی + جو جانور بیمار یا سست ہو جاتا ہی اُس کو اُسمین رکھہ کر پالتی
ہین اور اُس کا علاج کرتی ہین + چودہوان کھیڑا بھڑونچ کی اُتر کھیڑا ۱۴
گائکواڑ کی عملداری سی بہت بڑو دل ملا چلا ہی + اور اِس ضلعی کی حصّی

اکثر چارون طرف سی غیر عمل داریون کی ساتھہ گھر گئی ہین + صدر مقام
اس کا کھیڑا ہمبئی سی دو سو ۲۸۰ اسی میل اُتر چھوٹی چھوٹی دو ندیون کی بہاڑ پر
شہر پناہ کی اندر بسا ہی + اس شہر مین جین مذہب والون کا ایک بڑا مندر
ہی + لکڑی کا کام اُس مین اچھا بنایا ہی + شہر سی ایک کوس کی تفاوت پر
انگریزی فوج کی چھاونی ہی + بندر دہوان احمد آباد و کھیڑی کی اُتر واقع ہی + احمد آباد
شاستر مین اس دیس کا نام سوراشٹر لکھا ہی + صدر مقام اس کا احمد آباد
ہمبئی سی تین سو ۳۰۰ میل اُتر سابہرمتی ندی کی بائین کنارے شہر پناہ کی اندر بسا ہی +
بادشاہی زمانی مین یہہ شہر صوبہ احمد آباد کا بہت بڑا صدر مقام تھا + چنانچہ
اب تک یہان اگلی زمانی کی عمارات کی نشان تیس ۳۰ میل کی گھیری مین موجود ہین +
مرہٹون نی اس ضلع کو تباہ کر دیا تھا + اب انگریزی سرکار کی سائی مین پھر
آباد ہوتا چلا ہی + آدمی اس مین ایک لاکھہ سی زیادہ بستی ہین + اس شہر
کی جامع مسجد مین ایک بات نہایت عجیب و غریب ہی + یعنی جو کوئی اُس کی
محراب کو ایک دھکا لگا وی تو مینار تھر تھرانی لگتی ہین + ایک مسجد یہان
نری سنگ مرمر کی بنی ہی + اُس مین سیپ اور چاندی اور ہاتھی دانت اور
قیمتی پتھرون کا کام کیا ہی + کسی زمانی مین اس شہر کا کمخواب مشہور و معروف

تھا ✣ لیکن اب ویسا اور اُس قدر نہین ہوتا ✣ سولھوان ۱۶ سندھه سمندر کی سندھه ۱۶
دریای سندھه کی دونون کنارے بھاولپور کی عمل داری تک چلا گیا ہی ✣ اور
پچھم کی سرحد اِس ضلع کی سمندر کی کنارے پر منبج ہی ✣ اِس کو ضلع نہین کہنا چاہیے
بلکہ ایک کمشنری سمجھنا مناسب ہی ✣ کیونکہ اِس کی واسطی ایک کمشنر مقرر ہی ✣
اور کمشنر کی زیر حکم تین اسسٹنٹ بطور کلکٹر مجسٹریٹ کی تین ضلعون مین یعنی
حیدرآباد اور کراچی اور شکارپور مین کام کرتی ہین ✣ اِس ضلع مین میدان
اور ریگستان بہت ہی ✣ اور کہین کہین چھوٹی چھوٹی پہاڑ بھی ہین ✣ مگر
دریای سندھه کی کنارے کی زمین خوب ہی زرخیز ہی ✣ اِس ضلع مین لوہی کی
کھان بھی ہی ✣ اور قوم یہان کی مسلمان اور جاٹ اور بلوچ ہین ✣
جسمین بلوچ کی قوم بڑی بدذات ہوتی ہی ✣ یہہ ملک کسی زمانے مین خوب
آباد تھا ✣ نشان مکانات اور مقبرون کی بہت جگہہ ملتی ہین ✣ لیکن اب تو
ایک مدت کی بدعملی سی یہہ حال ہوگیا ہی کہ اکثر منزلون تک کوئی گانو بھی
نہین نظر آتا ✣ یہان کی آدمی سکھون کی طرح اپنی بال بڑہائی رہتی ہین ✣
اور پگڑی تو ان کی اتنی بڑی ہوتی ہی کہ شاید تمام دنیا مین کوئی نہ باندھتا
ہوگا ✣ کتنون کی پگڑی اَسّی گز سی بھی زیادہ ہوتی ہی ✣ عورتین یہان کی

خوبصورت ہین فقیر لوگ یہان بہت ہوتی ہین ✢ صدر مقام اِس کا

حیدرآباد سندھہ کی وہ دہارا جس کا نام پھلالی ہی اُس کی داہنی کنارے

بسا ہی ✢ قلعہ ایک پہاڑی کی اوپر پختہ بنا ہوا ہی ✢ دریای سندھہ کی بڑی

دہارا وہان سی تین میل پچھم ہی ✢ چھہ میل اُتر ایک مقام ہی جس کا نام میانی

ہی ۱۸۴۳ء مین جنرل نیپیر صاحب نی دو ہزار آٹھہ سو سپاہ کی ساتھہ بائیس ہزار

بلوچون کو شکست دی تھی ✢ حیدرآباد سی تخمیناً پچاس میل دکھن ذرہ

گوشہ جنوب و مغرب کی طرف جھکتا ہوا دریای سندھہ کی داہنی کنارے پر

ایک پرانا شہر ہی ✢ نام اُس کا ٹھٹھا ہی ✢ کسی زمانی مین یہہ شہر نہایت

آباد تھا ✢ اور بڑی بیپار کا مقام تھا ✢ لیکن اب اِس مین تیس ہزار آدمی

بھی نہین نکلینگی ✢ یہان زندون کی بدلی ہر طرف مسلمانون کی مقبری اور

کھنڈرون کی ڈھیر نظر پڑتی ہین ✢ اندنون اِس شہر کی آبادی کی عوض

پچاس میل ہٹ کر کراچی بندر نی رونق پائی ہی ✢ اور دن پر دن ترقی

پر ہی ✢ مال کی سب جہاز اسی بندر مین آن کر لگتی ہین ✢ کراچی سے

نو میل گوشہ شمال و مشرق کی طرف گرم پانی کی سوتی ہین ✢ حیدرآباد

سی دو سو دس میل دکھن شکارپور بھی بڑی بیپار کی جگہہ ہی ✢ اور یہ

حیدرآباد سے دو سو میل اُتر گوشہ شمال و مشرق کو جھکتا ہوا دریاے سندھ
کے ایک ٹاپو مین بھکّھر کا قلعہ ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع ہے + دیوارین
اُس مین کچی پکّی اینٹون کی دوہری بنی ہین + قلعہ کے دونون طرف یعنے
دریاے سندھ کے دونون کنارون پر رُوڑی اور سکّھر دو شہر بستے ہین +
رُوڑی بائین کنارے پر ہے + اُس مین قریب آٹھ ہزار آدمی کے بستے ہین +
اور بے رونق اور ٹوٹا پھوٹا سا ہے + اور سکّھر اُس سے بھی گھٹ کر ہے +
حیدرآباد کے گوشہ جنوب مشرق کی طرف جس مقام پر لُونی ندی رن
مین گرتی ہے اُسی کے پاس کچھ اُتر رن اور اُتّر کی جانب ریگستان
کے جنگل سے گھرا ہوا پارکر کے پرگنے مین ایک بستی پانچ سو جھونپڑون کی
ہے + نام اُس کا نگر ہے + کسی زمانے مین وہان دس ہزار آدمی بستے تھے +
یہہ بستی جین مذہب والون کا تیرتھ ہے + بہت جاتری لوگ اُس
ریگستان کے سفر کی مصیبت اُٹھا کر وہان گوڑی پارسناتھ کی مورت
کے درشن کو آتے ہین + مورت سنگ مرمر کی ہاتھ بھر سے کچھ زیادہ بلند ہے +
اُس کے ماتھے اور آنکھون مین جواہر جڑے ہین + نام اِس مورت کا
گوڑی اِس لیے پڑا کہ پہلے یہہ بنگالے کے اندر گوڑ مین تھی + اب یہہ مورت

نگرے کو زمینداروں کی دخل میں ہی + وہ لوگ اس کو زمین کے اندر
گاڑکر یا بالو مین چھپا کر رکھتی ہین + جب تک کہ جاتریون سی اچھی طرح
پوچھا نہین لیتی تب تک درشن نہین کرواتی + لیکن اب وہان رستی کی
تکلیف اور مصیبت کی باعث جاتریون کا جانا کم ہو گیا + اسلیے اُن
زمینداروں نی یہہ قاعدہ باندہا ہی کہ جس وقت جاتریون کی آنی کی خبر
سنتی ہین تو اکثر مورت ہی کو وہان سی تین منزل اِدہر ہوڑواڑی گانو
مین جو کہ رن کی کناری بسا ہی اُٹھا لاتی ہین +

ہندوستانی عملداریان

جانا چاہی کہ جتنی ملک مین سرکار انگریزی کی عملداری ہی +
یعنی جسکی تحصیل سرکاری خزانہ مین آتی ہی + اور جہان عدالت دیوانی
فوجداری سرکار کی طرف سی جاری ہی اُن ملکون کا بیان تو ہو چکا اب
جس قدر کہ باقی رہا وہ ملک ہندوستانیون کی قبضی مین ہین + حالانکہ
اُنمین سی بہتیری راجا اور نواب لوگ اگلی عہدناموں کی بموجب صرف
برای نام خود مختار کہلاتی ہین + لیکن اصل حقیقت یہہ ہی کہ اب یہہ
کی سب سرکار کی دی ہوئی روٹی چین آرام سی کھاتی ہین + کیونکہ

سلطنت اور حکومت کی بنیاد فوج ہی وہ کسی کی پاس نہین + صرف
ایک نیپال والی ز پندرہ ہزار جنگی سپاہی رکھہ چھوڑی مین + اسی واسطی
ہم اب بھی اُس کو خودمختار راجا کہتی ہین + بہت مورخون نی اِن جواڑون
اور ریاستون کو قدیم عہدنامون کی بموجب خودمختار جان کر اُنھین
عہدنامون کی لکھی ہوئی درجون کی موافق ان کا بیان کیا ہی + لیکن عہدنامی
اکثر بدلتی رہتی ہین اور شرطین اونکی گردش زمانہ سی سدا گھتا بڑھا کرتی
ہین + اسلیی ہم اُس درجہ بدرجہ کی تحریر کو چھوڑ کر اوّل اب شمالی ہندوستان
کو لکھتی ہین + بعد اس کی مدھیہ دیس یعنی درمیانی ہند کا بیان + اور
پھر دکھن کی رجواڑون کا حال قلمبند کرتی ہین + مگر جن جواڑون کا احوال
یہہ آگی لکھا جاتا ہی اُنکی سوای اگر کسی جگہہ کا کوئی راجا نواب یا رئیس سننی مین
آوی تو اُس کو سمجھہ لینا چاہیی کہ یہہ ایک زمیندار یا معافی دار ہی + یعنی یہہ
یا تو سرکار کا یا کسی دوسری راجا کا مال گذار ہی + یا کسی حاکم کی دی ہوئی
معافی کھاتا ہی + دیوانی اور فوجداری کا اختیار مطلق نہین رکھتا اور اُس
کی علاقون کا تذکرہ اُنھین اوپر لکھی ہوئی ضلعون مین آگیا + یا نیچی لکھی ہوئی
رجواڑون مین آجاویگا + الغرض اُترا کھنڈ یعنی شمالی ہندوستان مین

نیپال

اوّل سلطنت نیپال ہی + سرحد اسکی پچھم مین کالی ندی ہی + یہہ ندی
مان سرووَر کی دکھن ہمالی سی نکل کر سرجو مین گرتی ہی + اور کمانون
کی سرکاری علاقی کو جدا کرتی ہی + اور پورب مین سرحد اسکی کنکئی ندی
ہی + یہہ ندی ہمالی سی نکل کر دوسری ندیون سی ملتی ملاتی ہوئی گنگا مین
آن گرتی ہی + اور شکم کی راج کو جدا کرتی ہی + اُتّر مین اسکی سرحد ہمالی
کی پار ملک تبّت ہی + اور دکھن مین سرحد اسکی پہاڑون کی نیچی کچھ دور تک
تو اوده کی اور پھر صوبہ بہار اور بنگالی کی سرکاری ضلعی ہین + یہہ راج
چار سو ساٹھہ (۴۶۰) میل لمبا اور ایک سو پندرہ (۱۱۵) میل چوڑا ہی + وسعت اسکی
پچاس ہزار ساڑہی چار سو (۵۰۴۵۰) میل مربع ہوویگی + دکھن طرف پہاڑ کی تلی
جو میدان کا ملک دس بارہ کوس کا ہی اُس کو ترائی کہتی ہین + اور ترائی
کی اوپر یعنی اُتّر کی طرف دس دس بارہ بارہ کوس تک پہاڑ ہین اُن
پہاڑون پر چڑھہ کر بڑی بڑی لمبی چوڑی دون ملتی ہین + ایسی کئی جن مین
کوسون تک سوای مٹّی کی پتھر دیکھنی کو بھی نہین ہی + پھر اُس دون کی
اُتّر ہمالی کی برفی پہاڑ ہین + اِس ملک مین زبرجد اور سونا مکھی اور لوہا
سیسا تانبا رانگا گندہک ہرتال اور سیندور کی کھان ہی + ندیون کا

بالو دہونی سی کچھ سونا بھی نکل آتا ہی + یہان گای کا دودھ بہت میٹھا
اور چکنا ہوتا ہی + اصل باشندی یہان کی صورت شکل مین چینیون سی
ملتی ہین + راجا اور ٹھاکر لوگ اپنی تئین آدی پور کی رانا کی اولاد سمجھتی
ہین + مکانات اور گلی کوچی نہایت غلیظ رہتی ہین + یہان تک کہ جگہہ کا
صاف رکھنا تو گویا یہہ لوگ جانتی ہی نہین + گوشت سی رغبت اِن کو
اِس قدر ہی کہ جانور کو بل دیکی اُس کا لہو تک پی جاتی ہین + اور کھانی
مین چاول اور لہسن بہت کھاتی ہین + لڑای مین یہہ لوگ دلیر اور خوب
مضبوط ہوتی ہین + آمدنی یہان کی تیئیس لاکھہ روپیہ سال ہی + پچاس
برس بھی نہین گذری کہ اِن لوگون نی کانگڑی تک پہاڑون مین اپنا عمل
کر لیا تھا + لیکن ۱۸۱۵ء مین جنرل اکٹرلونی صاحب نی ستلج کی اُس پار
شملہ سی بیس کوس پچھم ملون کی قلعہ مین نیپالیون کی فوج کو ایسی شکست
دی کہ وہ لوگ پھر اپنی اصل حد پر آگئی + اُس روز سی اِن لوگون نی
قدم اپنی حد سی باہر نہین نکالا + وہان کی راجا کی نشان پر ہنومان کا
نقش رہتا ہی + لونڈی غلام وہان اب تک بکتی ہین + راجا کا وزیر
جنگ بہادر چند روز گذری کہ انگلستان کو گیا تھا + اِس واسطی اُسنی

بڑا نام پایا ÷ یہہ وزیر بہت ہوشیار اور عقلمند ہی ÷ کیونکہ یہہ انگلستان
مین جاکر جو جو اچھی اچھی صاحبان منتظم کی تدبیرین اور سلطنت کی بندوبست
وغیرہ دیکھہ آیا ہی اُنمین سی بہت باتین رفتہ رفتہ نیپالیون مین بھی جاری
کرنا چاہتا ہی ÷ سبحان اللہ کیا خوب بات ہو کہ ہماری ہندوستان کی
دوسری راجا اور رئیس لوگ بھی اگر اسی طرح انگلستان کی سیر کا شوق
کرین اور اپنی رعیت کا بھلا چاہین تو پھر یہہ ملک کس واسطی خراب
ہونی پاوی ÷ دار السلطنت نیپال کا کاٹھہ مانڈو ہی ÷ صحیح نام اِس کا
کاشٹ مندر ہی ÷ ۲۷ درجہ ۴۲ دقیقہ اُتر عرض اور ۸۵ درجہ پورب
طول مین ایک دُون کی اندر جو کہ تخمیناً بائیس ۲۲ میل لمبی اور بیس ۲۰ میل چوڑی
ہوگی بشن متی ندی کی پورب کنارے پر جہان وہ باگھہ متی ندی سی ملتی ہی
بسا ہوا ہی ÷ یہہ دون کسی زمانی مین جھیل تھی ÷ چنانچہ پتھرون کی
نشان اور وہان والون کی پوتھیون سی اِس کا جھیل ہونا صاف
ثابت ہی ÷ یہہ مقام بنگالی کی میدان سی تخمیناً چار ہزار آٹھہ سو فٹ
اونچا ہی ÷ اور اگلی زمانی کی پوتھیون مین نام اِس کا گونگل پٹن
لکھا ہی ÷ مکانات یہان انیٹ لکڑی اور کھپریل کی ہین ÷ مگر

سب کی سب خراب اور واہیات ہین + یہان تک کہ خود مہاراج کی رہنی کا محل بھی قابل دیکھنی کی نہین + پاس ہی اس کی ایک مندر تلسی بھوانی کا ہی + اُس کی اندر مورت کی عوض خنجر لکھا ہوا ہی + اس مندر مین راجا رانی راجگرو اور پوجاری کی سوای کوی غیر آدمی نہین جانی پاتا ہی + نیپال کی صاحب رزیڈنت بھی اسی کاٹھہ مانڈو مین رہتی ہین + مشہور اور نامی برف کا پہاڑ جو کہ یہان سی دیکھای دیتا ہی نام اُس کا دھیبن ہی + وہ پہاڑ سمندر سی کچھ زیادہ چوبیس ہزار چھ سو فٹ اونچا ہی + ۲۴۶۰۰ اور چندر گری پہاڑ جو کہ کاٹھہ مانڈو کی نزدیک ہی کچھ کم ساڑھی آٹھہ ہزار فٹ بلند ہوگا + کاٹھہ مانڈو سی دو میل دکھن پورب کو جھکتا ہوا باگھمتی ندی کی پار للت پٹن تخمیناً پچیس ہزار آدمیون کی ایک بستی ہی + بہ نسبت کاٹھہ مانڈو کی اس کی عمارت بھی کچھ درست ہی + کاٹھہ مانڈو سی آٹھہ میل پورب گوشہ جنوب و مشرق کو جھکتا ہوا بھات گانو تخمیناً بارہ ہزار آدمیون کی بستی ۱۲۰۰۰ ہی + پرانا نام اس کا دھرم پٹن تھا + اس مین برہمن بہت رہتی ہین + اور مہاراج کا محل بھی بنا ہوا ہی + کاٹھہ مانڈو سی اکتالیس میل پچھم گوشہ ۴۱ شمال و مغرب کی طرف جھکتا ہوا پہاڑ کی اوپر ایک خاص بستی ہی +

نام اُس کا گورکھا ہی ✣ یہہ بستی دو سو گھرون کی ہی ✣ نیپال کی قدیم اجاون
کا مقام ولادت ہی ✣ اسی جہت سی اکثر نیپالیون کو خصوصًا صاحبان انگریز
لوگ گورکھی کہتی ہین ✣ اور بعضی گورکھالی بولتی ہین ✣ یہان ایک مندر
گورکھناتھہ کا بنا ہوا ہی ✣ ہمالی کی پہاڑون مین گنڈک ندی کی بائین
کناری سی نہایت نزدیک ہندون کا ایک بڑا تیرتھہ مُکتناتھہ ہی ✣
وہان سات سوتی گرم ہین ✣ اُن سب مین سی پانی بہ کر گنڈک مین
گرتا ہی اور نارائنی ندی کہلاتا ہی ✣ اُسمین ایک سوتا اگنی کنڈ کا نہایت
عجیب غریب ہی ✣ یعنی وہ ایک مندر کی اندر سی پہاڑ پر سی نکلتا ہی اور
اُس کی پانی پر آگ کا شعلہ اُٹھتا ہی ✣ باعث اس کا وہی سمجھنا چاہیی
جو کہ جوالامکھی مین گورکھہ ڈبی کی بیان مین لکھا گیا ✣ کاٹھہ مانڈو سی
آٹھہ منزل اُتّر برفستان مین ایک تیرتھہ ہی نام اُس کا نیلکنٹھہ مہادیو
ہی ✣ وہان بھی ایک کنڈ گرم پانی کا ہی ✣ دوسرا کشمیر اور جمبو ✣ کشمیر[۲]
یہہ علاقہ مہاراج گلاب سنگہ کی بیٹی کی عمل دخل مین ہی ✣ دریای راوی
اور سندھہ کی بیچ مین سارا کوہستان اسی علاقی مین گنا جاتا ہی ✣ بلکہ
ہمالی کی پار لدّاخ کا ملک بھی جو کہ ہندوستان کی حد سی باہر اور

تبت کا ایک حصہ ہی اب اسی علاقی کی ساتھہ مہاراج گلاب سنگہ کی بیٹی کی
پاس ہی + پس اس حساب سی یہہ راج گوشہ شمال و مغرب سی گوشہ جنوب و
مشرق کی طرف تخمیناً ساڑہی تین ۳۵۰ سو میل لمبا اور گوشہ شمال و مشرق سی
گوشہ جنوب و مغرب کی جانب اڑہائی ۲۵۰ سو میل چوڑا ہوگا + وسعت اسکی
پچیس ۲۵۰۰۰ ہزار میل مربع ہی + سرحد اس کی اُترّا اور پورب کی طرف چین کی
عملداری ہی + اور پچہم کی جانب افغانستان ہی + اور دکھن رُخ پنجاب کے
سرکاری ضلعی اور چمبا اور بسا ہر کی چھوٹی چھوٹی پہاڑی رجوا ہی ہین +
اس مین کشمیر کی دو ن پوتھی اور کتابو ن مین نہایت مشہور معروف ہی +
اور سچ ہی کہ اس کی تعریف جہان تک کی جاوی بجا ہی + اور جس قدر
صفت و ثنا ہی سب کشمیر کی لئیی روا ہی + یعنی اس طبقہ زمین پر نظیر اس کا
اگرچہ کوئی دوسرا مقام ہو تو ہو لیکن اس امر کا ہم محلکا لکھہ دیتی ہین کہ
کشمیر سی بہتر دنیا مین کہین کوئی جگہہ نہین ہی اور ہو ہی نہین سکتی +
پس ثابت ہوا کہ خالق زمین و آسمان نی گویا طبقہ کشمیر کو دنیا کی ساری
خوبیون کا نمونا بنایا ہی + اور اُس سرزمین کو جمیع اوصاف کا مجموعہ
ٹھہرایا ہی + یہہ ملک کوہستان ہمالی کی درمیان واقع ہی + جیسی کوئی

انگوٹھی بادامی ہو اس صورت سی یہان چارون طرف پہاڑ کھڑا ہی + اُس کی بیچ مین ایک میدان نگینہ سا آن پڑا ہی + یہہ میدان پچہتر میل لمبا اور چالیس میل چوڑا سیدھا ہی + اور میدان اور کوہستان سمیت یہہ مقام تخمیناً ایک سو دس میل لمبا اور ساٹھہ میل چوڑا ہی + اگلی زمانی کی پوتھیون مین لکھا ہی کہ کسی وقت مین یہہ ساری سرزمین پانی کی اندر ڈوبی ہوئی تھی + اور اس جھیل کو ستیسر کہتی تھی + کھان بھی اس ملک مین لوہی تانبی اور سُرمی کی ہی + درخت سایہ دار میوون کی یہان اس افراط سی ہین کہ کیا کوہستان اور کیا میدان تمام علاقی کو ایک گلزار سدا بہار کہنا چاہیی + اور ساری سرزمین کو ہرا بھرا سمجھنا لازم ہی + کیونکہ کوئی مقام ایسا نہین کہ جس کو دیکھہ کر غنچۂ دل شگفتہ اور مسرور نہ ہو + اور کوئی جگہہ ایسی کہان کہ جو سبزی اور پھولون سی بھرپور نہ ہو + اور پھر سبزہ بھی کیسا کہ گویا ابھی اس پر پانی برس گیا ہی + اور زمین ایسی شفاف اور سوکھی کہ اوس پر سو رہنی کو دل چاہتا ہی + مجال کیا کہ ذرہ کپڑی مین داغ لگ جاوی + اور کیا مقدور کہ کہین پانو مین کانٹا چبھنی پاوی + نہ وہان کیڑی مکوڑی کا نہ سانپ بچھو کا ڈر ہی + نہ کہین شیر یا تہی وغیرہ

موذی جانوروں کا گھر ہی + سبحان اللہ جہان بنفشہ گاے بھینس کے
چرنے مین آوی بھلا وہان کی سبزی کا بیان کہان تک کیا جاوی + گویا کسی
نی اپنی مہمان مسافرون کی آرام کی لئی سبز مخمل کا فرش بچھا رکھا ہی + اور
اچھا خاصا بچھونا لگا رکھا ہی + اور سبزی کی اندر جا بجا پھول سرخ زرد
سفید سیاہ سیکڑون قسم کی اس رنگ روپ سی ہر طرف کھلی رہتی ہین کہ جدھر
نظر پڑ گئی ادھر سی نہین دل چاہتا کہ نگاہ اٹھالین + اور دوسری طرف
نظر ڈالین + کہین نرگس ہی اور کہین سوسن + کہین گل لالہ ہی اور کہین
نسترن + چمپا اور چمیلی اور گلاب کا جنگل لگا ہی + پھولون کا عجیب تماشا
ہی + حویلی اور مکانات کی چھت وہان تمام مٹی کی بنی ہوئی ہین + بہار
کی موسم مین ہر شخص اپنی اپنی چھت پر پھولون کی بیج چھڑک دیتا ہی +
جب جنگل میدان مین ہر جانب کو پھول کھلتی ہین اور میوون کی درخت
کلیون سی لد جاتی ہین اس وقت شہر اور دیہات دونون ایک چمن بن جاتا
ہی + تب سب لوگ مل کر درختون کی تلی سبزون پر جا کر خوب چین اڑاتی
ہین + یعنی وہان چای اور کباب کھاتی ہین اور ناچتی گاتی ہین + اس
وقت ایک آدمی درخت پر چڑھ کر آہستہ آہستہ اس کی ڈالی ہلاتا ہی +

اور بڑی کیفیت دیکھاتا ہی + تب تو پھولون کا مینہ برس جاتا ہی +
اور یہہ جلسہ وہان گلریزیکا میلا کہلاتا ہی + پانی بھی کشمیر کا پھولون سی
نہین خالی ہی + آب وتاب اُس کی بھی ایک نرالی ہی + یعنی کنول پانی
کی اندر اس قدر کھلی رہتی ہین کہ اُس کی رنگون کی شعاع سی ہر ایک لہر
قوس قزح کا تماشا دیکھاتی ہی + اور دیکھنی والون کی طبیعت اُس پر
لہرائی جاتی ہی + بھادون کی مہینی مین جب میوہ پکتا ہی تو سیب اور ناشپاتی
وغیرہ توڑنی کی لیی فقط محنت درکار ہی اُس کی قیمت کا کوئی طلبگار نہین +
کیونکہ جنگل کا جنگل میوون کا پڑا ہی کوئی اُس کا خریدار نہین + یہان تک کہ
جو میوی باغون مین حفاظت کی ساتھہ پیدا ہوتی ہین وہ بھی ایک روپئی کی
تین چار سو سی کم نہین بکتی + ناشپاتی وہان کئی قسم کی ہوتی ہی مگر مبنگ
سب پر بالا ہی + اسی طرح سیب بھی بہت وضع کی ہوتی ہین ہر ایک اپنی
مزی مین نرالا ہی + اگرچہ برسات بالکل نہین ہوتی لیکن تراوت ہر دم
موجود ہی + آب و ہوا نہایت خوب ہی گرمی نیست و نابود ہی + پہاڑ اسکی
گرد اس قدر بلند ہین کہ بادل جو سمندر سی آتی ہین وہ اُوس کی آدھی قد پر
اٹکتی رہجاتی ہین + پار ہوکر کشمیر کی اندر نہین جانی پاتی + جاڑی مین تیز

مہینی برف خوب پڑتی ہی + اور سردی کی شدت رہا کرتی ہی + یہان تک کہ جھیلون پر یخ کی تختی جم جاتی ہین + اور بلور کی فرش کا تماشا دکھاتی ہین + تب سردی کی مارے وہان کی لوگ ایک انگیٹھی مٹی کی جو کہ جالیدار ڈبی کی طرح ہوتی ہی اُس مین آگ سلگا کر اپنی گردن مین لٹکائی رہتی ہین + اور اپنی زبان مین اُس کو کانگڑی کہتی ہین + تاکہ چھاتی گرم رہی + اور سردی بہت نہ لگی + باقی نو دس مہینی خوب موسم بہار ہی + نہ زیادہ گرمی ہی نہ بہت جاڑا ہی نہ گرد ہی نہ غبار ہی + نہ وہان کبھی لوہ چلتی ہی نہ آندھی آتی ہی + نہ طوفان کا نام ہی نہ کوئی بلا جاتی ہی + ماہ مئی اور جون مین دو چار چھینٹی مینہ کی پڑ جاتی ہین + وہ بھی ایک لطف تازہ دیکھاتی ہین + دریای وِتستا یعنی جھیلم اِس علاقی کی پورب سی نکل کر پچھم کو اِس خوبصورتی سی بہتا چلا گیا ہی کہ جیسی وہ سرزمین تھی ویسا ہی اُس کی لیی خدا نی یہہ دریا اُتار دیا + نہ بہت چوڑا ہی نہ تنگ ہی + پانی گہرا میٹھا ٹھنڈا اور خوش رنگ ہی + نہ اُس مین ایسا توڑ ہی کہ ناو کی واسطی کچھ خطر ہو + نہ پانی اُس کا ایسا بندھا ہوا کہ گندہ ہو جانی کا ڈر ہو + علاوہ اِس کی یہہ دریا کبھی بہت چڑھتا ہی نہ اُترتا ہی + ہمیشہ یکسان رہا کرتا ہی + اُس پر

لطف یہہ ہی کہ دونون کناری بھی اِس کی نہ بہت پست ہین نہ بلند بلکہ دو ہاتھہ سی زیادہ اونچا کوئی مقام نہین + اور تکلف یہہ کہ وہان بالو کا کہین نام نہین + اُس پر طُرّہ یہہ ہی کہ سب جگہہ لب دریا تک برابر پھول کھلی ہوئی ہین + اور درخت سایہ دار میوی کی دو طرفہ قطار باندہی آپسمین ہلی جلی کھڑی ہوئی ہین + اور درختون کی ڈالیان اتنی دور تک پانی کی اوپر جُھک جُھک پڑی ہین کہ ناو مین لوگ بیٹھہ کر آرام کی ساتھہ اِس سری سی اُس سری تک برابر سائی مین چلی جاتی ہین + اور بیٹھی ہی بیٹھی میوی توڑ توڑ کھاتی ہین + کہین بید مجنون پانی مین جُھکی ہین + کہین چنار زمرد کا چھتر سا باندھی کھڑی ہین + یہہ چنار بہت بڑا درخت ہوتا ہی + سایہ اِس کا خوب گھنا اور ٹھنڈا سخت ہوتا ہی + کہین سفیدی کی درخت سرو کی طرح سیدھی اور اُس سی زیادہ بلند اور قطع دار ایک قطار لگائی جمی ہین + دیکھنی والون کا دل بی اختیار لُبھائی ہوئی ہین + اِن درختون کی اندر گانو اور قصبی اِس وضع سی بسی ہین کہ وہ میوی کا بن گویا گھر کا ایک چمن معلوم دیتا ہی + اور رہنی والا اُس جنگل مین منگل کا مزہ لیتا ہی + دریا بڑھہ آنی کا وہان مطلق ڈر نہین + گھر بہ جانی کا

کبھی خوف و خطر نہین + اِسلیے وہان کے لوگ اپنے مکانات کی دیوارین
عین پانی کے کنارے سے اُٹھاتے ہین + اور ناوین کھے کر اپنے اپنے دروازون پر
لیجاتے ہین + اِس حساب سے کشمیر مین گویا گھر بیٹھے بنارس کا منگل ہے + اور
بارھون مہینے وہان سب کے لیے دن رات ایک منگل ہے + ناو کی سواری
یہان اِس قدر افراط سے ہے کہ تمام کام ناو سے نکلتے ہین + کیونکہ بہت لوگ
ناو پر چلتے ہین + چنانچہ دریافت ہوا ہے کہ یہان ناوین سب ملا کر شمار مین
تخمیناً دو ہزار ہین + اور پھر ناوین بھی کیسی کہ نہایت سبک شفاف
خوبصورت اور ہوادار ہین + نام اِس ناو کا وہان کے لوگون نے پرندہ
رکھ لیا ہے + اسم با مسمّے مشہور کر دیا ہے + آدمی بھی اِس ملک کے نہایت
حسین اور خوبصورت ہوتے ہین + حقیقت مین یہہ لوگ گلاب کے پھول کی
رنگت ہوتے ہین + الغرض کشمیر بے نظیر ہے اِسمین کچھ جاے تقریر نہین +
آب و ہوا مین یہان کے عجیب تاثیر ہے اِسمین حاجت تحریر نہین + لیکن
کشمیریون کا مکر و فریب ہندوستان مین مشہور ہے + اور شہرت اُنکی
باتون کی دور دور ہے + عورتین بھی وہان کی ایسی لڑاکا ہوتی ہین کہ ہمارے
ملک کی بھٹھیاریون سے بھی زیادہ لڑتی ہین + یعنی پانو مین سوپ باندہ کر

اور ہاتھہ مین موسل لیکر آپسمین جھگڑتی ہین + بستی یہان مسلمان کی ہی
اور ہندو قضبی ہین پر بشر ہندوون کا مطلق نہین مانتی + یعنی یہہ لوگ مسلمان
کی ہاتھہ کی روٹی پکائی ہوئی کھالینا کچہہ عیب نہین جانتی + یہہ کشمیری
دوسری ملک مین جاکر پنڈت کہلاتی ہین + لیکن کشمیر مین یہہ لوگ مسلمان کی
ہاتھہ کا پکایا مری سی کھانا کھاتی ہین + دار الحکومت اِس ملک کا شری نگر
ہی + یہہ شہر ۳۴ درجہ ۲۳ دقیقہ اُتّر عرض اور ۷۴ درجہ ۴۷ دقیقہ
پورب طول مین سمندر سی پانچ ہزار پانسو فٹ اونچا دریای جھیلم کی دونون
کنارون پر چار میل لمبا بسا ہوا ہی + شہر کا ہیکوہ گویا ایک باغ اچھا
خاصا سجا ہوا ہی + یہہ دریا شہر کی بیچ مین سی اِس طور پر نکلا ہی کہ لوگ
اپنی اپنی مکان کی کھڑکی اور برآمدون مین بیٹھی ہوی اِس مین کا پانی کھینچ
لیا کرتی ہین + سچ تو یہہ ہی کہ روی زمین کی تمام شہر اِس کی سامنی پانی
بھرتی ہین + یہان اِس دریا کا پاٹ ڈیڑھ سو گز سی زیادہ ہی + اور
ایک نہایت موقع کی ساتھہ کشادہ ہی + دریا کی پار اُترنی کی واسطی سات
پل کاٹھہ کی بندھی ہین + سب کی سب بہت خوش قطع قابل دیکھنی کی
ہین + جس آدمی کو جب کسی کی مکان پر جانا ہوتا ہی تو وہ بی تکلف ناو

پر سوار ہو لیتا ہی + اور وہان چل دیتا ہی + دوسری سواری کی مطلق
احتیاج نہین + گاڑی اور گھوڑی وغیرہ کا کوئی محتاج نہین + لیکن
شہر کی گلی کوچی غلیظ اور تنگ ہین + یہہ کشمیریون کی بدتمیزی کی رنگ
ڈھنگ ہین + مگر نہانی کی لیی حمام بہت بناتی ہین + دریا کنارے پانی کی
اوپر کاٹھہ کی صندوق سی لگائی ہین + اُسی کھول کر جب چاہتی ہین ایک
جگہہ سی دوسری جگہہ ناو کی طرح لیجاتی ہین + اور اُس کی اندر پردی مین
بیٹھہ کر بخوبی نہاتی ہین + عمارتین اس شہر مین اینٹ اور کاٹھہ کی بہت
خاصی ہین + کھڑکیون مین جالیان چوبی اچھی تراشی ہین + اُس کی اندر
برف کی موسم مین ٹھنڈی ہوا روکنی کی واسطی باریک باریک کاغذ لگایا
جاتا ہی + کیونکہ شیشہ وہان نہین میسر آتا ہی + اب ایک بات یہہ بھی یاد
رکھنی کی لائق ہی کہ جیسا کہ کشمیر تمام جہان کی صفتون کا انتخاب ہی +
ویسا ہی کشمیر مین ڈل وہان کی کل خوبیون کا لب لباب ہی + یہہ ڈل ایک
جھیل صاف شفاف پانی کی نہایت گہری ہی + اور تخمیناً دس میل گھیر
گھیری مین آ گئی ہی + دو طرف اُس کی پہاڑ کھڑا ہی لیکن پانچ سات کوس
کی فرق سی + اور دو جانب کو شہر سری نگر آن پڑا ہی ایک بڑی زرق

برق سی + نالون کی راہ سی دریای جھیلم بھی اُسمین مل گیا ہی + دریا کی وسعت کو اُس کی اور زیادہ بڑہا دیا ہی + کنارون پر اُس کی باغ سدا بہار کھڑی ہین + اور بیچ مین جا بجا ٹاپو گلزار پڑی ہین + اُن ٹاپو ؤن مین انگور اور بید مجنون وغیرہ نفیس نفیس درخت زیور کی طرح مرصع سجی سجای ہوی ہین + اور عمدہ عمدہ پھول رنگ برنگ کی نورتن کی مانند لگی لگائی ہوی ہین + تختون کی اوپر کھیری اور خربوزی کی کھیتیان ہر مقام پر + مرغابیان مزی سی کلولین کرتی ہوی اِدہر اُدہر + کہین کسی کی ناو نیلوفر کی اندر سی نکل آتی ہی + کہین انگور اور بید مجنون کی تلی تلی چلی جاتی ہی + جمعہ کی روز سب غریب امیر ناو مین سوار ہو کر سیر کی واسطی ڈل مین جاتی ہین + اور انہین ٹاپوؤن مین چای روٹی کھاتی ہین اور ناچتی گاتی بجاتی ہین + اُس وقت کی کیفیت دیکھنی کی لایق ہی لکھنی کی قابل نہین + کیونکہ کوئی تماشا اور بہار اِس جلسی کی مقابل نہین + اگلی لوگ جو کشمیر کی تعریف مین یہہ بات لکھ گئی ہین کہ وہان بوڑہا آدمی بھی جاوی تو جوان بن کر آوی + اور جوان جاوی تو عالم شباب پاوی + سو آتنا تو البتہ دیکھنی مین آیا کہ کشمیر مین جاتی سی دل انسان کا بیشک جوان چالاک چست ہو جاتا ہی + اور بدن کا

سست بھی وہان جاکر پھر تیلا رسیلا درست ہوجاتا ہی + جیسی کسی
ریگستان کی اندر جیٹھ بیساکھ کی گرمی کی جھلسی ہوئی آدمی کو اگر کہین
بسنت کی ہوا لگ جای تو دیکھو اُس کا وہ مُرجھایا ہوا دل کیسا بدل
جاویگا + اور کس قدر وہ شخص تروتازہ دیکھنی مین آویگا + اور پھر
یہہ تو ہوا بھی کشمیر کی فرحت بخش کیسی ہی + ظاہر ہی کہ جیسی ہی + کہ
اس کی سامنی دوسری جگہہ کی بسنت رت ایسی تیسی ہی + پس کشمیر مین
رہ کر کیونکر نہ انسان کی صورت بدل جاوی + اور کس طرح نہ بوڑھا
آدمی جوان کہلاوی **بیت** اگر فردوس بر روی زمین است +
ہمین است وہمین است وہمین است + جاننا چاہیی کہ ڈل کی کناری جہان
پانی چھچھلا رہتا ہی گھاس ٹپی بہت جمتی ہین + اُن سب گھاس تپون کو
وہان کی لوگ جڑسی کاٹ کر پانی مین پھینک دیتی ہین + اور جب وہ پانی
پر جمع ہوکر تیرنی لگتی ہین تو اُنکو آپس مین باندھ کر ایسا مضبوط کس دیتی
ہین کہ پھر وہ بکھر نہین سکتی تب اوسکی اوپر تھوڑی تھوڑی مٹی ڈال کر کھیرے
خربوزی تربوز وغیرہ کی بیج بو دیتی ہین + سوای بیج بونی کی اسمین محنت یا د
کچھ نہین کرنی پڑتی + جب پھل لگتا ہی تو جا کر بی تکلف توڑ لاتی ہین +

چوڑان اُس تختی کی دو گز رہتی ہی + اور لمبان کا کچہ ٹھکانا نہین + اور
یہہ سب تختی پانی کی اوپر ناؤ کی طرح پھرا کرتی ہین + اسی کو وہان کی
لوگ تختی پر کی کھیتی کہتی ہین + حاکم کی رہنی کی مکانات شہری نگر کی دکھن طرف
دریای جھیلم کی کناری بطور قلعہ کی برج ڈال کر بنی ہین + اُس کو شیر گڑھی
کہتی ہین + بادشاہی مکانون کا اب کہین تپا ٹھکانا بھی نہین ملتا +
جہان دولت سرای غنی جہانگیر بادشاہ کی محل کا نشان دیتی ہین وہان اب
کھیتی دہان کی ہوتی ہی + لیکن ایک دروازی کی تپھر کی اوپر جو کہ باقی رہگیا
ہی کچہ شعر فارسی کھُدی ہوی ہین + اُن شعرون کی پڑھنی سی معلوم ہوتا ہی
کہ کسی زمانی مین یہان پر ایک قلعہ بنایا گیا تھا + نام اُس کا ناگر نگر
تھا + جب تک وہ بنتا رہا تب تک کشمیر کی ساری آمدنی اُسی مین خرچ
ہو کر اُس کی علاوہ ایک کرور دس لاکھ روپیہ بادشاہ نی اپنی خزانی سی
اُس کی تعمیر کی لیی بھیجا تھا + نسیم اور نشاط اور شالامار یہہ تینون باغ
اُس وقت کی بنی ہوی اب تک ڈل کی کناری موجود ہین + لیکن نسیم کی
اندر جہان بادشاہ گھوڑا پھیرا کرتی تھی کل ہزار یا بارہ سو درخت چنار
کی بڑی بڑی کھڑی ہین + اور باقی نشاط اور شالامار دونون باغ ادھر

پڑی ہین + فوارے اُنکے ٹوٹی ہوئی اور مکانات گری ہوئی ہین + حوضون مین
پانی کی عوض سوکھی کائی جمی ہی + اور کیاریون مین پھول کی بدلی کھیتی ہو رہی
ہی + اللہ اللہ جس چمن مین جہانگیر بادشاہ اپنی نورجہان بیگم کی گلی مین ہاتھ
ڈالی مست ہوکر دونون جہان سی بیخبر پھرا کرتا تھا اُس گلستان کی یہہ نوبت
آوی + اور جو گلزار پر بہار کہ روی زمین پر بہشت کا نمونا ٹھہرتا تھا اُس
باغ کی یہہ گت بن جاوی + بیت مولف فنا سی کسی نی بنائی امن
یہہ سب چند روزہ کا دیکھا چمن + زعفران کشمیر مین ہر سال اَستر اَسّی
مَن پیدا ہوتی ہی + کاریگر بھی یہان کی دنیا مین مشہور معروف ہین +
خصوصًا شالباف تو ایسی جہان مین کہین نہین ہین + مگر شال پر یہان
کی آب و ہوا کا بھی اس قدر اثر ہی کہ وہی کاریگر اگر اس علاقی سی باہر
جاکر بنین ہرگز ویسی شال بنی نہین جاویگی + لیکن شالبافون کو وہان
دو چار آنی روز سی زیادہ ہاتھ نہین لگتا + محصول نہایت بڑا ہی + یعنی
جتنی روپی کا مال تیار ہوتا ہی اُتنا ہی اُس پر وہانکا حاکم شالبافون سی محصول
لیتا ہی + اب وہان کل شالبافون کی دوکانین تخمینًا چار پانچ ہزار ہین +
اور ایک زمانی مین ہملٹن صاحب کی تحریر بموجب سولہ ہزار ۱۶۰۰۰ دوکانین شمار

مین آئی تھین + وہ پشم جس سی یہہ شال دوشالی بنی جاتی ہین کشمیر مین
نہین ہوتی + تبت سی آتی ہی + کیونکہ وہ بکریان چھوٹی چھوٹی لمبی لمبی
بالون والی جن کی بدن پر یہہ پشمینہ ہوتا ہی سوای ملک تبت کی دوسری
جگہہ زندہ نہین رہتین + شری نگر کی اُتر کناری ایک چھوٹا پہاڑ
ہری پربت نام اڑہائی سو فٹ بلند ہی اُس کی اوپر ایک چھوٹا سا قلعہ بنا
ہوا ہی + اُس پر چڑہنی سی شہر اور ڈل دونون کی سیر بخوبی دیکھائی دیتی
ہی + کشمیری زبان مین بڑی تالاب کو ڈل کہتی ہین + اور چھوٹی کُنڈ کو
ناگ بولتی ہین + دریای جھیلم جس جگہہ سی نکلا ہی وہ مقام بھی دیکھنی کی لایق
ہی + نام اُس کا بیری ناگ ہی + یہہ ایک پہاڑ کی جڑ مین ہوی کی جنگل کی
اندر ایک کُنڈ ہشت پہل پچیس فٹ گہرا ہی + گھیرا اُس کا تخمیناً اڑہائی سو
ہاتھہ ہی + پانی اُس کا ٹھنڈا اور صاف ہی + مچھلیان اُس مین بہت ہین +
اور گرد اُس کی بادشاہی عمارت بنی ہی + اِسی کُنڈ کا پانی اُبلتا ہی اور
اُس پانی سی نہر جو کہ بہتی ہی وہی آگی جا کر دوسری سوتون سی مل کی وِتستا
یعنی جھیلم ہو گئی ہی + دو چار برہمن وہان رہا کرتی ہین + کیونکہ ہندو کا
تیرتھہ ہی + یہہ مقام بھی گوشہ تنہائی کی لایق بہت اچھا ہی + اندر جو

دلکشا اور پر فضا ہی + سوای اِس کی کشمیر مین اور بھی بہت سی کنڈ اور
سوتی ہین جس مین سی ندیان اور نہرین اِس افراط سی بہتی ہین کہ تمام
کھیتیان جو کہ اکثر وہان کی ہوتی ہین انھین کی پانی سی سینچی جاتی ہین +
تیرتھ ہندوٴن کی کشمیر مین کئی ایک ہین + لیکن سب مین نامی اور مشہور
معروف تیرتھ شری نگر سی آٹھ منزل اُتّر دکھن کی طرف پہاڑ کی اندر
جیوت لِنگ اَمرناتھ مہادیو کا تیرتھ ہی + وہان سال مین ایک روز
ساون مہینی کی پورنماشی کو اُس کا درشن ہوتا ہی + اُس دن بڑا میلا
لگتا ہی + رستا بہت دشوار گذار ہی + اخیر مین سات آٹھ کوس برف
کی اوپر چلنا پڑتا ہی + اور کپڑا پہن کر وہان کوئی نہین جانی پاتا +
ایک منزل پہلی ہی سی لوگ ننگی ہو جاتی ہین + یا بھوج پتر کی لنگوٹی باندھ
لیتی ہین + مندر اور مورت وہان کچھ نہین ہی + صرف ایک غار
گوشہ عبادت سا بنا ہوا ہی اُس مین پہاڑ کی برف ڈھل کر پنڈی
سی بن جاتی ہی + اُسی کو مہادیو کا لِنگ مان کر پوجا کرتی ہین + اُس
غار کی اندر کبوتر بھی رہتی ہین + جب وہ جاتریون کا شور غل سنتی ہین
تو گھبرا کر باہر نکل جاتی ہین + اِس بات پر وہان کی لوگون کا یہہ اعتقاد

ہی کہ خود مہادیو اور پاربتی کبوتر بن کر سب کو درشن دیتی ہین + شری نگر
کی گوشہ جنوب و مشرق کی طرف ایک دن کی راہ پر ایک کنڈ ہی +
نام اُس کا مٹن صاحب ہی + یہہ بھی ہندو کا تیرتھہ ہی + گرد اُس کی
عمارتین بنی ہین + تواریخون سی معلوم ہوا کہ کسی زمانہ مین یہان ایک مندر
بہت بڑا سورج کا تھا + اور صحیح نام اِس کا مارتند ہی + اُس مندر کا
کھنڈر اب تک کھڑا ہی + وہان کی لوگ اُسی کو رو پانڈو کہتی ہین + جگہہ
قابل دیکھنی کی ہی + قریب اُس کی ایک کوا بہت پُرانا اور گہرا ہی + مسلمان
لوگ اُس کو ہاروت ماروت کا قید خانہ سمجھتی ہین اور چاہ بابل کہتی ہین +
کشمیریون کی اعتقاد بموجب مٹن صاحب مین شرادہ کرنی کا اِس قدر
ثواب ہی کہ جیسا گیا کرنی مین ثواب حاصل ہوتا ہی + اِس علاقی مین اکثر
جگہہ اگلی زمانی کی عمارتین مسلمانون کی ہاتھہ کی توڑی ہوئی نظر آتی ہین +
وہان کی لوگ اُن عمارتون کو پانڈون کی بنائی ہوئی قرار دیتی ہین +
لیکن اکثر اُن مین سی بدھ کی مذہب والی راجاؤنکی ہین + شری نگر کی گوشہ
شمال و مغرب کی طرف تخمیناً تین منزل کی فاصلی پر ایک گانو ہی نام اُس کا
رسلو ہی + اُس مین کنڈ ہی + جس وقت پہاڑون پر برف گلتی ہی تو

زمین کی تلی تلی اُس کنڈ مین پانی کی باڑھہ اِس زور شور سی آتی ہی کہ بھنور پڑ جاتا ہی + اور جو کچھہ گھاس پات اور لکڑی اُس کنڈ کی تھاہ مین ہتا ہی سب کا سب ایکبارگی پانی کی اوپر تیرنی اور گھومنی لگتا ہی + یہہ دیکھہ کر ہندو ناداں خیال کرتی ہین کہ پانی مین دیوتا آترا + شہر نگر سی چالیس میل گوشہ شمال و مغرب کی جانب پچھم کو جھکتا ہوا اچھبل گانو کی قریب ایک قطعہ زمین ہی کہ وہ سدا گرم اور بشدت جلتی رہتی ہی + اُس مین کا نام سہویم ہی + معلوم ہوتا ہی کہ اُس زمین کی نیچی گندھک اور ہرتال وغیرہ مین سی کسی چیز کی کھان ہی

الغرض کشمیر جنت نظیر کا احوال بخوبی تمام قلمبند ہوا اور جس قدر وہان کی حال سی واقف ہونا ضرور تھا سب یہان لکھا گیا + اب باقی ایک نیا ماجرا اور بڑی غضب کی بات ہی + اور دل مین داغ کی طرح یاد رکھنی کی لایق وہان کی یہہ واردات ہی + کہ افسوس صد افسوس کشمیر سا گلزار سراپا بہار مقام دنیا کا بہشت سرکار نی ایک دیو سرشت کی حوالی کیا + اور ایسا نفیس اور عمدہ طبقہ گلاب سنگہ سی قصاب بی درد کی پنجی مین پھنسا دیا + مہاراج کی ساری ظلم کا بیان لکھنی کو ایک دفتر چاہیی + اور ہم کو

یہان تحریر مختصر چاہیے + اسلیے کچہہ قدری قلیل احوال اُس کا رقم کیا جاتا ہی
چنانچہ ایک ادنی سا ستم اُس کا یہہ دیکھنی مین آیا ہی + کہ اُس کی ملک مین
جسقدر غلہ پیدا ہوتا ہی نصفانصف وہ آپ زمیدارون سی بانٹ لیتا ہی +
اور پھر باقی آدہا بھی زمیدار کے پاس رہنی نہین دیتا بلکہ اُن سی مول لی لیتا ہے
لیکن اِس کم قیمت پر کہ اگر بازار مین ایک من کا بھاو ہو تو مہاراج اُس کو
دو من کی نرخ سی خرید کرتی ہین + مگر غضب کی بات یہہ ہی کہ اِس شدت
پر بھی زمیدار کا پنڈ نہین چھوٹتا + یعنی اب زمیدار کا مقدور نہین کہ
غلہ بونی کی واسطی بیج دوسری جگہہ سی لاوی + بلکہ زمیدارون کو حکم ہی
کہ مہاراج کی سرکار سی بیج خرید کیا کرین + لیکن اِس پر بھی یہہ اندھیر ہی
سنو کہ اگر بازار مین ایک من کا نرخ ہی تو سرکاری دوکان سی آدھی قیمت
پر یعنی ۲۰ بیس سیر کی بھاو سی ملیگا + اور زمیدار کو زبردستی لینا پڑیگا +
اُس پر تماشا یہہ ہی کہ اُن زمیدارون سی بیگار مین نوکری بھی لی جاتی
ہی + یعنی زمیدار لوگ حکم بموجب مہاراجا کی مُرغیان اور بطین پالتی
ہین + اور انڈی اُن کی چھاونی مین بیچ کر روپیہ مہاراج کی خزانی
مین ڈالتی ہین + بہتیری زمیدارون کو حکم ہی کہ جنگل سی گھاس لکڑی

کاٹ کر بازار مین بیچ لاوین + اور دام اوس کا سرکار مین داخل
کر جاوین + علاوہ اس کے جس قدر وہان اہل ہنر اور پیشہ ور ہین سب
کے اوپر نصفا نصف محصول مقرر ہین + یعنی بازار مین خواہ گھرون مین
جو کچھہ سودا بکتا ہی آدہا اوس مین سی بیچنی والا عند سرکاری ٹھیکیدار کی حوالی
کر دیتا ہی + اگر دہوبی کو کپڑی کی دہلائی کی دو پیسی ملین تو ایک پیسا اوس سے
مہاراج لین + رنڈی اگر اپنی خرچی کا ایک روپیہ تماشبین سی پاوی تو
آٹھہ آنہ اوس مین بھی سرکار کا حق ہی + روپیہ جو اوس کی ٹکسال سی نکلتا ہی
اوس مین آدھی چاندی اور آدہا تانبا ملا رہتا ہی + پہاڑ کی گھاٹیون پر
اسنی خوب مضبوط چوکی پہرا بٹھا دی ہین تا کہ کوئی رعیت ظلم ستم سی بھاگ کر
اوس کی عمل سی باہر نہ جانی پاوی + ان کشمیریون نی تو اب تک اوس کا راج
ختم کر دیا ہوتا لیکن اوس نی سب کو یہہ فقرہ دی رکھا ہی کہ جو کوئی اوس سے
بغاوت کریگا وہ مجرم انگریزی سرکار سی اپنی جرم کی سزا پاویگا + اس خوف
کی مارے بس ہان کوئی اکس نہین سکتا + آمدنی اوس کی تمام ملک کی سب ملا کر
تخمیناً ایک کرور روپیہ سال ہی ۱۰۰۰۰۰۰۰ جسمین پچیس لاکھہ ۲۵۰۰۰۰۰ تو خاص کشمیر سی حاصل
ہوتا ہی + اس تفصیل سی کہ آٹھہ لاکھہ ۸۰۰۰۰۰ روپیہ پشمینی کا محصول ہی + اور

ایک لاکھہ سی کچھ زیادہ اہل ہنر اور پیشہ ورون سی لیا جاتا ہی + بارہ لاکھہ
زمین کی جمع ہی + اور باقی چار لاکھہ دوسری چیزون کا محصول اور نذرانہ
ہی + جاننا چاہیی کہ مہاراجہ جمبو و کشمیر خود مختار صاحب سلطنت نہین ہین +
کیونکہ اُنکو انگریزی سرکار مین ہر سال اپنی عہدنامی بموجب کچھ دوشالی اور
گھوڑی وغیرہ نذرانی مین داخل کرنی پڑتی ہین + جمبو شہر نگر سی ایک سو
میل دکھن ہی + وہین سی کوہستان شروع ہوتا ہی + ایک چھوٹی سی
پہاڑی کی اوپر بسا ہوا ہی + نہ وہان پینیکو پانی اچھا ملتا ہی + اور نہ
کوئی اچھا درخت سایہ دار ہی + تھوہڑ اور کانٹون سی ہر طرف گھرا ہی +
اس جھاڑ جھنکھاڑ کو وہان کی رہنی والی مضبوطی کا باعث جانتی ہین +
لیکن ۱۸۴۵ع مین سکھون کی فوج نی اُس مقام کو آسانی سی گھیر لیا تھا +
جمبو سی تیئیس کوس کی فاصلی پر پُور منڈل مین مہاراجا گلاب سنگہ نی ایک
مندر مہادیو کا اچھا بنایا ہی + چوٹی پر اُس کی تمام سونی کا ملمع ہی + شری نگر
سی نوی میل دکھن دریای چناب کی بائین کناری ایک کھڑی پہاڑ کے اوپر
بہاسی کا مضبوط قلعہ بنا ہوا ہی + خزانہ مہاراج کا اُسی مین رہتا ہی +
شکلم ٣
تیسرا شکلم + پچھم طرف گنگی ندی اُس کی سرحد پر واقع ہو کر اُس کو

نیپال سی جدا کرتی ہی + اور اسی طور سی پورب کی جانب تشتا ندی اُس کو
بھوٹان سی الگ کرتی ہی + دکھن رخ کچہ دور تک نیپال اور کچہ دور تک
انگریزی علاقہ ہی + اور اُتر کی طرف ہمالی کی پار چین کی عملداری ہی + تخمیناً
ساٹھہ ٦٠ میل لمبا اور چالیس ۴٠ میل چوڑا ہی + وسعت اس کی ایک ہزار
چھہ سو ١٦٠٠ میل مربع ہی + نیپال کی ملک سی بہت ملتا ہی + وہان کی آدمی گوشت
پکا کھتی ہین + وہ لوگ سب کچہ کھا جاتی ہین + یہان تک کہ گای کی گوشت
سی بھی پرہیز نہین کرتی + تیرون کو زہر مین بجھاتی ہین + بدھہ کا مذہب
بہت رکھتی ہین + دار الحکومت اس کا تملنگ ہی + اس کو دموجنگ
بھی کہتی ہین + ٢٧ درجہ ١٦ دقیقہ اُتر عرض اور ٨٨ درجہ ٣ دقیقہ
پورب طول مین جھمیکو ما ندی کی کنارے پر بسا ہی + دارجلنگ کا پہاڑ
جو کہ سمندر سی سات ہزار فٹ بلند ہی اس راج کی گوشہ جنوب مشرق کی
طرف ہی + سرکار نی اُس کو انگریزون کی ہوا کھانی کی واسطی راجا سی لی لیا
ہی + اور اب اُس پر بہت سی بنگلی بن گئی ہین + یہہ دارجلنگ دانا پور
کی چھاونی سی سیدھا چوراسی ۸۴ میل اور سڑک کی راہ سی ایک سو پانچ ١٠٥ میل
ہی + چوتھا بھٹان + اگرچہ ہم لوگ ہمالی پار کوہستان مین نہاسکی بھٹائی

سے لیکر لداخ تک بلکہ تبت کے ساری ملک کو بھٹان یعنی بھوٹ کہتے ہین
لیکن انگریز لوگ اکثر اسی علاقے کو بھوٹ لکھتے ہین جسکا اب بیان کیا
جاتا ہے * جاننا چاہیے کہ یہہ علاقہ شلم کے پورب ہندوستان کے گوشہ شمال
و مشرق مین ہمالے کے اندر ایک سو کوس سے زیادہ لمبا اور تخمیناً پچاس کوس
چوڑا بادشاہ چین کے زیر حکم ہے * ہملٹن صاحب نے اپنی کتاب مین اسکا نام
مڈرویس لکھا ہے * یہان برسات بہت نہین ہوتی * اور ٹانگن اس
ملک کا مشہور معروف ہے * جس پہاڑ مین یہہ ٹانگن ہوتا ہے نام اس کا
ٹانگستان ہے * آدمی یہان کے بڑے مضبوط اور لمبے چھہ فٹ تک ہوتے ہین
رنگ ان لوگون کا سانولا بدن گٹھیلا انکھین چھوٹی مگر نوکین نکلی ہوئی
اور بھوین پلکین اور ڈاڑھی مونچھہ بہت کم اور ہلکی ہوتی ہین * اور
یہان کے لوگون کو عارضہ گھینگھی کا بافراط تمام ہے * چنانچہ بستی کا چھٹا
حصہ اسی مرض مین مبتلا ہے * تیر ان لوگون کے زہر مین بجھے رہتے ہین * کھانا
ان لوگون کا یہہ ہے کہ آٹا گوشت چاے نمک اور مکھن سب کو اکٹھا پانی
مین اوبال کر کھاتے ہین * مذہب بدھہ کا رکھتے ہین * راجا ان کا دہرم
راجا خاص بھگوان بدھہ کا اوتار کہلاتا ہے * اور ملک کے وزیر اعظم کو

دیورا جا کہتی ہین + دار الحکومت اُس کا تیسی سُو دن ۲۷ درجہ ۵ دقیقہ
اُتر عرض اور ۹۹ درجہ ۴۴ دقیقہ پورب طول مین پہاڑون کے اندر بسا
ہوا ہی + راجا کی رہنی کا قلعہ سات مراتب کا چوکھونٹا بنا ہی + اور سنگین
اچھا خاصا ہی + ہر ایک مراتب اُس کا پندرہ فٹ سی کم اونچا نہین ہی +
اُس کی اوپر تانبی کا ایک چھتر سونی کا ملمع کیا ہوا چڑہا ہی + وہ چھتر اچھا بڑا سا
ہی + بید اور حکیم کی وہان بڑی کمبختی ہی + یعنی جو کچہ دوا راجا کو کھلائی
پلائی جاتی ہی خواہ وہ جُلاب ہو یا دوسری چیز ہو پہلی اُس مین سی حکیم جی
کو کھلاتی پلاتی ہین + کاغذ وہان کا اِس قدر مضبوط ہوتا ہی کہ اکثر اُس
کو سُنہری رنگ کر قینچی سی کتر کی کلابتون کی جگہہ کپڑی کی ساتھ بُن کر
پہنتی ہین + تیسیسُو دن سی چالیس میل دکھن قلعہ چُوکا کی پاس تہینچیوندی
کی اوپر ایک پُل لوہی کی زنجیر کا بندہا ہوا ہی + وہان کی لوگ اُس پُل کو
دیوتاؤن کا بنایا ہوا جانتی ہین + پانچوان چمبا سکیت اور منڈی ۵ چمبا سکیت منڈی
یہہ تینون پہاڑی راج کشمیر کی گوشہ جنوب و مشرق کی طرف دریای
چناب اور ستلج کی درمیان مین واقع ہین + چمبی کا علاقہ دریاے
راوی کی دونون طرف مہاراجہ جمبو و کشمیر کی عملداری سی لیکر کانگڑے

کی انگریزی ضلعی تک چلا گیا ہی ✣ آمدنی اُس کی ایک لاکھ روپئی سال سی
کم ہی ✣ دار الحکومت اُس کا چمبا ۲ ۳۲ درجہ ۱۰ دقیقہ اُتر عرض اور
۷۶ درجہ ۵ دقیقہ پورب طول مین دریای راوی کی داہنی کناری بہت دلکشا
اور پُر فضا مقام پر بسا ہوا ہی ✣ سُکیت دریای ستلج سی بارہ ۱۲ میل داہنی کنارے
پر ۳۱ درجہ ۲۷ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۶ درجہ ۵۸ دقیقہ پورب طول
مین بسا ہوا ہی ✣ ستلج کی کناری گرم پانی کا ایک سوتا ہی ✣ وہان کی لوگ
اُس کو تتّا پانی کہتی ہین ✣ اُس پانی کی ساتھہ گندھک بھی زمین سی نکلتی
ہی ✣ آمدنی سُکیت کی اَسّی ہزار روپئی سال تخمیناً ہی ✣ منڈی اِن تینون
مین سب سی بڑا ہی ✣ یعنی یہہ ملک ساڑھی تین لاکھہ ۳۵۰۰۰۰ روپئی سال کی آمدنی کا
ہی ✣ سُکیت اور انگریزی ضلع کانگڑا کی بیچ مین واقع ہی ✣ اس مین لوہی
اور نمک کی کھان ہی ✣ لیکن نمک اچھا نہین ہوتا ✣ دار الحکومت اُس کا
منڈی ۳۱ درجہ ۴۴ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۶ درجہ ۵۳ دقیقہ پورب
طول مین دریای بیاس کی بائین کناری پر بسا ہوا ہی ✣ وہان سی پچیس ۲۵ میل
گوشہ شمال و مغرب کی طرف دریای بیاس کی بائین کناری ایک پہاڑ کی اوپر
قلعہ کملا گڑھہ ایک ہزار پانسو ۱۵۰۰ فٹ اونچا بہت مضبوط بنا ہوا ہی ✣

منڈی سے دس میل میدان کی طرف ہندو کا ایک تیرتھ ریوالسر ہے + بلکہ وہان کی درشن کی واسطے بدھہ کی مذہب والی بھوٹیے بھی آتی ہین + حال اُس کا یہہ ہی کہ پہاڑون کی اندر پاؤ کوس کی گھیر مین ایک جھیل صاف شفاف پانی سے بھری ہوئی ہی + اُس مین نہانی کی واسطی پچھم کی کنارے پر ایک چھوٹا سا گھاٹ پختہ بنا ہوا ہی + اُس جھیل کی اندر سات بیڑے تیرتی ہین جو دیکھنی مین وہ سب ہو بہو چھوٹی چھوٹی ٹاپو معلوم دیتی ہین + لیکن وہان کی لوگ اُس کو بیڑا کہتی ہین + اُن بیڑون پر گھاس تیلی اور بیل بوٹی اور نرکٹ اور بھنگر یا وغیرہ بھی جم گئی ہین + مگر سب سے بڑا دس ہاتھ سی زیادہ لمبا کو بڑا نہین ہی + جب یہہ بیڑی کنارے پر آن کر لگتی ہین تب اگر کوئی پانی مین غوطہ مار کر اُن بیڑون کی پیندون کو جانچی اور اوپر نیچے اچھی طرح غور سے نگاہ کری تو اُس کو بخوبی اور صاف ثابت ہو جاویگا کہ اِن سب بیل بوٹون کی جڑین آپسمین اس قدر مضبوط گُتھی ہوئی ہین اور آندھی پانی سے اُن پر کنکر اور مٹی بھی اتنی پڑ گئی ہی کہ یہہ بیڑی دیکھنی مین تو ایک پتھر کی چٹان سی معلوم ہوتی ہین لیکن تیرنی مین خاصیت کاٹھہ کی رکھتی ہین + جاننا چاہیے کہ بہتیری ایسی درخت ہوتی ہین کہ جس کی جڑین آپسمین اسی طور سے گُتھی رہتی

ہین + اور اکثر مٹی بھی ایسی قسم کی ہوتی ہی کہ جب گرمی مین سوکھہ کر پھٹ
جاتی ہی اور پھر برسات مین پانی کی بارہ آتی ہی تو اُن درختون کی جڑ آپس مین
گتھی ہونی کی باعث وہ تختی کا تختہ زمین سی جُدا ہوکر پانی مین تیرنی لگتا ہی +
چنانچہ دیکھو اُمریکا مین مکسیکو شہر کی نزدیک ایسی بڑی بڑی بیڑی پانی پر تیرتے
ہین کہ اُن پر کھیتیان ہوتی ہین + اور باغ اور چھپر بناتی ہین + اور دیکھو
فرانسیس مین بھی سینٹ اُمر کی نزدیک بیڑی جو کہ تیرتی ہین اُن کی اوپر گائی بیل
چرتی ہین + اور کشمیر مین بھی جھیلون کی اندر بیڑون پر کھیتیان ہوتی ہین +
الغرض جو کوئی وہان کچھہ روز رہی تو بخوبی دیکھہ سکتا ہی کہ یہہ بیڑی ہوا اور
پانی کی زور سی وہان ترا کرتی ہین + اور کبھی کبھی جب کنارے پر جا لگتے ہین تو
وہان کی پنڈا لوگ بھی جاتریون کی نگاہ بچا کر اُن کو دھکا دیتی ہین +
پس یہہ عقیدہ لوگون کا سراسر واہیات ہی کہ ریوالسر مین پتھر کی پہاڑ تیرتی
ہین اور پنڈاجی کی بلانی سی جاتریون کی پوجا لینی کو خود بخود کنارے پر چلا آتی
ہین + چھٹا ستلج اور جمنا کی بیچ پہاڑی راجا رانا اور ٹھاکرون کے
علاقی + ان مین سی کہلور اور سرمور اور بساہر یہہ تین تو تخمیناً لاکھہ لاکھہ
روپئی سال کی آمدنی کی رجواڑی ہین اور باقی بارہ ٹھکرائیون کی رانا

ستلج اور جمنا بیچ کی رجواڑ

تیس ہزار ۳۰۰۰۰ سی لیکر تین سو روپیہ تک سال کی آمدنی رکھتی ہین + کہلور کا
دار الحکومت بلاسپور ۳۱ درجہ ۱۹ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۶ درجہ ۴۵
دقیقہ پورب طول مین دریای ستلج کی بائین کنارے ایک بہت دلکشا اور
پُر فضا مقام پر سمندر سی ایک ہزار پانسو فٹ ۱۵۰۰ اونچا بسا ہوا ہی + بلاسپور
کی پچھم دو روز کی راہ پر ستلج کی اسی کنارے ایک پہاڑ کی اوپر جو کہ تخمیناً
تین ہزار ۳۰۰۰ فٹ اونچا ہوویگا نینا دیوی کا مندر ہی + میدان سی پہاڑ پر
چڑہنی کی واسطی تخمیناً چار ہزار ۴۰۰۰ سیڑھیان کہین پہاڑ کاٹ کر اور کہین پتھر
جوڑ کر بنائی ہین + مندر پر سی عجب کیفیت نظر پڑتی ہی + یعنی ایک طرف تو
انبالی اور سرہند کا میدان دیکھائی دیتا ہی + اور دوسری طرف ہمالی
کی برفی پہاڑ اور نیچی دور تک ستلج کا بہنا نظر آتا ہی + دار الحکومت
سرمور کا ناہن ۳۰ درجہ ۳۰ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۷ درجہ ۱۵ دقیقہ
پورب طول مین سمندر سی تین ہزار ۳۰۰۰ فٹ اونچا دریای جمنا سی بیس میل ہٹکر
کنارے واقع ہی + بساہر کا علاقہ دریای ستلج کی کنارے کنارے ہمالی پار
چین کی سرحد سی جا ملا ہی + دار الحکومت اس کا رامپور ۳۱ درجہ ۲۷
دقیقہ اُتر عرض اور ۷۷ درجہ ۴۰ دقیقہ پورب طول مین سمندر سے

تین ہزار تین سو فٹ اونچا ستلج کی عین بائین کناری پر نہایت تنگ اور
گڈھب مقام پر بسا ہوا ہی + پہاڑ وہان ایسی اونچی نیچی اور درختون سی خالی
ہین کہ وہ مقام ہرگز آدمی کی قیام لایق نہین تھا + رام پور مین اکثر لوگ
طور پر پشمینی کی سفید چادرین بیس بیس روپیہ کو بہت عمدہ بنائی ہوئی ملتی
ہین + تعریف اُس کی نرم اور گرم ہونی کی ہی + انگریز لوگ اُس کو بہت
پسند کرتی ہین + اور ولایت کو لیجاتی ہین + کناور کا پرگنہ اس راج مین
بہت اچھا ہی + چنانچہ انگریز لوگ برسات مین شملا سی ہوا کھانی کی واسطی
اُسی طرف جاتی ہین + وہان برف کی بلند پہاڑ آڑی آجانی کی باعث کشمیر
کی طرح اُس جگہہ بھی برسات نہین ہوتی + اور آب و ہوا نہایت اچھی
ہی + لیکن دوسری بات لایق لکھہ رکھنی کی یہہ ہی کہ یہان اب تک پانڈون
کی طرح بہت سی بھائی مل کر ایک ہی عورت سی شادی کر لیا کرتی ہین + اور
ان پہاڑون مین عورت کی واسطی ایک خاوند کو چھوڑ کر دوسری کی پاس
چلی جانا عیب نہین ہی + چنانچہ ایسی عورتین یہان نہایت کم ہین کہ جنھون
نی دو دو تین تین خاوند نہین بدلی + شملا سی نیچی کوہستانیون کا یہہ بھی
ایک دستور عجیب و غریب ہی کہ جب اُن کا لڑکی لڑکا چھہ سات مہینی کا ہوا

تو اُس کو نور کی تڑکی ہی اپنی گانو کی نزدیک درختون کی سائی مین پانی کے
جھرنی کی نیچی ایک ایسی مقام پر لیجا کر سلا دیتی ہین کہ اُس جھرنی کا پانی عین اُسکی
چاندی پر گرا کرتا ہی + الغرض ایک دو عورتون کی حفاظت اور نگھبانی مین
گانو کی تمام لڑکی وہان پانی کی تلی دن بھر سوتی رہتی ہین + اور اِس کو نالو دینا
کہتی ہین + اگر اِسی طرح مُدام اُن لڑکون کی سر پر نالو نہین دیا جاوی تو وہ
ہرگز آرام نہ پاوین + بلکہ اُن کو نیند بھی نہ آوی + یہان تک کہ وہ اپنا سر
کھجلاتی کھجلاتی مری جاوین + ساتوان گڑھوال بساہر کی حد سی ملا ہوا گڑھوال
جمنا اور گنگا کی بیچ مین ساڑھی چار ہزار میل مربع کی وسعت رکھتا ہی + اور
تخمیناً ایک لاکھ روپیہ سال کی آمدنی کا ملک ہی + راجا وہان کا ٹیہری
مین رہتا ہی + وہ ۳۰ درجہ ۲۳ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۸ درجہ ۲۰ دقیقہ
پورب طول مین سمندر سی دو ہزار دو سو فٹ اونچا گنگا کی بائین کنارے بسا
ہوا ہی +

اُترا کھنڈ کی تمام رجواڑون کا بیان ہو چکا + اب وہ
ریاستین لکھی جاتی ہین جو مدھیہ دیس مین ہین + پہلا بگھیل کھنڈ + بگھیل کھنڈ
یہہ راج ضلع مرزاپور کی دکھن سون ندی کی دونون طرف بندھیل کے

کوہستان مین واقع ہی + اُتر دکھن اور پورب طرف اِس کی صوبہ الہ اباد
اور بہار کی انگریزی ضلعی ہین + اور پچھم کی جانب بُندیل گھنڈ کا علاقہ ہی +
وسعت اِس کی دس ہزار میل مربع ہی + اور آمدنی اِتنیمین بیس لاکھ روپیہ
سال ہی + اِس راج مین ندیون کا پانی کئی جگہہ اونچی اونچی پہاڑون پر سی
گرتا ہی وہ مقامات قابل دیکھنی کی ہین + اُس جنگل اور کوہستان مین
پانی کی گرنی کا شور پڑنا اور اُس کی چھینٹون کا ہوا مین اُڑنا خلوت پسند لوگون
کو بڑی کیفیت اور بہار دیکھاتا ہی + بیہڑ کا جھرنا تخمیناً سوا سو گز کی بلندی
سی پانی کی ایک دہار ہو کر گرتا ہی + اُس سی ایک کوس کی فاصلی پر ٹونس
کا جھرنا ہی + اگرچہ بلندی مین تو وہ ستر گز سی زیادہ نہین ہی لیکن فلٹن صاحب
نی ستمبر مہینی مین جب اُس کی پانی کی دہار دیکھی تھی تب بیس گز چوڑی اور
تین گز موٹی تھی + دار الحکومت اِس راج کا ریوان بچھیا ندی کی داہنی
کنارے ہی ۲۴ درجہ ۳۴ دقیقہ اُتر عرض اور ۸۱ درجہ ۱۹ دقیقہ پورب طول
مین بسا ہی + راجا کی رہنی کا قلعہ سنگین عین ندی کی کنارے پر ہی + دوسرا

بُندیل ک

بُندیل کھنڈ پورب طرف اِس کی ریوان کا راج ہی + اور پچھم کی جانب
گوالیر کی عملداری ہی + اُتر رخ صوبہ الہ اباد کی انگریزی ضلعون سی گھرا

ہوا ہی اور دکھن کو اوسکی ساگر زیدا کا علاقہ پڑا ہی + یہہ راج سارا بندھہ
کی کوہستان کی اندر ہی + کسی مقام بلند پر سی اگر کوئی بندیل کھنڈ کو دیکھی تو
اُس کی پہاڑون کا اُتار چڑہاو ٹھیک سمندر کی لہرون کی طرح نظر پڑتا ہی +
لیکن دو ہزار فٹ سی زیادہ اونچا پہاڑ کوئی نہین ہی + لوہی کی کھان ہی +
بندیل کھنڈ کی اندر دتیا اُرچھا چارکھاڑی چھترپور اجی گڑھہ
پنا سمتھر اور بجاور یہہ آٹھہ تو چھہ ہزار میل مربع کی وسعت مین جوار
ہین + اور باقی قریب چوبیس بہت ہی چھوٹی چھوٹی جاگیردار ہین + ۲۵ درجہ
۴۳ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۸ درجہ ۲۵ دقیقہ پورب طول مین دتیا پختہ
شہرپناہ کی اندر بسا ہی + بیچ مین راجا کا محل ہی + آمدنی اس کی دس لاکھہ
روپیہ سال ہی دتیا سی پچھتر میل دکھن گوشہ جنوب و مشرق کی طرف جھکتا
ہوا اُرچھا کی راجا کا دارالحکومت ٹیہری ہی + آمدنی اس علاقے کی
سات لاکھہ روپیہ سال ہی + جس دن سی راجا ٹیہری مین آن کر بسا اُس روز
سی اُرچھا جو کہ دتیا اور ٹیہری کی بیچ مین بیتوا ندی کی بائین کنارے پر پرانا
دارالحکومت تھا ویران ہوگیا + دتیا سی پچھتر میل پورب گوشہ جنوب و
مشرق کو جھکتا ہوا ایک پہاڑی کی تلی چارکھاڑی بسا ہی + قلعہ اُس پہاڑی

پر کا ادھہ بنا رہگیا ہی + شہر کی اندر راجا کی رہنی کا محل ہی + اور باہر چارون
طرف جنگل کھڑا ہوا ہی + آمدنی اس راج کی چار لاکھہ روپیہ سال ہی +
دتیا سی اسی میل گوشہ جنوب و مشرق کی طرف چھتر پور ہی + اس راج کی
آمدنی تین لاکھہ روپیہ سال ہی + دتیا سی ایک سو بیس میل گوشہ جنوب و
مشرق کی طرف پورب کو جھکتا ہوا اجی گڑھہ سوا تین لاکھہ روپیہ سال کی
آمدنی کا راج ہی + دتیا سی ایک سو دس میل گوشہ جنوب و مشرق کی طرف
ایک پتھریلا میدان مین پنا بسا ہوا ہی + اس راج مین ہیرے کی کھان ہے +
اکبر بادشاہ کی وقت مین اس کی آمدنی تخمیناً آٹھہ لاکھہ روپیہ سال تھی +
لیکن اب تو ساری راج کی آمدنی ملا کر چار لاکھہ روپیہ سال ہوتا ہے +
دتیا سی تیس میل گوشہ شمال و مشرق کی جانب اتر کو جھکتا ہوا سمتھر
ہی + یہہ راج ساڑھی چار لاکھہ روپیہ سال کی آمدنی کا ہی + اور دتیا سی
سو میل گوشہ جنوب و مشرق کی طرف دکھن کو جھکتا ہوا بجاور سوا دو لاکھہ
روپیہ سال کی آمدنی کا راج ہی + تیسرا گوالیر یعنی سیندھیا کی عملداری + ۳ گوالیر
پورب طرف اس کی بندیل کھنڈ بھوپال اور ساگر نربدا کی انگریزی ضلعی
ہین + اور پچھم کی سرحد پر جے پور کوٹا اودے پور پرتاب گڑھہ بانسواڑا

اور بڑودی کا راج ہی + اُتر کی جانب صوبہ الہ آباد کی سرکاری ضلعی اور
دھولپور اور کرولی کی عملداری ہی + اور دکھن کی طرف اندور اور
حیدرآباد کی عملداری سی جا ملا ہی اگرچہ دکھن مین یہہ راج دریای نرمدا
کی پار بلکہ تاپی کی پار تک چلا گیا ہی + لیکن دار الحکومت اس کا نرمدا کی
اسی پار مدھیہ دیس مین ہی + اس لیی اسکو مدھیہ دیس کی جواڑون مین
لکھہ دیا + وسعت اس کی تینتیس ۳۳ ہزار میل مربع ہی + اور آمدنی اس راج
کی اٹھتر لاکھہ روپیہ سال ہی + حصہ جنوبی مین اس کی بندھیہ کا
کوہستان ہی + ان پہاڑون مین دریای نرمدا کی کنارے اکثر بھیل لوگ
بستی ہین + انگریزی عملداری کی پیشتر سدا کی لوٹ مار اور ہمیشہ آس پاس
لڑائی لگی رہنی کی باعث یہہ ملک اجاڑ بہت ہو گیا ہی + جھاڑی اور جنگل
ہر طرف نظر پڑتی ہین + لوہی کی کھان بھی اس راج مین ہی + اس مین
مالوی کی زمین نہایت زرخیز ہی + مٹی وہان کی سیاہ ہی اور برسات کی
بعد پانی خشک ہو جانی پر پھر ایک جگہہ پھٹ پھٹ جاتی ہی + اسلیی وہان
گھوڑون کو سڑک سی باہر لیجانی مین پانو ٹوٹ جانی کا بڑا خطرہ رہتا ہی
دار الحکومت گوالیر ۲۶ درجہ ۱۵ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۸ درجہ ایک

دقیقہ پورب طول مین ایک پہاڑی کی تلی بسا ہوا ہی * وہ پہاڑی تین سو
بیالیس فٹ بلند ہی * اُس کی اوپر ایک قلعہ بہت مضبوط تخمیناً پون کوس
لمبا بنا ہی * پانی کی حوض بھی اُس مین پتھر کی بہت بڑی بڑی ہین سنہ ۱۷۸۰ع مین
جسوقت میجر پوپہم صاحب نی سرکار کمپنی کی حکم بموجب یہہ قلعہ گھیر لیا تھا
اُس وقت اُن کو کسی طرف سی اُس کی اوپر چڑہنی کی راہ نہین ملی تھی *
لیکن ایک چور اُس قلعی کی اندر چوری کرنی جایا کرتا تھا اُن سی مل گیا *
اُسنی اپنا راستا بتا دیا * وہ راہ اگرچہ آدمی کی جانی لائق نہین تھی صرف
بندر اور لنگور اُس راہ سی آتی جاتی تھی * تو بھی پوپہم صاحب بہادر اپنی ساری
فوج کو رات ہی رات اُس تنگ و تاریک راہ سی چڑہا لی گئی * اور گوالیر
کا قلعہ فتح کر لیا * اِس شہر کو لشکر بھی کہتی ہین * وجہ اِس کی یہہ ہی کہ سابق
مین سیندہیا کا دار السلطنت اُجین تھا * اور لشکر اُس کا سدا چڑہائی
اور لڑائی پر رہا کرتا تھا * لیکن جب روز سی اُس کی لشکر کا ڈیرا گوالیر مین
پڑا پھر وہان سی نہین ہلا * اور وہی چھاونی کا مقام دار الحکومت ہو گیا *
شہر کی نزدیک سُبرن ریکھا ندی کی پار محمد غوث گوالیری کی مقبری کی اندر
اکبر بادشاہ کی بڑی مشہور معروف کلاونت کی قبر ہی * نام اُن کا میان تانسین

تھا + اوسکی قبر پر ایک درخت املی کا ہی [illegible] پر [illegible] تو [illegible] مشہور ہی
کہ جو کوئی اوس املی کی پتی چباوے وہ شخص نہایت خوش آواز ہوجاوے +
یہہ اوجین بہت پرانا شہر ہی + شاستر مین اس کا نام اوجینی اور اونتی
لکھا ہی + یہہ مقام سمندر سے ایک ہزار سات سو (۱۷۰۰) فٹ اونچا ہی + اور ۲۳ درجہ
۱۱ دقیقہ اُتر عرض [illegible] ۷۵ درجہ ۳۵ دقیقہ پورب طول مین سپرا ندی کے
داہنے کنارے گوالیار سے دو سو ساٹھ (۲۶۰) میل گوشہ جنوب و مغرب کی طرف زمین
کو جھکا ہوا بسا ہی + عمارتون مین لکڑی کا کام بہت ہی + مگر گھاٹ پختہ
پختہ ندی کے دونو طرف بنے ہوے ہین + وہان کی زمین کھودنے سے دور دور تک
اگلے زمانے کی آبادی کے نشان ملتے ہین + یہہ شہر مہاراجہ بکرماجیت کے وقت
مین نہایت رونق [illegible] اور راجہ [illegible]
سنسکرت [illegible] کہتے ہین [illegible] مقام تھا + [illegible] جو [illegible] کے
بموجب [illegible] طول [illegible] شہر [illegible] + شہر کے باہر رصد خانہ
راجہ جی سنگہ کا بنایا ہوا [illegible] ایک مکان یہان راجہ
بکرماجیت [illegible] ایک حصہ جو مٹی
کے تلے [illegible] معلوم ہوتا ہی + مہاکال مہادیو کا مندر یہان بہت نامی

اور مشہور ہی ۔ لیکن جو مندر کہ مہاراج بکرماجیت کی وقت کا بنا تھا وہ
سلطان شمس الدین التمش نی جو کہ ۱۲۱۰ع مین تخت پر بیٹھا تھا توڑ ڈالا ۔
شہر سی چار میل اُتّر کالیادہ گانو کی پاس سپرا ندی کی ٹاپو کی اندر ایک
پُرانا مکان بادشاہی وقت کا بنا ہی ۔ وہ جگہہ گرمی مین رہنی کی واسطے
بہت خوب ہی ۔ ندی کا پانی اُس کی حوض اور فوارون مین ہوتا ہوا
بہتا ہی ۔ اُجین سی قریب اسّی میل کی گوشہ جنوب و مغرب کی طرف ایک
چھوٹی سی بستی ہی نام اُس کا باگ ہی ۔ اُس سی کوس دو ایک کی فاصلی پر
پہاڑ کی پتھر کاٹ کر غار گوشہ عبادت کی طور پر چار مندر بدھ کی مذہب کی
کسی زمانی کی بنی ہوئی ہین ۔ یہہ چارون مندر قابل دیکھنی کی ہین ۔
ایک مندر کا چوک اُس پیمایش سے ۹۶ قدم مربع ناپا گیا ہی ۔ گوالیر کے
دکھن بیتوتی یعنی بیتوا ندی کی داہنی کنارے پر بھلسا شہر پناہ کی اندر
تخمیناً پانچ ہزار گھر کی بستی ہی ۔ سنسکرت مین اصل نام ہی کالی ورلویش
اور بھدراوت بھی لکھا ہی ۔ اس مقام پر دو ۲۰ یہہ گوپ یعنی مدفن بدھ
کی مذہب والون کی بنائی ہوئی اُسی ڈول کی جو وہین جیسا بنارس کے
ضلع میں سارناتھہ کی پاس لکھا گیا ۔ پچھلا پاکی لوگ ان دونون

مدفنون کو ساس بہو کی بھیت اور سمیر پہاڑ کا نمونا کہتی ہین + بڑا مدفن
بیالیس فٹ اونچا ہی + اور ایک سو بیس فٹ کا قطر رکھتا ہے
چھوٹی کا قطر ۴۸ فٹ ہی + ان مدفنون کی پوجا کی لیے مہاراجہ چندر گپت
نی کچھ زمین دان دی تھی + چنانچہ یہہ بات پرانی حرفون مین آن کی پتھرون
کی اوپر کھدی ہوئی ہی + گوالیر سی چار سو میل دکھن گوشہ جنوب و
مغرب کی طرف جھکتا ہوا برہانپور تاپی ندی کی داہنی کنارے ایک اچھی
میدان مین شہر پناہ کی اندر بسا ہی + گھیرا اس شہر پناہ کا تخمیناً
بارہ میل کا ہوگا + یہان کی عمارت مین لکڑی کا کام بہت ہی +
چوک تحفہ راج بازار چوڑا اور نہر گلی گلی گھومی ہوئی ہی + مسلمان اکثر
عربون کی صورت کی اور ویسی ہی اُنکی پوشاک ہی + ندی کی کنارے پر
بادشاہی محل اور قلعی کا نشان اب تک نمودار ہی + کسی زمانی مین یہہ شہر
صوبہ کھاندیس کا صدر مقام تھا + گوالیر سی چالیس میل دکھن گوشہ
جنوب و مغرب کی طرف جھکتا ہوا کالی سندھ ندی کی داہنی کنارے
پہاڑ کی نیچے نرور قدیم شہر بسا ہی + اور پہاڑ کی اوپر قلعہ ہی + یہہ شہر
کسی زمانہ مین نشدھ دیس کی راجا نل کا دار السلطنت تھا +

گوالیر سے دو سو ساٹھ میل گوشۂ جنوب و مغرب کی طرف نیمچ کی چھاونی
ہے * اور اسی طرف تین سو پچاسی میل کے فاصلے پر چمپانیر یعنے
پون گڑھ قلعہ ایک کھڑے پہاڑ کے اوپر بہت مضبوط بنا ہے * یہہ
پہاڑ اڑہائی ہزار فٹ سے کم اونچا نہیں ہے * اس پہاڑ کے نیچے کسی زمانے
مین چمپانیر کا شہر کئی کوس تک بستا تھا * لیکن اب تو اجاڑ اور
جنگل پڑا ہے * اس کے کھنڈرون مین شیر اور بھیل رہتے ہین *
چمپانیر سے بڑودا کُل بائیس میل گوشہ جنوب و مغرب کی طرف
رہجاتا ہے * چوتھا بھوپال * اس کے پورب کو ساگر نربدا کی سرکاری بھوپال
علاقے ہین * باقی تین طرف یہہ گوالیر کے راج سے گھرا ہوا ہے * یہہ
مالوے کا پچھانون کے دخل مین ہے * جنگل پہاڑ اس مین بھی گوالیر
کی طرح ہین * وسعت اس کی سات ہزار میل مربع ہے * امد آمدنی
بائیس لاکھ روپیہ سال ہے * سنہ ۶۰ مین اس علاقے کے درمیان
تین ہزار چار سو سولہ گانو آباد اور سات سو چودہ گانو اجاڑ گنے گئے تھے *
شہر بھوپال جس مین نواب رہتا ہے ۲۳ درجہ ۱۷ دقیقہ اُتر عرض اور
۷۷ درجہ ۳۲ دقیقہ پورب طول مین ایک پختہ شہر پناہ کے اندر بسا

ہوا ہی + یہہ شہر صوبہ مالوا اور گوندوانی کی سرحد پر راجا بھوج
کی وزیر بھوپا نام پر بسایا تھا + شہر کی گوشہ جنوب و مغرب کی طرف
ایک پہاڑی کی اوپر پختہ گڑھی بنی ہوئی ہی + اُس گڑھی کی گوشہ
جنوب و مغرب کی جانب ایک تالاب ساڑھی چار میل لمبا اور
ڈیڑھہ میل چوڑا ہی + مکانات شہر کی اکثر ٹوٹی پھوٹی ہین + رونق
کہین نہین معلوم ہوتی + بھوپال سی بیس میل پچھم گوشہ جنوب و
مغرب کو جھکتا ہوا سیہور ہی + وہان انگریزی فوج کی چھاونی ہی
صاحب اجنٹ اُسی جگہہ رہتی ہین + پانچوان اندور یعنی ہلکر کی اندور
عملداری + یہہ علاقہ بھی کچھہ دور تک نربدا کی پار چلا گیا [illegible]
طرف اِس کی گوالیر کی عملداری ہی + اور اُتّر کی جانب گوالیر اور
دھار اور دیواس کی دو چھوٹی چھوٹی رجواڑی ہین + پچھم کو اِس کی
[illegible] دکھن کی طرف کھاندیس کی انگریزی ضلعی ہین + لمبان
[illegible] علاقی کی ناپنا دشوار ہی + کیونکہ بیچ مین جابجا دوسری
علاقی [illegible] طرح مل گیا ہی + خصوصاً گوالیر [illegible] ملا جلا [illegible]
[illegible] اور سیندھیا کی [illegible]

دونون نے باہم اس کو چندیری بانٹ لیا یعنی چندیری کی طرح
ایک پرگنہ سیندھیا نے لیا تو دوسرا ہلکر نے لیا اور دوسرا ہلکر نے لیا تو
تیسرا پھر سیندھیا نے لیا اسی باعث سے ایک عملداری کی گانو دوسری
عملداری کے تحت مین آگئے ہین وسعت اس ریاست کی آٹھہ ہزار
میل مربع سے کم نہین ہے اور آمدنی بائیس لاکھہ روپیہ سال ہے جھاڑ
جنگل اور پہاڑ اس عملداری مین بہت ہین کہ بندھیہ پہاڑ کا
کنارا ہے اور بھیلون کا بندھیہ گویا گھر ہے صدر مقام اس کا
اندور ہے ۲۲ درجہ ۴۲ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۵ درجہ ۵۰ دقیقہ پورب
طول مین سمندر سے دو ہزار فٹ اونچا ایک ڈھالوان میدان مین
درختون کے اندر بسا ہے تھوڑی تھوڑی دور پر چھوٹی پہاڑیان دکھائی دیتی
ہین بلندی کے باعث یہان گرمی بہت نہین ہوتی اگرچہ بازار
چوڑا ہے اور عمارت اچھی ہے لیکن کوئی مکان دیکھنے کے لائق نہین
صاحب رزیڈنٹ اندور مین رہتے ہین انگریزی فوج کی چھاونی
اندور سے ۱۳ میل دکھن مؤ ہے جاتا ہے اندور سے تخمیناً چالیس
میل دکھن گوشہ جنوب و مغرب مین بہتا ہوا دریا نربدا اسکے

داہنی کنارے مہیشر بسا ہے + وہان کے لوگ اِس مقام کو مہیشوتی
اور سہس باہو کی بستی بھی کہتے ہین + قلعے کے اندر اہلیا بائی کے
رہنے کے محل اور ندی کنارے گھاٹ خوش قطع پختہ بنے ہوئے ہین + شہر سے
پانچ میل پورب دریای نربدا کے اُسی کنارے پہ منڈلیشر ایک بڑی
بیپار کی جگہہ کچی شہر پناہ کے اندر بسا ہوا ہے + قلعہ بھی اِس مین ایک
چھوٹا سا پختہ بنا ہے + منڈلیشر سے تھوڑی ہی دور پورب دریاے
نربدا کے داہنی کنارے اونکار ناتھ مہادیو کا ایک مندر ہے + ہندو کا
بڑا تیرتھ ہے + وہان نہانے کے واسطے گھاٹ بھی بہت اچھے اور پختہ بنے
ہین + مندر کے پاس ایک پہاڑی کے اوپر دو قلعے ویران پڑے ہین +
وہان کے لوگ اُن کو ماندھاتا اور مچکُند کا بنایا ہوا کہتے ہین +
اُن قلعون کے اندر باہر بہت سے ستون چوکھٹ بازو اور دیوتاؤن
کی مورتین اور طرح طرح کی صورتین سب پتھر کی ٹوٹی پھوٹی اِسقدر
افراط سے پڑی ہین کہ اونکے دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ جگہہ بہت قدیم
اور پُرانی ہے + کسی زمانے مین نہایت آباد تھی + مسلمان کی بدولت
اِس کی یہہ نوبت ہوئی + چھٹا دھار اور دیپالپور + یہہ دونون

چھوٹی چھوٹی رجواڑی ہلکر اور سیندھیا کی عملداری کے بیچ مین واقع
ہین ✤ دھار ایک ہزار میل مربع کی وسعت مین ہی ✤ اُس مین
ایک سو اُناسی گانو ہین ✤ اور پونی پانچ لاکھ روپئے سال کی آمدنی کا
علاقہ ہی اور دیواس کچھہ کم و بیش چار لاکھہ روپئے سال کا علاقہ
ہوگا ✤ دھار کا صدر مقام دھار انگر جو کہ کسی زمانے مین
راجا بھوج کا دار السلطنت تھا ۲۲ درجہ ۳۵ دقیقہ اُتر عرض اور
۷۵ درجہ ۲۴ دقیقہ پورب طول مین سمندر سی ایک ہزار نو سو فٹ
اونچا ایک کچی شہر پناہ کی اندر بسا ہی ✤ اور قلعہ شہر سی الگ ایک اونچی
سی زمین پر بنا ہی ✤ یہہ راجا بھوج سمت ۱۰۷۵ مین ایک بہت بڑا راجا
ہوگیا ہی ✤ سنسکرت زبان کا ایسا قدردان راجا بکرماجیت کی بعد
کوئی نہین ہوا ✤ اُسنی پنڈتون کو ایک ایک شلوک پر لاکھہ لاکھہ روپیہ تک
دیئی ہین ✤ اور بہت سی پوتھیان اُسکی وقت کی بنائی ہوئی اب تک موجود
ہین ✤ وہ خود بھی بڑا پنڈت تھا اُس کی دار السلطنت دھار انگر مین ایسی لوگ
نہایت کم تھی کہ جو سنسکرت زبان نہ جانتی ہون ✤ مارشمن صاحب اپنی تواریخ
ہند مین لکھتی ہین کہ اِس راجا کی زمانی کو کل سات سو برس کا عرصہ گذرا ہی ✤

دیواس کے علاقے کا صدر مقام دیواس چھہ ہزار آدمی کی بستی ۲۲ درجہ ۵۹ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۶ درجہ ۱۰ دقیقہ پورب طول مین بسا ہی + دھار سے تخمیناً پندرہ میل دکھن ذرہ گوشہ جنوب مشرق کو جھکتا ہوا قریب دو ہزار فٹ کے سمندر سے اونچا ایک پہاڑ کے اوپر مانڈو کا قلعہ اور شہر اُجڑا ہوا پڑا ہی + اکبر بادشاہ کے وقت مین یہہ شہر بہت لمبا چوڑا بستا تھا + اب بھی اُس کی شہر پناہ جس قدر باقی رہگئی ہی وہ ناپنے سے اٹھائیس میل ہوتی ہی + لیکن یہہ جگہہ بالکل شیر اور جنگل اور بھیلون کے رہنے کی ہی + اس قلعے کے اندر باز بہادر کا مکان دو تالابون کے بیچ مین اور جہاز کا محل اور جامع مسجد اور حسین شاہ کا مقبرہ سنگ مرمر کا یہہ ساری مکان دیکھنے کے لائق ہین + ساتوان بڑودا یعنی گائیکواڑ کا راج + یہہ راج پنجاب اور سیندھیا کی عملداری کے پچھم سمندر تک + اور آدیپور اور سروہی کے دکھن نربدا تک ہی + لیکن اس کے بیچ مین بہت جگہہ سرکار انگریزی کے ضلعے بھی آگئے ہین + یہہ علاقہ صوبہ گجرات مین ہی + اسکو سنسکرت مین گرجر دیش کہتے ہین + وسعت اس کی چوبیس ہزار میل مربع

بڑودا

کم نہین ہی + اگرچہ جنگل پہاڑ بھیلون سی بھری ہین لیکن تو بھی ملک آباد
اور زمین زرخیز اور دولت کی افراط ہی + خصوصًا اِس کی صدر مقام کی
آس پاس کاٹھیاواڑ یعنی کاٹھیون کا ملک جو کہ گجرات کی جزیرہ نما کا درمیانی
حصہ ہی بالکل جنگل اور پہاڑ سی بھرا ہوا ہی + لیکن پہاڑ اکثر نیچی اور درختون سی
خالی ہین + اور زمین ریتیل ہی + وہان کی باشندی اپنا نام کاٹھی ہونی کا باعث
یہہ بیان کرتی ہین کہ جب پانڈو لوگ دُریودھن سی بازی ہار کر بارہ برس
کی واسطی اِس جگہہ آن کر چھپی + اور پتا لگنی پر دُریودھن نی اُن کو یہان سی
ظاہر کرنی کی لیی یہہ تدبیر ٹھہرائی کہ اِس ملک کی گائی کو چوری کر کی لیجایا جائی +
تب یہہ حرکت دیکھہ کر جو کوئی چھتری ہوگا وہ بیشک گائی بچانی کی لیی سامھنی
آویگا اور اِس حکمت سی پکڑا جاویگا + لیکن ایسا بُرا کام یعنی گائی کی چوری
کرنا دُریودھن کی تمام آدمیونمین سی کسی شخص نی قبول نہین کیا + تب
کرن نی اپنی چھڑی زمین پر ماری + اُس چھڑی مین سی ایک آدمی پیدا
ہوگیا + چونکہ کاٹھہ کی چھڑی سی آدمی پیدا ہوا اسلیی اُس کا نام کاٹھی پڑا +
اور کرن نی اُس آدمی کو یہہ کام بخش دیا کہ جا تجھکو اور تیری اولاد کو خدا کی
گھر سی چوری معاف ہو گئی + تجکو چوری کا گناہ اور کلنک کا ٹیکا کبھی

نہین لگیگا + الغرض یہہ کاٹھی لوگ سورج کو بہت مانتی ہین + اور
اُس کو کرن کا باپ جانتی ہین + اپنی سب کاغذون کی پیشانی پر
سورج کی تصویر لکھتی ہین + اور چوری اور ڈکیتی کو عیب نہین سمجھتی
واہ بدمعاشون نے اپنی مطلب کی کیا اچھی کہانی باندھہ رکھی ہے +
عورتین یہان کی خوبصورت اور نکھہ سکھہ سی درست ہوتی ہین +
بیل گجرات کی مشہور معروف ہین + آمدنی اس راج کی تخمیناً
ستر لاکھہ روپیہ سال ہی + عقیق کی اُس مین کھان ہی + صدر مقام
بڑودا ۲۲ درجہ ۲۱ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۳ درجہ ۲ دقیقہ پورب
طول مین شہر پناہ کی اندر بشومتر ندی کی بائین کنارے بسا ہی +
اور اُس ندی کی اوپر ایک پختہ پل بندھا ہوا ہی + بستی اس شہر کی
ایک لاکھہ آدمی سی زیادہ ہی + بازار چوڑا چکلا اور چوپڑ کی طور کا
ہی + اور عمارتون مین کام اکثر کاٹھہ کا نظر آتا ہی + صاحب رزیڈنٹ
بھی یہان رہتی ہین + اس گجرات مین اور بھی بہت سی راجا اور
نواب ہین + لیکن علاقی اونکی نہایت چھوٹی چھوٹی ہین + یہان تک
کہ بہتیری اُنمین سی ایک ہی گانو کی مالک ہین + اور سرحد سوائی

اونکی آپس مین ملی جلی ہین * اسلیئی ہمنی اُن سب کو اسی عملداری کی ساتھہ
رکھنا مناسب جانا * بہت سی تو اُنمین سی اب تک مہاراج گائکواڑ
کو خراج دیتی ہین لیکن کئی علاقی سرکار انگریزی کی حمایت مین بھی آگئی
ہین * گجرات کی پچھم والی سرحد پہ دوارکا کا ٹاپو ہی * ہندو کا بڑا
تیرتھہ ہی * مندر دوارکا کا ایک سو چالیس فُٹ اونچا ہی * اِس کو
جگت کھونٹ بھی کہتی ہین * مورت رن چھوڑ جی کی جو کہ اصل تھی
اُس کو چھہ سو برس کا عرصہ گذرا کہ پنڈا لوگ مسلمانون کی دہشت
سی ڈاکور کی درمیان جو گجرات کی پورب النگ مین بھڑونچ کی
سامہنی کھمبھات کی کھاڑی پہ گھوگھی بندر کی پاس ہی لی آئی * اور
وہان از سر نو اُس کو قایم کیا * لیکن وہان بھی آخر کو اُسی مسلمانون
کی خوف سی نہین رکھہ سکی * تب پاس ہی اُس کی ایک چھوٹی سی
ٹاپو ہین جس کا نام شنک دوار ہی اور وہان پہلی شنک نارا ین کی
پوجا ہوتی تھی اُٹھا کر لیگئی * الغرض اب جس مورت کی دوارکا
مین پوجا ہوتی ہی وہ کُل ڈیڑھہ سو برس سی بنی ہی * جاتری لوگ
گومتی ندی مین اشنان کر کی مورت کا درشن کرتی ہین * اور بعد

اسکی وہان سی اٹھارہ میل پر رامڑا یعنی ارام راے مین جاکرآگ مین
جلتی ہوی لوہیکی لال مُہر سی وشنو کی چارون نشان کو اپنی بازو پر داغ
دلوا لیتی ہین * گوپی چندن جس سی وشنو کی مذہب والے لوگ تلک
دیتی ہین اسی جگہہ ایک تالاب مین سی نکلتا ہی * اصل دوارکا پوربندر
جس کو سُداما پور بھی کہتی ہین اُس سی تیس میل ہی * اور کہتی ہین کہ
وہ دوارکا سمندر مین ڈوبی ہوئی ہی * بڑودی سی ایک سو ستر میل
گوشہ شمال و مغرب کی طرف اُتر کو جھکتی ہوئی انگریزی فوج کی چھاونی
بناس ندی کی بائین کناری دیسا مین ہی * گجرات کی جزیرہ نما کی
دکھن والی سرحد کی اوپر سمندر کی کناری ہرنا اور کپلا اور
سرسوتی ان تین ندیون کی سنگم پر جونا گڑھہ کی نواب کی جاگیر مین
پٹن سومناتھہ بسا ہی * کسی زمانی مین یہہ بہت بڑا شہر تھا *
اس جگہہ ایک مندر عالی مکان عظیم الشان جوت لنگ سومناتھہ
مہادیو کا تہا * اُس کی چھپن ۵۶ ستونون مین جواہرات جڑی تھی *
اور سونی کی فتیلسوزونمین چراغ روشن ہوتی تھی * اور کئی من سونی
کی زنجیرون مین گھنٹی لٹکتی تھی * اور دو ہزار پجاری اور پانچ سو کنچنیان

اور تین سو گویّی اوس مندر کی خدمت کی واسطی نوکر تھی * سنہ ۱۰۲۵ ع

مین سلطان محمود غزنوی نی وہان سی دس کرور روپیہ کا مال اسباب

لوٹا * یہان تک کہ مورت کو بھی توڑ کر اُسنی ایک ٹکڑا اُس کا لیجا کی

غزنی کی مسجد کی زینی مین جڑ دیا * اور دوسرا ٹکڑا بغداد مین خلیفہ کو

تحفہ بھیجا * اب وہ پُرانا مندر تو کھنڈر پڑا ہی لیکن پاس ہی اوسکی

اَہلیَا بائی نی ایک نیا مندر بنا کر پھر اُس مین مہادیو کو قائم کیا ہی *

سنہ ۱۸۴۲ مین جب انگریزی فوج غزنی مین جا کر وہان سی سلطان محمود

کی مقبری کا ایک صندلی دروازہ جو اُتار لائی اور اب آگری کی قلعہ

مین رکھا ہی * وہ دروازہ اسی سومناتھہ کی مندر کی پھاٹک سی

سلطان محمود لی گیا تھا * پٹن سومناتھہ کی پاس ہی وہ میدان ہی

جہان یادو لوگ آپس مین لڑ کر مری تھی * اور سرسوتی ندی کی

کناری اُس پیپل کا پتا دیتی ہین جہان کرشن چند کی پانو مین بیادھ

نی تیر مارا تھا * پٹن سومناتھہ سی اُتر کچھہ کم و بیش چالیس میل

جوناگڑھہ کی پاس جو نواب کی جاگیر ہی وہان جین مذہب والون

کا ایک بڑا عالیشان مندر اور تیرتھہ سمندر سی اونچائی ۳۵۰۰ ہزار فٹ

اونچی ریوتا چل پہاڑ کی اوپر جس کو گرنار اور گرنگر بھی کہتی ہین واقع ہی جڑہنی کی لیئی پہاڑ پر سیڑھیان بنی ہوئی ہین * اُس مذہب کی جاتری لوگ دور دور سی وہان آتی ہین * گرنار پہاڑ کی جڑ سے چار میل اور جوناگڑھ سی آدھہ کوس پورب پہاڑ کی ایک ٹکڑی پر مگدھہ دیس کی راجا اشوک کا ایک حکمنامہ اُسی پالی زبان اور حرف مین جوکہ الہ آباد کی لاٹھہ پر ہی یہہ کھدا ہوا ہی کہ ہماری ساری راج مین اور یون راجا انتی اوکس اور تلمی کی راج مین بھی سب جگہہ جابجا آدمی اور جانورون کی تندرستی اور صحت کی واسطے شفاخانی یعنی اسپتال بنائی جاوین * اور اُنکی آرام کی لیئی تھوڑی تھوڑی دور پر کوئی کھود کر سڑک کی دونون طرف درخت لگائی جاوین * اس نوشتی سی صاف معلوم ہوتا ہی کہ یون راجا انتی اوکس اور ملک مصر کی راجا تلمی فلڈیل فس ڈائونشس کی ساتھہ جیسا کہ یونانی کتابون مین لکھا ہی مہاراج اشوک سی بڑی دوستی تھی * کٹک کی ضلعی مین بھونیشور کی پاس دھولی گانون مین بھی پہاڑ کی ایک ٹکڑی پر یہی حکمنامہ کھدا ہوا ہی * کھمبھات نواب کی جاگیر بڑودی سی پینتیس ۳۵ میل پچھم سمندر کی

کھاڑی کے کنارے مہی ندی کے دہانے پر بسا ہے سابق مین سمندر اُسکی
دیوار سے ٹکر کھاتا تھا لیکن اب ڈیڑھ میل پیچھے ہٹ گیا ہے ❊ جس
زمانے مین احمد آباد گجرات کا دارالسلطنت تھا اُس وقت مین یہہ
کھمبھات اُس کا بندر تھا ❊ مال اسباب کے جہاز اسی جگہہ پر لگتے
تھے ❊ اب احمد آباد کی رونق گھٹنے سے یہہ بھی بگڑ گیا ❊ نواب کو
اس جاگیر سے سال مین تین لاکھہ روپیہ ۳۰۰۰۰۰ وصول ہوتا ہے ❊ آٹھوان
کچھہ بڑودے کے پچھم گوشہ شمال و مغرب کو جُھکتا ہوا ہے ❊ یہہ
علاقہ ٹاپو کی طرح سب سے نرالا بسا ہے دکھن کی طرف اُس کو سمندر
کی کھاڑی گجرات سے جُدا کرتی ہے ❊ پچھم کی جانب دریاے سندھہ
کی ایک شاخ اُس کو سندھہ سے الگ کرتی ہے ❊ اور باقی دونون
طرف وہ رن سے گھرا ہوا ہے جو کہ اُسے اُوتر کو سندھہ کے انگریزی
ضلعون سے اور پورب کی طرف گجرات سے جُدا کرتا ہے ❊ کچھہ کے
بیان سے پہلے اب ایک ذرہ سا حال اس رن کا لکھا جاتا ہے ❊
جاننا چاہیے کہ اصل اس نام کی سنسکرت کا لفظ ارن معلوم ہوتا
ہے ❊ ترجمہ اس کا جنگل اجاڑ ہے ❊ لیکن یہہ تو جنگل نہین ہے ❊

کچھہ

بلکہ کھاری پانی کی ایک دلدل ہی + وسعت اِس کی آٹھہ ہزار
میل مربع سی کم نہین + برسات مین یہہ زمین بالکل پانی کی اندر
ڈوب جاتی ہی + لیکن دوسری موسم مین یہان کسی جگہہ چھچھلی جھیلین
ہوتی ہین اور کسی مقام پر نمک کی دلدل اور کہین بالوکی ٹیلی نمک
سی ڈھکی ہوی ہین + اور کسی جگہہ گھاس بھی جمی ہوتی ہی اُس مین
گای بھینس وغیرہ جانور چرتی ہین + معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کسی زمانی مین
سمندر تھا + پانی ہٹ گیا اِس واسطی جنگل اُجاڑ ہو گیا + یہان
جو نمک پیدا ہوتا ہی اُس کی محصول مین سرکار انگریزی کا بھی حصّہ
ہی + نمک کی جمی ہوی تختی برفستان کی طرح کوسون تک نظر پڑتی
ہین + اُن پر جس وقت سورج چمکتا ہی تو عجیب وغریب تماشی
دکھائی دیتی ہین + یعنی چھوٹی چھوٹی گھاس اور جھاڑیان جو اکثر
جمی رہتی ہین وہ بڑی بڑی بلند عظیم الشان درختون کی جنگل معلوم
ہوتی ہین + کبھی وہ جنگل ہلتی او جھکورین کھاتی ہین اور کبھی الگ الگ
ہو جاتی ہین + کبھی پھر اکٹھا ہو رہتی ہین + اور کبھی ایسا معلوم
پڑتا ہی کہ گویا ایک فوج میدان مین چلی جاتی ہی + اور کبھی گڑھیان

اور قلعی تعمیر ہوتی اور بگڑتی نظر آنی لگتی ہین ✣ نگاہ کی اس قدر دھوکھا کھانی کا باعث اِس مقام پر بغیر علم نظر کی کتابین پڑھی سمجھہ مین آنا مشکل ہی اسلیی یہان اُس کا بیان نہین لکھا گیا ✣ اِن تماشون کو وہان کی راجپوت لوگ سیکوٹ کہتی ہین ✣ رَن کی کنارون پر گورخر اکثر ملتی ہین ✣ یہہ گورخر گدہون سی بہت مضبوط ہوتی ہین ✣ اِن کا ساٹھہ ساٹھہ ستر ستر کا جھنڈ پھرا کرتا ہی ✣ وہان کی نمکین گھاس کو یہہ گورخر بڑی چاہ سی کھاتی ہین ✣ الغرض کچھہ کا علاقہ کوہستانی زمین پر لنبا ہوا ہی ✣ پورب سی پچھم کو ایک سَو ساٹھہ میل لمبا اور رن سمیت اُتّر سی دکھن کو پچانبی میل چوڑا ہی ✣ اِس علاقی کی پہاڑ کسی زمانی مین جوالا مکھی تھی ✣ یعنی ان مین سی آگ نکلتی تھی ✣ کیونکہ اب تک اِن کی پاس وہ سب دھاتین پڑی ہین جو آگ کی ساتھہ پہاڑون سی نکلتی ہین ✣ زمین یہان کی ریتیل اور پتھریلی اور اکثر اوسر ہی ✣ پانی کم اور اکثر کھارا ہوتا ہی ✣ درخت بھی یہان بہت تھوڑی ہین ✣ کہین کہین بستی کی پاس نیم پیپل ببول اور کھجور کی درخت نظر پڑ جاتی ہین ✣ بڑ املی اور آم کی پیڑ بہت کم دیکھنی میں

آستے ہین * لوہا کویلا اور پھٹکری کی اس سرزمین مین کھان
ہی * آدمی یہان کی بڑی دغا باز اور فیلسوف ہوتی ہین * بلکہ ایک
قول مشہور ہوگیا ہی کہ اگر فرشتی بھی کچھہ کی ہوا کھاوین تو شیطان
بن جاوین * آمدنی اس راج کی آٹھہ لاکھہ روپے سال سی زیادہ
نہین * وہان پالکی اور رتھہ کی اوپر سوای راجا کی دوسرا کوئی سوار
ہونی نہین پاتا * زمین ریتیل اور سڑک درست نہ ہونی کی باعث گاڑیان
کم چلتی ہین * سواری اونٹ اور گھوڑیکی بہت ہی * صدر مقام
اس کا بھج ۲۳ درجہ ۱۵ دقیقہ اُتر عرض اور ۶۹ درجہ ۵۲ دقیقہ
پورب طول مین ایک پہاڑ کی بغل مین جس پر قلعی بنی ہوی ہین بسا
ہی * اُتر طرف دور سی یہہ شہر خوب بڑا معلوم پڑتا ہی * سفید سفید
مکان اور مسجد اور مندر کھجور کی درختون مین بڑی شان شوکت
سی جھلکتی ہین * لیکن نزدیک آنی سی وہ رونق اور تکلف باقی نہین
رہتا * راجا کی محل قلعی کی اندر ہین * اور اونکی گمذیون پر ایسا
روغن چڑھایا ہی کہ وہ چینی سا معلوم دیتا ہی * اس شہر مین آدمی
بیس ہزار سی زیادہ بستی ہین * اور کاریگر یہان کی چاندی سونی کی

چیزین خوب بناناجانتی ہین + بھج سی پینتیس میل دکھن گوشہ جنوب
ومغرب کی طرف جھکتا ہوا سمندر کی کنارے منڈوی بندر بڑی بیوپار کی
جگہہ ہی + نوان سروہی بڑودی کی عملداری کی اُتر طرف ہی + پورب سروہی
اُس کی اودی پور اور پچھم اور اُتر کی جانب جودھپور ہی + وسعت
اُس کی تین ہزار میل مربع ہی + اور آمدنی تخمیناً ایک لاکھہ روپیہ سال
ہی + صدر مقام اِس چھوٹی سی علاقی کا سروہی ۲۴ درجہ ۵۲ دقیقہ
اُتر عرض اور ۷۳ درجہ ۱۵ دقیقہ پورب طول مین ہی + سروہی
سی اٹھارہ میل گوشہ جنوب ومغرب کی طرف آبو کا پہاڑ جس کو
سنسکرت مین اربداچل کہتی ہین سمندر سی پانچ ہزار فٹ اونچا ہی +
وہان پانی کی افراط جھیل عمدہ جنگل اور سبزہ ہر طرف ہوا ٹھنڈی
ٹھنڈی بڑی بہار کی ہی + گویا ہمالے کا نمونہ دکھلاتا ہی + گرمی مین
آس پاس کی چھاونیون کی بہت سی انگریز لوگ یہان ہوا کھانی آیا
کرتی ہین + کوٹھیان اور بنگلی اوسکی اوپر بہت سی بنی ہوئی ہین اور بنجر
چلی جاتی ہین + وہان اچلیشور مہادیو کی پوجا ہوتی ہی + اور دو مندر
جینیون کی بھی سنگ مرمر کی نہایت عمدہ بنی ہین + اُن کی پتھرون پر

نقاشی کا کام بڑی کاریگری کر ساتھہ کیا ہی ÷ یہان تک کہ بس پتھر
کو گویا ہاتھی دانت اور شیشہ بنا دیا ہی ÷ ایک ایک طاق اُون
مندرون مین سوا سوا لاکھہ روپئی کی لاگت کی ہین ÷ غرض نقاشی
مین یہہ مندر اِس تمام ہندوستان کی اندر اپنا جواب نہین رکھتا ÷
دیکھنی سی تعلق ہی بیان اُس کا زبان سی نہین ہو سکتا ÷ چنانچہ ٹاڈصاحب
اپنی کتاب مین اُس کا حال لکھتی ہین کہ تاج گنج کا روضہ چھوڑ کر ساری دنیا
مین کوئی عمارت ایسی نہین ہی کہ جو آبو کی مندر کی برابری کر سکی ÷
جو جو گل بوٹی اور بیل پتّی اِن مندرون مین پتھر تراش کر نکالی ہین ÷
وہ انگریز لوگ بھی اپنی ولایت مین اِس سی بہتر نہین بنا سکتی ÷ اور
اِس سی بڑھہ کر کام نہین دکھا سکتی ÷ یہہ دونون مندر کرورون
روپیہ کی لاگت کی ہین ÷ اِن مندرون کو تخمیناً ایک ہزار برس کا عرصہ
گذرتا ہی کہ ایک ساہوکار نی بنوایا تھا ÷ وسنواں اُدی پور یعنی اُدئی پور
میواڑ پچھم طرف اُس کو اربلی پہاڑ سروہی اور جودھپور
سی جدا کرتا ہی ÷ اُوتّر کی جانب اُس کی اجمیر کا سرکاری ضلع ہی ÷
دکھن رُخ اُسکی بڑودا اور ڈونگر پور اور بانسواڑا اور پرتاب گڑھ

پڑا ہی + اور پورب کی سرحد اُس کی بوندی اور سیندھیا کی عملداری سی ملی ہی + اگرچہ یہہ راج کچھہ بہت بڑا نہین ہی لیکن ذات اور درجی اور مرتبی مین اُدی پور کا رانا تمام ہندوستان کی راجاؤن سی بڑا گنا جاتا ہی + مسلمان کی سلطنت کی پہلی جس زمانی مین ہندون کا راج تھا اُس وقت مین ساری ہندوستان کی راجا لوگ اپنی تخت نشینی کا تلک اُدی پور کی رانا سی لیتی تھی + اور یہی رانا اُن کی ماتھی پر اپنی پانوں کے انگوٹھی سی تلک کرتی تھی + بارشمن صاحب اپنی کتاب مین اُدی پور کی راناؤن کو آل فرنگ لکھتی ہین + کیونکہ نوشیروان نی روم کی فرنگی عیسائی بادشاہ ماریس کی بیٹی بیاہی تھی اور اُس نوشیروان کی بیٹی یعنی ماریس کی نواسی کا بیاہ اُدی پور کی رانا سی ہوا تھا + الغرض وسعت اس راج کی گیارہ ہزار چھہ سو میل مربع ہی + اور آمدنی تخمینًا ساڑھی بارہ لاکھہ روپیہ سال ہی + زمین کوہستانی ہی + راستون مین اکثر گھاٹی اور جھاڑیان پڑتی ہین + لوہا تانبا جستا اور گندھک کی اس سرزمین مین کھان ہی + صدر مقام اُدی پور ۲۴ درجہ ۳۵ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۳ درجہ ۴۴ دقیقہ پورب طول مین پہاڑون کی زغی کی اندر بسا ہوا ہی +

سمندر سے دو ہزار فٹ اونچا ہی ❊ شہر کی پچھم طرف ایک جھیل
ہی اُسی کی اندر رانا صاحب کا محل اور جگمندر سنگ مرمر کا اور باغ
بہت عمدہ بنا ہوا ہی ❊ سوای اسکی ایک اور جھیل ہی نام اُسکا
راج سمندر ہی ❊ یہہ جھیل پہاڑون کی اندر بارہ میل کی گھیری مین شہر
سی پچیس میل اُتر ہی ❊ اُس مین ایک بند سنگ مرمر کا بہت لمبا یعنی
طول مین چھہ میل کا بندھا ہی ❊ اور اُس جھیل مین اُترنی کی لیی برابر
سیڑھیان لگی ہین ❊ اُن سیڑھیون پر تکلف اور زینت کی لیی بڑے
بڑے ہاتھی اُسی پتھہ کی تراش کر لگا دیی ہین ❊ پورب طرف ایک
پہاڑ کی اوپر محل بنا ہی ❊ اُدی پور سی ۲۲ میل اُتر گوشہ شمال و مشرق
کو جھکتا ہوا بناس ندی کی داہنی کنارے مشہور مندر شری ناتھہ جی
کا ہی ❊ لوگ اُس کو ناتھہ دوارا بھی کہتی ہین ❊ ہندؤن کا بڑا تیرتھہ
ہی ❊ اُدی پور سی ستر میل پورب گوشہ شمال و مشرق کو جھکتا ہوا
چیتور کا قلعہ اگلی زمانی کی تواریخون مین بہت نامی اور مشہور ہی
سابق مین یہی مقام وہان کا دار السلطنت تھا ❊ یہہ قلعہ ایک
پہاڑ کی اوپر جو کہ دیوار کی طرح کھڑا ہی اور جہان کھڑا نہین تھا وہان

سنگتراشوں نے سو سوا سو فٹ تک اونچا چھیل کر دیوار ہی کی طرح کھڑا
کر دیا ہی ✤ بارہ میل کی گھیر میں بنا ہی ✤ اُس میں جانے کے لیے ایک
ہی راستا آدھہ کوس کی چڑہائی کا ہی ✤ اور اُس راستے میں چھہ دروازے
پڑتے ہیں ✤ قلعے کا دروازہ نہایت بلند اور اگلے زمانے کے ہندوؤں کے
وقت کا پُرانے ہندوستانی ڈول کا بنا ہوا ہی ✤ مسلمانوں کی عمارتوں سے
ذرہ بھی نہیں ملتا ✤ اندر اُس کے کئی شوالے اور چھوٹے چھوٹے محل بہت
عمدہ بنے ہیں ✤ نقاشی اُس کے پتھروں کی دیکھنے کے لائق ہے ✤
اورنگ زیب بادشاہ کے پوتے مرزا عظیم الشان نے اُس میں ایک مکان
مسلمانوں کی وضع کا بنا کر نام اُس کا فتح محل رکھا ہی ✤ اِس قلعے کے
اندر پانی کے حوض افراط سے ہیں ✤ شمار میں چوراسی ہیں لیکن بارہ
حوض تو بارہوں مہینے بھرے رہتے ہیں ✤ سب سے زیادہ عمدہ چیز وہاں
دیکھنے کے لائق وہ مینار ہی ✤ جس میں چھوٹا مینار تو ٹوٹ گیا مگر بڑا
مینار جو کھونٹا نو درجے کا ایک سو بائیس فٹ اونچا میران بائی کے
خاوند رانا کمبھہ کا بنایا ہوا سنگ مرمر کا اب تک کھڑا ہی ✤ اُس کے
اندر ہر مقام پر مہادیو پاربتی کی مورت بنی ہی ✤ اور نہایت تحفہ نقاشی

کی ہوئی ہی + چڑھنی کو اُس مین سیڑہیان ہین + اوپر چڑھنی سی دُور دُور
کی چیزین نظر آتی ہین + یعنی قلعی کا آدمیون سی خالی اور سُن سان ہونا
اور ہر طرف ٹوٹی ٹوٹی عمارتون کا نظر پڑنا + قلعی کی اندر اور پہاڑ کی تلی
دس دس بارہ بارہ کوس تک جنگل اُجاڑ کا دیکھائی دینا + اور
اِس قلعی کا احوال اگلی زمانی کی تواریخ مین کا یاد آنا دل کو عجیب ایک
وحشت اور عبرت دیکھاتا ہی + اِسی قلعی کی اندر راجا بھیم کی رانی
پدمنی اپنی تمام سہیلی اور خواصون کی ساتھہ سنہ ۱۳۰۳ع مین سلطان
علاء الدین خلجی کی ظلم وستم سی اپنی عزت حرمت اور عصمت بچانی
کی لیی اور دنیا مین نام اپنا چھوڑ جانی کی واسطی آگ مین جل کر راکھہ
ہو گئی تھی + اور اِسی قلعی کی اندر رانی کرنوتی سنہ ۱۵۳۳ع مین بہادر شاہ
گجراتی کی دہشت سی تیرہ ہزار ۱۳۰۰۰ سہیلی اور خواصون سمیت آگ مین
کود کر جل مری تھی + اُس کی واسطی بتّیس ہزار ۳۲۰۰۰ راجپوت کیسریی
بانی والی لڑبھڑ کر مارے گئی تھی + اِسی قلعی کی اندر سنہ ۱۵۶۷ع مین جس وقت
اکبر بادشاہ نی آن کر گھیرا تھا اُس کی قلعہ دار جی مل کی مرنی پر ساری
قلعہ والون نی جوہر کیا تھا + اُس معرکہ عظیم الشان مین تیس ہزار ۳۰۰۰۰

آدمی ماری گئی تھی + اب یہہ قلعہ بالکل بے مرمت اور اوجڑ پڑا ہوا ہی +
اس کی آبادی کی لیے لاکھون ہی آدمی کی فوج چاہیے + قلعے کی نیچے
چتوڑ کا شہر جو کہ اب صرف ایک قصبہ رہ گیا ہی بستا ہی + گیارہوان
ڈونگر پور بانسواڑا اور پرتاپ گڑھ یہہ تینون چھوٹی چھوٹی علاقی قریب
دو دولاکھہ روپے سال کی آمدنی کی اودی پور کی دکھن سیندھیا اور گائکواڑ
کی عملداری کی بیچ مین واقع ہین + ڈونگر پور کی وسعت ایک ہزار میل
مربع ہی + اسکی پورب پرتاپ گڑھ کی وسعت پندرہ سو میل مربع ہی +
ان دونون کی دکھن بانسواڑی کی وسعت بھی تخمیناً پندرہ سو میل مربع
ہی + ڈونگر پور علاقی کا صدر مقام ڈونگر پور ۲۳ درجہ ۵۴ دقیقہ
اتر عرض اور ۷۳ درجہ ۵۰ دقیقہ پورب طول مین بسا ہی + اس کی
جھیل کا بند سنگ مرمر کی ڈھوکون سی باندھا ہوا ہی + پرتاپ گڑھ
کی علاقی کا صدر مقام پرتاپ گڑھ ۲۴ درجہ ۲ دقیقہ اتر عرض اور ۷۴
درجہ ۴۸ دقیقہ پورب طول مین سمندر سی ایک ہزار سات سو فٹ اونچا
شہر پناہ کی اندر بسا ہی + اسکی چوگرد نالی کھوہ اور جنگل اجاڑ بہت ہین + چار
کوس کے فاصلی پر ایک قلعہ ہی نام اس کا دیولا ہی + بانسواڑی کی علاقی کا صدر مقام

ڈونگر پور

بانسواڑا ۲۳ درجہ ۳۱ دقیقہ اُتّرعرض اور ۷۴ درجہ ۲۳ دقیقہ
پورب طول مین شہر پناہ کے اندر بسا ہی + شہر کے باہر ایک پختہ تالاب
ہی + گرد اُس کے پیپل اور املی کی گھنی گھنی چھانو ہی + اُس سے
آگے ایک پہاڑ کے اوپر قلعے کے بُرج ہین + یہہ کسی زمانے مین وہان کے
راجا کے رہنے کا مقام تھا + بارھوان بوندی اُودی پور کے پورب ۱۲ بوندی
کوٹے کے پچھم اور جے پور کے دکھن + یہہ علاقہ تینون عملداریون
سے گھرا ہوا ہی + وسعت اِس کی دو ہزار دو سو میل مربع ہی +
آمدنی یہان کی تخمیناً دس لاکھ روپیہ سال ہی + صدر مقام
اِس کا بوندی ۲۵ درجہ ۲۰ دقیقہ اُتّرعرض اور ۷۵ درجہ ۴۲
دقیقہ پورب طول مین بسا ہی + ایک حصہ اِس کا نیا اور دوسرا
حصہ پُرانا بوندی کہلاتا ہی + نیا بوندی شہر پناہ کے اندر ہے +
اور یہہ شہر پناہ پہاڑ پر جاکر قلعے اور محلون سے جو کہ قریب چار سو
فٹ کے اونچے ہونگے مل گئی ہی + شہر کی وضع اگلے زمانے کی + اور
مندرون کی افراط اور چوک کی کشادگی + حوضون مین فوارون کا
چھوٹنا + اور شہر کے نزدیک نفیس جھیل کا ہونا آنکھون کو بہت

بھلا معلوم ہوتا ہی + خصوصاً بازار جوکہ محل کی سامنی ہی وہ تو نہایت
عمدہ ہی + پرانا بوندی نئی بوندی کی پچھم ہی + شہر کی اُتر طرف پہاڑ
کی گھاٹی مین خوب اچھی اچھی تالاب اور راجا کی محل اور باغ اور
چھتریان بنی ہین + خصوصاً سُکھہ محل جوکہ عین جھیل کی بند پر بنایا
ہی بہت تحفہ ہی + وہان سی برسات کی موسم مین پانی کی چدر گرتی
ہی + تیرھوان کوٹا اس کی سرحد اُتر طرف سوای بوندی کے کوٹا ۱۳
کچھہ تھوڑی جی پور سی بھی ملی ملی ہی + باقی سب طرف سیندھیا
کی عملداری ہی + وسعت اس کی ساڑھی چھہ ہزار میل مربع ہی + ۶۵۰۰
آمدنی تخمیناً پینتیس لاکھہ روپیہ سال ہی + لیکن اس مین سے ۳۵۰۰۰۰۰
تیسرا حصہ ملک کا سرکار انگریزی نی وہان کی دیوان راج رانا
ظالم سنگہ کی اولاد کو دلوا دیا ہی + کیونکہ اُس نی لڑائی کی وقت جب
زمانی مین راجا محض نابالغ تھا بڑی بڑی خیرخواہی کی تھی + اب
اولاد ظالم سنگہ کی جھالراپاٹن مین رہتی ہی + یہہ مقام کوٹے
سی دکھن طرف گوشہ جنوب و مشرق کو جھکتا ہوا تخمیناً پچاس میل
کی فاصلی پر ہی + بہت خاصا آباد ہو گیا ہی + جی پور کی طرح

اِس مین بھی چوپڑ کا بازار اور چوپڑ کی گلیان ہین + شہر پناہ بھی
اِس کی مضبوط ہی + صدر مقام کوٹا ۲۵ درجہ ۱۲ دقیقہ اُتر عرض
اور ۷۶ درجہ ۵۴ دقیقہ پورب طول مین دریای چمبل کی داہنی
کناری شہر پناہ کی اندر بسا ہوا ہی + کھائی شہر پناہ کی گرد پہاڑ
کاٹ کر کھودی ہی + شہر آباد ہی لیکن نامی اور مشہور عمارت راجا کی
محل کی سوا دوسری کوئی نہین ہی + یہہ دونون رجواڑی یعنی بوندی
اور کوٹا ہاڑوتی مین گنی جاتی ہین + چودھوان ٹونک بوندی ٹونک ۱۴
کی اُتر جیپور کی عملداری سی گھرا ہوا ہی + آمدنی اِس ریاست کی
تخمیناً دس لاکھہ روپیہ سال ہی + یہ ریاست نواب میر خان کی اولاد
کی دخل مین ہی + صدر مقام ٹونک ۲۶ درجہ ۱۲ دقیقہ اُتر عرض
اور ۷۶ درجہ ۳۸ دقیقہ پورب طول مین بسا ہی + دو طرف اُس کی
پہاڑ ہی اور تیسری طرف ایک سنگین دیوار ہی + اِس دیوار کو لیجا کر
پہاڑ سی ملا دیا ہی + پاس ہی ایک چھوٹی سی جھیل ہی + نواب کی
مکانات بناس ندی کی کناری پہ شہر کی اُتر طرف ہین + کچھہ تھوڑی
سی زمین نواب کی سرونج کی ساتھہ جس کا اصل نام شیر گنج ہی

جے پور

کوٹے اور گوالیر کی عملداری کی بیچ مین ہی اور نیم ہیڑا میواڑ
کی عملداری کی درمیان ہی + الغرض وسعت اس ریاست کی سب
ملاکر اٹھارہ[۱۸۰۰] سو میل مربع ہی + پندرھوان[۱۵] جی پور جس کو ڈھنڈھار
بھی کہتی ہین ٹونک بوندی کوٹا اور کرولی کی اُتّر اور بیکانیر
اور اُلور کی دکھن واقع ہی + پورب طرف اُس کی بھرتپور ہی
اور پچھم کو انگریزی ضلع اجمیر کا اور کشن گڑھ اور جودھپور
کی عملداریان ہین + یہہ راج ایک سو چھہتر[۱۷۶] میل لمبا اور سو[۱۰۰] میل چوڑا ہی
وسعت اس کی پندرہ[۱۵۰۰۰] ہزار میل مربع ہی + زمین ریتل اور اکثر
لونی ہی + اُتّر والی حصّی مین شیکھاپاٹی کی درمیان پہاڑ بھی چھوٹی
چھوٹی بہت ہین + آب و ہوا اچھی خاصی ہی + تانبی اور پھٹکری
کی اس علاقی مین کھان ہی + آمدنی اس راج کی تخمیناً پچاسی[۸۵۰۰۰۰۰] لاکھ
روپیہ سال ہی + لیکن اس مین چالیس[۴۰] لاکھ روپیہ جاگیر اور برہمنون
کو معافی مین جاتا ہی + روپیہ اور اشرفی راجا کی ٹکسال سی نہایت
چوکھا نکلتا ہی + راجا یہان کا اپنی تئین رام چندر کی اولاد اور
اُنہین کا مسندنشین جانتا ہی + صدر مقام اس راج کا جی پور

جس کو جی نگر بھی کہتی ہین کچھہ اوپر ایک لاکھہ آدمی کی بستی ہی +
راجا جی سنگہ سوائی کا بسایا ہوا ۲۶ درجہ ۵۵ دقیقہ اُتّر عرض اور
۷۶ درجہ ۳۰ دقیقہ پورب طول مین ایک پختہ شہر پناہ کی اندر
بسا ہی + یہہ شہر بھی اپنی تراش اور ساخت مین سب سی نرالا ہی +
بازار اور عمارت کی قطع ایک سی ایک اعلی ہی + دکھن کی سوا تینون
طرف سی اُس کو پہاڑ گھیری ہوی ہین + اور اُن پہاڑون کی اوپر
قلعی بنی ہوی ہین + دکھن رخ بھی جدہر میدان پڑتا ہی شہر سی کچھہ
فاصلی پر ایک قلعہ موتی ڈونگری نام بہت مضبوط اور مرغوب ہی +
پایداری اور استواری مین خوب ہی + یہہ شہر عافیت بہر تین میل
لمبا اور ڈیڑھہ میل چوڑا ریگستان کی اندر بڑی شان سی آباد کھڑا
ہی + اور شہر کیا ہی گویا ایک تماشا گھر بنا ہی + بازار چوپڑ کا نہایت
چوڑا اور تیر کی طرح سیدھا ایسا کہ کہین کجی نہین نظر آتی ہے +
بلکہ چوسر اور شطرنج کی ٹپّی بھی اس خوبی سی نہ بنی کہ جیسی نہین جاتی
ہی + یہان تک کہ گلیان بھی چوپڑ کی خانون کیطرح بالکل سیدھی اور
باہم مقابل + سب تختۂ گل کی صورت بہار دیکھنی کی قابل + ایسی

تنگ کوئی گلی نہین ہی کہ لوگ جس مین سے ایک گاڑی نکلتے دیکھین +
اور سڑکین تو اس قدر چوڑی ہین کہ اُس مین کتنی ہی گاڑیان برابر
چلتی رہین + دوکانین بلند اور سوڈول تمام ایک وضع کی ہین +
کسی کی تراش مین کچھہ فرق نہین سب ایک ہی قطع کی ہین + راستے
کے مکانات جالی جھروکھون سے آراستہ سجے سجائے کھڑے ہین + گویا
کہ سوارون کے رسالے ایک صورت سے پرا جمائے کھڑے ہین + گنبدون
پر سنہری کلسیان چڑھی ہوئی زرق برق + اب و تاب مین سب
ایک سے کسی مین نہین فرق + چونا اُن گنبدون کا ایسا سفید اور
شفاف کہ سنگ مرمر اُس کے آبداری مین پانی بھرے بھرے مر جائے +
بلکہ خوبصورتون کی آنکھہ کی سفیدی اُس کے سامنے روسیاہ نظر آئے +
تمام حویلیان شہر کی ایک ساتھہ برابر ایک قطار مین لین ڈوری ڈالکر
اور بیلداغ لگا کے بنائی گئی ہین + اور عجیب کاریگری سے عمارتین اُٹھائی
گئی ہین + اب مقدور نہین کہ کوئی اپنا مکان اُس سطر سے باہر بڑھاوے
+ اگر بڑھاوے یا گھٹاوے تو وہان کی سرکار مین گرفتار ہو جاوے +
محل مہاراج کا چوتھائی شہر روکے کھڑا ہے + اور نہایت عمدہ اور

خوش قطع آن پڑا ہی + باغ حوض فوّاری مکانات اور تصویرین سب
بی نظیر ہین + تمام چیزین دیکھنی ہی سی علاقہ رکھتی ہین نہین قابل
تحریر ہین + عورتین یہان کی بہت شوقین اور طرحدار ہوتی ہین +
ہر طرحکی کام مین چالاک اور ہوشیار ہوتی ہین + الغرض جیپور
نفاست اور قطعداری مین مشہور خلائق ہی + عمارت اور صورت
اس شہر کی دیکھنی کی لائق ہی + خبر ہی کہ یہہ شہر مہاراجہ جی سنگھ
نی ایک فرنگی کاریگر باشندہ اٹالی سی بنوایا ہی + جبھی اسقدر سج دہج
اور تکلف اسنی پایا ہی + مندر سراوگیون کی لاکھون روپئی کی لاگت
کی بنی ہین + ٹھاکرد واری بھی اچھی اچھی افراط سی ہین + گوبند دیو
کا مندر محل کی اندر ہی + اُس کی خوشقطعی بھی بیان سی باہر ہی +
علاوہ اس کی برسات مین تو یہہ شہر بڑی چین آرام کا مقام ہی
ننگی پانو تمام بازار سی گھوم کی گھر مین چلی آؤ فرش پر کیچڑ کی داغ کا
نہین نام ہی + کیونکہ جو نہین مینہ پڑتا ہی وہ نہین بالو پانی سوکھہ
لیتا ہی + اور پہاڑ پر سبزی کا جم آنا اور جھرنون کا جاری ہونا
بڑی کیفیت دیتا ہی + لیکن گرمی کی موسم مین وہان کی تکلیف

بھی نہین کہی جاتی ہے + اذیت اِس قدر ہوتی ہے کہ مشکل سے سہی جاتی ہے + یعنی جب بالو دھوپ سے تپتا ہے تب تو پانو جھلس کر بہاڑ مین چنے کی طرح بھنے لگتے ہین + اور طپش کی شدت سے گویا آگ مین سلگتے ہین + اور پھر بالو بھی کیسا کہ جس مین پنڈلی تک دھنس دھنس جاوے + اور پانو اُس کے اندر پھنس پھنس جاوے + پس اِس گرمی کے مارے تو البتہ اُس شہر کا بُرا رنگ ہو گیا + اِس بات سے اپنا بھی قافیہ تنگ ہو گیا +

دربار کا قرینہ اب تک اگلے زمانے کے ہندوستانی طریق پر چلا جاتا ہے + مشعلچی اور کہار بھی بغیر کھونٹی دار پگڑی اور جامہ پہنے محل کی ڈیوڑھی پر نہین جانے پاتا + اور اگر کوئی دوشالہ اور شالی رومال دونون ساتھ اوڑھ کر ڈیوڑھی پر جاوے تو دربان لوگ اُس مین سے ایک چیز اُتار کر ضبط کر لیتے ہین + کیونکہ اُن کو ایسا ہی سرکار سے حکم ہے + راجا کو وہان کے بارہ[۱۲] برس کی عمر تک کوئی مرد نہین دیکھنے پاتا محل کے اندر رہا کرتے ہین + چھوٹے برتن وہان بالو سے مل کر کپڑے سے پونچھ ڈالتے ہین پانی سے کبھی نہین دھوتے + کبوتر

دوکانداروں سی دانہ ملنی کی باعث بازار مین اِس قدر افراط سی جمع
رہتی ہین کہ پانوٗ تلی دب جانی کا خوف رہا کرتا ہی +
تین میل پورب گوشۂ جنوب و مشرق کی طرف جھکتا ہوا پہاڑ کی
درمیان مقام گلتا مین اچھی اچھی مندر اور پانی کی حوض بنی
ہوی ہین + برسات مین خوب سیر کی جگہہ ہی + شہر سی چار میل
کی فاصلی پر پہاڑ مین آمیر اِس راج کا قدیم دار السلطنت ہی +
وہان بھی محل مہاراج کا بہت عمدہ بنا ہی + خصوصاً شیش محل
جسکی چھروکھون مین رنگین شیشی نہایت خوبصورتی سی لگائی ہین
بہت نفیس بنا ہی + قلعہ آمیر کا پہاڑ کی اوپر عالیشان اور
مضبوط بنا ہوا ہی + اُس کی اندر کوئین کی طرح کئی کھتّی ہین +
اُس کو وہان کی لوگ کھاش کہتی ہین + جس آدمی پر راجہ کا
عتاب ہوتا ہی وہ اِس کھاش مین ڈالا جاتا ہی + اور جو کی روٹی
اور کھارا پانی کھانی پینی کو پاتا ہی + کھاش کی اندر سی جیتا آدمی کوئی
شاذ و نادر نکلتا ہی + غیر آدمی اُس قلعی مین نہین جانی پاتا +
انگریزون نی بھی اب تک وہ قلعہ نہین دیکھا + اگرچہ اِس عملداری مین

سے قلعے بہت سے ہین لیکن رن تھمبھور کا قلعہ جے پور سے پچہتّر میل گوشۂ جنوب و مشرق کی طرف سب سے پایدار اور استوار ہے ÷ اُس کے اندر بھی غیر آدمی یا انگریز لوگ جانے نہین پاتے ہین ÷ یہہ وہی قلعہ ہے جسکے اندر ۱۲۹۰ع مین ہمیر چوہان سلطان علاالدین خلجی سے لڑکر بڑی بہادری کے ساتھہ مارا گیا ÷ اور ہمیرے کے محل کی سب عورتین مسلمانون کی زیادتی سے بچنے کے لیے جیتے جی آگ مین جل کر خاک ہو گئین ÷ جے پور سے ساٹھہ میل اُتّر گوشۂ شمال و مشرق کی جانب جھکتا ہوا براٹ کے نزدیک ایک پہاڑ پر مہاراج اشوک کا حکمنامہ وہی کھُدا ہوا ہے کہ جو الہ آباد کی سنگین لاٹھہ پر ہے ÷ صرف اِتنا اِس مین زیادہ ہے کہ بیدھیون نے بنائے ہین ÷ الغرض راجا جے سنگہ علم کی بڑی قدر کرتا تھا ÷ برج بھاشا نے اُسی کے زمانے مین رونق پائی ÷ بہاری کی ستسئی کے دوہرون کے واسطے وہ ایک ایک اشرفی دیتا تھا ÷ بنارس دہلی متھرا اُجین اور جے پور اِن پانچون مقام پر اُسی نے علم نجوم کے رصد خانے بنائے ہین ÷ سولھوان[۱۶] کرولی یہہ راج اُتّر اور پچھم مین

کرولی[۱۶]

جی پور کی عملداری سی گھرا ہوا ہی + اور دکھن کی طرف اِس کے
گوالیر ہی پورب کو دھولپور کی سرحد سی ملا ہی + وسعت اِس کی ایک
ہزار نوسو میل مربع ہی + آمدنی اِس کی پانچ لاکھ روپیہ سال ہی +
صدر مقام کرولی ۲۶ درجہ ۳۲ دقیقہ اُتّر عرض اور ۷۶ درجہ
۵۵ دقیقہ پورب طول مین پنچپیری ندی کی کنارے بسا ہی + قلعہ
راجا کی رہنی کا شہر کی بیچ مین واقع ہی + سترھوان دھولپور اِس دھولپور
راج کی پچھم کرولی ہی + اور دکھن اسکی گوالیر ہی + اور اُتّر کو
متھرا ہی + پورب کی طرف سرکاری ضلع آگرے کا ہی + وسعت
اِس کی ایک ہزار چھہ سو میل مربع ہی + آمدنی سات لاکھ روپیہ
سال ہی + صدر مقام دھولپور ۲۶ درجہ ۴۲ دقیقہ اُتّر عرض
اور ۷۷ درجہ ۴۴ دقیقہ پورب طول مین دریای چمبل کی بائین
کنارے کوس آدھہ کوس کی فاصلے پر بسا ہوا ہی + اٹھارھوان
بھرتھہ پور دکھن طرف اِس کی دھولپور ہی + اور اُتّر کی جانب بھرتھہ پور
الور + پچھم رُخ جی پور + اور پورب کی طرف آگرے اور
متھرا کی سرکاری ضلعے ہین + وسعت اِس کی دو ہزار میل مربع

ہی + آمدنی تیس لاکھہ روپیہ سال ہی + پرگنہ روپ باس مین سنگ سرخ کی کھان ہی + عمارت بنانی کی واسطی دلی آگری وغیرہ آس پاس کی شہرون مین بہت جایا کرتا ہی + صدر مقام بھرتپور ۲۷ درجہ ۱۷ دقیقہ اتر عرض اور ۷۷ درجہ ۲۳ دقیقہ پورب طول مین کچی شہر پناہ کی اندر قریب آٹھہ میل کی گھیری مین بسا ہی + شہر پناہ خوب چوڑی چکلی اور بلند ہی + اگر مرمت اس کی بخوبی تمام ہوتی رہی تو ہرگز توپ کی گولون سی اس کو صدمہ نہین پہنچ سکتا + جو گولا آویگا اسی مین رہ جاویگا + سنگین دیوار کی بہ نسبت کچی دیوار کا ڈھانا بہت مشکل ہی + بہت سی ایسی مقام ہین کہ جہان سختی سی نرمی زیادہ کام مین آتی ہی + شہر پناہ کی گرد کھائی بھی کھدی ہوئی ہی + اور جھیلین اس طور کی ہین کہ اگر بند ان کی کاٹ دیی جاوین تو شہر سی باہر کوسون تک پانی ہی پانی ہو جاوی + دشمن کی فوج کو ذرہ کھڑی رہنی کی بھی جگہہ نہ ملی + بیچ شہر مین پختہ قلعہ ہی + اسیمین وہان کا راجا رہتا ہی + اس قلعی کی گرد بھی ایسی چوڑی چکلی کھائی ہی کہ اچھی خاصی ایک چھوٹی سی

ندی معلوم ہوتی ہی + بھرتھہ پور سی آٹھہ کوس کی تفاوت پر
ڈیگ مین مہاراج کا باغ بہت عمدہ اور قابل دیکھنی کی ہی + مکانات
بھی اِس مین بہت اچھی اچھی بنی ہین + اور نہرین اور فوّاری اور
چادرین افراط سی ہین + خصوصًا ایک بارہ دری جس کو مچھی بھون
کہتی ہین اُس مین اتنی فوّاری لگی ہین کہ در دیوار ستون وغیرہ ہر مقام
سی فوارہ چھوٹتا ہی + اور اوسکی پُھہار ایسی اوڑتی ہی کہ جس وقت
سورج اُسکی سامنی رہتا ہی تو اُس کی کرن سی اُس مکان کی اندر اُن
پُھہاروں مین دو قوس قزح بہت چمکیلی اور شوخ رنگ بن جایا
کرتی ہین + راجا وہان کا ابھی نابالغ ہی اسلیی ملک کا انتظام
صاحب اجنٹ بہادر خود کرتی ہین بھرتھہ پور کی دکھن گوشہ جنوب
و مغرب کو جھکتا ہوا ایک منزل کی تفاوت پر بیانی کا قلعہ نامی اور
مشہور معروف ہی + یہہ بیانا کسی زمانی مین بہت بڑا شہر تھا +
آگرا بسنی کی پیشتر یہی شہر اِس صوبی کا صدر مقام تھا + بلکہ
سلطان سکندر لودی بادشاہ نی تو اِس کو اپنا دار السلطنت
مقرر کیا تھا + قلعہ ایک پہاڑ پر خوب مضبوط بنا ہوا ہی + حوض

پانی کی ایسی ایسی گہری اور عمیق ہین کہ اُن مین گھڑیال تیرتی رہتی ہین +
بیچ مین اُس کی ایک لاٹ سنگین کھڑی ہی + اُس پر کچھہ اگلی زمانی کی
حرف بھی کھُدی ہوی ہین + اور محل کی اندر ایک ستون پر کسی کے
ہاتھہ کی پنجون کی دو چھاپی اب تک لگی ہوئی ہین + اِن چھاپون کا حال
وہان کی لوگ یون بیان کرتی ہین کہ جب بادشاہی فوج چڑھہ آئی
تو یہان کی رانیون نی اپنی تئین جوہر کیا تھا + اُنہین رانیون مین سے
ایک نی اوسوقت اپنی لہو سی آپ یہہ دونون چھاپی دی تھے +
۱۹ الور اُنیسوان الور یعنی ماچیری + اِس کی دکھن طرف بھرتھہ پور
اور جی پور ہی + اور پچھم رُخ صرف جی پور واقع ہی + باقی دونون
جانب کو متھرا اور گڑگانوی کی انگریزی ضلعون سی گھرا ہوا ہی +
وسعت اِس کی ساڑھی تین ہزار ۳۵۰۰ میل مربع ہی + جنگل اور پہاڑ
بہت ہین + وہ علاقہ جس کو تواریخ مین میوات کی نام سی لکھتے
ہین اسی عملداری مین آگیا ہی + صرف تھوڑا سا بھرتھہ پور کی راج
مین ہی + آمدنی اِس تمام راج کی اٹھارہ لاکھہ روپیہ سال ہی +
کم و بیش چالیس برس کا عرصہ گذرتا ہی کہ وہان کی راجا کو ایک دفعہ

اِس بات کا خبط سمایا کہ جس طرح مسلمانون نے کسی زمانے مین ہندوؤنکو ستایا تھا اُسی طرح اب مسلمانون کو تنگ کرنا چاہیے + چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا + یہان تک کہ بہت سے مسلمان مُلّاؤن کے ناک کان کاٹ کر فیروزپور کے نواب کے پاس بھیج دیے + قبرین سارے اپنے ملک مین سے کھُدوا کر پھکوا دین + ہڈّیان تک گدھون پر لاد کر اپنے علاقے سے باہر نکالین + اور مسجدین بالکل مسمار کر کے اونکے پتھرون پر تیل سیندور چڑھوا دیا گویا سب کو بھیرون بنا دیا + صدر مقام اِس راج کا الور ۲۰ درجہ ۴۴ دقیقہ اُتّر عرض اور ۷۶ درجہ ۲۳ دقیقہ پورب طول مین ایک پہاڑ کے تلے بسا ہے + اور اُس پہاڑ پر جو کہ وہان سے قریب ایک ہزار دو سو فٹ کے اونچا ہوگا ایک قلعہ بنا ہوا ہے +

کشن گڑھ

بیسوان کشن گڑھ + پورب اور دکھن طرف اِس کے سبے پور ہے + اور اُتّر اور پچھم رُخ یہہ جودھپور اور اجمیر کے انگریزی ضلعے سے گھرا ہے + وسعت اِس کی سات سو میل مربع ہے + آمدنی اِس راج کی تین لاکھہ روپیہ سال ہے + صدر مقام کشن گڑھ ۲۶ درجہ ۳۷ دقیقہ اُتّر عرض اور ۷۵ درجہ ۳۴ دقیقہ پورب

جودھپور ۲۱

طول مین شہر پناہ کی اندر لمبا ہوا ہی + اکیسوان[۲۱] جودھپور
جسکو مارواڑ کہتی ہین + پورب طرف اُسکی جی پور اور
سرکاری ضلع اجمیر کا اور اودی پور ہی + دکھن کی جانب اُسکی
اُدی پور سروہی اور بڑودا ہی + پچھم رخ اُسکی سندھ
اور جیسلمیر واقع ہی + اور اُتر کی طرف یہہ جیسلمیر اور بیکانیر
سی گھرا ہوا ہی + تخمیناً اڑہائی[۲۵۰] سو میل لمبا اور ڈیڑھ[۱۵۰] سو میل
چوڑا ہی + کل وسعت اُسکی پینتیس[۳۵۰۰۰] ہزار میل مربع ہوگی +
زمین اُسکی تمام ریگستان ہی + کوا نہایت گہرا کھودنا پڑتا ہی
جس پر بھی پانی کھارا نکلتا ہی + سنسکرت زبان مین ریگستان
کو جہان پانی نہ ملی مربھوم کہتی ہین + اس واسطی اُس ملک کا
نام مارواڑ مشہور ہوگیا + اس راج مین سیسی اور سنگ مرمر کی
کھان ہی + آمدنی اس تمام ریاست کی سترہ[۱۷] لاکھ روپیہ سال
ہی + اونٹ اور بیل یہان کی اچھی ہوتی ہین + چنانچہ ایک[۱] ایک
بیل کی جوڑی دو دو سو[۲۰۰] روپی تک کو بک جاتی ہی + اور اونٹ
وہان اکثر ہل مین بھی جوتی جاتی ہین + آدمی وہان کی افیون

بہت کھاتی ہین + یہان تک کہ پان اور الایچی کی طرح اپنے
دوستون کی ضیافت افیون کی گولیون سی کرتی ہین + صدر
مقام جو دھپور تخمیناً اسی ہزار آدمی کی بستی ۲۶ درجہ ۱۹
دقیقہ اُتّر عرض اور ۷۳ درجہ پورب طول چھہ میل کی گھیرے
مین بسا ہوا ہی + قلعہ بہت مضبوط ہی + بائیسوان بیکانیر ۲۲ بیکانیر
دکھن طرف اسکی جودھپور اور جے پور ہی + اُتّر کی جانب
بھاولپور اور پٹیالا + پچھم رُخ اس کی جیسلمیر ہی + اور
پورب کی طرف انگریزی ضلع ہریانے کا واقع ہی + بیکانیر
اور جیسلمیر اور بھاولپور کی عملداریون کی بیچ مین ریگستان کا
میدان نہایت عظیم الشان آن پڑا ہی + اُس کی درمیان سیکڑون
کوس کی گھیری مین بستی اور آبادی کا نام و نشان بھی نہین نظر
آتا + پانی کی بدلی سراب کا پانی یا کہین کہین بڑی بڑی جنگلی تربوز
ہوتی ہین + انھین سی مسافر لوگ اپنی پیاس بجھا لیتی ہین + وہ
کیا قدرت ہی اُس قادر مطلق کی کہ جس جگہہ ایک بوند بھر پانی
دیکھنی کو میسر نہین وہان بالو مین آپ سی آپ رسیلی پھل پیدا

کرڈالی ÷ زمین اِن دونون علاقون کی یعنی بیکانیر اور جیسلمیر کی ریتیل ہی ÷ سو سوا اور دو دو سو ہاتھہ گہری کوی کھودنے پڑتی ہین ÷ کھیتی یہان سواے جوار باجری کی دوسری چیز کی بہت کم ہوتی ہی ÷ درخت کا تو کہین نام نہین ہی ÷ باغ کون جانتا ہی ÷ کریل ÷ اور پھوک اور جھڑبیری اور آگ سے کے درخت تو البتہ دکھائی دیتے ہین ÷ ندی نالا اِن علاقون مین قسم کھانے کو بھی نہین ÷ لمبان اِس کی ڈیڑھہ سو میل سے اوپر اور چوڑان قریب سوا سو میل کی ہی ÷ وسعت اِس راج کی ستر ہزار میل مربع ہی ÷ اور آمدنی اِس کی ساڑھی چھہ لاکھہ روپیہ سال ہی ÷ صدر مقام بیکانیر ۲۷ درجہ ۵ دقیقہ اُتّر عرض اور ۷۳ درجہ ۲ دقیقہ پورب طول مین شہر پناہ کی اندر بسا ہی ÷ اور اُس کی ایک بغل مین قلعہ بھی بلند اور معقول بنا ہوا ہی ÷ تیئیسوان

۲۳ جیسلمیر جیسلمیر پورب طرف اِس کی بیکانیر ہی اور پچھم کی جانب سندھہ ÷ اُتّر رُخ بہاولپور ÷ اور دکھن کو جودھپور واقع ہی ÷ وسعت اِس کی بارہ ہزار میل مربع ہی ÷ اِس سرزمین میں

بیکانیر سے بھی بڑھکر ریگستان اور اُجاڑ ہی + بستی فی میل
مربع سات آدمیون کی بھی نہین پڑتی + آمدنی اس تمام راج کی
کم و بیش ایک لاکھ روپیہ سال ہی + صدر مقام جیسلمیر ۲۶ درجہ
۴۳ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۰ درجہ ۴۰ دقیقہ پورب طول مین بسا
ہوا ہی + جودھپور کے راستے مین گرمی کے موسم کے اندر یہان سے
تین منزل تک کہین پانی نہین ملتا + مسافر لوگ مشکین بھر کر اونٹون
پر اپنے ساتھ رکھہ لیتے ہین + یہہ سب اوپر لکھے ہوئے ہندوستانی
علاقے یعنی سروہی سے جیسلمیر تک راجپوتانے مین گنے جاتے ہین +
اور سب کے سب اجمیر کی اجنٹی کے تابع ہین + چوبیسوان ۲۴
بہاولپور اس کے دکھن طرف جیسلمیر اور بیکانیر ہی + اُتر رخ بہاولپور ۲۴
پنجاب کے انگریزی ضلعے ہین + اور پچھم کی طرف سندھہ ہی + اور
پورب کی جانب بیکانیر اور پٹیالا واقع ہی + یہہ علاقہ ستلج
اور دریای سندھہ کے کنارے کنارے تین سو دس میل تک لمبا
چلا گیا ہی + اور ایک سو دس میل چوڑان مین ہی + وسعت
اس کی قریب بتیس ہزار میل مربع کے ہوگی + دریاؤن کے کنارے

تو زمین زرخیز ہی لیکن دکھن کی طرف بڑا بالو کا میدان اُجاڑ اور
سنسان پڑا ہوا ہی + آمدنی اِس تمام ریاست کی پندرہ لاکھ روپیہ
سال ہی + صدر مقام بھاولپور ۲۹ درجہ ۱۹ دقیقہ اُتر عرض اور
۷۱ درجہ ۲۹ دقیقہ پورب طول مین دریای ستلج کی بائین کنارے
پر کچی شہر پناہ کی اندر قریب بیس ہزار آدمیون کی بستی ہے +
یہان ستلج کو دریای گرّا بولتی ہین + مکانات اِس شہر مین
کچی اینٹون کی بہت ہین + لنگی اور ریشمی کھیس یہان اچھے
بنائی جاتی ہین + اونٹ بھی وہان کی چالاک ہوتی ہین + بھاولپور
سی پچاس میل دکھن ریگستان مین دیوراول نام ایک مضبوط
قلعہ ہی + نواب کا خزانہ اُسی مین رہتا ہی + بھاولپور سی پچھم
گوشہ جنوب و مغرب کو جھکتا ہوا تخمیناً تیس میل کی فاصلے پر
دریای پنج ند کی بائین کناری ایک شہر اگلی زمانی کا اُدچ نام
بسا ہی + دریای ستلج کا چناب کی ساتھ مل جانی پر وہان
نام اوسکا پنج ند مقرر ہو گیا ہی + پچیسوان انبالی کی اجنٹی ابنالی کی اجنٹی [۲۵]
کی زیر حکم رجواڑی بھاولپور کی پورب + یہہ علاقہ پچھم اعد

دکھن طرف کچھہ دور تک بیکانیر کی عملداری سے ملی ہوی ہین + باقی
سب طرف انگریزی ضلعون سے گھری ہین + ان مین سب سے
بڑی ریاست پٹیالی کے مہاراجہ کی جو کہ قوم کے سکھہ ہین
بھاولپور کی سرحد سے لیکر پہاڑون مین شملا کی چھاونی
تک چلی گئی ہے + اس کے بیچ مین جا بجا دوسرے علاقے اس
ڈول سے آن پڑے ہین کہ اس کی لمبان اور چوڑان کا انداز
کرنا بہت مشکل ہے + اگر بٹنڈا سے شملا تک یہہ عملداری
ناپی جاوے تو ایک سو ۱۷۵ پچھتر میل ہوتی ہے + لیکن وسعت
اس ریاست کی ساڑھے ۴۵۰۰ چار ہزار میل مربع سے زیادہ نہین
ہے + آمدنی ۳۲۰۰۰۰۰ بتیس لاکھہ روپیہ سال ہے + صدر مقام اس کا
پٹیالا ۳۰ درجہ ۱۹ دقیقہ اُتّر عرض اور ۷۶ درجہ ۲۲ دقیقہ
پورب طول مین ایک کچی شہر پناہ کے اندر بسا ہوا ہے +
بیچ شہر مین قلعہ ہے + اس کے اندر مہاراج کے رہنے کے محل اور
مکانات بہت اچھے بنے ہین + شہر سے پانچ چھہ کوس
کے فاصلے پر بہادرگڑھہ ایک قلعہ ہے + اس مین مہاراج نے

جو نیا محل بنایا ہی اُس کی مکانات قابل دیکھنی کے ہین +
بھاولپور کی سرحد کی طرف لدھیانی سی پچھتر میل گوشۂ
جنوب و مغرب کی جانب قلعہ بھٹنڈا ریگستان کے میدان
مین نہایت مضبوط بنا ہوا ہی + خزانہ مہاراج کا اسی مین ہتا
ہی + اِس کی گرد نواح کو وہان کی لوگ لکھی جنگل کہتے ہین +
گھوڑون کی چرائی کی لیی وہان چالیس کوس کی گھیری مین
بہت اچھی جگہہ ہی + پٹیالی سی پینتیس میل اُتر سرہند جو کہ
بادشاہی زمانی مین ایک بہت بڑا آباد شہر تھا اب ویران
اور اوجاڑ پڑا ہوا ہی + کھنڈر پُرانی عمارت کی دور دور تک
دیکھائی دیتی ہین + مگر بستی ایک قصبی کی برابر بھی نہین رہی +
اِس عملداری کی درمیان شملا کی راستی مین پہاڑ کے نیچے
کالکا سی دو کوس ورے مقام پنجور مین ایک باغ اورنگ زیب
بادشاہ کی کوکا فدائی خان کا بنایا ہوا پانچ چھہ درجی کا نہایت
بی نظیر ہی + دیکھنی کی لائق ہی تعریف اُس کی نہین قابل تحریر
ہی + یعنی وہان پہاڑ پر سی پانی کا سوتا جو کہ آیا ہی وہی اُس باغ کے

فوّارے کا خزانہ بنایا گیا ہی + پس اِس پہاڑ کی جھرنی کی بدولت

اُس باغ مین سیکڑون فوّارے اور چادرین اور نہرین آپ ہی

آپ رات دن جاری رہتی ہین + کہین حوضون کی بیچ مین

بارہ دریان بنی ہوئی ہین اور کسی جگہہ بارہ دریون کی اندر

حوض بنی ہین + الغرض پنجور مقام خوب دلکشا اور پُر فضا

ہی + لیکن برسات مین وہان کی ہوا بگڑ جایا کرتی ہے +

باقی رجواڑی جنکی رئیسون کو اپنی علاقی مین دیوانی فوجداری

کا اختیار حاصل ہی اس اجنٹی مین نابھا جیند مالیر کوٹلا

فرید کوٹ ممدوت بوڑھیا چھچھرولی اور رائے کوٹ

ہین + وسعت اِن سب کی دو ہزار تین سو میل مربع سے

زیادہ نہین ہی + اِن مین نابھا جیند اور مالیر کوٹلا

یہہ تینون علاقی تین تین لاکھہ روپیہ سال کی آمدنی کے

ہین + اور باقی سب کی سب بہت چھوٹی چھوٹے ہین +

مالیر کوٹلا اور فرید کوٹ اور ممدوت مین مسلمان کی عملداری

ہی + یہہ تینون رئیس نواب کہلاتی ہین + نابھا ٹپیالہ کی

پندرہ میل پچھم گوشۂ شمال و مغرب کو جھکتا ہوا ہے +
جیند پٹیالے سے ستر میل دکھن ہے + اور مالیر کوٹلا
پٹیالے سے پینتیس میل گوشۂ شمال و مغرب کی طرف واقع
ہے + فرید کوٹ پٹیالے سے ایک سو پانچ میل پچھم گوشۂ جنوب
و مغرب کو جھکتا ہوا ہے + ممدوت پٹیالے سے ایک سو تیس
میل پچھم گوشۂ شمال و مغرب کو جھکتا ہوا ہے + بوڑھیا پٹیالے
سے ساٹھ میل پورب گوشۂ جنوب و مشرق کو جھکتا ہوا
واقع ہے + چھچھرولی پٹیالے سے ساٹھ میل پورب ہے +
اور رائے کوٹ پٹیالے سے چالیس میل گوشۂ شمال و
کپور تھلا ۲۶ مشرق کی طرف بسا ہوا ہے + چھبیسواں کپور تھلا + یعنی
سکھ راجا آلو والیے کا علاقہ + دریای ستلج اور بیاس کے
بیچ میں چاروں طرف پنجاب کی انگریزی ضلعوں سے گھرا
ہوا ہے + آمدنی اس کی دو لاکھ روپیہ سال ہے + صدر مقام
کپور تھلا ۳۱ درجہ ۲۴ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۵ درجہ
۱۲ دقیقہ پورب طول میں دریای بیاس کے بائیں کنارے

دس میل ہٹ کر بسا ہی + ستائیسوان ۲۷ رہیلون کا رام پور رام پور
مراد آباد اور بریلی کی انگریزی ضلعون سی گھرا ہوا ہی + وسعت
اس کی سات سو میل مربع ہی + آمدنی دس لاکھ روپیہ سال +
نواب کی رہنی کا شہر رام پور ۲۸ درجہ ۴۹ دقیقہ اُتر عرض اور
۷۸ درجہ ۲ ۵ دقیقہ پورب طول مین کوسِلیا ندی کے
بائین کنارے بسا ہوا ہی + اٹھائیسوان ۲۸ منی پور دریاے منی پور
برہم پتر کی پار ہندوستان کی پورب حد پر ہی + پچھم اور
اُتر کی طرف سلہٹ اور آشام کی انگریزی ضلعون سے
گھرا ہی + اور پورب اور دکھن کو برھما کی عملداری سی
ملا ہوا ہی + وسعت اس کی ساڑھی سات ہزار میل مربع ہی
آمدنی ایک لاکھ روپیہ سال سی کم ہی + ملک جنگل اور
پہاڑون سی بھرا ہوا ہی + پہاڑ چار ۴ ہزار فٹ تک بلند
ہین + لوہی کی کھان بھی وہان ہی + آدمی وہان کی کھسیے
جنکی صورت شکل اور بولی بھوٹیون سی ملتی ہی مثل جنگلیون کے
ہین + ناگا وہان بہت بستی ہین + دیبی کی معتقد ہین اور

آدمی کابل دیتی ہین + صدر مقام منی پور ہے ۲۴ درجہ ۲۰ دقیقہ اتّر عرض اور ۹۳ درجہ ۳۲ دقیقہ پورب طول مین اسی نام کی ندی کی داہنی کناری بسا ہوا ہی + انگریز لوگ اس کو کسائیون کا ملک کہتی ہین کیونکہ برمھا والی ان کو کاسی پکارتی ہین اور بنگالی ان کو مگھا لو بولتی ہین + لیکن خاص یہہ لوگ نام اپنا موئیتی بتاتی ہین +

اب دریای نربدا کی پار دکھن کی ریاستین لکھی جاتی ہین + اول حیدر آباد یہہ بڑی ریاست دریای تاپتی سی لیکر جہان وہ سیندھیا کی عملداری سی ملتا ہی دکھن مین دریای تنگ بھدرا اور دریای کرشنا تک چلا گیا ہے + گوشۂ شمال و مشرق کی طرف نربدا ندی پران ہتیا مین اور پران ہتیا گوداوری مین ملکر اس ریاست کو ناگپور کی علاقی سی جدا کرتی ہی + اور باقی سب طرف یہہ ریاست بنگال اور بمبئی اور مندراج حاطی کی انگریزی ضلعون سے گھیری ہوئی ہی + سنسکرت مین جس زمین کا نام تیلنگ

حیدرآباد

دیش ہی وہ زمین اِس ریاست کے اندر بہت سی آگئی ہی +
یہہ ریاست دو سو اٹھتر میل لمبی اور ایک سو دس میل چوڑی
ہی + اور وسعت اِس کی ایک لاکھ میل مربع ہی + بادشاہی
عملداری مین یہہ ایک صوبہ گنا جاتا تھا + لیکن اب اُس کی
حدون مین بڑا فرق پڑ گیا + کیونکہ بدر اور اورنگ آباد
کے صوبون کے حصے بھی داخل ہو گئی ہین + زمین یہان کی
بلند زرخیز اور کوہستانی ہی + لیکن پہاڑ اونچا کوئی نہین +
آب و ہوا معتدل + بد انتظامی کے باعث زمیندار مفلس
قلاش ہو رہی ہین + اور زمین اُنکی اکثر پرتی پڑی رہتی ہی +
افسوس کا مقام ہی کہ جہان کسی زمانے مین عمدہ عمدہ شہر بستے
تھے وہان اب گیدڑ روتے ہین + ملک ڈیڑھ کروڑ روپئے
سے زیادہ کا ہی + مگر انتظام اچھا نہین ہونیکے باعث نواب
کے خزانے مین اب اِس کا آدھا بھی نہین آتا + وہان کے
نواب کے پاس ایک پلٹن عورتون کی ہی + نام اُس کا
ظفر پلٹن ہی + وردی اور قواعد اُس کی انگریزی پلٹن کے

موافق ہی + تنخواہ ہر ایک عورت کی پانچ پانچ روپیہ مہینا ہی + یہہ عورتین جو سپاہیون کا کام کرتی ہین گاردنی کہلاتی ہین + ۱۷۹۵ء مین جب وہان کی نواب نی دولت راو سیندھیا سی لڑکر شکست کھائی تھی تو اُس لڑائی مین کرولا کی میدان کی اندر دو پلٹنین اِن گاردنیون کی ماما بَرن اور ماما چمیلی کی زیر حکم بھی ساتھہ تھین + اور بہر صورت وہ نواب کی سپاہیون سی کچھہ بُرا نہین لڑین + دارالریاست اِس مقام کا حیدرآباد جس کو بھاگ نگر بھی کہتی ہین ۱۷ درجہ ۱۵ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۸ درجہ ۳۵ دقیقہ پورب طول مین موسیٰ ندی کی داہنی کنارے ہی جسکی اوپر ایک پُل پختہ بندھا ہوا ہے پکی شہر پناہ کی اندر چار میل لمبا اور تین میل چوڑا بسا ہی + راستی تنگ ہین اور فرش بھی اُن مین بُرا ہی + بستی اِس شہر مین دو لاکھہ ۲۰۰۰۰۰ آدمیون کی ہی + یہان نواب کا محل اور کئی ایک مسجد دیکھنی کی لائق ہی + چھہ میل پچھم ایک پہاڑ کی اوپر گول گنڈہ کا قلعہ بڑا نامی اور مشہور ہی + اور

مضبوطی مین معروف ہی + نواب کا خزانہ اُسی مین رہتا ہی +
تین میل آگی سکندر آباد مین انگریزی فوج کی بہت بڑی
چھاؤنی ہی + یہہ فوج نواب کی حفاظت کی واسطی بموجب
عہدنامی کی وہان رہتی ہی + خرچ اِس لشکر کا نواب دیتا
ہی + اور اوسکی سہل مین وصول ہو جانی کی واسطی نواب نی
علاقہ برار اپنی عملداری کی گوشۂ شمال و مغرب مین سرکار
انگریزی کی سپرد کر دیا ہی سرکار کی طرف سی ایک صاحب ریذیڈنٹ
نواب کی دربار کی واسطی مقرر ہی + حیدر اباد کی گوشۂ شمال و
مغرب کی جانب قریب تین سو میل کی فاصلی پر اورنگ آباد
شہر جو کہ مسلمانون کی بادشاہت مین صوبۂ اورنگ آباد کا
دار الریاست کہلاتا تھا اور پھر بہت روز تک حیدر اباد کی
نواب کا بھی دار الریاست تھا اب ویران سا ہو گیا ہے +
اور بےرونق پڑا ہوا ہی + یہان تک کہ ساٹھ ہزار آدمی سے
زیادہ نہین بستی + قدیم نام اُس شہر کا گرکی ہی + شہر مین
پانی کی نہر پہاڑ سی کاٹ کر لائی گئی ہی + ہر طرف صاف

پانی سی بھری ہوی حوض اور اُن مین فواری چھوٹ رہی ہین + بازار
خاصا لمبا چوڑا ہی + اورنگ زیب کا محل کھنڈر پڑا ہی + ایک طرف
کو اُس کی بیٹی زیب النسا بیگم کا روضہ سنگ مرمر کی گُمبد کا بنا
ہوا ہی + اور ایک درویش کا مقبرہ ہی اُس مین بہت سی حوض
چادرین اور فوّاری بنی ہوی ہین + اورنگ آباد سی سات میل
گوشۂ شمال و مغرب کو دولت آباد ایک مشہور قلعہ ہی + یہہ
قلعہ مہادیو کی پنڈی کی طرح ایک کھڑی پہاڑ کی اوپر بنا ہی +
قریب پانسَو فٹ کی وہان سی اونچا اور چارون طرف سے
بلا لاگ کھڑا ہی + اُس پہاڑ کا آدھا حصہ قریب ایک تہائی کی
چھیل چھیل کر دیوار کی طرح سیدھا کر دیا ہی + راہ چڑھنی کی اُس
پر کسی طرف سی بھی نہین ہی + پہاڑ کی گرد ایک کھائی ہی اور پھر
کھائی کی گرد تہری دیوار ہی + اُن تینون دیوارون کی باہر
شہر بستا ہی + اور شہر کی باہر پھر شہر پناہ ہی + قلعی کی اندر جانی
کی لیی سرنگ کی طرح پہاڑ کی اندر ہی اندر پتھر کاٹ کر سیڑھیان
بنائی ہین + جیسی کسی مینار پر چڑھتی ہین اُسی طرح اُس کی اندر

بھی مشعل جلاکر جانا ہوتا ہی + اوّل تو وہ راستا ایسا تنگ ہی
کہ آدمی کو جُھک کر دوہرا ہو کی جانا پڑتا ہی پھر کل تین گز چوڑا
اور تین گز بلند ہی + بیچ مین جابجا ایک آدمی کی جانی لائق زینے
کاٹ کر پانی لانی کی لیی کھائی تک راہ بنا دی ہی + ذخیرہ رکھنی کی
واسطی بڑی بڑی تہ خانی بنی ہین + اور پھر جہان وہ راستا پورا
ہوا وہان اُس کی منہ پر ایک بڑا سا بھاری لوہی کا توا رکھا
ہوا ہی + تا کہ اگر دشمن اِس راہ مین بھی آن گھُسی تو اُس توی کو
اُس کی منہ پر ڈال کر آگ پھونک دیوین + جسمین ماری گرمی
کی وہ اُسی راہ مین بھُن کر کباب ہو جاوی + قلعی کی اندر ایک
مینار ایک سو ساٹھہ فٹ کا بلند بنا ہوا ہی + پہاڑ کی چوٹی پر
جہان نواب کا نشان کھڑا ہی ایک توپ پیتل کی اٹھارہ فٹ
لمبی بارہ سیر کی گولی والی رکھی ہوئی ہی + قلعی کی اندر کئی ایک
حوض پانی کی ہین + معلوم نہین کہ یہہ قلعہ کس زمانی مین بنا ہی
اور کس نی بنایا ہی + لیکن جب پہاڑ چھیلنی اور سرنگ کاٹنی
کی محنت پر خیال کرتی ہین تو عقل بھی حیران رہ جاتی ہی +

لڑائی مین اِس قلعی کو فتح کرنا کسی صورت سی ممکن نہین ہی + صرف
قلعی والون کی رسد بند کرنی سی ہاتھہ آسکتا ہی + سابق مین اِس
قلعی کا نام دیوگڑھہ تھا + چودھوین صدی عیسوی کی شروع
مین دِلی کا بادشاہ محمد تغلق دلی شہر اُوجاڑ کر وہان کی
لوگون کو دیوگڑھہ مین بسانی کی واسطی لیگیا تھا + اور نام
اُس کا دولت آباد رکھہ کر اپنا دارالسلطنت اُسی کو مقرر کیا
تھا + لیکن پھر آخرش اُسنی دلی ہی کو پسند کیا + یہان تک کی
وہ دولت آباد اُجاڑ کر پھر تمام شہر کو لیی ہوی دلی مین چلا آیا +
دولت آباد سی سات میل گوشۂ شمال ومغرب کی طرف الوُرُو
گانو کی پاس جس کو انگریز لوگ الوُرا بولتی ہین اور کسی زمانی
مین سنگین شہر پناہ کی اندر اچھا خاصا شہر بستا تھا وہان
ہلالی شکل کی ایک پہاڑ کو آدھہ کوس لمبا کاٹ کر اُس مین نہایت
عجیب وغریب مندر بنائی ہین + پہاڑ مین تراشی ہوی جس جس
مندر کا بیان اِس کتاب کی اندر ہوا ہی یہہ الوُرُو کی مندر
اُن سب پر بالا ہین + یعنی ایسی یہہ مندر بی نظیر بنی ہین کہ ویسی

نہ کسی نے کہین دیکھی نہ سُنی + حقیقت مین خوبی اُسکی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے کہنے سے کسی کی سمجھ مین نہین آسکتی + اِس واسطے یہان صرف کیلاسں مندر جس مین سب سے زیادہ کام کیا ہے + اور بڑے مندر کی فقط وسعت لکھہ دیتے ہین +

کیلاسں کا دروازہ چودہ۱۴ فٹ اونچا ہے اور اُس دروازے کے اندر کا راستا جس مین دو طرفہ مکانات سنے ہین بیالیس۴۲ فٹ لمبا ہے + اندر کا چوک دو سو سینتالیس۲۴۷ فٹ لمبا اور ڈیڑھ سو۱۵۰ فٹ چوڑا ہے + بڑا مندر دروازے سے پچھلی دیوار تک لمبان مین ایک سو تین۱۰۳ فٹ ہے اور چوڑان مین اکسٹھہ۶۱ فٹ + اور بلندی اُس کی اٹھارہ۱۸ فٹ کی ہے + آدناتھہ سبھا + جگناتھہ سبھا + پرسرام سبھا + اندر سبھا + لنکا + تین لوک + نیل کنٹھہ + دُوکھہ گھر + جنواسا + راون کی کھائی وغیرہ سب مکان دیکھنے کے لائق ہین + اور اِن سب مین بھی نہایت باریکی اور کاریگری کے ساتھہ طرح طرح کی مورتین اور عمدہ عمدہ صورتین بنائی ہین + اور تماشا تو

یہہ ہی کہ یہہ تمام مندر ایک پہاڑ کی تپھر کو تراش کر نکالے
ہین ÷ لیکن ایک بات بڑی تعجب کی ہی کہ وہان اُتر طرف
کی مندر تو جین مذہب کی ہین اور دکھن رُخ کی مندر بُدھہ
کی مذہب کی بنی ہین ÷ اور بیچ والی مندر شیو کی مذہب کی
بنائی ہین ÷ بشکرما کی سبھا مین ایک مورت بُدھہ کی
بہت بڑی رکھی ہی ÷ اُس کو وہان کی لوگ بشکرما کہتے
ہین ÷ کیلاس کی اندر درمیان مین مہادیو کا لنگ ہی ÷
باقی چارون طرف دوسری دیوتا ہین ÷ جین مندرین ننگی
مورت دِگمبری آمنای والون کی بنی ہوئی ہین ÷ برسات
مین جب وقت پہاڑ سی جھرنی جھڑتی ہین اور کنڈ سب بھرتے
ہین اُس دم یہہ مقام بڑی بہار دیکھاتا ہی ÷ معلوم نہین کہ یہہ
مندر کس راجانی بنائی ہین اور کس کی زمانی مین تیار ہوسے ÷
مگر اِس قدر لاگت آئی ہوگی کہ جس کا کچھہ ٹھکانا اور حساب نہین ÷
اُسی پہاڑ کی گھاٹی پر دولت آباد سی چھہ میل الورُو کے
راستی مین روضہ نام ایک بستی ساڑھی چار سو فٹ اونچی پہاڑ کی

اوپر شہر پناہ کے اندر واقع ہی + بستی اگرچہ اب ویران ہے
لیکن مقام فرحت افزا اور دلکشا ہی + یہان درگاہ سید
زین العابدین اور قبر اورنگ زیب بادشاہ کی ہی + سواے
اُس کے اور بھی کئی زیارت گاہ ہین حیدرآباد سے تہتر میل گوشہ
شمال و مغرب کی طرف ایک قدیم شہر اگلے زمانے کا بسا ہی +
نام اُس کا بدر ہی + اُس کی کھائی اور شہر پناہ کا گھیرا
قریب چھہ میل کے ہوگا + بادشاہی عملداری مین صوبہ بدر
کا دارالحکومت تھا + شاستر مین نام اِس کا بدربھہ لکھا
ہی + لیکن بہت سے لوگ بدربھہ ناگپور کو کہتے ہین + اِس
بدر شہر کے حقے رکابی اور آبخوری وغیرہ روپ جست کے مشہور
معروف ہین + اور اِسی باعث سے بدری کہلاتے ہین +
امیر برید کا مقبرہ وہان دیکھنے کے لائق ہی + حیدرآباد سے
ایک سو پینتیس ۱۳۵ میل اُتر گوشہ شمال و مغرب کو جھکتا ہوا دریاے
گوداوری کے بائین کنارے ناندیڑ ہی + یہہ مقام کسی زمانے
مین صوبہ ناندیڑ کا دارالحکومت تھا + یہان سکھہ لوگون کا

ایک تیرتھ ہی + گرو گوبند سنگھ اسی جگھہ مارا گیا تھا + اورنگ آباد
کی اُتر گوشۂ شمال و مشرق کی طرف جھکتا ہوا ترپن[۵۳] میل کی فاصلہ
پر مقام اجنتی جس کو اجنیتی بھی کہتی ہین اُس کی گھاٹی[گھاٹ] کی پاس
ایک جگھہ پہاڑ کھود کر غار گوشۂ عبادت کی طور پر کسی زمانے
کی مندر ایسی خوش قطع بنی ہین کہ قابل دیکھنی کی ہین + اجنتی
سی پچیس[۲۵] میل دکھن گوشۂ جنوب و مشرق کی طرف جھکتا ہوا
ایک گانو اسائی ہی + اُس کو اُسّی بھی کہتی ہین + وہان
[۱۸۰۳] سنہ ۱۸۰۳ مین جنرل ولزلی صاحب بہادر نی اپنی ساڑھی چار ہزار[۴۵۰۰]
سپاہیون سی ناگپور کی راجا اور دولت راؤ سیندھیا دونون
کی یکجائی فوج کو جو کہ تیس ہزار[۳۰۰۰۰] سی کم نہین تھی شکست دی
میسور[۲۵] دوسرا[۲] میسور حیدرآباد کی دکھن چارون طرف انگریزی
ضلعون سی گھرا ہوا ہی + دو سو[۲۰۰] میل لمبا اور ڈیڑھ سو[۱۵۰] میل
چوڑا ہی + اور وسعت اس کی سینتیس ہزار[۳۷۰۰۰] میل مربع ہی +
یہہ راج پورب اور پچھم دونون گھاٹون کی بیچ مین سمندر سی
بہت اونچا چبوتری کی طرح آن پڑا ہی + جو کوئی اُس راج مین

جانا چاہی تو پہلی اُس کو گھاٹون پر چڑھنا ہوگا + لیکن
سب مقام سی برابر نہین ہی + یعنی کہین تو اٹھارہ سو فٹ اور
کہین دوہزار فٹ اور کسی جگہہ اڑہائی ہزار فٹ اور کہین
اِس سی بھی زیادہ اونچا ہی + اور پھر اِس بلندی پر بھی اونچی
اونچی پہاڑ ہین + شیوگنگا کا پہاڑ جوکہ سب سی بڑا ہے
چار ہزار چھہ سو فٹ اونچا ہی + اِسی بلندی کی باعث وہان
کی آب و ہوا بہت خوب ہی + اور موسم سدا معتدل رہتا ہی +
بلکہ ہمیشہ وہان بہار رہی + جنگل بھی بڑی بڑی ہین خصوصاً کھجور
کی + زمین اکثر سرخ اور پتھریلی ہی + لوہی کی کھان بھی اُس
سرزمین مین ہی + دیمک کی وہان افراط ہی + یہان تک
کہ اگر مکان مین تصویر لگائی جاوی اور چند روز اُس کی خبر
کوئی نہ لیوی تو بس صرف شیشہ ہی دیوار مین چپکا رہجاویگا +
کاغذ اور چوکھٹا بالکل ندارد + لیکن اونچی پہاڑون پر دیمک
نہین ہین + ہندو لوگ وہان کی بہ نسبت دان دینی کے
دان لینی مین زیادہ ثواب جانتی ہین + یہان تک کہ جب وہ

بیمار ہوتی ہین تو اِس بات کی مَنّت مانتی ہین کہ اگر اچھے
ہوجاوین تو اتنی روز تک بھیکھ مانگتی رہینگی + اور یہہ بھی
وہان کا ایک دستور ہی کہ جس وقت کسی گانوٗ مین تکرار ہوجاتی
ہی تو گدہا مار کر راستی مین ڈال دیتی ہین اُسی دن وہ سارا
گانوٗ ویران ہوجاتا ہی + یہان تک کہ اگر اُس گدہے کا
مارنی والا بھی اُسی گانوٗ مین رہتا ہو تو اُس کو بھی اپنا گھر بار
چھوڑ جانا پڑتا ہی + کیونکہ لوگ وہان کی جس گانوٗ مین گدہا
مارا جاوی پھر اُس مین کبھی آن کر نہین بستی + آمدنی اِس راج
کی ستر لاکھہ روپیہ سال ہی + دارالحکومت میسوٗر جس کا
صحیح نام مہشاشور خواہ مہشور ہی ۱۲ درجہ ۱۹ دقیقہ اُتّر
عرض اور ۷۶ درجہ ۴۲ دقیقہ پورب طول مین سرخ مٹی کی
شہر پناہ کی اندر بسا ہوا ہی + قلعہ انگریزی بہت بڑا بنا ہی +
اُسی کی اندر محل راجا کا ہی + تھوڑی ہی فاصلی سی ایک بلند
زمین پر اجنٹی کا مکان ہی + قلعہ کی پاس سی پہاڑ تک جو کہ
شہر سی پانچ میل پر ایک ہزار فٹ کا اونچا ہوگا ایک بڑا سا

تالاب ہی + اور اُس پہاڑ کی چوٹی پر صاحب اجنٹ نے
بھی ایک بنگلا بنوایا ہی + وہان سی بہت دور دور تک کی
سیر دیکھائی دیتی ہی + پہاڑ کی بغل مین ۱۲ سولہہ فٹ اونچا ایک
پتھر کا سانڈ بہت عمدہ بنا ہوا ہی + مہاراج کی سرکار مین تھہ
ہاتھیون کی ہین + ایک رتھہ اُنمین سی اتنا بڑا ہی کہ جس مین
۲۰۰ دو سو آدمی سوار ہوتی ہین + سڑکین شہر کی خوب چوڑی چکلی
ہین + میسور سی ۹ نو میل اُتر دریای کاویری کے ٹاپو مین
شری رنگ پٹن شہر پناہ کی اندر بسا ہی + یہہ شہر ٹیپو سلطان
کی وقت مین اُس ملک کا دار السلطنۃ تھا + شہر کی نزدیک
ہی ایک باغ مین ٹیپو سلطان اور اُس کی باپ حیدر علی کا
مقبرہ سنگ موسا کا بنا ہی + محل کی مکانات ٹیپو کی ٹوٹی
پھوٹی اب شہر کی اندر جو کہ پڑی ہوی ہین وہ کچھہ قابل دیکھنی
کی نہین ہین + اگرچہ بازار شہر کا سیدھا اور چوڑا ہے
لیکن گلیان خراب ہین + شری رنگناتھہ جی کا مندر اور
بڑی مسجد قابل دیکھنی کی ہی + دریای کاویری کی دونون

دہارا مین دو پل نری سنگ مرمر کی بندھی ہوی ہین + یہہ دونون پل اگلی زمانی کی ہندوستانی ڈول کی بنی ہین + محراب کسی مین نہین ہی + یعنی ایک ہی پتھر کی جو کھونٹی ستون تراش کر پانی کی اندر خوب مضبوطی کی ساتھہ کھڑی کر دیی ہین + اور پھر اُس کی اوپر پتھرون کی چٹائین پاٹ دی ہین + اُتر رخ کی دہارا پر جو کہ پل بندہا ہی اُس مین تین قطارین ستون کی ہین + ہر ایک قطار کی اندر ستر ۶۷ ستون ہین + اور دکھن کی دہارا والی پل پر سی پانی کی نہر بھی آئی ہی + شری رنگ پٹن سی ستر میل گوشہ شمال و مشرق کی طرف بنگلور شہر سمندر سے تین ہزار ۳۰۰۰ فٹ اونچا سرخ مٹی کی شہر پناہ کی اندر بسا ہی + وہان کا بازار بھی خوب چوڑا چکلا اور دو طرفہ ناریل کی درخت لگی ہوی ہین + قلعہ بہت مضبوط ہی اور کھائی گہری پہاڑ مین کٹی ہوئی ہی + کوس بھر کی فاصلی پر انگریزی فوج کی چھاونی ہی + صاحب اجنٹ اور کمشنر کی رہنی کا یہی صدر مقام ہی + بنگلور سی چھتیس ۳۶ میل اُتر گوشہ شمال و مشرق کو جھکتا ہوا چکا بالاپور

ہی + وہان مصری اور قند نہایت تحفہ بنایا جاتا ہی + لیکن
گران بہت ہی + چکابالاپور سی تخمیناً اسّی میل گوشۂ شمال
ومغرب کی طرف چتلدرگ جس کو چیتر درگ بھی کہتے ہین
یعنی سیتلدرگ کا قلعہ پہاڑون کی جھنڈ پر جو کہ آٹھ سو فٹ
تک بلند ہین بہت مضبوط بنا ہوا ہی + دیوار کی اندر دیوارین
اور دروازون کی اندر دروازی ہین + کوئی ایسی جگہہ اُس مین
بغیر دو کی نہین چھوڑی ہی جدہر سی غنیم حملہ کر سکی + پانی بھی
اُس کی اندر بافراط ہی + اب اُس مین انگریزی فوج رہتی
ہی + لوگ اس گرد نواح مین بھی بنگالی کی طرح چرخ پوجا
کرتی ہین + یعنی اپنی پشت کو ایک لوہی کی کانٹی سی چھید کر
مہادیو کی سامنی بانس مین لٹکتی ہین + اور چرخی کی طرح چکر
کھاتی ہین + بنگلور سی بیس میل پچھم گوشۂ جنوب ومغرب کی
جانب جھکتا ہوا ایک قلعہ نہایت مضبوط پاؤ کوس کی بلند
پہاڑ کی اوپر بنا ہی + نام اُس کا سبرن درگ ہی + میسور
سی چالیس میل گوشۂ شمال ومشرق کی طرف جس مقام پر

دریای کاویری کی دو دھارا ہو جانی سے بیچ مین ایک ٹاپو
آن پڑا ہی نام اُس کا شیو سمود یعنی شیون سمند ہی اور اُس ٹاپو کی
اوپر کسی زمانی مین گنگ پارا یعنی گنگوندپور نام ایک شہر بستا
تھا کاویری کا پانی سو فٹ سے لیکر دو سو فٹ تک کی بلند
پتھرون سے کئی دہارا ہوکر اِس زور شور کی ساتھہ چادرون کی
طرح نیچی گرتا ہی کہ جب اُس کی آس پاس کی پُر فضا اور دلکشا
جنگل پہاڑون پر اور اُس مقام کی سنسان ہونی پر نظر کی جاوے
خصوصاً برسات کی موسم مین تو یقین ہی کہ ایسی فرحت بخش جگہہ
دنیا مین دوسری مشکل سے ملے + جانا چاہیے کہ یہہ ریاست میسور
کی رجواڑون کی اندر اسلیے شامل ہوئی کہ آمدنی اِس کی سرکاری
خزانی مین نہین آتی ہی + بلکہ حکومت کا خرچ کاٹ کر باقی سب کی
سب یہان کی راجا کو دیدی جاتی ہی + لیکن راجا کو ملک کے
بندوبست مین اختیار ذرہ بھی نہین ہی + اختیار بالکل صاحب کمشنر
اور اونکی اسسٹنٹ کی سپرد ہی + اجنٹی اور کمشنری دونون کا کام
ایک ہی صاحب کرتی ہین + اسی کمشنری کی زیر حکم کرگ کا

علاقہ بھی ہی + یہہ علاقہ میسور اور کانڑی کی بیچ مین واقع
ہی + وہان کی راجا کی سرکشی کی باعث سرکار کی ضبطی مین آگیا
ہی + وہان مرکاڑی مین جوکہ سمندر سی ساڑھی پانسو فٹ اونچا ۵۵۰۰
ہی اُس کا ایک اسسٹنٹ رہتا ہی + کُرڑگ سارا جنگل اور
پہاڑون سی بھرا ہوا ہی + اور وہان کی لوگون کا چلن ملواریون
سی بہت ملتا ہی + تیسرا ۳ کُوچّی جس کو انگریز لوگ کوچین کہتی کُوچّی ۳
ہین میسور کی دکھن طرف واقع ہی + اس کی پچھم کو سمندر ہی
اور دکھن رخ یہہ راج ترپوانکوڑو کی عملداری سی ملا ہوا ہی +
باقی دونون طرف اس کی انگریزی ضلعی ہین + وسعت اس کی
قریب دو ہزار ۲۰۰۰ میل مربع کی ہی + پہاڑون کی جڑ مین توتا ڑ اور
کیلی اور آم کی درختون کی درمیان زمیدارون کی گھر ہین اور
اوپر بڑی بڑی بھاری درختون کی جنگل ہین + عیسائی اور
یہودی اس عملداری مین بہت رہتی ہین + یہان تک کہ
گانون کی گانون انہین لوگون کی بسی ہوی ہین + اُس طرف
کی بیوقوف لوگ کُوچّی اور ترپوانکوڑو کی عملداریون کی

رہنے والون کو جادوگر خیال کرتی ہین + آمدنی اِس تمام راج کی قریب پانچ لاکھہ روپیہ سال کی ہے + صدر مقام اِس کا کوچی جس کا تذکرہ ملبار کی ضلعے مین ہوا ہے انگریزی سرکار کی قبضے مین ہی + چوتھا تریوانکوڑو اُتّر طرف اِس راج کی کوچی ہی دکھن اور پچھم کی جانب سمندر آن پڑا ہے + اور پورب کی طرف انگریزی ضلعے یعنے متھرا اور ترنیلوولی ہین + لمبان اِسکی تخمیناً ایک سو چالیس میل اور چوڑان چالیس میل ہی + وسعت اِس کی پانچ ہزار میل مربع ہی + پہاڑون کی اوپر بڑی بڑے لق و دق جنگل ہین + پانی کی افراط کی باعث کھیتون مین اناج بہت پیدا ہوتا ہی + اور سبزی کی بہار ہر طرف دکھائی دیتی ہی + وضع یہان کی لوگون کی ملیال والون سی بہت ملتی ہی + عورتین کُل مالک اور خود مختار رہتی ہین + خاوند کا اختیار مطلق نہین + آدمی یہان کی اکثر جھوٹھی اور بدکار ہوتی ہین قریب لاکھہ آدمیون کی اِس راج مین کرستان بستی ہین + آمدنی اِس تمام ریاست کی چالیس لاکھہ روپیہ

تریوانکوڑو

سال ہی + اِس عملداری مین کھاری پانی کی اندر ایک جانور
آبی سیل کی قسم کا ہوتا ہی اور بلاوسی بڑی مشابہت رکھتا
ہی + چار فٹ کا لمبا ہوتا ہی + منہ اُس کا گول کان چھوٹے
اور گردن موٹی ہوتی ہی + پانون کی نیچی اُس کی بط کی طرح
جُڑی ہوی اور بال تیلی اور بدن اور دُم اُس کی مچھلی کی
مانند ہی + شاید لوگون نی اِسی کو دیکھہ کر کہانیون مین جل مانس
کی بات بنالی ہی + دار الحکومت اِس ریاست کا تری بندرم
۸ درجہ ۹ دقیقہ اُتّر عرض اور ۷۶ درجہ ۳۷ دقیقہ پورب
طول مین بسا ہوا ہی + اِسی شہر مین راجا کی رہنی کا مکان
اور قلعہ انگریزی وضع کا اور ریذیڈنٹی ہی + پانچوان کولاپور کولاپور
حیدر آباد کی پچھم طرف واقع ہی + یہہ راج چارون سمت
انگریزی ضلعون سی گھِرا ہوا اور اُن کی ساتھہ ایسا مِلا ہوا ہی کہ اِسکی
لمبان اور چوڑان کا بیان دشوار ہی + وسعت اس کی ساڑھی تین ۳۵۰۰
ہزار میل مربع ہی + یہہ عملداری کچھہ تو گھاٹ کی پہاڑون مین
ہی اور کچھہ گھاٹ کی تلی ہی + آمدنی اِس کل ریاست کی

پندرہ لاکھہ روپیہ سال ہی + دارالحکومت اس کا کولاپور ۱۶ درجہ ۱۹ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۴ درجہ ۲۵ دقیقہ پورب طول مین بسا ہوا ہی + یہہ شہر پہاڑون کی اندر ایک ندی کی کنارے واقع ہی + قلعہ یہان کا کچھہ مضبوط نہین ہی + لیکن شہر سی دس میل کی فاصلی پر گوشۂ شمال و مغرب کی طرف دو قلعی تین ۳۰۰ سو فٹ کی بلند پہاڑ کی اوپر ہین وہ البتہ خوب مضبوط بنی ہوی ہین + ایک کا نام پُون گڑھہ اور دوسری کا نام پنول گڑھہ ہی + یہہ پنول گڑھہ ساڑھی تین میل کی گھیری سی کم نہین ہی + چھٹا ۶ ساونتواڑی کولاپور کی گوشۂ جنوب و مغرب کی طرف اور گووی کی اُتر جانب پچھم گھاٹ اور سمندر کی بیچ مین قریب ایک ہزار ۱۰۰۰ میل مربع کی وسعت رکہتا ہی + زمین اس راج کی بیہڑ ہی + پہاڑ اور جنگل ادہر بہت پڑی ہین + کھیتیان نہایت کم + آمدنی کُل دو ۲۰۰۰۰۰ لاکھہ روپیہ سال ہی + دارالحکومت اس کا باڑی ۱۵ درجہ ۵۲ دقیقہ اُتر عرض اور ۷۴ درجہ پورب طول مین

ساونتواڑی ۶

بسا ہوا ہی + لیکن راجا کی نالائق ہوجانی کی باعث اختیار اِس راج کا بالفعل کُل سرکار انگریزی کو حاصل ہی + سارا بندوبست سرکار ہی کرتی ہی + اور جو کچھ روپیہ حکومت کی خرچ سی بچتا ہی وہ راجا کو دیدیا جاتا ہی +

غیر بادشاہون کی عملداریان

جانا چاہیی کہ سوای انگریزی اور ہندوستانی عملداریون کی جنکا بیان ہو چکا کچھ تھوڑی سی زمین اِس ہندوستان مین فرانسیس اور ڈنمارک اور پرتگال کی بادشاہون کی بھی دخل مین ہی + یعنی فرانسیس کی عمل مین پٹوچیری اور کاریکال اور چندرنگر ہی + پٹوچیری شہر دکھن مین دریای پالار اور کاویری کی مہانی پر سمندر کی کنارے ۱۱ درجہ ۵۵ دقیقہ اُتّر عرض اور ۷۹ درجہ ۱۵ دقیقہ پورب طول مین مندراج سی بچاسی میل ایک ریگستان کی میدان مین بسا ہی + یہہ شہر خوب اچھا خاصا ہی + انگریزی زبان مین نام اِس کا پانڈچیری ہی + کاریکال ۱۰ درجہ ۵۵ دقیقہ اُتّر عرض اور ۷۹ درجہ

۴۴ دقیقه پورب طول مین مندراج سی ڈیڑھ سو میل دکھن تنجاور کی پورب گوشۂ شمال و مشرق کو ذرہ جھکتا ہوا سمندر کی کناری کاویری کی مہانی پر واقع ہی + چندر نگر بنگالی مین ۲۲ درجہ ۱۵ دقیقہ اُتر عرض اور ۸۰ درجہ ۲۹ دقیقہ پورب طول مین کلکتی سی بئیس میل اُتر گنگا کی بائین کناری پر ہی + پُدُّو چیری فرانسیسون نی ۱۶۷۲ء مین وہان کی حاکم سی مول لی لیا تھا + چندر نگر ۱۶۸۸ء مین اورنگ زیب بادشاہ سی ملا + پُدُّو چیری کی علاقی مین بانوی گانون ہین + اور ایک سو سات گانون کاریکال کی متعلق ہین + اور کچھ تھوڑی سی گانون چندر نگر کی آس پاس ہین + علاوہ اس کی کچھ تھوڑی تھوڑی زمین اور بھی چار پانچ شہرون مین فرانسیسون کی ہے + آمدنی اِن سب کی ۱۸۳۰ء مین تین لاکھ اناسی ہزار چھہ سو ترسٹھ روپیہ سال کی تھی + اور آدمی اِس عملداری کی اندر ۱۸۳۰ء مین کچھ اوپر ایک لاکھ ستر ہزار شمار مین آئی تھی + اُنکی خبرداری کی واسطی وہ کمپنی فرانسیس گوروون کی مقرر ہین +

گورنر فراسیسون کا پُٹّوچیری مین رہتا ہی + وہان سوت کاتنی
کی ایک کل بہت اچھی فراسیس سی آئی ہی + اُس سی بہت غریبون
کا گذارہ ہوتا ہی + سوای اِس کی وہان کی لوگون نی ایک کارخانہ
ایسا مقرر کیا ہی کہ اُس مین جو محتاج کرستان اُس جگہہ کا جاکر محنت
مزدوری کری وہ کھانی کو پاتا ہی اور دو چار پیسی روز بھی اُس کو
ملتی ہین + اور پھر جب وہ چیزین اُس کی بنائی ہوئی بک جاتی
ہین تو فائدہ اوس کا ایک روپے مین بارہ آنی کی حساب سے
انہین کرستانون کو دیا جاتا ہی + اور دوکھہ بیماری کی وقت بھی
اِن کرستانون کی بخوبی خبر لی جاتی ہی + غرض اِس کارخانی
کی بدولت بہت سی کرستان بھیکھہ مانگنی سی بچتی ہین + اور حلال
کی روٹی کھاتی ہین + اگر دوسری شہرون کی لوگ بھی مل کر ایسی
کارخانی کھڑی کرین تو غریب لوگون کا کس قدر فائدہ ہوا کری +

ڈینمارک کی بادشاہ کی عمل مین ترکمباڑی کاریکال
سی چھہ میل اُتر سمندر کی کنارے دریای کاویری کی ایک دہارا کی
مُہانی پر ۱۰ درجہ ۶۷ دقیقہ اُتّر عرض اور ۷۹ درجہ ۴۸ دقیقہ پورب

طول مین مندراج سی ایک ۱۴۵ سو پینتالیس میل دکھن واقع ہے +
تیرہ ۱۳ گانون اُس کی متعلق ہین + آدمی اُس مین ۱۸۳۵ مین
دو لاکھہ اکتیس ہزار آٹھہ سو پینتیس ۲۳۱۸۳۵ گنی گئی تھی + اٹھارہ اُنیس
بیگھہ زمین اِس بادشاہ کی بلیشور مین بھی ہی +

پُرتگال کی بادشاہ کی عمل مین گوآ کا علاقہ ہے
ساونت باڑی کی دکھن اور کانڑے کی اُتر پچھم گھاٹ اور سمندر
کی بیچ مین ترسٹھہ ۶۳ میل لمبا اور سولہ ۱۶ میل سی لیکر تینتیس ۳۳ میل تک
چوڑا ہی + آمدنی وہان کی سب ملا کر نو لاکھہ ۹۰۰۰۰۰ روپے سال ہے
دار الحکومت قدیم یعنی گوآ جو کہ ۱۵ درجہ ۳۰ دقیقہ اُتر عرض اور
۷۴ درجہ ۲ دقیقہ پورب طول مین بمبئی سی اڑہائی سو میل دکھن
گوشہ جنوب و مشرق کو جھکتا ہوا بسا تھا + لیکن اب وہ بالکل
بیرونق اور ویران پڑا ہوا ہی + گورنر پرتگیزون کا گوآ سی
پانچ میل پچھم سمندر کی کناری پنجم مین رہتا ہی + اور اب یہی
پنجم اُس ریاست کا دار الحکومت مقرر ہو گیا ہی + یہان
دروازون مین شیشی کی جگہہ سیپ لگائی جاتی ہین + پالکی کی عوض

پہاڑیون کی طرح بانس ہین جہولی باندھہ کر اُسی کی اندر بیٹھتے ہین + اسی کو دو آدمی سر پر اُٹھائی چلتی ہین + نام اِس سواری کا ڈنڈی ہی +

ہندوستان

الغرض اِس بھارت ورش مین جو جو ملک اور شہر اور زمین اور پہاڑ اور ندیان ہین اُن سب کا بیان تھوڑا بہت بخوبی ہو چکا اگر اُن کو کسی نقشی مین دیکھو تو صاف نظر پڑ جاویگا کہ اوپر یعنے اُتر مین دریای سندھہ سی لیکر دریای برہم پتر تک سراسر ہمالی پہاڑ کا سلسلہ چلا گیا ہی

جاننا چاہیی کہ انگریزی قاعدی کی بموجب صرف نقشی پر ہمیشہ اُس کی اُتر رخ کو اوپر رکھہ کر لکھتی ہین اسواسطی جس وقت نقشہ دیوار مین سیدھا لٹکایا جاتا ہی تو اُس کا اُتر رخ اوپر رہتا ہی اور دکھن نیچی ہوتا ہی + پورب داہنی طرف اور پچھم بائین ہاتھہ پڑ جاتا ہی

غرض اِس ہمالی پہاڑ کی سلسلی کی اندر اترا کھنڈ کی ملک اچھی ٹھنڈھی اور نہایت پر فضا اور دلکشا بستی ہین + ہندو کی شاستر مین

بھی اِس کی بڑی تعریف اور توصیف لکھی ہوئی ہی + گوشۂ
عافیت اور خلوت پسندون کی دلون کو اُس سی زیادہ عزیز مقام
کوئی نہین ہی + اِن پہاڑون کی جڑ مین بڑی بڑی گھنی جنگلون
سی گھرا ہوا تیئس چالیس میل چوڑا وہ مقام ہی جس کو ترائی
کہتی ہین + گرمی اور برسات مین اِس ترائی کی ہوا خصوصاً
نیپال کی نیچی نیچی ایسی بگڑ جاتی ہی کہ اکثر چرندی اور پرندی بھی
اپنی جان بچانی کی لیی وہان سی نکل بھاگتی ہین + نقشی مین بائین
ہاتھ یعنی پچھم کی طرف جودھپور جیسلمیر بیکانیر اور سندھ
اور بھاولپور کی وہ حصّی جو کہ دریای ستلج اور سندھ کی
کنارون سی دور ہین ریگستان کی بڑی میدان مین بسی ہین +
وہان پانی بھی کم ہی اور گھاس پات بھی نایاب ہی + جس طرف
دیکھو سمندر کی لہرون کی مانند بالو کی ٹیلی دکھائی دیتی ہین +
جب گرمی مین لو چلتی ہی اور آندھیان آتی ہین اور وہ بالو
آگ ہو کر ہوا مین اُڑتا ہی اُس وقت بدن پر گویا چھرّے
برسنی لگتی ہین + پھر دیکھتی ہی دیکھتی وہ ٹیلی آکر ایک جگہہ سی

دوسری جگہہ اکٹھا ہو جاتی ہین + اکثر لوگ اس طور کی خطرے
مین پڑی ہین اور ریت کی نیچی دب کر مر گئی ہین + وہان سوای
اونٹ کی اور کسی سواری کا گذر نہین ہو سکتا + مسافر لوگ
اکثر تارون کی نشان سی چلتی ہین + وگرنہ ریگستان کی اندر سڑک
یا پگڈنڈی اور بستی اور درخت وغیرہ کا پتا ٹھکانا اور آسرا کچھہ
نہین ملتا + صرف کہین کہین پھوک جھڑ بیری اور آگ اور کریل
کی درخت البتہ نظر پڑ جاتی ہین + اربلی پہاڑ جو کہ سروہی
اور جودھپور کو اودیپور اور انگریزی ضلع اجمیر اور کشن گڑھ
سی جدا کرتا ہوا شیکھاباٹی اور الور کی عملداری مین ہوتا ہوا
دلّی کی پاس جمنا کی کنارے تک چلا گیا ہی وہ اس مرو دیش
یعنی ریگستان کی مشرقی سرحد ہی + نقشی مین داہنی ہاتھ کی طرف
یعنی پورب رخ صوبہ بنگالا سمندر اور ہمالی کی بیچ مین سیدھا
بنا ڈہال واقع ہی + اس مین پہاڑ تو کیا پتھر کا روڑا بھی کہین
دیکھنی کو نہین ملتا + ندیون کی افراط سی ایسا سیراب ہی کہ برسات
مین اکثر آدھی سی زیادہ پانی کی اندر ڈوبا رہتا ہی + آبادی اس

صوبی مین بہت اور زمین پر لی سری کی زرخیز ہی + وہان کی کھیت
ہر طرف کو لہلہاتی نظر آتی ہین + نقشی کی اندر مشرقی حصی مین برمھا
کی سرحد پر ایسی ایسی جنگل لق ودق واقع ہوی ہین کہ جیسی اُترمین
اِس ملک کو ہمالے سی بچاو ہی ویساہی اِدھر اِن جنگلون کی
گویا دیوار کھڑی ہوئی ہی + غنیم کوئی اُس راہ سی ہرگز نہین
آسکتا + الغرض یہہ بنگالے کا میدان ندیون سی سینچا ہوا
گنگا کی دونون طرف ہمالی اور بندھیہ کی بیچ مین ہردوار
تک چلا گیا ہی + اور گنگا اور جمنا کی بیچ مین جو سرزمین واقع
ہی اُس کو اُنتر بید کہتی ہین اور دوآبہ بھی بولتی ہین + اور
یہی دو چار صوبی یعنی دلی اور آگرا اودھہ اور الہ آباد
خاص ملک ہند یعنی اصل ہندوستان ہین + نقشی کی اندر
گوشۂ شمال و مغرب کی طرف پنجاب سکھون کا ملک ہی +
اُس کی پانچون دوآبی جن جن دریاون کی بیچ مین آن پڑی
ہین اُن دونون دریاؤن کی نام کی حرفون سی پکاری جاتی
ہین + جیسی بیاس اور ستلج کی بیچ والا دوابہ بست جالندھر

کہلاتا ہی + اور بیاس اور راوی کے بیچ والا دوابہ باری کہلاتا ہی +
راوی اور چناب کے درمیان کے دوآبے کا نام رچنا ہی + جھیلم
اور چناب کے بیچ والا دوابہ جچ بولا جاتا ہی + اور جھیلم اور
سندھ کے درمیان کا دوابہ سندھ ساگر ہی + نقشی کے اندر وسط
مین بندھاچل پہاڑ کے اندر اور نرمدا اور سون کے کنارون پر
پھر سون کے کنارے سے صوبہ اڑیسا اور ناگپور کی عملداری کے
بیچ مین دریای گوداوری تک بالکل جنگل اور جہاڑ جھنکھاڑ
اور اجاڑ پڑے ہین + اُس کے اندر بھیل اور گوند اور وہانگڑ اور
کول اور چواڑ وغیرہ بے تمیز جیسے بن مانس مثل جنگلی آدمیون کے
بستے ہین + نقشی کے اندر بیچون بیچ کی الٹگ دریای نرمدا کے پار دکھن
کے ملک مین پورب اور پچھم گھاٹون کے درمیان ایک چبوترا سا
اُٹھا ہوا جون جون دکھن کو گیا ہی اونچا ہوتا گیا ہی + یہان تک
کہ میسور کی زمین قریب تین ہزار فٹ ۳۰۰۰ کے سمندر سے بلند ہی + اور
اس بلندی کے باعث وہان کا موسم بھی اچھا رہتا ہی + گرمی
کی شدت نہین ہوتی + یہہ اونچا ملک دونون گھاٹون کے

بیچ دریای کرشنا کی دکھن بالاگھاٹ کہلاتا ہی + اور گھاٹون
سی اُتر کر سمندر کی طرف جو نیچا ملک ہی اُس کو پائین گھاٹ
کہتی ہین + کرناٹک اصل مین اسی بالاگھاٹ کا نام تھا +
لیکن اب انگریز لوگ پائین گھاٹ کو بھی کرناٹک کہتی ہین +
اور دریای کرشنا کی مُہانی سی کاویری کی مُہانی تک سمندر کی کناری
والی ملک کو کارُومنڈل کہتی ہین + کارومنڈل کی اصل
چول منڈل تھی + چنانچہ اب تک یہہ نام وہان والون کی زبان
پر جاری ہی + لیکن رام سوامی اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ اس کا
اصل نام کاریلال ہی + اور کاریلال اُس گانون کا نام ہے
جو کہ پورتگیزون نی پہلی پہل اُس کناری پر دیکھا تھا + سمندر
کی نزدیک اس کناری کی زمین بالکل ریتیل اور اوسر ہے +
دریای کرشنا کی پار دکھن کی ملک مین مسلمانون کی عملداری
بخوبی نہین جمنی کی باعث وہان اب بھی بہت سی چیزین اصلی
ہندو دہرم کی نظر آتی ہین + یعنی مندر اور شوالی نہایت عظیم الشان
بنی ہوی اگلی زمانی کی + دہرم شالی اور سدابرت ہر ایک طرف

مسافرون کی واسطی ❊ برہمن بیدخوان اور آتش افروز جابجا
افراط سی موجود ہین ❊ اور گانون اور قصبونکی نام احمد محمود پر
کوئی نہین رکھی ہوئی ہین بلکہ وہی قدیم ہندی نام چلی جاتی
ہین ❊ اگرچہ حساب کی روسی ہندوستان کا ملک قریب
دو ثلث یعنی قریب سات لاکھہ میل مربع کی اب بھی ہندوستانیونکی
عمل دخل مین ہی لیکن وہ آبادی اور آمدنی مین انگریزی ملک
کی آدھی حصّی کی برابری بھی نہین کرسکتا ❊ چنانچہ دیکھو
انگریزی عملداری مین نو کرور آدمی بستی ہین اور ہندوستانی
عمل مین کل پانچ کرور آدمی ہین ❊ انگریزی سرکارمین
تیتیس ۳۳ کرور روپیہ سال تحصیل ہوتا ہی اور ہندوستانی سرکارون
مین سب ملاکر گیارہ ۱۱ کرور بھی نہین آتا ❊ پس یہہ صرف
نیت کی برکت ہی اور بندوبست اور انتظام کی خوبی ❊

نقشہ ہندوستانی عملداریوں کی وسعت اور آمدنی کا بترتیب حروف تہجی ❖

شمار	نام ریاست	وسعت میل مربع	آمدنی سالانہ
۱	اُدی پور	۱۱۶۰۰	۱۲۵۰۰۰۰
۲	الور	۳۵۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
۳	انبالہ کی ضلع	۲۳۰۰	
	پٹیالا	۴۵۰۰	۲۰۰۰۰۰۰
	جیند		۳۰۰۰۰۰
	مالیر کوٹلا		۳۰۰۰۰۰
۴	اندور	۸۰۰۰	۲۲۰۰۰۰۰
۵	بانسواڑا	۱۵۰۰	۲۰۰۰۰۰
۶	بڑودا	۲۴۰۰۰	۷۰۰۰۰۰۰
۷	بگھیل کھنڈ	۱۰۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰
۸	بُندیل کھنڈ	۱۰۰۰۰	
	۱ اجی گڑھ		۳۲۵۰۰۰

شمار	نام ریاست	وسعت میل مربع	آمدنی سالانہ
	۲ اُرچھا		۷۰۰۰۰۰
	۳ بجاور		۲۲۵۰۰۰
	۴ پناّ		۴۰۰۰۰۰
	۵ چارکھاڑی		۴۰۰۰۰۰
	۶ چھتر پور		۳۰۰۰۰۰
	۷ دتیا		۱۰۰۰۰۰۰
	۸ سمتھر		۴۵۰۰۰۰
۹	بوندی	۲۲۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
۱۰	بہاولپور	۲۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰
۱۱	بھوپال	۷۰۰۰	۲۲۰۰۰۰۰
۱۲	بُھٹان (طول ۱۰۰ میل عرض ۵۰ میل)		
۱۳	بھرتھہ پور	۲۰۰۰	۲۰۰۰۰۰۰
۱۴	بیکانیر	۱۷۰۰۰	۶۵۰۰۰۰

شمار	نام ریاست	وسعت میل مربع	آمدنی سالانہ
۱۵	پرتاپ گڑھہ	۱۵۰۰	۲۰۰۰۰۰
۱۶	تروانکوڑو	۵۰۰۰	۴۰۰۰۰۰۰
۱۷	ٹونک	۱۸۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
۱۸	جودھپور	۳۵۰۰۰	۱۷۰۰۰۰۰
۱۹	جے پور	۱۵۰۰۰	۸۵۰۰۰۰۰
۲۰	جیسلمیر	۱۲۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
۲۱	چمبا		۱۰۰۰۰۰
۲۲	حیدرآباد	۱۰۰۰۰۰	۱۵۰۰۰۰۰۰
۲۳	دھار	۱۰۰۰	۴۷۵۰۰۰
۲۴	دھولپور	۱۶۲۵	۷۰۰۰۰۰
۲۵	دیواس		۴۰۰۰۰۰
۲۶	ڈونگرپور	۱۰۰۰	۲۰۰۰۰۰
۲۷	رامپور	۷۰۰	۱۰۰۰۰۰۰
۲۸	ساونت واڑی	۱۰۰۰	۲۰۰۰۰۰

شمار	نام ریاست	وسعت میل مربع	آمدنی سالانہ
۲۹	ستلج اور جمنا کے بیچ کر جواڑے		
	۱ بسہر		۱۰۰۰۰۰
	۲ سرمور		۱۰۰۰۰۰
	۳ کہلور		۱۰۰۰۰۰
۳۰	سروہی	۳۰۰۰	۱۰۰۰۰۰
۳۱	سکیت		۸۰۰۰۰
۳۲	سکم	۱۶۰۰	
۳۳	کپورتھلا		۲۰۰۰۰۰
۳۴	کچھ (طول ۱۶۰ عرض ۶۵ میل)		۸۰۰۰۰۰
۳۵	کرولی	۱۹۰۰	۵۰۰۰۰۰
۳۶	کشمیر	۲۵۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰۰
۳۷	کشن گڑھ	۷۰۰	۳۰۰۰۰۰

آمدنی سالانہ	وسعت میل مربع	نام ریاست	شمار
۴۵۰۰۰۰۰	۶۵۰۰	کوٹا	۳۸
۵۰۰۰۰۰	۲۰۰۰	کوچّی	۳۹
۱۵۰۰۰۰۰	۳۵۰۰	کولاپور	۴۰
۱۰۰۰۰۰	۴۵۰۰	گڑھوال	۴۱
۷۸۰۰۰۰۰	۳۳۰۰۰	گوالیر	۴۲
۳۵۰۰۰۰		منڈی	۴۳
۱۰۰۰۰۰	۷۵۰۰	منی پور	۴۴
۷۰۰۰۰۰۰	۳۷۰۰۰	میسور	۴۵
۳۲۰۰۰۰۰	۵۴۵۰۰	نیپال	۴۶

سنگھلدیپ یعنے لنکا

حق تعالی نے جس طور سے دوسری سب چیزین اِس ہندوستان کے واسطے اچھی سے اچھی بنائی ہین اُسی طرح ایک ٹاپو بھی اِس کے لیے بہت معقول بنا دیا ہے + نقشہ دیکھنے سے معلوم ہو جاویگا کہ جیسے کسی دُھگدُھگی مین آویزہ لٹکتا ہے اُسی صورت سے ہو بہو یہہ سنگھل دیپ ہندوستان کے دکھن طرف آن پڑا ہے + شاستر مین اِس کا نام لنکا اور سنگھلدیپ لکھا ہے + مسلمان لوگ اِس ٹاپو کو سَراندیپ اور سیلان بولتے ہین + اور انگریز اِس کو سیلوُن کہتے ہین + حقیقت مین اِس ٹاپو کے لنکا ہونے مین کچھہ شک اور شبہہ نہین ہے + کیونکہ سیت بندھہ رامیشور کے سامنے یہی مقام واقع ہے + اور سیت اُسی سے جا کر مل جاتا ہے + اور قدیم یونانی تواریخون مین نام اِس کا ٹاپ رُوبِین یعنے راون کا ٹاپو لکھا ہے + بعضے آدمی ایسا بھی کہتے ہین کہ ٹاپ رُوبِین کا لفظ اصل مین تامرپرنی سے نکلا ہے + جو کہ بُدھہ کے مذہب والونکے

قدیمی دفترون مین لکھا ہوا ہی + علاوہ اسکی دوسرا کوئی
ٹاپو ادھر ایسا ہی بھی نہین جس کو لنکا خیال کیا جاوی +
انگریزون کی جہازون نی سارا سمندر چھان ڈالا ہی اور اسی ٹاپو
کو لنکا کی جگہہ پایا ہی + اور اگر کوئی یہہ کہی کہ شاستر مین
لنکا کی اندر سونی کا قلعہ اور وبھیشن کا راج لکھا ہوا ہی تو
اس سی ہم یہہ پوچھتی ہین کہ کیا اسی شاستر مین اس بنارس
کو بھی سونی کا نہین لکھا ہی + یا خاص مہادیو کو یہان کا
راجا نہین بتایا ہی + خیر بہر صورت یہہ ٹاپو دوسو ستر میل
لمبا اور دوسو چنتالیس میل چوڑا ہی + گھیرا اس کا ساڑھی سات سو
میل کا ہی + پہاڑ اس مین کچھہ اوپر آٹھہ ہزار فٹ تک کے
بلند ہین + دریا اس کی اندر سب سی بڑا مہاولی گنگا ہی +
تخمیناً دوسو میل لمبا ہی + اس مین ناؤ بیڑی چلتی ہین + لوہی
اور پھٹکری کی اس ٹاپو مین کھان ہی + اور مانک + لسنیا +
نیلم + کٹیلا + گومیدک + وبلہ رندیون کی بالو مین نکلتا ہے +
نمک بھی وہان بنایا جاتا ہی + دارچینی بہت ہوتی ہے +

اور قہوہ تو نہایت عمدہ ہوتا ہی + الائچی اور گول مرچ کی بھی
افراط ہی + جنگلون مین وہان کی ہاتھی اِس قدر ہوتی ہین کہ
ایک انگریزنی دو برس کی شکار مین چار۴۰۰ سو ہاتھی مارے +
وہان کا ہاتھی مضبوطی اور چالاکی مین تمام جگہہ مشہور معروف
ہی + ہُما پرندہ بھی جسکی پرون کی کلغیان بادشاہون کے
تاج مین لگائی جاتی ہین وہان افراط سی ہوتا ہی + سمندر کی
کناری غوطی خور سرکار کی طرف سی موتی نکالتی ہین + ۱۸۳۵ء
مین اِن موتیون کی نیلام سی تین لاکھ ۳۸۰۰۰۰ اسّی ہزار روپیہ سرکاری
خزانی مین داخل ہوا تھا + لیکن اُس سی پیشتر نو برس کی موتیون
کی آمدنی کا اوسط نکالنی سی ساڑھی چودہ ۱۴۵۰۰۰۰ لاکھ روپیہ سال
پڑا تھا + سنکھہ بھی وہان سمندر سی بہت نکلتی ہین + آب و ہوا
یہان کی نہایت خوب اور موسم معتدل ہی + آدمی اِس ٹاپو
مین سنگھلی اور ملباری اور مسلمان بستی ہین + اصل باشندی
یہان کی سنگھلی ہین + اور ہندوستانیون سی مِل کر پیدا ہوی
ہین + مذہب یہہ لوگ بدّھہ کا رکھتی ہین + سیدھی سچی

غریب اور ملنسار ہوتی ہین + حسن وجمال کی بھی اچھی ہین +
صورت شکل مین برھا والی اور ہندوستانیون سی ملتی ہوے
ہین + زبان اُنکی ایک جُدا ہی + لیکن پوتھیان اُن کی
پراکرت اور سنسکرت مین ہین + ملباری لوگ مذہب شیو کا
رکھتی ہین اور چلن اُنکا اپنی ملک والون کا سا ہی + مگر اب تو
وہ انگریزی طریقہ اختیار کرتی چلی ہین + یعنی کرسی میز لگاکر
کھانا کھاتی ہین اور اپنی عورتون کو لیکر جلسون مین ناچتے
گاتی بجاتی ہین + اسکول وہان ۱۸۳۳ء مین سترہ تو سرکار کی
طرف سی تھی اور نوسو چورانوی ۹۹۴ پادریون کی کئی گئی تھی + ایک
قوم لنکا مین بیڈس لوگون کی ہی + یہہ لوگ بھیل گونڈ اور
چوارون کی طرح جنگل اور پہاڑون مین رہا کرتے ہین +
اور جنگل کی پھل پھول اور کند مول یا شکار سی اپنا پیٹ
بھر لیا کرتی ہین + انگریز لوگ اُنکو لنکا کی اصل باشندے
ٹھہراتی ہین + سنگہلیون کی تواریخ جو کہ اکثر صحیح معلوم ہوتی ہی
اُس کی بموجب یہہ ٹاپو راجا وجے سورج بنسی نی ۵۴۳ سنہ عیسوی سے

تخمیناً پانسو تینتالیس (۵۴۳) برس پہلے وہان کے اصل باشندون سے
چھینا تھا + اُس کے گھرانے مین آخری راجا
شری بکرم راج سنگه ہوا + وہی راجا ۱۸۱۵ع مین انگریزون
کے ہاتھه سے نکالا گیا + اُس روز سے آج تک لنکا
مین انگریز کا عمل دخل چلا آتا ہے + سابق مین وہان کے
راجا نے عرب اور ملباریون کے حملون سے بچنے کے
واسطے پورتگیزون کی مدد لی تھی + لیکن جب پورتگیزون نے
زور پکڑ کر خود راجا کو زیر کرنا چاہا تب راجا نے ڈچ لوگون کو
بلایا + مگر ڈچون نے بھی آہستے آہستے راجا کا مُلک دبانا
اور قدم بڑہانا شروع کیا + اس عرصے مین فرنگستان کے
اندر ڈچ لوگون نے انگریزون کے ساتھه لڑنے پر کمر باندھی +
تب انگریزون نے ۱۷۹۶ع مین ڈچون کو لنکا سے بھی
نکال دیا + بعد اس کے جب سنگھل والے اپنے راجا کے
ظلم سے تنگ ہو گئے خصوصاً اس حرکت سے کہ اُسنے
اپنے وزیر کے لڑکون کو اُنھین کی ماں کے ہاتھه سے

آنکھلی مین لسپوایا تب اِس ٹاپو کے لوگون نے انگریزون کی
حمایت مین آنا چاہا ✣ پھر تو انگریزی سرکار نے بھی اُنکی آرزو
پوری کردی ✣ یعنے ۱۷۹۶ع مین لنکا کے راجا کو خارج کرکے
سارے ٹاپو مین اپنا عمل دخل کرلیا ✣ اُس روز سے برابر
آج تک سنگہل مین انگلستان کے بادشاہ کا عمل چلا آتا ہے ✣
آمدنی وہان کی سب ملا کر تینتیس ۳۳ لاکھ روپیہ سال ہے ✣
فوج چار پلٹن گورے کی اور ایک پلٹن ملباریون کی رہتی ہے ✣
صدر مقام اِس کا کولمب ہے ✣ وہان گورنر رہتا ہے ✣
۷ درجہ ۵۷ دقیقہ اُتر عرض اور ۸۰ درجہ پورب طول مین
مندراج سے تین سو چونسٹھ ۳۶۴ میل دکھن طرف واقع ہے ✣
قلعہ عین سمندر کے کنارے پر بڑا مضبوط بنا ہوا ہے ✣
توپین اُس کے اوپر تین سو ۳۰۰ چڑھی ہین ✣ آدمی اُس شہر کے
اندر ۱۸۳۲ع مین بتیس ۳۲ ہزار گنے گئے تھے ✣ صورت شہر کی
انگریزی چھاونیون سے بہت ملتی ہے ✣ کولمب سے
ساٹھہ میل گوشہ شمال و مشرق کی طرف ایک شہر ہے اُس کا نام

کانڈی سے ہے + قدیم راجا لوگ سنگھل کے وہین رہتے تھے +
اُس شہر مین ایک مندر کے اندر ایک لوہے کا کٹھرا پنجرے
کی شکل پر بنا ہوا ہے + اُس مین سونے کے چھہ ڈھکنون
سے ڈھکا ہوا ایک دانت رکھا ہے + اور اُن چھون
ڈھکنون کے اوپر ایک ساتوان ڈھکنا پیتل کا گھنٹے کی
صورت پر بنا ہوا ڈھکا ہے + اور پھر اُسکے اوپر ڈیڑھ لاکھ
روپے کا زیور اور جواہرات رکھا ہے + اُس لوہے کے
کٹھرے مین جسکے اندر یہہ سب چیز ہے قفل بند رہتا ہے +
کنجی اُس کی صاحب کلکٹر کے پاس رہا کرتی ہے + کیونکہ
سنگھلیون کا یہہ اعتقاد ہے کہ وہ بدھ کا دانت ہے +
اور جسکے پاس یہہ دانت رہے وہی سنگھل کا راجا ہو جاوے
سرکار نے اس دور اندیشی سے کہ کوئی بدمعاش اُس کو
لیکر بلوا نہ اُٹھاوے اور اپنے تئین حاکم نہ بناوے
اُس کو اپنے قبضے مین کر رکھا ہے + سال مین ایک دفعہ
وہان میلا ہوتا ہے تب صاحب کلکٹر اُس مندر کا قفل

کھول کر میلے والون کو درشن کروا دیتے ہین + کولمب
سے ۴۵ میل پورب گوشۂ جنوب و مشرق کو جھکتا ہوا
ہمالل پہاڑ سمندر سے سات ہزار فٹ بلند ہے + اُس
پہاڑ کی چوٹی کو انگریز لوگ قلۂ آدم کہتے ہین + وہان ایک
پتھر کی چٹان کے اوپر آدمی کے پاؤن کا نشان بنا ہوا ہے
کہ لمبان مین دو فٹ کا ہے + اُس کو سنگھی لوگ بیان کرتے
ہین کہ یہہ نشان بدھ کے پاؤن کا ہے + اور بدھ اُسی جگہہ
سے بہشت پر چڑھا تھا + لیکن مسلمان لوگ اُس نشان کو
حضرت آدم کا قدم شریف بتاتے ہین + اور کہتے ہین کہ
آدم اِسی مقام پر جنت سے گرا تھا فقط





جام جہان نما

JAMI JAHAN NUMA.

چوتھی جلد

VOLUME IV.

بموجب حکم جناب نواب مستطاب معلی القاب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک شمال و مغرب

بامداد و استعانت خداوند نعمت جناب ولیم اڈوارڈس صاحب بہادر

بابو شیو پرشاد

نے اپنی بنائی ہوئی ہندی کی کتاب بھوگول ہستاملک سے اردو مین ترجمہ کیا



بیت

بیٹھکر سیر ملک کی کرنی　　یہہ تماشا کتاب مین دیکھا



لکھنؤ

مطبع منشی نول کشور مین

چھاپی گئی

سنہ ۱۸۶۰ عیسوی

جام جہان نما

چوتھی جلد

برمھا

یہہ ملک جو ایشیا کی سمت گوشہ مشرق و جنوب ہندوستان کی مشرق ہی ۹
درجی سی ۲۶ درجی عرض شمالی تک اور ۹۲ درجی سی ۱۰۴ درجی طول شرقی تک
چلا گیا ہی اصل نام اوس ملک کا وہان کی آدمی مرنما پکارتی ہین اور برہما
برمھا اور برما وغیرہ جملہ اوسی مرنما کی خرابی ہی جانب مغرب اوسکی ہندوستان
اور خلیج بنگالہ اور سمت مشرق اوسکی سرحد ملک کمبوج جسی انگریز کمبوڈیا کہتی ہین اور
ملک چین سی ملحق ہی جانب شمال اوسکی چین ہی اور جنوب سیام اور دریای شور
اور ملاکا ہی طول اوسکا قریب ایک ہزار میل اور عرض قریب چھہ سو میل و سعت
تخمیناً ۱۹۴۰۰۰ میل مربع شمار کیجاتی ہی آدمی اوسمین فی میل مربع ۴۲ ہی یعنی

۱۴۰۰۰۰۰ آباد ہین جانب جنوب یعنی سمندر کی کناری تو اِس ملک مین
میدان ہی لیکن حصہ شمالی مین بالکل جنگل اور کوہستان ندیون مین ایراوتی
سب سے زیادہ مشہور ہی وہ تبّت کی مشرق سی نکلکر ۱۸۰۰ میل بہنی کی بعد
کئی شعبی ہوکر سمندر سی ملتی ہی اوسمین کشتی بہت دور تک چلتی ہی اور اوسکی پانی
سی کناری کی زراعت کو بھی فائدہ کثیر ہی اَمَرپُور کی متصل چودہ میل طول
مین ایک جھیل نہایت عمیق ہی اور اوسکی چہار طرف پہاڑون کی ہونی سی نہایت
دلچسپ اور خوشنما معلوم ہوتی ہی غلّون مین چاول وہان بہت افراط سی پیدا
ہوتا ہی اور اوسی کا بڑا صرف ہی چای اِس ملک مین خراب ہوتی ہی وہان کی
لوگ صرف ترکاری اور اچار بنانی کی مصرف مین لاتی ہین ساگون کی جنگل [illegible]
افراط ہی ٹانگن وہان سی بہتر کہین نہین ہوتا گای بھینس کا دودھ وہان
کوئی نہین پیتا شیر اور ہاتھیون کا جنگل پیگو کی نزدیک ہی لیکن گینڈا اُس
ولایت بھر مین کہین نہین کھان سی اوس ملک مین سونا چاندی یاقوت نیلم لوہا
رانگا سیسا سرمہ گندھک ہرتال سنکھیا کہربا کویلا اور کئی قسم کی قیمتی پتھر کثرت سی نکلتی ہین
اَمَرپُور کے قریب سنگ مرمر کی بہت عمدہ کھان ہی لیکن اوس پتھر سی بجز دیوتاون
کی مورت کی اور کچھ نہین بنتا یا سب سی زیادہ روپیہ اُن کھان کی چیزون مین اچا

کو نفت یعنی سیال تیل سے وصول ہوتا ہی لوگ اوسکو زمین سے تیس ۳۰ تیس ۳۰ پُرسے گہرے
کوئی کھود کر نکالتے ہین وہ وہان چراغ روشن کرنیکے کام مین آتا ہی موسم وہان
بھی ہندوستان کیسے ہین مگر اعتدال کے ساتھہ یعنی نہ تو وہان کبھی زیادہ سردی
پڑتی ہی اور نہ کبھی سخت گرمی ہوتی ہی دار السلطنت وہان کا اَمینُوا جیسی انگریز
آوَا اور وہان کے ارتن پورا کہتی ہین ۲۱ درجہ ۴۸ دقیقے عرض شمالی اور ۹۶ درجے طول
شرقی مین اِیراوَدی کی بائین کنارے آباد ہی اوسکی شہر پناہ دس گز بلند اور نہایت
عمیق اور عریض خندق سے محصور ہی قلعہ مربع ۲۴۰۰ گز طول مین اور چوبیس
سو گز عرض مین ہی مکانات بالکل چوبی ہین خشتی سوای راجا کی اور کوئی نہین
بنانی پاتا شہر مین ایک مندر بودہ مذہب کا نہایت خوبصورت اور عالیشان
ہی اور اوس مندر کی درمیان ایک مورت گوتم کی آٹھہ گز بلند ایک سنگ مرمر کی
بیٹھی ہوئی بنی ہی آدمی اوسمین قریب ۳۰۰۰۰ کی آباد ہین لوگ وہان کے خوش
دل تیز مزاج اور بیصبر سے ہوتی ہین ہندوستانیون کی طرح سست اور مجہول نہین
ہوتی عورات وہان کی شرم و حجاب نہین کرتین اور گھر کا سب کام اور محنت
اونہین کی ذمہ ہی مرد مزی سے بیٹھی پان چبایا اور حقہ پیا کرتی ہین درحقیقت اون
عورات کی زندگی لونڈیون اور باندیون سے بھی بدتر ہی علاوہ محنت مزدوری کی

وہان کی لوگ اپنی بہو بیٹیون سی کسب بھی کرواتی ہین اوراِسبات سی شرم نہین
کھاتی بلکہ جو عورت جسقدر زیادہ روپیہ پیدا کرلاتی ہی اوسی قدر اپنی گھر والون
مین نام پاتی ہی صورت شکل مین وہان کی آدمی چینیون سی مشابہ ہین عورات
گوری ہوتی ہین لیکن بھدّی مرد پست قد گٹھیلی حجامت نہین بناتی ریش و بروت
کی بال زنبور سیسے اوکھاڑتی ہین سرمہ سی مرد و زن دونون لگاتی ہین شادی
صغرسن مین نہین کرتی اور ایک عورت سی زیادہ نہین بیاہتی مذہب بُدّہ کا
رکھتی ہین جان کُشی اوس مذہب کی خلاف ہی لیکن وہ لوگ بلا تامل گوشت
مچھلی کھاتی ہین اور شراب بھی نوش کرتی ہین تناسخ کے معتقد ہین اور اپنی
مردون کو آگ مین جلاتی ہین زبان اون لوگون کی مشکل ہی اور کسی دوسری
نہین ملتی حرف بھی اونکی گول گول خاص ایک طرح کی ہین اور مثل ہندی بائین
سی دہنی طرف لکھی جاتی ہین کتابین اُنکی تاڑکی پتّی پر مسطور رہتی ہین اور گاہ گاہ
سونی کی پترون پر بھی لکھتی ہین کتابین نظم و نثر دونو قسم کی اوس زبان مین بکثرت ہین اونکی
اونکی دینی کتابین پراکرت زبان مین لکھی ہین ملمع کا کام وی لوگ خوب کرتی ہین اور
فلزات و ظروف گلی اور پارچہای ریشمی اور سنگ مرمر کی تصاویر اور جہاز بھی
خوب بناتی ہین بجای سکّہ پیسی کی وہان قرص نقرئی اور مسی رائج ہین آمدنی

بیرونی مین بانات انگریزی کپڑی سلاح ظروف فلزات اور رومال ریشمی بہت صرف
ہوتے ہین نکاسی کی مال مین ساگون وغیرہ قیمتی لکڑیون کی وہان بڑی پیدا ہی
سوای ازین وی لوگ روئی کھربا ہاتھی دانت جواہر یان اور ایک قسم کی چڑیونکی
آشیانی جو اوس ملک والی بڑی رچ سی کھاتی ہین چینیون کو دیتی ہین اور بالعوض
اوسکی ریشم ظروف فلزات مخمل مربا اور طبق طلائی اونسی لیتی ہین عملداری وہان
راجا کی ہی تحصیل مین وہان کا راجا جو کچھ کہ ملک مین پیدا ہوتا ہی اور جو کچھ
کہ باہر سی آتا ہی جملہ کا دہ یک لیتا ہی اور وہان کا یہہ آئین ہی کہ جب کوئی لڑائی
ہنگامہ آ پڑے تو ملک کی تمام مرد راجا کی خدمت مین حاضر ہوین اور اسی
جہت سی وہان کا راجا لشکر عظیم میدان مین لا سکتا ہی لیکن ایسی جماعت بمقابلی
کی فوج نہین کہین سکتے جنگی کشتیان بھی وہانکی راجا نی بہت سی طیار کر رکھی ہین اور بہ
اکثر کار طلائی کیا ہوا ہی اور پانی مین بہت ہی عزت سی چلتی ہین اگرچہ رسم شاستر
تو وہان بھی سوے کا جاری ہی لیکن معاملات اور مقدمات مین نہایت بی انصافی
ہوتی ہی ایسا کوئی محرم نہین جو بقدر مقدور نذرانہ داخل کر نسیی رہائی نپا سکی
یہہ بھی اوس ملک کا آئین ہی کہ جو بات متعلق راجا کی کہی جاوی اوسکی ساتھہ
لفظ طلا کا ضرور استعمال کرنا چاہیی مثلاً ہمکو کہنا ہی کہ راجا کی کان تک یہہ بات

پہونچی یا راجا کی ناک مین عطر کی خوشبو گیئ تو ضرور کہنا پڑیگا کہ سونی کے کان تک یہہ بات پہونچی اور سونی کی ناک مین عطر کی خوشبو گیئ وہان کے راجا کا نشان ہنس ہے سب سے زیادہ تعجب کی بات اِس راج مین یہہ ہے کہ راجا کی سواری کا جو سفید ہاتھی ہے اوسکا بھی مرتبہ راجا کے برابر سمجھا جاتا ہے اوس ہاتھی کا دربار جدا ہی لگتا ہے اور اوسکے دیوان وزیر منشی متصدی نقیب چوبدار علٰحدہ نوکر ہین جو ایلچی وکیل کاردار وغیرہ راجا کے دربار مین جاتے ہین اونکو اوس ہاتھی کے روبرو بھی مجرا بجا لا کر نذر گذراننی پڑتی ہے اور اوسکے رہنے کا مکان راجا کے محل سے کچھہ کم نہین زر دوزی مخمل کی مسند اوسکی استراحت کیواسطے بچھائی جاتی ہے اور سونے کے مرصع برتنون مین اوسکا کھانا پینا ہوتا ہے عطردان پاندان اور پیکدان بھی اوسکے روبرو رہتا ہے وہان کا راجا آدمیکے کندھے پر اوسکے موںہہ مین رومال کی لگام دیکر بطور گھوڑے کے سوار ہوتا ہے کہتے ہین کہ اس ملک کے پہلے راجا گدہ یعنی بہار سے وہان گئے تھے اور اسبات کو وے لوگ کچھہ کم اڑہائی ہزار سال گذرے بتاتے ہین ۱۸۱۴ع مین سرحد پہ بسبب اون لوگون کی زیادتیون کے قریب ... ہ سپاہ نیپال کے سرکاری فوج کی یورش ہوئی تھی اور دو سال تک برابر لڑائی ہوتی رہی ہرچند بسبب پہاڑ اور جنگلی ملک ہونیکے فوج سرکاری کو نہایت نقصان اوٹھانا پڑا مگر

لیکن آخر کار جب دشمن کے آدمیون کو شکست دیتی ہوئی اور نشانِ فتح اوڑاتی ہوئی آوا سے کل دو منزل کے فاصلے پر یَنْدَابُو مین جا داخل ہوئی تب ناچار راجا نے صلح کا پیغام بھیجا سرکار نے بھی اوس سے جرمانہ کے طور پر ایک کروڑ روپیہ خرچ جنگ اور تِنَاسِیرِم یعنی مُولْمِین کا علاقہ دوام کے لیے بدین قرار کہ پھر کبھی راجا برہما سرحد کچھہ زیادتی نکرے اور رعایای سرکاری سے جو اوسکے ملک مین تجارت کے لیے جاوے سواے محصول معمولی کے اور کچھہ زیادہ طلبی نکرے لیکر اپنی فوج اوسکے ملک سے ہٹا لی سنہ ۱۸۵۱ع مین وہانکے راجا کے سر مین پھر خارش ہوئی یعنی جب برخلاف عہدنامہ کے اوسکے ناظم نے رنگون مین سرکاری رعایا کے جہازیون کو تنگ کرکے اونسے زبردستی روپیے لیے اور گورنر جنرل بہادر نے اون جہاز والون کا روپیہ واپس کروانیکے لیے اور اوس ناظم کو سزا دینے کیواسطے راجا کو خط لکھا تو اوسنے دو مین سے ایک کام بھی نکیا ناچار سرکار نے فوج بھیجی اور وہ ملک بھی سمندر کے کنارے جو اَرَاکان اور تِنَاسِرِیم کے درمیان اوسکے قبضے مین تھا اپنے دخل مین کرلیا نہ اوسکے پاس سمندر کے کنارے کوئی جگہہ رہیگی نہ وہ پھر سرکاری جہاز والون پر زیادتی کرسکیگا بالآخر برہما مین اَرَاکان تو سرکار کے پاس پہلے ہی سے تھا اور مُولْمِین سنہ ۱۸۲۴ع کی لڑائی مین لیا تھا اب اس ملک نو یعنی رنگون پیگو وغیرہ کے ہاتھہ آنے

سی ملک برہمھا کا حصہ مشرق چیٹ گانو سی لیکر ملاکا کی حد تک خلیج بنگالہ کی کناری
بالکل سرکار انگریزی کا ہوگیا یہہ سرکاری برہمھا تین کمشنریون مین منقسم ہی شمال
اراکان کی کمشنری جنوب مولمین کی اور درمیان مین پیگو کی اور ان کمشنریون
کی ماتحت مجسٹریٹ کلکٹرون کی طرح ڈپٹی کمشنر ہین اراکان کا کمشنر آوا سی دو سو
میل گوشہ مغرب و جنوب اکیاب مین رہتا ہی مولمین کا کمشنر آوا سی چار سو میل
جانب جنوب مایل سمت گوشہ مشرق و جنوب مولمین مین رہتا ہی اور پیگو کا کمشنر آوا سی
تین سو میل سمت جنوب پیگو مین رہتا ہی پیگو سی ساٹھہ میل جنوب ایراوتی کی دہنی
کناری رنگون مین ایک مندر سوم دیئو کا ہشت پہل ۳۶۱ فٹ بلند بنا ہی اور
اوسکی چوٹی پر چتر آہنی ملمع طلائی پچاس فٹ کی گھیری کا چڑھا ہی یہہ دیول
مثل تودۂ مٹی و یہہ گوپ کی اندر سی پٹا ہی اور دروازہ اوسمین کہین نہین ہی *

سیام

یہہ ملک جسکو برہمھا کی آدمی سیام اور شان کہتی ہین ۲ درجی سی ۱۶ درجی عرض
شمالی اور ۹۶ سی ۱۰۵ درجہ طول شرقی تک چلا گیا ہی حدود اوسکی سمت شمال
و مغرب برہمھا جانب جنوب سیام کی کھاڑی اور طرف مشرق کمبوج سی ملحق ہی
قریب ۶۰۰ میل طول اور قریب ۳۶۰ میل عرض وسعت مین ۱۵۰۰۰۰ میل مربع

آبادی فی میل مربع ۱۶ آدمی کی حساب سی ۵۰۰۰۰ ۴ ۹ ۴ آدمی کی یہہ ملک دو پہاڑون
کی درمیان ایک بڑا میدان ہی اور اوسکی بیچ مین یتّیم ندی بہتی ہی برسات مین
اکثر جگہہ دلدل ہو جانیکی باعث آب و ہوا وہان کی خراب رہتی ہی لیکن زمین بار آور
جو جو چیزین بنگالی مین پیدا ہوتی ہین وی سب یہان بھی ہو سکتی ہین بلکہ چاول
تو اِس افراط سی شاید تمام جہان مین کہین پیدا نہ ہوتا ہوگا سوای اسکی الاچی
دار چینی تیج پات گول مرچ اور اگر بھی بہت ہوتا ہی میوجات مین منگوستین
آم سی بھی زیادہ لذیذ ہی اِسی بڑھکر دنیا مین کوئی میوہ بہتر نہین ہوتا گیدڑ
اور خرگوش اوس ملک مین معدوم ہین کھان سی وہان ہیرا نیلم یاقوت
یشم لوہا رانگا سیسا تانبا اور سرمہ نکلتا ہی اور ندیون کا بالو دھونے سے سونا بھی
ملتا ہی مقناطیس کا وہان ایک پہاڑ ہی دار السلطنت اِس ملک کا بنگاک
ہی وہ شہر ۱۳ درجہ ۴۰ دقیقی عرض شمالی اور ۱۰۱ درجہ ۱۰ دقیقی طول شرقی مین
یتّیم ندی کی دونو کنارون پر بسا ہی بازار وہان کا بالکل پانی کر اوپر ہی بانس
کی بیڑی بنا کر اونھین پر دوکان دار رہتی ہین اور اپنا مال بیچتے ہین بلکہ مکان
بھی جو لوگ ندی کی کنارے بناتی ہین تو زمین سی بانس اور شہتیرین گاڑکر
اتنا بلند کرتی ہین کہ برسات مین طغیانی دریا سے غرق نہو جاوین مکان

سب کاٹھہ کی ہوتی ہین اور اون مین جانی کیلیی سیڑہی ضرور چاہیی اوس شہر
مین سڑک بالکل نہین ہی لوگ گھوڑی گاڑیون کی عوض ایک ایک چھوٹی سی
کشتی اپنی گھرون مین باندہ رکھتی ہین اوسی سی سب کام نکلجاتا ہی آبادی اُس
شہر کی قریب ..... ۴۰ آدمی کی ہی نامی مندر اس شہر کا دوسو فٹ بلند ہوگا
چلن اور مذہب اس ملک والون کا برمھا کی آدمیون سی بالکل ملتا ہی ناخون
یہہ لوگ نہین ترشواتی اور حکیم اونکی اگر بیمار کو آرام نہو تو اوس سی کچھہ بھی
نہین لیتی زبان انکی جدا ہی اور گانی بجانیکا بڑا شوق رکھتی ہین یہہ لوگ
تجارت کیواسطی اپنی ملک سی باہر نہین جاتی غیر ملک کی آدمی باہر سی بھی
مال لاتی ہین اور وہان کا بھی مال باہر لیجاتی ہین راجا خود تجارت کرتا ہی
بدون اوسکی اجازت کی رانگا ہاتھی دانت سیسہ وغیرہ کا کوئی بھی سودا نہین
کرسکتا وہان کی آدمی سونیکی طوق خوب بناتی ہین اور بری بھلی باروت بھی
اپنی کام لاین تیار کرلیتی ہین یہان کا راجا لڑائی کی واسطی اپنی رعیت کو
اوسی طرح جمع کرسکتا ہی جسطرح برمھا مین دستور ہی ؞

ملاکا کا جزیرہ نما

جسے وہان کی لوگ ملیہ ودیش کہتی ہین ایک درجہ ۲ دقیقی عرض شمالی سے

لیکن وہ درجہ تک چلا گیا ہے وہ تین طرف دریای شور سی گھرا ہی اور چوتھی طرف یعنی
شمال کو اوسی کرا نام گردن زمین برہما کے ملک سی ملاتا ہی طول وسکا قریب
۸۰۰ میل اور عرض قریب ۲۰۰ میل ہو ویگا اس ملک مین چھوٹی چھوٹی کئی
راج ہین لونگ جای پھل گول مرچ صندل سپاری اور چاول وہان افراط سی ہوتا ہی
منگوستین میوجات کا بادشاہ ہی بھیڑ بیل اور گھوڑی کم ہوتی ہین پر بھینس بہت
را نگا کھان سی نکلتا ہی اور ندیون کا بالو دہونی سی سونا بھی ملتا ہی اب ہوا عمدہ
اور خاص ملاکا کی ضلع کی تو بہت ہی خوب اور امراض سی پاک ہی اکثر صاحب
لوگ بیماری مین وہان ہوا کھانی جاتی ہین لیکن زمین بارآور نہین ہی آدمی وہانکی
ملائی کہلاتی ہین اور لوٹ مار مین نہایت چالاک اور دلیر ہین سمندر مین جاکر
جہازون کو لوٹ لیتی ہین سوای اسکی کینہ بھی دل مین از بس رکھتی ہین اور جب
کبھی گھات پاتی ہین دشمن سی عوض لیے بدون نہین رہتی مسافرون کی ساتھ
اکثر دغا کرتی ہین لیکن سب ایک سی نہین ہین کتنی ہی اونمین سچے اور با اخلاق
بھی ہوتی ہین پہاڑون مین ایک قوم صحرائی اسطرحکی آباد ہی کہ اوسکی صورت
حبشیون سی ملتی ہی رنگ سیاہ ہونٹھ موٹی ناک چپٹی بال گھونگھر والی مگر قد مین
بہت ہی پست ڈیڑہ گز سے زیادہ بلند نہین ہوتے تنگ دم تک جنگلون مین

پھر اکرتے ہین اور بیج وبن وثمر صحرائی یا شکار سے اپنا شکم پر کرتے ہین اس
ملک کے آدمی قمار بازی بہت کرتے ہین خصوص مرغ کی لڑائی مین یہانتک
کہ اپنی جورو لڑکے اور بدن کے کپڑے ہار جاتے ہین افیون بہت کھاتے
ہین اور بعض وقت اُسکے نشہ مین دیوانے بنکر بڑی خرابیان کرتے ہین
حاکم وہان کا سلطان کہلاتا ہی قوم کا ستی مسلمان ہی سنہ ۱۲۹۶ء تک وہان کے
راجا ہندو تھے زبان مین اُنکی بہت سے الفاظ عربی اور سنسکرت کے
مشتمل ہین اور حرف اونکے عربی سے موافق ہین جہاز اور کشتیان وہ لوگ بہت
خوب بناتے ہین لونگ جائے پھل کالی مرچ موم بید سا گورا نگا ہاتھی دانت
وہان سے ملکون کو جاتا ہی اور افیون ریشم وغیرہ وہان باہر سے آتا ہی
دار السلطنت وہان کا ملاکا ہی ۲ درجے ۱۴ او دقیقے عرض شمالی اور ۱۰۲ درجے
۱۲ او دقیقے طول شرقی مین دریائے شور کی کنارے پر آباد ہی یہہ شہر خاص
ملاکا کے ضلع کے ساتھ سرکار کے قبضے مین ہی وسعت اوس ضلع کی قریب
۸۰۰ میل مربع کے ہوویگی سنہ ۱۵۱۱ مین اوسے پرتگال والون نے
مسلمانون سے لیا تھا سنہ ۱۶۴۲ مین اوسے دچ لوگون نے فتح کیا اب
سنہ ۱۷۹۵ سے انگریزون کے قبضے مین ہی ملاکا کو گوشہ مشرق وجنوب ۱۲۰

میل کے تفاوت ہی سنگھہ پور اور گوشہ مغرب و شمال بہم میل کے فاصلے
پولی پینانگ یہہ دونو جزیرے بھی سرکار انگریزی کے دخل مین اور ملاکا کی گورنری
کے تابع ہین سنگھہ پور ۲۶ میل اور پینانگ ۱۵ میل طول مین ہی سنگھہ پور
کی آب و ہوا بہت خوب ہی انگریز پینانگ کو ویلس کے شاہزادے کے
نام سے پکارتے ہین اور ہندوستانی ان جزیرون کو کالا پانی کہتے ہین
بھاری گنہگار قیدی قید رہنے کے لیے ان جزیرون مین بھیجے جاتے
ہین بسبب خوبی آب و ہوا کتنے ہی صاحب لوگ وہان جا رہے ہین
اور بہت کوٹھیان اور بنگلے بن گئے ہین

کوچین

وہان کے بادشاہ کے قبضے مین تین ملک ہین کوچین ٹانکنگ یا
انیم اور کمبوج جسے انگریز کمبوڈیا کہتے ہین کمبوج ۸ درجے سے ۱۵ درجے
عرض شمالی تک اور کوچین ۸ درجے سے ۱۸ عرض شمالی تک اور ٹانکنگ
۱۸ درجے سے ۲۳ درجے عرض شمالی تک ۱۰۵ اور ۱۰۹ درجے طول
شرقی کے درمیان مین چلا گیا ہی جانب شمال اوسکے چین ہی جنوب اور
مشرق سمندر جانب مغرب اوسکی سرحد سیام برہما اور چین سے ملی ہی وسعت

اِن ملکون کی قریب ویڑھ لاکھہ میل مربع کے ہی اور آبادی فی میل مربع
۹۳ آدمی کے حساب سے ۱۳۹۵۰۰۰۰ آدمی کی ہی اِس ولایت مین
میدان اور پہاڑ دونو ہین ندی سب مین بڑی گنگ جو کی ہی چین کے
ملک سے نکلکر سات سو کوس بہنے کے بعد دریاے شور مین گرتی ہی
پیدایش وہان بھی اونھین ملکون کی سی ہوتی ہی کہ جنگلی بیان اور یہ لکھا گیا
بیل وہان بہت کم ہل بھینسون سے چلاتے ہین بھیڑ اور گدھا بالکل
نہین ہوتا ہاتھی بہت بڑے ہوتے ہین کھان سے لوہا چاندی
اور سونا نکلتا ہی زمین بار آور ہی سال مین دو فصلین وہان کی پیدا ہوتی
ہین ہیئو وہان کے بادشاہ کا دارالسلطنت ایک ندی کے کنارے
پر آباد ہی اور قلعہ کے درمیان بہت عمدہ بادشاہی محل اور ایک مندر بنا ہی
کہتے ہین کہ وہ قلعہ بہت مضبوط ہی اور دو ہزار توپین او سپر چڑھی ہوئی ہین
آدمی وہان کے پست قد اور گٹھیلی اور چالاک اور مضبوط ہوتے ہین پائجامہ
پگڑی اور نصف رانون تک کی لمبی آستین والے کرتے پہنتے ہین
بال لمبے اور جوڑے کے طور پر بندھے رہتے ہین عورتین سر پر ٹوپی
رکھتی ہین جوتا کوئی نہین پہنتا محنت کا کام اکثر عورات کے حصے مین

آتا ہی یہانتک کہ بیچاریان ہل جوتتی ہین اور کشتی کھیتی ہین مستی سے دانت
کالے اور یان سے ہوٹھہ لعل مرد اور عورت دونو رکھتے ہین ہاتھی کا
گوشت یہہ لوگ بہت مزے سے کھاتے ہین زبان وہان کی چینی سے
ملتی ہی اور مذہب بدھہ کا مانتے ہین جب کسی کا کوئی مرتا ہی تب اوسے
دو برس تک صندوق مین بند کرکے گھر مین رکھتے ہین اور ہمیشہ اوسکے
سامھنے گانا بجانا ہوا کرتا ہی بھوگ بھی چڑھاتے ہین اور لوگ بھی اوسکی
زیارت کو آتے ہین پھر دو برس بعد اوسکو بڑی دھوم دہام سے زمین
مین گاڑتے ہین کاریگر وہان کے چینیون کی طرح بہت چالاک اور
ہوشیار ہین خصوص ریشم طیار کرنے مین آمدنی وہان بنات چھینٹ
شورا گندھک سیسا چاے ریشم افیون اور گرم مصالح کی ہی اور نکاس
وہان سے ریشم گھاس کے کپڑے صدف کی چیزین چٹائی ہاتھی دانت
لکلر لا آبنوس دار چینی وغیرہ کا ہوتا ہی فوج وہان کے بادشاہ کی قریب
پچاس ہزار کے ہوگی سوا اسکے ازین جب ضرورت ہو تو وہ اپنے ملک
کے تمام آدمی اٹھارہ برس سے ساٹھہ برس تک کی عمر کے بیگار
مین چاہے جس خدمت پر بھیج سکتا ہی اور آدمی وہان کے بلا اجازت

بادشاہ کی اپنی ملک سے کہین باہر نہین جا سکتے کسی زمانے مین یہہ ملک
چین کے بادشاہ کے تابع تھا ؎

چین

سابق مین اس ملک کے درمیان ضلع ضلع کے علحدہ علحدہ راجا تھے
اور ہمیشہ باخود ہا لڑا بھڑا کرتے پہلا بادشاہ جسنے اون سب چھوٹے چھوٹے
راجاؤن کو اپنے قابو مین کر لیا چین ہوانگ تی تھا کہ جسکو قریب دو ہزار
برس کے گذرتے ہین اس بادشاہ کی اولاد خاندان چینی کہلائی اور اوسی
خاندان سے وہ ملک چین کہلایا وہان والون کے تلفظ مین یہہ لفظ
تسین ہی کہ جسکو عرب والے صین بولتے ہین اور انگریزی مین
چاینا کہتے ہین یہہ ملک ۱۸ درجے سے ۵۵ درجے عرض شمالی تک و
۷۰ درجے سے ۱۴۲ درجے طول شرقی تک چلا گیا ہی اوسکے جانب مغرب
تورانِ مشرق یا بسی فک سمندر جانب شمال ایشیائے روس اور سمت جنوب
ہمالیہ کا پہاڑ ہر مجھا اور کو چین کا ملک ہی طول اوسکا مشرق سے طرف
مغرب قریب ۴۷۰۰ میل کے اور عرض شمال سے جنوب کو قریب ۲۰۰۰
میل کے ہی اور وسعت کچھہ کم و بیش ۵۰۰۰۰۰۰ میل مربع ہوگی اگرچہ حقیقت

میں اس وسعت کے درمیان جابجا آباد ہیں یعنی اصلی چین تبت
تاتار جسے مار چین اور مہا چین بھی کہتے ہیں اور کوریا کا جزیرہ لیکن تمام
ایک بادشاہ کے ماتحت رہنے سبب اب یہہ اکھٹے نام سے یعنی ملک
چین پکارے جاتے ہیں اصلی چین طرف شمال تاتار سے ملا ہی اور
اوسکے جانب مشرق اور جنوب پاسیفک سمندر کی کھاڑیاں ہیں نام
اونکا پیچلی اور چین کی کھاڑی ہی اور جانب جنوب کوچین اور برہما
سے اور مغرب برہما اور تبت سے گھرا ہی اور ۱۸ سے ۴۱ درجے
عرض شمالی تک اور ۹۷ درجے ۴۲ دقیقے سے ۱۲۲ درجے ۵۳ دقیقے
طول شرقی تک چلا گیا ہی اوسمیں ۱۸ صوبے ہیں بہتیرے اونمیں صوبہ
بنگالہ سے بھی بڑے اور زیادہ آباد ہیں تبت ہمالیہ کے جانب شمال
ہی اوس پہاڑ کے دامن میں ۷۸ درجے سے لیکر ۱۰۰ درجے طول
شرقی تک اور ۲۸ درجے سے ۳۵ درجے عرض شمالی تک چلا گیا ہی
وہ طول میں مشرق سے مغرب قریب ۱۳۰۰ میل کے اور عرض میں
شمال سے جنوب قریب ۴۵۰ میل کے ہی تاتار جو ۳۵ درجے سے
۵۵ درجے عرض شمالی تک اور ۷۲ درجے سے ۱۴۲ درجے طول شرقی

تک چلا گیا ہی قریب ۵۰۰ میل کے مطول اور ۰۰۰ میل عریض ہوگا جانب شمال اَلتَائی کا پہاڑ اوسکو رُوس سے علحدہ کرتا ہی جنوب تبت ہی مغرب کی طرف تُورَان واقع ہی اور مشرق کی طرف اصلی چین اور دریاے شور سے گھرا ہی کُورِیَا کا جزیرہ نما جو اصلی چین کے گوشہ مشرق و شمال مین ۴۲ اور ۳۴ عرض شمالی اور ۱۲۴ اور ۱۳۰ طول شرقی کے درمیان مین واقع ہی قریب ۷۰۰ میل کے مطول اور ۲۰۰ میل عریض ہوگا اور تین طرف سمندر سے اور چوتھی یعنی جانب شمال تَاتَار سے گھرا ہی سواے اِن ملکون کے بہت سے جزیرے بھی قریب ہی پاسِیفِک سمندر مین فَارمُوسَا اور لِیُوکِیُو وغیرہ وہان کے بادشاہ کے دخل مین ہین یہان تک کہ اوسکی رعیت اوسکو خوش امد کی راہ سے دس ہزار جزیرون کا مالک پکارتی ہی یہہ ملک دنیا کے تمام ملکون سے زیادہ اباد ہی تیس کرور آدمی اوسمین بستے ہین کہ جو دنیا کی آبادی کا تیسرا حصہ ہوتا ہی اور فی میل مربع ۶۰ آدمی پڑتے ہین لیکن اس تیس کرور سے تبت تاتار اور کوریا مین پورے کرور بھی نہین بستے اور اصلی چین کی آبادی فی میل مربع ۲۷۷ آدمی کی قیاس کرتے ہین یہہ سلطنت اتنی

قدیم ہی کہ اوسکی ابتدا سے کوئی بھی صحیح خبر نہین دیتا انگریز لوگ خیال کرتے
ہین کہ طوفان سے تھوڑے ہی دنون بعد یہہ سلطنت قایم ہوئی ہندوکے
شاسترون مین بھی اِس ملک کا چرچا بہت جگہہ لکھا ہی اور دوسری قومونکی
قدیم کتابون مین بھی جہان کہین اوسکا بیان ہی بزرگی اور عزت ہی کے
ساتھہ کیا ہی اِس ملک کے آدمی کشتکاری کرنا اور ریشم بُنتا قدیم الایام
سے جانتے ہین مقناطیس کا اثر اونھین لوگون سے نے ظاہر کیا تحصیل
علم مین وے لوگ بہت دل دیتے ہین گانو گانو مین بادشاہ کیطرفسے
مدرسے مقرر ہین اونمین لکھنا پڑھنا حساب اور علم اخلاق سکھلایا جاتا ہی
اور لڑکون کو آٹھہ برس کی عمر ہوتے ہی اونکے ماباپ وہان بھیج دیتے
ہین اوس ملک مین غریب اور امیر لکھنا پڑھنا سب جانتے ہین اکسیر اور
کیمیا گری اِس واہیات کی بنیاد بھی اوسی ملک سے نکلی بتلاتے ہین جانب
شمال اور مغرب یہہ ملک کوہستان ہی باقی تمام جگہہ ہموار میدان اور ندی
نالے اور نہرون کے پانی سے بالکل سیراب کوریا کے درمیان مین
پہاڑون کا ایک سلسلہ ہی سمت جنوب تو بار آور اور آباد ہی لیکن شمال وہ
جزیرہ نما بالکل شور اور ویران ہی تاتار کی زمین گرد نواح کی ولایتون کے

بہ نسبت بلند ہی اور میدان اوسکے درمیان بہت بڑے بڑے شاہو کا
پیپر جیسے گوبی یا گوربی بھی کہتے ہین قریب ۱۴۰۰ میل کے طویل ہی اور
اوسمین اکثر سیاہ ریگستان ہی تاتار کی زمین اکثر ویران اور کف دست
پانی سے خالی ہی زمین تبت کی بھی تاتار کی طرح بلند ہی لیکن اسمین
میدان کم اور کوہستان زیادہ اور درختون سے دونو خالی اس ملک
مین آبادی نہایت کم ہی اور غلہ بھی کم پیدا ہوتا ہی کوہ کیلاس جسے
ہندو لوگ مہادیو کے رہنے کی جگہہ بتلاتے ہین ہمالیہ کا ٹکڑا تبت کے
ملک مین سمندر سے تیس ہزار فٹ بلند ہی وہان کے پہاڑ اکثر نہایت
بلند اور دوازدہ ماہ برف سے ڈھکے رہتے ہین چین اور برہما کے
درمیان مین ہمالیہ کی ایک شاخ دریاے شور تک چلی گئی ہی جون جون
طرف مشرق بڑھی پست ہوتی گئی ندیان چین مین کثرت سے ہین لیکن
ہوانگ ہو اور یانٹ سی کاین مشہور اور بڑے دریا ہین ہوانگ ہو
تو تبت اور تاتار کے درمیان کھکو پہاڑ سے نکلکر ۲۶۰۰ میل بہنے کے بعد
دریاے شور مین گرتی ہی اور یانٹ سی کاین تبت سے نکلکر ۳۰۰۰ میل
بہنے کے بعد نان کین شہر سے کچھ دور آگے بڑھکر ہوانگ ہو سے

ملجاتی ہی ان مین بہتیری چھوٹی ندیون کا پانی آتا ہی اور ان سے
کتنی ہی نہرین کاٹی گئی ہین کہ جنسے کھیتیان بھی سینچی جاتی ہین اور
تری کی راہ بھی کشتیونکی آمدورفت کیواسطے کھلی رہتی ہی بادشاہی
نہر کانٹن کے پاس سے پکین تک قریباً آٹھہ سو میل کے مطوّل
ہوگی عرض مین ایک سو فٹ ہی اور گہری ۶ ½ فٹ آمور ندی جسے
ساگھالین بھی کہتے ہین ۲۰۰۰ میل تاتار سے بہکر ساگہالین کے
جزیرے کے سامھنے سمندر سے مل گئی ہی جھیلین چین کے ملک
مین بہت صاف خوشنما آب صافی سے بھری ہوئی نہایت دلپسند
اور لطیف جگھون مین ہین خاصکر ینگ کی جھیل کہ جسکے چارون طرف
پہاڑ اور جنگل واقع ہی تاتار مین نورزیسان جھیل ۵۰ میل لمبی اور ۴
میل چوڑی اور بیکل کی جھیل ۲۰۰ میل طول مین او ۱۰۰ میل عرض
مین ہی تبت مین کیلاس اور ہمالیہ کے درمیان مان سرودر اور
راون ہرد جنھین وہان والے مانا یا مان تلائی اور راکس تال کہتے
ہین دو جھیل ہین مان سرودر قریب ۱۵ میل کے طویل اور گیارہ میل
عریض ہی اور بیدک اور بودھ دو نو مذہب والونکا پرستش گاہ ہی

زمین چین کی بار آور ہی وہان کے آدمی کھیتون کے سینچنے اور کھات
سے درست کرنے مین بڑی محنت کرتے ہین چاول افراط سے پیدا ہوتا
ہی اور اکثر اوس ملک کے آدمیونکی وہی غذا ہی فصل اسکی سال مین دو
اور کہین کہین تین بھی پیدا کر لیتے ہین گیہون وغیرہ غلے اور طرح طرح کے
پھل پھول بھی خوب پیدا ہوتے ہین لیکن سب سے بیش بہا چیز خاص
اوس ملک کی پیدائشون مین چاے ہی دو طرح کے درخت وہان ایسے
پیدا ہوتے ہین کہ اون مین سے دو چیزین موم اور چربی کیطرح نکلتی ہین
اور بتی بنانیکے کام آتی ہین کافور کے درخت بھی وہان بہت ہوتے
ہین کاٹ کاٹ کر گھاس کے ساتھ لوہیکی دیگون مین اونکا منھہ بند کر کے
آگ پر چڑھا دیتے ہین کچھہ دیر بعد کافور اون درختون کے پتّے
اور ٹھنڈیون سے جدا ہو کر گھاس مین منجمد ہو جاتا ہی (۱) چین کے
جنگلون مین ہاتھی گینڈے ارنے شیر بڑگا وصحرائی
اور ہرن وغیرہ کی افراط ہے اور اہلی جانورون مین

(۱) سمترا اور بورنیو مین تنۂ درخت کے درمیان بجاے مغز کافور رہتا ہی جاکر کے
نکال لیتے ہین جوش نہین دینا پڑتا ۱۲

گھوڑے کتے سور مرغ اور بط وغیرہ شمار کیے جاتے ہین آہوے مشک
یاک یعنی سراگاے بھیڑ شال کی بکری اور خر صحرائی تبت مین ہوتے
ہین اور گورخر تاتار مین کھان سے چین مین سونا چاندی تانبا لوہا پارا اور
کئی قسم کے جواہر نکلتے ہین کوریا مین سونے چاندی دونون کی کھان
ہی اور سمندر سے موتی نکالتے ہین تبت مین نمک سہاگا اور شنجرف
کی کھان ہی اور سونا بھی کئی جگہون سے نکلتا ہی حصہ شمال اس ملک کا سرد
ہی لیکن آب و ہوا جنوب کی بھی جو گرم سیر ہی بہتر بتاتے ہین تاتار کے
درمیان گرمیون کے ایام مین شدت سے گرمی اور سرما مین سخت
سردی پڑتی ہی تبت مین سردی حد سے زیادہ ہوتی ہی اور ہوا وہان کی
نہایت خشک ہی چین کی دارالسلطنت کا نام پکین یا پیچین ہی وہ شہر
۴۰ درجے عرض شمالی اور ۱۱۷ درجے طول شرقی مین چھبیس میل کے
گردیکا آباد ہی اور اسکی شہرپناہ تیس فٹ بلند ہی نو دروازے اوسمین بہت
خوبصورت ہین اور اوسکے درمیان بادشاہی ایوان نہایت باشان بنے
ہین راستے راست اور کشادہ ہین اور نہر اونکے درمیان سے روان
ہی لارڈ میکارٹنی صاحب اس شہر مین تیس لاکھہ ۳۰۰۰۰۰۰ آدمی کی آبادی تصور کرتے

ہین انسداد سرقت کیواسطے وہان حکم ہی کہ بعد شام بے روشنی لیے کوئی
گھر سے باہر نہ نکلے شہر کے بیچون بیچ ایک تالاب کوس ایک طویل
اور کچھ کم عریض بہت عمدہ بنا ہی اوسکے چہار طرف بید مجنون کے درخت
لگے ہین اور درمیان مین ایک ٹاپو ہی اوسپر ایک مندر بنا ہی اور پل
اوس تالاب کے اوپر سنگ مرمر کا بندھا ہی تاتار مین یارقند پیکین سے
۴۴۰۰ میل مغرب اور کاشغر یارقند سے ۱۵۰ میل گوشہ مغرب وشمال کو
مشہور شہر ہین تبت کا شہر عظیم لاسا پیکین سے ۱۸۰۰ میل بطرف گوشہ
مغرب وجنوب ہی لاماگرو اوسی جگہہ رہتا ہی وہ شہر قریب چار میل کے
طویل اور ایک میل عریض ہی وسط شہر مین ایک بہت بڑا مندر بنا ہی
اوسپر تمام کار طلائی کیا ہی آدمی کی بنائی ہوئی تعجب کی چیزون سے
اس ملک مین ایک بہت بڑی دیوار ہی یہہ دیوار اصلی چین کی حد جنوب
پر ہی پندرہ سو میل یعنی ساڑھے سات سو کوس سے زیادہ طویل اور بیس
فٹ سے لیکر تیس فٹ تک بلند ہی اور چوڑی بھی اتنی ہی کہ اوسکے اوپر
چھہ سوار برابر رکاب سے رکاب ملا کر چل سکتے ہین اور سو سو گز کی تفاوت
پر برج رکھے ہین جہان پہاڑ اور دریا درمیان مین آگیے ہین وہان بھی اس

دیوار کو اُن پر پل باندھکر لیگیے ہین یعنی خار اور ندیون پر پل بنایا ہی اور پھر
پل کے اوپر دیوار اٹھائی ہی چینی کا منار یا نٹ ہی کا ئین سے دہنے کنارے
نان کن کے شہر مین ہشت پہل دو سو فٹ بلند بنا ہی اوسکا قطر ۴۰ فٹ ہوگا
اور اوسمین نو درجے ہین اوپر چڑھنے کے لیے ۸۸۴ زینے لگے ہین
وہان والے اوسکی لاگت اسّی لاکھ بتاتے ہین آدمی اصلی چین کے خود پسند
بزدلے سیہ دل حاسد شکّی کینہ ور چالاک محنتی متحمل حلیم اور خوش اخلاق ہو
ہین چہرے اونکے زرد پیشانیان بلند آنکھین چھوٹی بال کالے عورات کے
پیر کے پنجو نکا چھوٹا ہونا اس ملک کی خاص اور مشہور باتون سے ہی
جسقدر جس عورت کے پانو کا پنجہ چھوٹا ہوتا ہی اوتنی ہی وہ حسین شمار
کیجاتی ہی یہان تک کہ اوس ملک مین زنانے جوتے چار انچ سے زیادہ
لمبے نہین بنتے یہہ رسم وہان ہزار سال سے اجرا ہی روایت کرتے ہین
کہ ایکبار عورات نے متفق ہو کر بادشاہ پر حملہ کیا تھا تبھی سے یہہ آئین
جاری ہوا صغر سن ہی مین اونکے پیر کے پنجے ایسے کسکر پٹیون سے
باندھ رکھتے ہین کہ پھر بڑے ہونے پر وے بڑھنے نہین پاتے اور
یہی سبب ہی کہ گو وہان کی عورات حجاب نہین کرتین جالی غرفون مین مونہہ

کھوسلے بیٹھی رہتی ہین لیکن بااین ہمہ مکان سے باہر کم نظر پڑتی ہین کیونکہ پانو
کا بچپنہ چھوٹا رہنے سے چلنا پھرنا اونکو بہت مشکل ہی لڑکیون کو وہان والے
بھی مثل راجپوتون کے ہلاک کر ڈالتے ہین الّا بہت کم مذہب چینیون کا بودھ
ہی گوشت چین کے بادشاہ کی عملداری مین سب کھاتے ہین دیوی دیوتے
کی وہان ہندوستان سے بھی زیادتی ہی ایسا پہاڑ دون جنگل ضلع گھر اور
دوکان کوئی نہین کہ جسکا ایک علحدہ دیوتا مقرر نہو بلکہ گرجنا چمکنا برسنا اگ
غلہ دولت پیدائش مرگ چیچک دریا جھیل طیور مچھلی جانور وغیرہ کے بھی علحدہ علحدہ
دیوتا ہین ایک پادری مبالغے کے راہ سے کہتا ہی کہ چینیون کے دیوتا
ریگ دریا سے بھی زیادہ ہین وے لوگ نجوم اور نقش وعمل پر بھی بڑا اعتقاد
رکھتے ہین بودھ مذہب کے مطابق تناسخ سچ جانتے ہین اور جان کشی کرنا
بہت معیوب جانتے ہین اوس مذہب مین پانچ مہا اگیا مندرجہ ذیل ہین
جان کشی مت کرو چوری مت کرو جھوٹھ مت بولو شراب مت پیو اور جو زاہد و متقی ہو
تو شادی مت کرو اہل اسلام بھی اوس عملداری مین بکثرت رہتے ہین تاتار
کے لوگ خونخوار جنگ جو آزاد منش اور شکار دوست ہین گھوڑے بہت
رکھتے ہین اونکا گوشت بھی کھاتے ہین اور گھوڑیون کا دودھ بہت رغبت سے

لونش کرتے ہین وے گانو اور شہرون مین نہین رہتے جہان چرائی
بہتر اور پانی نزدیک پاتے ہین اوسی مقام پر چند روز کے لیے اپنی بھیڑ
بکری اور چھکڑے لیجا کر خیمے کھڑے کر دیتے ہین کوئی اونمین سے اپنے
مردون کو آگ مین جلاتا ہی کوئی زمین مین دفن کرتا ہی کوئی کتون کو کھلا دیتا
ہی اور کوئی تراش تراش کر آپہی کھا جاتا ہی تبت کے آدمی جنگلی اور صاف
ہین الّا آدمیت کی بو باس کم رکھتے ہین وے ہمیشہ گرم پوشاک پہنتے
ہین گرمی مین صرف اونی اور جاڑون مین پوستین سمیت چین کے آدمی
تیر اندازی مین اوستاد ہین کرسیون پر بیٹھتے ہین اور میز پر کھانا کھاتے ہین
کانٹے کی جگہہ دو باریک باریک سلائیان فیلدندان یا نقرہ و طلا کی رکھتے
ہین اوسی سے اوٹھا اوٹھا کر کھانا کھاتے ہین ہاتھہ نہین لگاتے کھانا بہت
قسم کا پکاتے ہین بھالو کے پنجے گھوڑے کے سم چوپایون کے کھُر اور
چڑیون کے آشیانون تک اونکے شوربے مین کام آتے ہین شاید چیز
ایسی دنیا مین ہوگی کہ جسے چین کے آدمی نہین کھاتے امیرون کے
مکان کی دیوارین اطلس وغیرہ بیش قیمتی کپڑون سے منڈھی رہتی ہین اور
اونپر علم اخلاق کے مسایل نہایت خوبصورتی سے لکھے رہتے ہین عورتین

سر کے اوپر بالون کا جوڑا باندھکر اوسمین پھول لگاتے ہین اگرچہ وہان بیوہ
کو دوسری شادی کرنیکا اختیار ہی لیکن تاہم نکرنا بڑی عزت کی بات ہی مسہری
مین وہان سکے غریب نے مینداربھی سوتے ہین چاے اور تماکو وے لوگ بہت
پیتے ہین یہان تک کہ ہر ایک شخص ایک زردوزی بٹوا تمباکو سے بھرا ہوا
کمر مین رکھتا ہی بلکہ عورات بھی تمباکو پیتی ہین پوشاک وہان والونکی لمبی آستینونکا
پیراہن پایجامہ پوستین اور چغا ہی لیکن ٹوپیان مردون کی اتنی چوڑی
ہوتی ہین کہ بارش مین چھتری کی کچھ ایسی احتیاج نہین پڑتی پنکھی ایک
چھوٹی سی ہمیشہ سبکے ہاتھ مین رہتی ہی بائین ہاتھ کے ناخن وہانکے لوگ
نہین تراشتے بڑھائے رہتے ہین تاکہ لوگ اونکو محنتی مزدور نہ سمجھین پتنگ
اوڑانیکا نہایت شوق رکھتے ہین لاکھون آدمی وہان اپنے گھر بار سمیت کشتیون ہی
پر گذارا کرتے ہین اور رات دن پانی ہی مین بود و باش رکھتے ہین ایک قسم
کی چڑیا کو ایسا سدھاتے ہین کہ وہ پانی مین سے مچھلی پکڑ پکڑ کر اونھین لا دیتی
ہی ان چڑیونکے گلے مین چھلے پڑے رہتے ہین تاکہ مچھلیون کو نگلنے نپاوین
جب ہزارون چڑیان اسطرحکی ایکبارگی چھوٹتی ہین تو دیکھتے ہی دیکھتے
شکاری کے روبرو مچھلیون کا انبار لگ جاتا ہی زبان چینی مین رستی چین

اور تاتارس کے درمیان ہوتی تھین اب یہہ رسم قبیح بہت دنون سے موقوف ہوگئی زرد رنگ وہان بادشاہ کا ہی یعنی اِس رنگ کا کپڑا سواے بادشاہ کے اور کوئی نہین پہننے پاتا جس کسی کے پاس اس رنگ کا کپڑا دکھائی دے اوسکو ضرور شاہزادون سے خیال کرنا چاہیے چینی لوگ اپنے مردونکو زمین پر رکھکے اوپر سے قبر بنا دیتے ہین اکثر وہان کے آدمی اپنے بزرگون کی لاش کو مصالح لگا کر مدت تک صندوق کے درمیان گھر مین رکھہ چھوڑتے ہین جو ہو وہان کے آدمی اپنے بزرگونکو بہت مانتے ہین اور سالہاسال تک یاد رکھتے ہین بسبب علم کی قدر ہونیکے وہان کے آدمی پڑھنے لکھنے مین بڑی محنت کرتے ہین مِس کاٹز لکھتی ہے کہ ایک غریب کا لڑکا جو تمام روز اپنے والدین کا شکم سیر کرنیکے لیے کام کرتا تھا اور اِسقدر بھی مقدور نرکھتا تھا کہ رات کو چراغ روشن کرنیکے لیے بازار سے تیل خریدے تو وہ کیا کام کرتا کہ جنگل سے کرم شبتاب پکڑ لاتا اور اونکو باریک کپڑے مین رکھکر اونھین کی روشنی سے کتاب پڑھا کرتا اور اسیطرح پڑھتے پڑھتے کچھہ عرصے مین ایسا فاضل ہوا کہ بادشاہ نے اوسکو اپنا وزیر بنایا الغرض وہان علم کا بڑا چرچا ہی ایسا شاذ کوئی ہوگا جو لکھنا پڑھنا نجانے حبسے تاتاریون سے

چین کو فتح کیا وہان والے اونکے حکم بموجب تمام سر کے بال مونڈوا کر صرف ایک
پتلی سی چوٹی پیر تک لمبی رکھتے ہین چین مین سپاہی کی بہ نسبت منشی کی عزت بہت
زیادہ ہی اور وہان والے مہاجن اور سوداگر کی بہ نسبت کسان اور زمیندار کی
بڑی منزلت کرتے ہین یہان تک کہ سال مین ایک دفعہ خود بادشاہ اپنے ہاتھ
سے ہل جوتتا ہی اور اوس دن کو بڑا تیوہار مانتے ہین جب بادشاہ مرجاتا
ہی تو تمام ملک کے آدمی سو دن تک ماتم داری کرتے ہین اور کوئی کام
خوشی کا نہین کرتے وہان کے حاکم جب باہر نکلتے ہین اونکے جلیب مین
جلاد اور تازیانہ بردار اور زنجیر والے آگے چلتے ہین جب راہ مین کسی کو
کچھ بدکام کرتے ہوئے پاتے ہین تو اوسی لمحہ اوسی مقام پر اوسے سزا
دے دیتے ہین روپیے اشرفیونکی عوض وہان چاندی سونیکے قرص
(۱) اور سوراخ دار (۲) تانبے کے پیسے چلتے ہین تبت والون کی
زبان وہی ہی جسے بھوٹیا بولی کہتے ہین لیکن کتب دینی اونکی اکثر سنسکرت زبان مین لکھی ہین ۔

(۱) قرص سو سو پچاس پچاس تولیکے اور اس سے کم و بیش بھی ہوتے ہین صورت اونکی مثل
کشتی کے ۔

(۲) پیسون کے درمیان مین سوراخ رہتا ہی اور اونکو ایک رسی مین مالا کی طرح پرو رکھتے ہین جسکو

لوگ اصل اپنے علم کی بنارس بتاتے ہین چینیونکی زبان مین جغرافیہ ریاضی
طب شاعری عروض وغیرہ جمیع علوم موجود ہین اور تواریخ تو اونکے یہان جملہ
اقوام سے بڑھکر ہین لفظ اونکے سب یکحرفی ہین یعنی ہر ایک لفظ کیواسطے ایک
علیحدہ حرف موجود ہی اور اسی سبب سے اونکی الف بے مین ۸۰۰۰۰ حرف
شمار کیے جاتے ہین انمین ۲۱۴ تو اصلی ہین اور باقی مشتق اور اسی جہت غیر
ملک والون کو اونکی زبان کا لکھنا پڑھنا سیکھنا نہایت مشکل ہی وہان والونکے
لیے موضع بموضع مدرسے مقرر ہین چھہ برس دین کی کتابین حفظ کرنے مین
گذرتے ہین اور چھہ سال مین صرف و نحو شاعری عروض اور انشا پردازی
سیکھتے ہین آخرکار بارہ برس کے بعد وے امتحان دینے کے لایق ہوتے
ہین اور ہر ضلع مین تین سال کے عرصے مین دوبارہ امتحان لیا جاتا ہی جو
طالب العلم اس پہلے امتحان مین اچھے بر آتے ہین وے اوس صوبہ
کے حاکم کے پاس جسمین وہ ضلع واقع ہی دوسرے امتحان کیواسطے بھیجے
جاتے ہین اور جو طالب العلم اوس حاکم کے امتحان مین ور آتے ہین اونکو وہ

جیتنے سپیے دیئے ہوئے ہین اوستنے بیسون پر گرہ دے کر تی
شاباش دیتے ہین *

ایک ایک سرٹیفکٹ دیکر بڑے صوبہ دار کے پاس بھیج دیتا ہی اس تیسری جگھہ
نہایت سخت امتحان ہوتا ہی اول سب طالب العلمون کی تلاشی لے لیتے ہین
کہ جسمین اونکے پاس کوئی لکھا ہوا کاغذ یا کتاب نرہے اور پھر ایک ایک کو جدا جدا
کوٹھریمین بند کر دیتے ہین وہان وے سوالون کے جواب لکھکر دوسرون کے
ساتھہ مل نجانیکے لیے اونپر صرف نشان کر دیتے ہین نام لکھنے کی امتناع ہی کہ
جسمین ممتحن کسی کی جانب داری نکرین آخر اس امتحان ثالث مین جو کامل برآتا
ہی اوسے پہلے درجے کا طالب العلم کہتے ہین اور وہ نیلے رنگ کا کپڑا سیاہ
گوٹ لگا ہوا پہنتا ہی اور اپنی ٹوپی پر ایک کنجشک نقرئی رکھتا ہی چوتھا امتحان
صوبہ کے صدر مقام مین تیسرے سال بادشاہ کے دیوان اور اوس صوبہ
کے تمام حکام کے روبرو ہوتا ہی کوٹھریون پر پہرے متعین رہتے ہین اگر
سوالونکا جواب لکھنے مین ایک حرف کی بھی غلطی رہے تو ممتحن اوس کاغذ کو پھینک دیتے
ہین اور اوسمین سے طالب العلم کا نشان کاٹ کر دروازے پر چسپان کر دیتے
ہین جسمین طالب العلم کو اسبات کی خبر بھی پہونچ جاوے اور مجلس مین خجل بھی نہونا
پڑے جن طالب العلمون نے اس چوتھے امتحان سے عبور کیا اونکی گویا
قسمت جاگی اونکے نام ٹکڑون پر لکھکر شہر مین ہر طرف لٹکائے جاتے ہین حاکم

اونکے والدین اور رشتہ دارون کو بلوا کر بڑی خاطر کرتے ہین امرا اونکی دعوت
کرتے ہین اور خلعت دیتے ہین پھر اونکو وہان وے گیوجن یعنی عماید
پکارتے ہین اور وے اودے رنگ کا کپڑا سیاہ گوٹ لگا کر پہنتے ہین اور
ٹوپی پر کنجشک طلائی رکھتے ہین اونکو سب طرحکے سرکاری عہدے ملسکتے
ہین اور اگر وے عقل و تمیز کے ساتھ کام کرین تھوڑے ہی عرصہ مین متمول
اور بڑے آدمی بن جاتے ہین لیکن جو تھے امتحان کے بعد دو درجے
اور بھی رکھے ہین جو گیوجن لوگ اون درجونکے حصول کی خواہش رکھتے
ہین اونھین پکین مین جانا پڑتا ہی اور وہان اونکا امتحان تیسرے سال
دار الخلافت کے بڑے مدرسہ ہان لِن کالج مین لیا جاتا ہی قریب دس ہزار
گیوجن جو امتحان دینے کیواسطے آتے ہین اونمین سے قریب تین ۳ سو کے
لایق ٹھہرتے ہین اور تب اون تین سو کا امتحان بادشاہ کے روبرو لیا جاتا
ہی اس آخر امتحان مین جو منصور ہو وہ اپنے دل کی مراد حاصل کرے دشانکے
نشان کے ساتھ اوسکو بڑے جلوس سے شہر مین گھوماتے ہین اور اوسی
دم ہان لِن کالج مین معمور کر دیتے ہین وزارت وغیرہ بڑے عہدے خالی
ہونے پر اونھین کو ملتے ہین اور اس بندوبست سے گانوں کے کارداروں کو

بھی تمام شرع جسکے مطابق کام کرنا پڑتا ہی حفظ رہتا ہی حکمت اور صنعت
چینیونکی مشہور ہی اگرچہ وہ لوگ ابتک دھوئین کی جہاز اور گاڑیان اور ٹیلی
گراف یعنی تار کی ڈاک وغیرہ کام کی چیزین اور انواع طرحکی کلین جو انگلستان
مین طیار ہوتی ہین بنانی نہین جانتے لیکن تو بھی باریکی صفائی نزاکت
اور خوبی مین وہان سے کاریگرون کی کسی ملک کے بھی آدمی برابری نہین
کر سکتے یہہ لوگ چھاپنا اور بارود بنانا اور مقناطیس کو مصرف مین لانا یعنی سمت
دیکھنے کے لیے قبلہ نما وغیرہ طیار کرنا اوس سے بھی پیشتر جانتے تھے کہ جبسے
وہ فرنگستان مین ایجاد ہوئے ظروف چینی صاف اور خوبصورت ہوتے ہین
(۱) یہہ حکمت چینیون نے بارہ سو برس سے پائی ہی قندیلین چین کی مشہور
ہین نہایت عمدہ رنگ برنگ کی بڑی صنعت سے طیار کرتے ہین اور اسکو
آرایش مکان مین مقدم چیز سمجھتے ہین جو قندیل دروازے پر آویزان کیجاتی
ہی اوسپر مالک مکان کا نام بھی نہایت خوبصورتی کے ساتھہ لکھا رہتا ہی آگے یہہ
لوگ شیشہ بنانا نہین جانتے تھے لیکن اب یہہ فن بھی اون لوگون نے فرنگیون سے

---

(۱) وہان ایک طرح کا پتھر ہوتا ہی اوسکو ایک قسم کی مٹی کے ساتھہ کہ وہ بھی خاص اوسی ملک مین
ہوتی ہی ملاکر یہہ ظروف چینی بناتے ہین +

سیکھہ لیا اسبات مین وہانکے آدمی بڑے اوستاد ہین کہ جیسی چیز دیکھین ویسیہی
بنالیوین ایک فرنگستان کا سوداگر بڑا قیمتی موتی فروخت کرنیکے لیے اوس ملک
مین لیگیا تھا وہان کے آدمی ہر روز اوس موتیکے دیکھنے کو آیا کرتے ایک روز
ایک چینی نے کئی سو روپیہ بیعانہ کے دیکر اوس موتیکی ڈبیا پر مُہر کردی اور یہہ
اقرار کیا کہ جب بالکل قیمت ادا کرونگا موتی لیجاؤنگا غرض وہ چینی پھر نہ آیا
اور اوس سوداگر کے جہاز کھلنے کا دن قریب آگیا گو موتی فروخت
نہوا تو بھی اوسکی خاطر جمع تھی کیونکہ بیعانہ مین اوسکو راہ خرچ سے بھی زیادہ روپیہ
وصول ہوگیا تھا پر جب اوس چینی کی مُہر توڑکر موتی ڈبیا سے باہر نکالا اور
ایک جوہری کو فروخت کیواسطے دینے لگا تب معلوم ہوا کہ وہ موتی مصنوعی
ہی چینی نے دست چالاکی کی سچا موتی تو اڑا لیا اور ویسا ہی موتی مصنوعی
اوس ڈبیا مین رکھدیا وہان کے آدمی ہاتی دانت پر ایسی نقاشی کرتے ہین
کہ گولے کے اندر ہی اندر دوسرے جالیدار گولے تراشتے اور اونپر نقاشی
کرتے چلے جاتے ہین اگرچہ باروت کا بنانا یہہ لوگ بہت دن سے جانتے تھے
لیکن توپ کا ڈھالنا ڈیڑھ ہی سو برس سے سیکھا ہی چاے ریشم نانکین کپڑا
ظروف چینی شکر دار چینی کافور کاغذ فیلدندان اور لکڑی کی چیزین اور کھلونے وغیرہ

وہان سے بلاد کو جاتے ہین پونے سات لاکھ من چاے ہر سال کانٹن

سے جہازون پر لدتی ہی چھینٹ بنات کپڑے او ر بلاد کے چمڑے گینڈے

کی کھال گھاؤس کے پر اور سنکھ وغیرہ انگریزی اور ہندوستانی چیزین اکثر تبّت

کی راہ بھی چین مین پہونچتی ہین تبّت سے پشمینہ کشمیر مین آتا ہی اور پھر وہان سے

شال دوشالے بنکر چین کو جاتے ہین اگرچہ چین کے آدمی اپنی تواریخون مین

بہت قدیم زمانون کے حال لکھتے ہین لیکن جو کہ لایق اعتماد ہین وے اکتیس سو ۳۱۰۰

برس کے اندر کے ہین کہ جب یو بادشاہ اور کانفیوشیس حکیم پیدا ہوئے

قریب ۸۰۰ برس کے وہان کی بادشاہت چو کے خاندان مین رہی لیکن

اوس زمانہ مین ضلع ضلع کے علحدہ علحدہ راجا تھے بادشاہ صرف برلے

نام تھا چین نام بادشاہ نے اون سبکو اپنے زیر فرمان کیا اور تاتاریون کے

حملہ سے حفاظت کے لیے وہ بڑی دیوار بنوائی کہ جسکا احوال مسطور ہو چکا ہی

قریب سو برس کے بادشاہت اوسکے خاندان مین رہکر بعدہ ہان کی

نسل مین آئی ۲۰۲ سے ۹۷۰ تک تانگ کے خاندان مین رہی پھر ۵۳

برس بدعملی رہکر سونگ کے خاندان مین آئی تیرھوین صدی کے آخر

مین مغلون نے اوس ولایت کو فتح کیا اور ۸۰ سال اپنے قبضہ مین رکھا

کابلی خان چنگیز خان کا پوتا اِس خاندان مین بڑا نامی ہوا سنہ ۱۲۶۰ سے سنہ ۱۳۶۸
تک یہہ سلطنت پھر چینیون کے ہاتھہ مین یعنی مِینگ کے خاندانمین رہی سنہ ۱۶۴۴
مین تاتاریون نے اوسے دبایا اور شُنچی نام اونکا بادشاہ وہان کے تخت
پر بیٹھا تبسے ابتک اوسی خاندان مین وہ سلطنت چلی آتی ہی اور چِینُ اور تاتار
دونون ولایتون کی ایکہی بادشاہت شمار کیجاتی ہی اِن تاتاری بادشاہون نے
بالکل چال چلن اور طریق چینیون کے اختیار کر لیے اِس باعث وہ بادشاہ اونکو
غیر ملک کے نہین معلوم ہوتے اِن لوگونکا یہہ آئین ہی کہ غیر ملک والیکو اپنے ملک
مین نہین آنے دیتے صرف ایک بندر کانٹن کا غیر ملک کے سوداگرونکے واسطے مقرر تھا
اوسی مقام پر فرنگستان کے بھی سب سوداگر لوگ آکر چینیون کے ساتھہ داد ستد
کیا کرتے تھے انگریز لوگ افیون کی تجارت سے بڑا فائدہ اوٹھاتے تھے اور
بادشاہ کی پیشگاہ سے اِن لوگون کو افیون بیچنے کی امتناع تھی کیونکہ اسکے استعمال
سے اوسکی رعیت کا نقصان تھا اور سب لوگ افیونی ہوئے جاتے تھے ناچار جب
انگریز افیون بیچنے سے باز نرہے تو اوسنے سنہ ۱۸۳۹ امین اونکے جہازونکی تلاشی
لیکر تخمیناً بیس ہزار افیون کے صندوق دریا مین غرق کر دیے اوسکو سرکار
انگریزی کی قدرت اور طاقت معلوم نہ تھی وہ تبتک دنیا مین اپنے سے زیادہ بلکہ

برابر بھی کسی کو نہین سمجھا تھا آخر اس زیادتی کا عوض لینے کے لیے کئی ایک
دخانی اور جنگی جہاز کسیقدر فوج کے ساتھ سرکار کیطرف سے چڑھ گیئے اور بعد
بہت سے کارزار کے یہہ سرکاری فوج فتح فیروزی کے نشان اوڑاتی ہوئی
نانکین شہر مین داخل ہوئی اور قریب تھا کہ دار السلطنت پیکن پر متصرف ہو
لیکن ۲۹ اگست ۱۸۴۲ء کو بادشاہ کے معتمدون نے آکر موجب سرکار کی تجویز
کی ہوئی شرایط کے صلح کر لی اور صلحنامہ پر دستخط کر دیے اُس صلحنامہ کی رو سے
چین کے بادشاہ کو ہانکان کا جزیرہ دوام کیلیے انگریزون کے حوالے کر دینا پڑا
اور ایک بندر کانٹن کی جگہہ پانچ بندر یعنی کانٹن ایماے فوچوفو ننپو
اور شانگھے اونکے واسطے کھولنا اور چار کڑور ساڑھے بہتر لاکھہ روپیہ لڑائی کا
خرچ اور افیون کا نقصان ادا کرنا پڑا ایک صاحب جو اوس لڑائی مین موجود تھے
چینیونکی شجاعت اور لڑنیکا حال اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ جب سرکاری فوج
کی کشتیان ایک قلعہ کے قریب پہونچین کہ جو لب دریا تھا تو کیا دیکھتے ہین کہ اوس
قلعہ کے سب آدمی باہر دریا کنارے آکر بڑے بڑے کاغذ کے اژدہے اور دیو
انگریزی فوج کو دکھلا دکھلا کر کلون کے زور سے اونکے ہاتھہ اور موتہہ ہلاتے
ہین آخر جب سرکاری فوج نے دیکھا کہ اونکے پاس نہ توپ ہے نہ کوئی دوسرا

سلاح صرف لڑکوں کی طرح کھلونوں سے ڈرانا چاہتے ہین تو اونکے لڑکپن پر رحم کھاکر
سپاہیوں نے فوراً کارتوسون سے گولیان دانت سے کاٹ کاٹ کر نکال ڈالین اور
خالی بندوقین چھوڑین آواز کی بھی بندوق کی اونپر ایسی دہشت غالب ہوئی کہ سبکے سب
ایک لمحہ مین کافور ہو گیے بادشاہ وہانکا شاہنشاہ کہلاتا ہی مسلمان اوسکو خاقان و فغفور(۱)
کہتے ہین اور رعیت اوسکو اپنے باپ کیطرح جانتی ہی اور باپکے نام سے
پکارتی ہی انگریز لوگ وہان کے سرداروں کو مینڈرن کہتے ہین تبت کا مالک
لاما گورو کہلاتا ہی لیکن وہ صرف پرستش کرنیکے واسطے ہی چینی لوگ اوسکو
بدھہ مجسم جانتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ حیات ابدی رکھتا ہی جب اوسکا
جسم کبرسن سے بوسیدہ ہو جاتا ہی تب قالب تبدیل کر لیتا ہی لیکن انگریز لوگ
ایسا نہین اونکو صرف اوسکے کارداروں کا فریب تصور کرتے ہین اور اسطور پر خیال کرتے
ہین کہ جب لاما گورو مرجاتا ہی تو اوسکے کارپرداز کسی تربت کے چینی لڑکے کو
لاکر مسند پر بٹھا دیتے ہین اور پھر اوسکو ایسے ڈھب سے درس تعلیم دیتے
ہین کہ وہ تمام باتین پہلے لاماون کے وقت کی بتانے لگتا ہی اور اوسکے مرید

(۱) فغفور کی اصل بگ پور ہی یعنی فرزند خدا بگ قدیم پارسی زبان مین خدا
اور پور بیٹے کو کہتے ہین ۱۲

اونکو کشف و کرامات سمجھکر یقین جانتے ہین ۱۷۸۳ع مین جب کپتان ٹرنر صاحب
سرکار کی جانب سے سفیر بنکر تبت کو گیے تھے تو اوس وقت لاما کی عمر کل
اٹھارہ مہینے کی تھی لیکن کپتان صاحب اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ ملاقات
کے وقت وہ بڑی شان و شوکت اور بردباری و تحمل کے ساتھہ مسند پر بیٹھا رہا
اور برابر انکی طرف متوجہ رہا جب کپتان صاحب کچھہ بات کہتے تو جواب مین وہ
اس انداز سے گردن ہلاتا کہ جسطرح کوئی امیر کسی بات کو سمجھکر اشارہ کرے
جب کپتان صاحب کا پیالہ چاے سے خالی ہوتا تو وہ چین ابرو ہوکر اور سر
ہلاکر کھنچتا اور اپنے ادمیون کو چاے دینے کا اشارہ کرتا بلکہ ایک پیالہ طلائی
سے کچھہ شیرینی اوٹھاکر اپنے ہاتھہ سے کپتان صاحب کو دی لاما جو قالب
تبدیل کرتا ہی خشک کرکے اوسکو چاندی سے مغلف مندر مین پرستش کیلیے
رکھہ دیتے ہین ملک کا کاروبار اوسکا نائب جو ملقب بہ راجا ہی کرتا ہی لیکن حقیقت
مین اختیار بالکل اوس صوبہ دار کا ہی جو چین کے بادشاہ کیطرف سے وہان
رہتا ہی آئین اور انتظام اس ملک کا ایشیا کے سب ملکون سے بہتر ہی وہانکا
بادشاہ چار وزیر رکھتا ہی اور اونکے بعد چھہ محکمے ہین پہلے محکمے کے حکام کا یہہ
کام ہی کہ ہر ایک عہدہ پر اوسکے لایق آدمی مقرر کرین اور دیکھین کہ ہر ایک عہدہ دار

اپنا اپنا کام بخوبی انجام دیتا ہی دوسرے کے ذمہ مال کا کام ہی تیسرے کا یہہ کام
ہی کہ لوگونکی چال طریق اور دستور درست رکھین چوتھے کے ذمہ لشکر ہی
پانچوین کے ذمہ سزا دینا گنہگارون کو اور چھٹے محکمے کے حاکم عمارت اور سڑک
درست رکھتے ہین سوا ان محکمونکے دارالسلطنت مین ہان لن نام ایک بڑا
مدرسہ ہی جبتک وہی لوگ جو ضلع کے مدرسون مین علم تحصیل کرتے ہین ہان لن
والون کے روبرو امتحان مین نہین ٹھیرتے کوئی عہدہ جلیل نہین پاتے رشوت
ستانی کی سزا پھانسی ہی وہان کچھ یہہ دستور نہین ہی کہ امیری کے لڑکے یا بادشاہ
کے رشتہ دار عہدہ ہاے جلیل پر مقرر ہون بلکہ جو شخص جیسا پڑھا لکھا ہوتا ہی اور
مدرسہ مین جس درجے کا امتحان دیتا ہی اوسی درجہ کا اوسکو کام ملجاتا ہی چاہے
وہ غریب سے غریب زمیندار کا لڑکا کیون نہو یہہ بھی وہان کا آئین ہی کہ اگرچہ
کسی نے پھانسی دیے جانیکا کام کیا ہو اور اوسکے ماباپ ضعیف ہون اور اونکے
کوئی دوسرا بیٹا یا پوتا سولھہ برس سے زیادہ کا نہو تو اوسکا قصور سرکار سے معاف
ہوتا ہی الغرض وہان ماباپ کی بڑی قدر و عزت ہی ایک آدمی نے اپنی ماپر ہاتھہ
اوٹھایا تھا سو اوسنے بادشاہ کے حکم سے اوسی دم پھانسی پائی اور اوسکا
گھر مسمار کیا گیا اور اوسکی جورو اور اوس ضلع کے حاکم کو بھی سزا ملی سچ ہی کہ والدین

کا فرض لڑکے لڑکیون پر ایسا ہی ہی کہ ہم لوگ اگر اپنی جان تک بھی نثار کرین تو
اونکے فرض سے ہرگز ادا نہوون وہانکا یہہ بھی آئین ہی کہ جب سال تمام ہونیمین
ایکدن باقی رہے تو سب لوگ اپنا حساب کتاب فیصل کرکے جس کسی کا جو کچھ دینا
ولانا ہو دے لے ڈالین اگر کوئی اوسدن اپنا قرض ادا نکرے تو قرضخواہ کو
اختیار ہی جو چاہے اوسپر تشدد کرے بادشاہ اوسکی نالش فریاد ہرگز نہین سنتا
اسی واسطے وہان کے آدمی کفایت اندیش ہوتے ہین و اہیات مین روپیہ ضایع
نہین کرتے یہہ بھی وہانکا ایک قاعدہ ہی کہ اگر کوئی بات کسی شخص سے بیجا یا
گناہ کی ہو جاوے تو اوس آدمی کے ساتھ اوس ضلع کے حاکم کو بھی تھوڑی
بہت سزا ملتی ہی کیونکہ بادشاہ کہتا ہی کہ اگر حاکم اوس آدمی کو اخلاق اور شرع اچھی
طرح سمجھا دیتا تو وہ ایسا گناہ کیون کرتا بلکہ اگر کبھی کسی حاکم کے ضلع مین کچھ زیادہ
خرابی پڑ جاتی ہی تو اوس محکمہ کے حاکم تک بادشاہ کی خفگی مین پڑتے ہین کہ جسکے
ذمہ ہر ایک عہدہ پر اوس عہدہ کے لایق آدمی مقرر کرنیکا کام ہی اور اسیواسطے
گانون گانونکے حاکم مہینے مین ایکبار لوگون کو شرع پڑھکر سناتے ہین اور سال مین
ایکبار ضلع کا حاکم حکام ہر دیہہ کو جمع کرکے اسیطرح وعظ کرتا ہی اس شرع کی
کتاب مین چینیونکی آئین بموجب والدین کی خدمت کرنا بڑون کو ماننا یا خود نما

ربط ضبط رکھنا کاشتکاری و زمینداری کو سب سے بہتر کام سمجھنا کفایت اور
محنت کے فایدے تحصیل علم کا ثمرہ بادشاہ کی اطاعت ایسی ہی ایسی باتین
لکھین ہین مثال کے لیے کچھ تھوڑا سا حال میل اور موافقت رکھنے کے باب مین
اونکی شرع سے ترجمہ کر کے اِس جگہہ لکھتے ہین بادشاہ تم لوگون کو حکم دیتا
ہی کہ باخود باہم میل اور موافقت رکھو جسمین دنگہ فساد اور نالش فریاد یہانسے
دور رہین اس حکم کو اچھی طرح گوش دل سے سنو تمھارے رشتہ دار اور واقفکار و عزیز
اکثر لوگ مُسن بھی ہون گے اور اکثر تمھارے ہم سبق اور ہمجولی جب شام صبح
تم باہر جاتے ہو یہہ ممکن نہین کسی سے تمھاری ملاقات نہو یا کسی کو تم نہ دیکھو
گانون اوسکو کہتے ہین جسمین کئی گھر بسین انمین غریب بھی ہوتے ہین اور
دولت والے بھی کوئی تم سے بڑے ہین کوئی چھوٹے اور کوئی مساوی
ایک بزرگ آدمی نے خوب دانائی کی بات کہی ہی کہ ایسی جگہون مین جہان مُسن بھی
رہتے ہین اور کم سن بھی وہان مناسب ہی کہ کم سن زیادہ عمر والونکی تعظیم کرین
اسبات کا ہرگز خیال نکرین کہ وے غریب ہین یا امیر اور ذی علم ہین یا جاہل صرف
عمر کا لحاظ رکھین اگر دولتمند ہو کر تم غریب سے مونہہ پھیروگے یا غریب ہو کر
امیرون سے حسد کروگے تو اسبات سے ہمیشہ کیواسطے تمھارے دلون مین

فرق بنا رہیگا بادشاہ کہ جو تم لوگون کو حد سے زیادہ پیار کرتا ہی نالش فریاد
اور معاملے مقدمون سے بہت ناراض ہی اور جو کہ وہ دل سے تمھاری
بہتری اور بہبودی یعنی آپسکی موافقت چاہتا ہی وہ خود تمھین نصیحت کرتا ہی تاکہ
تمھارے درمیان عناد و مخاصمت نہ پیدا ہووے تم لوگون سنے بادشاہ کا
ارادہ بخوبی سمجھہ لیا تمکو مناسب ہی کہ اوسکے حسب استرضا کام کرو اور اگر تم اوسکی
مرضی موافق کام کروگے اس فرمانبرداری سے تمھاری حاجت روائی ہوگی
اور مجھے بلاشک یقین ہی کہ تم اوسکے حسب الہدایت کاربند ہوگے اسلیے اب تم
گھر جاکر بادشاہ کی مرضی موافق کام کرو اور اپنے باپ یعنی بادشاہ کے دل خوش ہونیکے
باعث ہو فوج چین کے بادشاہ کی شمار کے لیے قریب دس لاکھہ کی ہوگی
لیکن سپاہ کار آمد وہی اسّی ہزار جنگی و جرار آدمی ہین جو تاتار کے ملک سے
بھرتی ہوے ہین آمدنی وہان کے بادشاہ کی ساٹھہ کروڑ سے زیادہ
نہین اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہانکی رعیت کو محصول بہت کم دینا پڑتا ہی

جاپان

چین کے سمت مشرق ۴۲ درجہ ۲۵ دقیقہ اور ۹۳ درجہ عرض شمالی کے درمیان
جاپان کے جزایر ہین نیفن سِٹ کاف اور کیوسیو یہہ تین تو بڑے ہین اور باقی

چھوٹے ہین سب سے بڑا نیفن کچھہ اوپر آٹھہ سو میل لمبا اور نوّی سی لیکر ایکسو بیس میل
تک چوڑا ہی وسعت تینون جزیرونکی نوّی ہزار میل مربع سے زیادہ نہین ہی آبادی
اوس ملک مین تین کروڑ آدمیکی انداز کرتے ہین جنگل ویران کہین نہین ہی گانون سے
گانون ملحق ہین زمین اکثر کوہستان و سنگلاخ ہی بلند پہاڑونکے قلون پر برف
پڑی رہتی ہی اور کئی ایک اونمین سے آتش فشان بھی ہین ندی اور جھیلین بہت
ہین لیکن چھوٹی چھوٹی زمین اگرچہ زرخیز نہین لیکن کاشتکارونکی محنت سے غلہ بہت
پیدا ہوتا ہی اور اوسی قسم کا جو چین مین ہوتا ہی بالشت بھر زمین بھی زراعت سے
خالی نہین ہی کوہستان مین جہان بیلونکا ہل نہین چلسکتا آدمی ہاتھہ سے زمین کھودتے
ہین کاشتکاری کی ترقی کیلیے وہان والون نے یہہ آئین اجرا رکھا ہی کہ جو زمین
تمام سال قلبہ رانی و تخم ریزی سے خالی رہے وہ سرکار کی ضبطی مین آوے گھوڑے
اور مویشی کی اس ملک مین کمی ہی اور گدھا خچر اونٹ اور ہاتی وہان بالکل نہین
ہوتا ویکاک بکثرت ہین کھان سے سونا چاندی لوہا تانبا رانگا سیسا پارا گندھک
الماس عقیق یشب کویلا نکلتا ہی کنارے دریاے شور کے موتی اور مونگا بہت
عمدہ ملتا ہی اور عنبر بھی ہاتھہ لگتا ہی بارش وہان بکثرت ہوتی ہی اور طوفان اکثر آیا کرتا ہی
آدمی وہان کے چالاک محنتی بےکینہ فیاض نہایت قانع راست باز ایماندار باوفا ملنسار

متحمل باالفت مہمان پرور ہوشیار دوراندیش بشرون پر قناعت کی خوشی چھائی
ہوئی چغلی کو عیب عظیم سمجھتے ہین مسافر کا کبھی اعتبار نہین کرتے چھوٹے ادمی بھی
ادب قاعدہ اور شعور سلیقہ کے ساتھ رہتے ہین کیا مجال کہ کوئی شخص گالی یا سخت
بات زبان پر لاوے یا بدزبان خواہ جھڑک کر بولے رینک فارکن صاحب اپنی
کتاب مین لکھتے ہین کہ وہان قلی مزدور کو بھی جبتک تم نرمی سے نہ پکاروگے
وہ تمھاری بات کا جواب نہ دیگا جسم اون لوگونکا گندہ و گداز لیکن فربہ کم میانہ قد رنگ
مایل بزردی آنکھین چھوٹی چینیونکی طرح کشیدہ ابرو کوتہ گردن سر بڑا اور ناک چھوٹی
اور پھیلی ہوئی بال سیاہ اور موٹے تیل سے چمکتے ہوئے داڑھی مونڈواتے ہین
حجامت بنواتے ہین ٹوپیان سینگ کی نکیلی جب دھوپ پانی مین باہر جاتے ہین
تب پہنتے ہین گھوڑیکی لگام ہاتھ مین لینا بیعزتی ہی اسی سبب جب سوار ہوتے
ہین لگام سائیسونکے ہاتھ مین رہتی ہی مکان انکے بہت صاف اور نہایت قرینہ
کے ساتھ ہر چیز کے لیے جا ہے مناسب اور ہر جگہہ کیواسطے مناسب چیز اسباب کم
اور صفائی زیادہ یہہ نہین کہ سوداگری دوکانون کیطرح بھرے ہوتے حمام سب
مکانونمین جسم صاف لباس بھی صاف اوقات منضبط بفایدہ وقت کسی کا بھی نہین
جاتا بیٹے ماباپ کے فرمانبردار جہان لڑکے سنے ہوش سنبھالا اور باپ نے اوسے

اپنا گھر سپرد کیا غذا اونکی اکثر چاول گوشت کھانا اونکے مذہب کے خلاف ہی لیکن
کھاتے ہین مکھن اور دودھ کا لطف بالکل نہین جانتے کھانا یہہ بھی چینیونکیطرح
سلائیون سے کھاتے ہین اور ظروف اونکے بہت خوبصورت اور سبک جاپانی
روغن سے رنگے رہتے ہین صبحکو جو ملاقاتی آتا ہی اوسکے سامھنے چاے اور
کاغذ کے تختہ پر کچھہ شیرینی رکھی جاتی ہی اور دستور ہی کہ مہمان کے کھانیسے جو
شیرینی بچے اوسے وہ اوسی کاغذ مین باندھکر جیب مین رکھہ لیجاوے نام عمر بھر
مین تین بار تبدیل کرتے ہین مُردون کو جلاتے اور اونکے نام کا روضہ بناتے
ہین جلتے وقت اونکے دوست اور برادر پھول کپڑا شیرینی وغیرہ جنازے مین ڈالتے
ہین دریا کی سیر کا نہایت شوق رکھتے ہین شام کیوقت زن و مرد سب کشتیون پر چلے
جاتے ہین می نوشی کرتے ہین گاتے بجاتے ہین کشتیان بہت خوبصورت
اور سجیلی رنگ برنگ کی قندیلون سے روشن عورات وہانکی اکثر یکبخت مجلسون مین
تین تین بار لباس بدلتی ہین اور بیس بیس گون تک ایک پر ایک پہنتی ہین گھڑی
کی جگہہ توڑے روشن کر رکھتے ہین ایک ایک گھنٹے مین جسقدر توڑے جلے اوتنے
توڑے پر نشان ہوتا ہی اور اوسی سے وقت کا انداز دریافت کرتے ہین مذہب
وہان و الونکا بودھ زبان وہان کی نرالی ایکہی لفظ کے غریب امیر عورت اور

مرد کے بولنے مین علیحدہ علیحدہ معنی ہو جاتے ہین حرف بھی عورت مرد کیواسطے جدا
جدا دو قسم کے ہین اور تحریر مین یہہ بھی چینیونکی طرح کھڑی سطر لکھتے ہین آڑی نہین
لکھتے مدرسے وہان لڑکے لڑکیون دونون کیواسطے بنے ہین نہایت غریب
زمیندار بھی لکھہ پڑھہ سکتے ہین عورات بھی کتاب تصنیف کرتی ہین لوگون کو لکھنے
پڑھنے کا شوق ہی وہان موسم گرما مین اکثر یہہ بات دیکھنے مین آویگی کہ ہر جگہہ نہر
کے کنارون پر درختون کے گھنے سایونمین عورت اور مرد دونون ہاتھون مین
کتاب لیے بیٹھے ہین کپڑے ریشمی اور سوتی فولادی چاقو اور تلوار اور ظروف
چینی یہان بھی خوب طیار ہوتے ہین اور روغن توجیان کا ساکہین بھی نہین ہوتا
یہہ صندوق قلمدان وغیرہ جنکو یہان جپانی کہتے ہین اوسی ملک سے رنگ روغن
ہوکر آتے ہین وے لوگ اس روغن کو اُورُوسی کے درخت سے جو اوسی ملک مین
ہوتا ہی پچھنا مار کر نکالتے ہین ڈچ لوگون سے تعلیم پاکر دوربین تھرمامیٹر
یعنی آلہ حرارت پیما وغیرہ آلات بھی اب بنانے لگے ہین ایک حکمت وہان اون کو
ایسی آتی ہی کہ سواے چینیون کے اور کسی کو بھی اوس سے خبر نہین ہی یعنی
تین انچ لمبی اور ایک انچ چوڑی ڈبیا کے درمیان چیل اور بانس کا درخت اور آلوچہ کا
درخت مع شگوفہ دکھلادیتے ہین مسافرونکو یہہ بھی مثل چینیون کے اپنے ملک مین

نہین آنے دیتے رسم تجارت انکی سواے چین کے تھوڑی سی ڈچ لوگون
سے اجرا رہتی ہی سو بھی ایک ناگاسکی کے بندر مین کہ جو کیوسیوسُ کے جانب مغرب
ہی چینیون سے چاول چینی فیلدندان پھٹکری کپڑا اور ڈچ لوگون سے ولایتی
اسباب دوا مصالح شورا وغیرہ لیتے ہین اور تانبا ماہی خشک جاپانی روغن اور
روغنی چیزین اونکو دیتے ہین بادشاہ وہان دو ہین ایک دین کا دوسرا دنیا کا
دینی بادشاہ کے لیے جاگیر مقرر ہی اوسی کے محاصل سے گذر کرتا ہی امور سلطنت
مین دخل نہین دیتا صرف جب کوئی مہم عظیم واقع ہوتی ہی تو اوس سے صلاح پوچھی
جاتی ہی یا جب دوسرا بادشاہ طریق بد اختیار کرتا ہی تو وہ اوسے خبردار کر دیتا ہی
وہ زمین پر قدم نہین رکھتا آدمی کے کندھے پر چلتا ہی اوسکے بال صرف حالت
غنودگی مین تراشے جاتے ہین تمام دن تاج پہنکر ایک آسن سے اوسکو تخت پر
بیٹھے رہنا پڑتا ہی بارہ شادیان کرتا ہی اور جو لباس زیور برتن وغیرہ اوسکے
اور اوسکی عورات کے ایکبار مصرف مین آجاتے ہین اونکو پھر اوسی دم توڑ مروڑ کر
پھینک دیتے ہین نہ وہ دوسری بار اوسکے مصرف مین آتے ہین اور نہ اونکو دوسرا
شخص کام مین لاسکتا ہی لڑکے بالے صوبہ دارون کے دار السلطنت مین رہتے
ہین اور صوبہ دارونکو بھی نوبت بہ نوبت ایکسال اپنے صوبہ مین اور ایکسال دار السلطنت

مین رہنا پڑتا ہی دیوان صوبہ دارون کا بادشاہ کی پیشگاہ سے معتبر رہتا ہی پانچ
صوبہ دارونکی ایک کونسل ہی اگرچہ اونکی برطرفی بحالی کا بادشاہ کو اختیار ہی لیکن بلا اصلاح
اونکے وہ کچھہ بھی کام نہین کرسکتا اور نہ اونکو بلا قصور موقوف کرسکتا ہی ورنہ ملک مین
فورًا بلوا ہوجاوے اگر کونسل اور بادشاہ کی راے مین کبھی کچھہ فرق پڑے اور بادشاہ
کونسل کے تجویزی کاغذ پر دستخط نہ کرے تو اوسکی اپیل بادشاہ کے بھائی بندون سے
تین شاہزادون کے روبرو پیش ہوتی ہی لیکن ایسا کام بہت کم پڑتا ہی کیونکہ اس
اپیل مین کونسل کی راے ٹھیک ٹھہرے تو بادشاہ تخت سے خارج ہوجاتا ہی اور
جو بادشاہ کی راے صائب ٹھہرے تو پھر معہ وزیر تمام کونسل کا پیٹ چاک ہوتا ہی
وہان کا یہہ آئین ہی کہ جبتک پرانے پڑوسیون سے نیک معاشی کا سرٹیفکٹ اور
جدید ہمسایون سے رہنے کی اجازت نملے کوئی آدمی اپنے رہنے کا مکان نہین
بدل سکتا دزدی وہان بہت کم ہوتی ہی سوداگر سونے چاندی سے بیل بھر کر تنہا
چلتے ہین سزا اکثر قتل کی کیونکہ وہان والونکی سمجھہ مین سوا قتل کے اور کوئی سزا
امیر غریب کو برابر نہین پہونچ سکتی اور اسی لیے وہان جرمانہ کبھی نہین لیا جاتا فوج
وہانکی تخمینًا ایک لاکھہ (۱۰۰۰۰۰) پیادہ اور بتیس ہزار (۳۲۰۰۰) سوار ہی محاصل اس بادشاہت کا اٹھائیس (۲۸۰۰۰۰۰۰)
کروڑ روپیہ سال ہی دار السلطنت جیڈو مین جو ۳۶ درجہ عرض شمالی اور ۱۳۹ درجہ

طول شرقی مین بائیس ۲۲ میل طویل ہی پندرہ ۱۵ لاکھہ آدمی کی آبادی بتلاتے ہین مکان اکثر چوبی اور بانس کے ندی اور نہرین شہر کے درمیان سے بہتی ہین دورویہ اونچے خوشنما درخت لگے ہوئے اور جگہہ جگہہ پل بنے ہوئے بادشاہ کا محل شہر کے اندر آٹھہ میل کے گھیرے مین بنا ہوا ہی دیوان عام ۶ فٹ لمبا ۲۰۰ فٹ چوڑا بالکل دیودار کی لکڑی سے بنا ہی اور اوسپر نہایت عمدہ جاپانی رنگ و روغن کیا ہی

ایشیائی روس

ایشیائی اس لیے کہتے ہین کہ رُوس کا ملک کچھہ تو ایشیا مین واقع ہی اور کچھہ یورپ یعنی فرنگستان مین شمار کیا جاتا ہی اس لیے ایشیائی کا بیان جو ایشیا مین واقع ہی ایشیا کے ساتھہ اور یورپی یعنی فرنگستان کے رُوس کا بیان جو یورپ مین شمار کیا جاتا ہی فرنگستان کے ساتھہ کیا جاویگا بلکہ اس بادشاہت کا زیادہ بیان فرنگستان ہی کے ساتھہ ہوویگا کیونکہ دارالسلطنت اسکا پیٹرس برگ فرنگستان مین واقع ہی جاننا چاہیے کہ ایشیائی روس جو سوا سے سگلیے ن سس کے کوہستانی اضلاع کے ۳۸ سے ۸۷ درجے عرض شمالی تک اور ۵۹ درجے طول شرقی سے ۱۷۰ درجے طول غربی تک چلا گیا ہی جانب شمال دریاے شور شمالی سے جانب جنوب چین توران ایران اور ایشیای روم

سے جانب مشرق پاسفک سمندر سے اور جانب مغرب فرنگستانی روس سے
محصور ہی وہ مغرب سے طرف مشرق پانچ ہزار میل طول مین اور شمال سے طرف
جنوب ڈیڑھ ہزار میل عرض مین ہوگا وسعت تیس لاکھ میل مربع اور آبادی فی میل
ایک آدمی یعنی کل تیس لاکھ آدمی کی اور ستر۱ہ صوبون مین تقسیم کیا گیا ہی اور
سائبیریا استراخان اور سگلیسس سے کوہی اضلاع یہہ تین اوسکے بڑے
حصے ہین سائبیریا یورل پہاڑ سے پاسفک سمندر تک چلا گیا ہے اوسکے
گوشہ مغرب وجنوب مین ڈن اور ولگا ندی اور کاسپین سی کے درمیان
استراخان اوسکے جانب گوشہ مغرب وجنوب کاسپین سی اور بلاک سی
کے درمیان سگلیسس سے کوہی اضلاع ہین صحرا یابان بہت ہی سمت جنوب
زمین بارآور ہی اور گھوڑے اور مویشی بھی کثرت سے ہوتے ہین لیکن حصہ
شمالی مین صرف جھیل اور دلدل اور برفستان ہی پہاڑون کے درمیان اس ملک
مین الٹائی اور یورل اور سگلیسس کے سلسلے مشہور ہین اسی سگلیسس
کو فارسی مین کوہ قاف کہتے ہین اور اسی سگلیسس کے گھاٹے بند کرنیکو
تاکہ روس والے ایران پر حملہ نکرسکین سکندر نے وہ بڑی دیوار بنائی تھی
جسے فارسی کتابون مین سد اسکندری لکھا ہی اوسکی البرز نام ایک چوٹی قریب

اٹھارہ ہزار فٹ کے دریاے شور سے بلند ہی اَلتائی اِس ملک کو تاتار سے اور یُورال اوسے فرنگستان سے علحدہ کرتا ہی سب سے بڑی ندی اِس ملک مین اُوبی ہی ذرّہ کچیس سو پچاس میل طول مین ہوگی لینا دو ہزار میل طویل ہی دونون الٹائی سے نکلکر بحر شمالی مین گرتی ہین اور ولگا اِس ملک کو فرنگستانی روس سے جدا کرتی ہوئی کاسپین سی مین گرتی ہی جھیل بیکل کی تین سو پچاس میل طویل اور پچاس میل تک عریض ہی نومبر سے مئی تک بسبب سردی کے منجمد رہتی ہی کھان سے وہان سونا چاندی پلاٹینم تانبا لوہا سیسا سرما پارا شورا گندھک پھٹکری ہیرا السنیا پکھراج وغیرہ بڑی بڑی قیمتی چیزین نکلتی ہین لوہا بہت ہی پہاڑ کے پہاڑ لوہے کے خواص مقناطیس کا رکھتے ہین سائبیریا کا علاقہ روس کے ملک کا کالا پانی ہی جو کوئی مجرم سنگین ہوتا ہی اوسکو سائبیریا مین لیجاکر وہان اوس سے کھان کھودنے کا کام لیتے ہین سائبیریا کے جانب گوشہ مشرق وجنوب کمسکٹکا کا جزیرہ نما قریب ۶ میل کے لمبا ہی اور اوسمین کئی کوہ آتش فشان بھی ہین دوسرے تیسرے سال جب وسے اپنے زور پہ آتے ہین تب صدہا ہاتھ بلند شعلے اوٹھتے ہین گلی ہوئی فلزات کی ندیان جاری ہوجاتی ہین اور اونکے درمیان سے

اسقدر خاک نکلتی ہی کہ تیس ۳۰ تیس ۳۰ میل تک چھا جاتی ہی وہان لکڑی اچھی ہوتی ہی
لیکن سردی کی شدت سے زراعت نہین ہوسکتی وہان کے آدمی شکار مار کر خواہ
درختونکی چھال صحرائی پھلون کے ساتھ ملا کر اپنا شکم پر کرتے ہین اور بطور
کشتی بے پہیے کی گاڑی بنا کر اوسمین کتے جوت کر برفستان پر چلتے ہین
ان کتون کا عجیب خواص ہی موسم گرما مین تو وہان کے آدمی اونکو جنگلون مین
چھوڑ دیتے ہین وہان وے کتے اپنی غذا آپ تلاش کر لیتے ہین اور پھر
آغاز سرما مین خودبخود جنگلون سے پھر کر اپنے اپنے مالکون کے پاس چلے آتے ہین
ستمبر سے مئی تک وہان موسم سرما رہتا ہی سمور قاقم اور سنجاب وغیرہ پوستین بہت
خوب ہوتے ہین اونکو بیچکر وہانکے لوگ نہایت فائدہ اوٹھاتے ہین جنگلونکے
درمیان ہرن کی قسم سے ایک طرح کے بارہ سنگے بھی بہت ہوتے ہین اور
علاقجات شمالی مین لوگ اونکو بطور مویشی پرورش کرتے ہین آدمی اس ملک
مین روسی قزاق اور تاتاری بہت قسم کے آباد ہین اور وے لوگ بڑے دلیر
اور متحمل اور شجاع ہوتے ہین گھوڑیکی سواری اور بازکی شکار سے نہایت شوق
رکھتے ہین بہتیرے اونمین عیسائی ہین اور بہتیرے مسلمان اور بت پرست
سرکیشیا کی عورات کا حسن تمام جہان مین مشہور ہی حصہ شمالی مین دریاے شور کے

کنارے لوگ پست قد مضبوط کوتہ گردن سر بڑا موںہہ چوڑا سیاہ چشم فراخ پیشانی پست ہلیج چہرہ بیضاوی ہونٹھ پتلے گندم رنگ بال سخت اور سیاہ شانون پر لٹکتے ہوئے ڈاڑھی بہت کم اور پیر چھوٹے ہوتے ہین جانور آبی مارکر شکم سیر کرتے ہین اور کپڑے کی جگہہ چمڑے پہنتے ہین موسم سرما مین جب وہان مہینونکی شب دراز ہوتی ہین (۱) توتہہ لوگ برف مین غار بناکر اور اوسکے اوپر برف کے ڈھوکون سے کوٹھری بناکر اوسمین خاموش ہوکر بیٹھہ رہتے ہین اور خرس وغاز کی اور مچھلی کی چربی اوسکی آگ سیکتے ہین اس شدت سے سردی پڑتی ہی کہ آگ روشن ہونے پر بھی وے برف کے مکانات ہرگز نہین گلتے اور جو لوگ اوسکے اندر رہتے ہین اونکو بخوبی ہوا کی سختی سے محفوظ رکھتے ہین صورت ان برفی کوٹھریون کی اولٹی ہوئی ناند کی طرح دھوان نکلنے کے لیے اوپر ایک سوراخ رہتا ہی

سائبیریا کا علاقہ پیشتر تاتار کے شامل تھا سولہوین صدی مین روس کے شہنشاہ نے اوسکو فتح کر کے اپنے ملک مین شامل کر لیا جارجیا وغیرہ علاقے بھی اوسنے تھوڑے ہی عرصے سے اپنے قبضہ مین کیے ہین جارجیا کے علاقہ مین کاسپین سی کے کنار مغرب درخت اور پانی سے

(۱) قطب کے قریب مہینون کی شب دراز ہونیکا سبب کسی دوسری جلد مین اس کتاب کے بیان کیا جاوگا

خالی ایک کف دست میدان مین باگو کا شہر آباد ہی وہانکی تمام زمین نفت یعنی
مٹّی تیل سے تر ہی اور جہان کہین سوراخ یا دراڑ ہی اوسکے درمیان سے اوسی
طرحکی گیس یعنی ہوا سے روشن نکلتی ہی جیسے یہان کانگڑہ کے قریب جوالا مکھی مین
نکلتی ہی اور جس سے شب کے وقت تمام شہر کلکتے کا روشن رہتا ہی باگو
کے بھی لوگ اس گیس کو نلون کی راہ اپنے مکانون مین لیجا کر چراغ
کی عوض اوسی سے کام لیتے ہین یعنی جہان کہین وہ گیس زمین سے نکلتی
ہی وہان سے اپنے مکان تک ایک نل لگاتے ہین اوسی نل کی راہ بطور
دھوئین کے وہ گیس اونکے مکان مین آنکلتی ہی بلکہ وہان کے آدمی اپنا کھانا
بھی اوسی گیس سے پکاتے ہین شہر کے قریب اوس جگہہ پر جہان سے وہ گیس
افراط کے ساتھہ نکلتی ہی چار نل بہت بڑے بڑے آتشدانون کے دودکش
کی طرح کھڑے لگا رکھے ہین اون نلون کے درمیان سے اوس ہوا سے
روشن کے شعلے بڑی بھبھک اور تیزی کے ساتھہ دور تک بلند نکلتے ہین اوسکے
چہار طرف آدھہ کوس کے گرد مین سفید پتھرون کی بلند دیوارین کھچی ہین اور اون
دیوارون مین اندر کی جانب بہت سی کوٹھریان بنی ہین اور اون کوٹھریون کے
درمیان کتنے ہی ہندو فقیر جوگی اور جٹا دھاری بیٹھے رہتے ہین وے

اپنا کھانا اپنے ہاتھہ سے پکاتے ہین دوسرے کا چھوا نہین کھاتے جب مرتے
ہین تب اونکو گھی سے غسل دیکر ایک حوض کے درمیان جو اسی کام کیواسطے بنا
رکھا ہی اوسی گھی سے جلادیتے ہین جن دنون مین اوس ملک کے آدمی
آتش پرست تھے اور گبر کہلاتے تھے اوسی زمانیکا یہہ دیول بنا ہی اب بھی
جو وہان اس مذہب کے آدمی بچ رہے ہین اونکی مدد سے اوسکا خرچ چلتا ہی
ہندو لوگ باکو کو مہاجوالا مکھی کہتے ہین ندیون کے مہانون مین جو بحر
شمالی مین گرتی ہین اکثر کرارون کے شکست ہونے پر یا برف کے گلنے پر
زمین کے درمیان ایک طرح کے ہاتیون کے دانت کثرت سے نکلتے ہین
بلکہ سنہ۱۸۰۳ مین برف کے کرارے کے نیچے سے ایک لاش مسلّم نکلی تھی نو فٹ
چار انچ بلند ۱۶ فٹ ۴ انچ طویل دانت بھینس کے سینگون کی طرح گھومے ہوئے
نو فٹ چھہ انچ طول مین اور ساڑھے چار من وزن مین چمڑا گہرا اودے
رنگ کا اندک اندک سرخی جھلکتی ہوئی جسم پر اوسکے اون کیطرح سیاہ سیاہ بال
تھے وہان والے ان دانتون کو سوداگرون کے ہاتھہ فروخت کرتے ہین
اور اوس جانور کا نام میماتھہ پکارتے ہین لیکن وہان اس جانور کے دانت
اور استخوان ہی ملتے ہین زندہ جانور اب تمام جہان مین کہین نہین ہی یعنی ہاتی تو

بیشک ہوستے ہین لیکن اوس طرح کا ہاتی جسکے وہان دانت ملتے ہین کہین بھی دیکھنے
مین نہین آتا اور عجب تر یہہ ہی کہ جہان وہ دانت ملتے ہین وہ تو صرف برفستان
ہی جنگل اور چارا بالکل نہین جو ایک ہاتی بھی وہان لیجاکر چھوڑو شدت سردی اور
اشتہا سے جلد ہی مرجاویگا یہہ ہزارون ہاتھی کیونکر جیتے تھے اور کیا کھاتے
تھے؟ اکثر عالمونکا یہہ خیال ہی کہ زمانہ قدیم مین وہ ملک گرم سیر اور جنگلون سے
بھرا تھا انقلاب زمانہ سے ہوا کی تاثیر بدل گئی اور اب سردی پڑنے لگی اس بات
کے ثابت کرنیکے لیے بڑی بڑی تمہیدین لاتے ہین جو ہو قدرت قادر
ذوالجلال کی انتہا کوئی نہین پاسکتا دیکھو ہزارون برس کے قدیم جانورونکی
لاشین آج تک برف کے نیچے سے نکلتی ہین شراب میوہ قہوہ غلہ کپڑا دوا
موتی وغیرہ وہان دساورون سے آتا ہی اور نمک چاے ریشم چمڑا چربی
جواہر مشک سمور سنجاب قاقم وغیرہ وہان سے غیر ملکون مین جاتا ہی +

افغانستان

یہہ ملک ہندوستان اور ایران کے درمیان مین ۲۹ درجے سے ۳۷ درجے
عرض شمالی تک اور ۵۸ درجے سے ۷۱ درجے طول شرقی تک چلا گیا ہی جانب
جنوب دریاے شور جانب شمال توران جانب مشرق ہندوستان جانب مغرب

ایران اوسکی سرحد ہی نو سو میل مشرق سی مغرب کو لمبا اور قریباً آٹھ سو میل کے شمال
سے جانب جنوب چوڑا ہو گا وسعت چار لاکھ چورانوے ہزار میل مربع ہی اور آبادی فی
میل مربع اٹھائیس آدمی کی یعنی ایک کروڑ چالیس لاکھ آدمی اوسمین بستے ہین
اس ملک کے تین بڑے حصے ہین شمال اصلی افغانستان جنوب بلوچستان
اور مغرب ہرات یا خراسان اگرچہ یہہ تمام ملک افغانستان خواہ کابل کی سلطنت
کہلاتا ہی لیکن ان دنون مین وہان ضلع ضلع کے حاکم علٰحدہ علٰحدہ بن بیٹھے ہین صرف
برائے نام کابل کے امیر کے دخل مین ہین تسمین ہرات والا تو اب جدا ہی
بادشاہ کہلاتا ہی اس ملک مین پہاڑ اور جنگل بہت ہین لیکن جو زمین پانی سے
تر ہی وہ نہایت بارآور زرخیز ہی ہمالیہ کا سلسلہ جو دریاے سندھ کی کنارے راست
اس ملک کے حصہ شمالی مین واقع ہی اوسے وہان والے ہندوکش کہتے ہین
کئی چوٹیان اوسکی دریاے شور سے بیس بیس ہزار فٹ تک بلند ہین درخت اوپر
بہت کم اور چھوٹے چھوٹے بلوچستان مین ریگستان کا بڑا جنگل تین سو میل
لمبا اور دو سو میل چوڑا ہو گا ندیان ہیرمند اور فرح دونو زرہ کی جھیل مین جو
سیستان کے درمیان تخمیناً ایک سو میل طول مین ہو گی گرتی ہین ہیرمند
ساڑھے چھہ سو میل سے زیادہ طویل ہی میوے کابل کے مشہور ہین وہ یہان

بھی سیب ناشپاتی خوبانی انار انجیر سردے اور انگور تو بہت ہی عمدہ ہوتے
ہین غلہ مین جو گیہون چاول وغیرہ اور درختون مین چیل کیلو دیودار بان
سرو اخروٹ زیتون بھوج توت بید مجنون وغیرہ بہت ہوتے ہین بلوچستان
اور ہرات کے پہاڑون مین ہینگ کے درخت جنگلون مین پیدا ہوتے
ہین اور وہان کے لوگ اونکی ترکاری بناتے ہین شہتوت اس ملک مین
بہت ہوتا ہی یہان تک کہ مفلوک آدمی اوسی کے آٹے کی روٹیان پکاتے
ہین سونا چاندی لسنیا یاقوت لاجورد سیسا لوہا سرمہ گندھک ہرتال پھٹکری
نمک اور شورا کھان سے نکلتا ہی کتے شکاری اس ملک مین خوب ہوتے ہین اور بلی
بھی بڑے بالون والی وہانکی بہت خوبصورت ہی دنبی کی دم وہان سات سیر تک
وزنی ہوتی ہی اور بالکل چربی سے بھری ہوئی جنگل مین شیر بھیڑیے لکڑبگھے
لومڑی خرگوش بھالو ہرن بندر سور ساہی کے علاوہ بھیڑ بکری اور گدہے
بھی رہتے ہین شتر اور بیل وہان بڑا کام دیتے ہین اور گھوڑے تو اوسط درجے کے
مشہور ہی ہین چڑیون مین عقاب باز بگلا سارس تیتر کبوتر بط مرغابیان
وغیرہ سب ہوتی ہین سانپ اور بچھو بڑے ہوتے ہین لیکن ندیون مین مگر اور
گھڑیال نہین ہین اور مچھلیان بھی تھوڑی ہی قسم کی ہوتی ہین گرمی سردی وہان

ملک مین بلندی اور پستی پر منحصر ہی یعنی کوہستان اور بلند مقامون مین نوبت
اور نہایت سردی اور ریگستان اور نیچی جگہون مین شدت سے گرمی ہیتی ہی برسات
وہان نہین ہوتی سراب اس ملک مین نا دانستہ آدمی کے لیے بڑے مغالطہ کھانے
کی جگہہ ہی دور تک زمین پر پانی ہی پانی نظر آتا ہی بلکہ جسطرح اصل پانی مین کنارے کی
چیزونکا عکس پڑتا ہی اوسی طرح اوسمین بھی گرد و پیش کے درخت جانور وغیرہ
منعکس ہوتے ہین اور سموم ایسی ایک طرحکی گرم ہوا گرمی مین وہان کے
ریگستان مین چلتی ہی کہ جو شاید آدمی کے جسم مین لگے تو وہ ایک لمحہ مین سوختہ
ہوکر بیدم ہو جاوے آدمی اس ملک کے سنی مسلمان ہین ہندو بھی کم و بیش
وہان بستے ہین افغان اگرچہ اکثر لاغر ہوتے ہین لیکن مضبوط اور چستی اور گٹھیلے
بلند بینی اور بیضاوی چہرے یہہ لوگ دل مین کینہ طمع حسد صبر تحمل اور آزادی
بہت رکھتے ہین بلوچی طبیعی غارتگر ہین اکثر کمبلون کے تنبو تان کر میدانونمین
پڑے رہتے ہین اور قافلون پر چھاپا مارتے ہین زبان افغانستان مین کئی بولی
جاتی ہین ونل سے کم نہین ہین لیکن پشتو بہت جاری ہی بلوچستان مین تجارت
اور سوداگری بہت کم ہی نکاس تو کچھہ بھی نہین ہوتا افغانستان سے اون
ریشم ہراتی قالین میوہ خشک و ترہینگ مجیٹھہ تماکو گھوڑا خچر پھٹکری گندھک ہیسا

جستا وغیرہ چیزین باہر جاتی ہین اور سلاح ولایتی کپڑا شیشے ظروف چینی پشمینہ نیل دوا چمڑا کاغذ فیلدندان جواہر سونا چاسے وغیرہ وہان باہر سے آتا ہی زمان سابق مین یہہ ملک راجہاے ہندوستان کے زیر فرمان تھا سکندر کے عہد مین یونانی صوبہ دارون کے تحت مین آیا پھر بتدریج ایران کے بادشاہون کے قبضہ مین آیا اور ایران کے ساتھ وہ بھی خلیفائونکی سلطنت مین شامل ہوا ۲۶۱؁ مین جب اسمعیل سامانی خلیفہ کے حکم سے نکلکر بخارا کا خود سر بادشاہ ہوا تو اوسنے اس ملک پر اپنا قبضہ رکھا الپتگین اس ملک کا پہلا خود سر بادشاہ ہوا اور اوسکے بیٹے کی وفات کے بعد سبکتگین نے غزنی کو اوس ملک کا دارالسلطنت مقرر کیا اوسکا بیٹا محمود ایسا بڑا اور نامی بادشاہ ہوا کہ نہ اوس ملک مین پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ بعد اوسکے آجتک ہوا ہی ۵۸۹؁ مین یہہ سلطنت غوریون کے خاندان مین گئی اور غوریون کا خاندان تمام ہونے پر تھوڑے تھوڑے عرصہ تک تاتار مغل اور ایرانیون کے قبضہ مین رہی یہان تک کہ ایران کے بادشاہ نادرشاہ کے مارے جانے پر احمد شاہ درانی افغانستان کا خودسر بادشاہ بن بیٹھا بلکہ لاہور ملتان وغیرہ ہندوستان کا بھی گوشہ دبایا ۱۸۲۶؁ مین دوست محمد بارکزئی نے اوسکے نبیرہ شاہ شجاع اور محمود کو تخت سے خارج کرکے تاج بادشاہی کا اپنے سر پر

رکھا اور روسیون سے ملک ہندوستان کی حد پر فساد برپا کرنا چاہا تب ناچار شاہ شجاع
اوس ملک کے اصلی مالک کو جسنے سرکار سے مدد چاہی تھی تخت پر بٹھانے اور
دوست محمد خان کو وہان سے خارج کرنیکے لیے ۱۸۳۹ء مین اوس ملک کے
درمیان فوج انگریزی گئی تھی ۱۸۴۱ء مین ملکیون نے دوست محمد کے بیٹے
اکبر خان کی بغاوت سے نہایت بلوہ کیا سر الکزندر برنس صاحب اور
سر ولیم میکناٹن صاحب دونو مارے گیے اور فوج بھی سرکاری قریب چار ہزار
جنگی سپاہی کے تخمیناً بارہ ہزار آدمیون کی بہیر کے ساتھ اس اکبر خان کی دغا
بازی اور فریب اور برف کی سختی سے بالکل غارت ہوئی صرف جنرل سیل صاحب
اوسکے دائم مکر مین نہ آئے اور جلال آباد کے قلعہ پر قابض بنے رہے اگرچہ
۱۸۴۲ء مین سرکاری فوج نے پھر اوس ملک مین جا کر قبضہ کیا لیکن چونکہ شاہ
شجاع الملک بھی اوس بلوہ مین مارا گیا تھا اور اوسکے بیٹے سلطنت کی
لیاقت نرکھتے تھے اور سرکار کو وہ ملک اپنے دخل مین رکھنا منظور نہ تھا
آخر کار سرکاری فوج اوس ملک کو چھوڑ کر چلی آئی اور دوست محمد کو بھی جو
قید مین تھا رہا کر دیا اب وہ اوس ملک کی بادشاہت کرتا ہی آئین قانون
وہان مسلمانون کی شرع بموجب چلتا ہی آمدنی کچھ کم و بیش ستاون لاکھ روپیہ

سال ہی اسمین چونتیس لاکھہ تو کابل قندہار یعنی اصلی افغانستان کی اور بیس لاکھہ
نقد اور جنس ملاکر ہرات کی بلوچستان کل تین لاکھہ کا ملک ہی دار السلطنت
کابل ۳۴ درجے ۱۰ دقیقے عرض شمالی اور ۶۹ درجے ۱۵ دقیقے طول شرقی
مین دریا ے سندھ سے کچھہ کم ساڑھے چھہ ہزار فٹ بلند کا ماندی سے دور و یہ
دلچسپ میوہ جات کے باغ اور پھولون کے جنگل کے درمیان تین میل کے گرد سے
مین تخمیناً ساٹھہ ہزار آدمیون کی بستی ہی گوشہ مغرب و جنوب مین ایک چھوٹے سے
پہاڑ پر بالا حصار کا قلعہ بنا ہی اور جانب جنوب اکبر کے دادا بابر شاہ کی
قبر ہی کابل سے چالیس میل شمال چار سو فٹ بلند ایک پہاڑ کی النگ مین
اڈھائی سو گز بلند اور ایکسو گز چوڑا بالو کا انبار پڑا ہی جب کبھی اوسپر کوئی آدمی
چڑھتا ہی یا ہوا زور سے لگتی ہی تو اوس بالو کے درمیان سے نقارے اور نفیری
کی صدا نکلتی ہی (۱) وہان والے اوسکو ریگ رواں کہتے ہین اور اوسکے

---

(۱) سبب اسکا جو اپشانگ جنرل مین لکھا ہی وہ بدون علمی کتابون کے پڑھے لوگون کے فہم مین
نہ آویگا اسلیے ترجمہ نکرکے بجنسہ انگریزی مین لکھہ دیتے ہین +

Cause; reduplication of impulse setting air in vibration in a chuis of echo"

پاس ایک غار ہی اوسے امام مہدی کا مکان بتاتے ہین غزنی خواہ زابل کابل
سے ستر میل جنوب دریاے شور سے پوسنے آٹھہ ہزار فٹ بلند سوا میل
کے گرد مین خندق اور پختہ فصیل کے درمیان دس ہزار آدمیون کی
آبادی ہی شہر کے حصہ شمالی مین قلعہ ہی قدیم شہر تین میل کے فاصلہ پر
گوشہ مشرق و شمال مین بستا تھا سنہ ۱۱۵۱ مین علاؤ الدین غوری سے او
غارت کیا جو لوگ اوسمین نامی و گرامی تھے اونھین وہان قتل نکرکے زندہ
غور مین جو ہرات سے ایکسو بیس میل گوشہ مشرق و جنوب مین ہی گرفتار کرلیگیا
اور پھر چھرون سے ذبح کرکے اونکے خون سے اپنے قلعہ اور مکان کا گارا
گندھوایا اب اس غزنی قدیم مین جسے محمود نے ہندوستان ویران کرکے
آباد کیا تھا صرف محمود شاہ کے مقبرے کے دو منار سو سو فٹ بلند باقی
رہگئے ہین صندل کے دروازون کی جوڑی اٹھارہ فٹ بلند جو محمود شاہ
سومناتھہ کے پھاٹک سے اکھاڑ لے گیا تھا اسی مقبرے مین لگی تھی
انگریزی فوج اپنی قوت بازو ظاہر کرنیکے لیے کابل سے پھرتے وقت او
پھر ہندوستان کو لے آئی اب وہ آگرے کے قلعے مین رکھی ہی قندہار
جسکا نام سنسکرت مین گندہار لکھا ہی کابل سے تخمیناً دو سو میل گوشہ مغرب

وجنوب مین دریاے شور سے ساڑھے تین ہزار فٹ بلند تین میل کے گرد سے
مین خندق اور شہر پناہ خام کے درمیان تخمیناً پچاس ہزار آدمیون کی آبادی
ہی چوک جسے وہان والے چار سو کہتے ہین پچاس گز چوڑا گنبد سے پٹا ہی
ہرات کابل سے کچھہ کم یا تنسو میل مغرب خندق اور شہر پناہ خام کے درمیان
پینتالیس ہزار آدمیونکی بستی ہی نہایت غلیظ کوچے تنگ بازار محرابی چھت سے
پٹا ہوا چوک گنبد کے تلے کابل سے مغرب گوشہ مغرب وشمال کو مایل افغانستان
کی حد شمالی پر ترکستان کی راہ مین دریاے شور سے ساڑھے آٹھہ ہزار فٹ
بلند ہندوکش کے گھاٹے پر بامیان کے قریب بہت سے عمارات قدیم
کے نشان ہین دو کھڑی مورتین معہ کبر بڑے ایکسو اسی اور دوسری ایکسو ستر
فٹ اونچی پہاڑ مین تراشی ہین وہان والے اونکو سنگ سال اور شاہ ممامہ
کہتے ہین قریب ہی اوس پہاڑ مین بڑے بڑے غار بھی بطور گوشہ عبادت پتھر
تراش کر بنائے ہین سوا اسکے اوس ملک مین جو سب دیہہ گوپا اور قدیم
سکے ملتے ہین اونسے یہہ بات ظاہر ہی کہ مذہب اسلام شایع ہونیکے پہلے وہان
والے بھی مثل ہندوستانیون کے بدھہ اور بید کو مانتے تھے اب بھی اون
پہاڑون مین ایک قوم سیاہ پوشون کی بستی ہی مسلمان اونکو کافر کہا کرتے ہین

اور وے مسلمانون کے قتل کو بڑا ثواب سمجھتے ہین عورات اونکی نہایت حسین ہوتی
ہین لیکن طور و طریق اونکے کچھہ عجائبات سے ہین نہ اس زمانہ کے ہندوٗن سے
ملتے ہین نہ مسلمانون سے نہ بودھون سے نہ عیسائیون سے قلعات
بلوچستان کے خان کے رہنے کی جگہہ کابل سے سوا چار سو میل بطرف
گوشۂ مغرب و جنوب مایل جنوب دریاے شور سے چھہ ہزار فٹ بلند ایک پہاڑ کے
کنارے پر شہر پناہ خام کے اندر آبادی ہی جانب مغرب قلعہ ہی آبادی گرد نواح کی بھی ملا کر
بارہ ہزار سے زیادہ نہین ہی قلعات سے تخمیناً اڑھائی سو میل کے قریب جانب
جنوب مایل گوشۂ مغرب و جنوب اور جہان ہینگل ندی سمندر سے ملی ہی اوس سے
بیس میل اوپر اوسی ندی کے کنارے دو پہاڑون کے درمیان ایک غار سا
اوسی کے اوپر ہنگ لاج دیوی کا چھوٹا سا خام مندر بنا ہی مورت نہین ہی
صرف پنڈی کی پرستش ہوتی ہی یہہ مقام ہندوٗن کا معبد مشہور ہی ہمکو اوسکا
صحیح نام ہنگلا معلوم ہوتا ہی کیونکہ ہنگ لاج کا لفظ کسی کتاب مین نہین ملتا
اور ہنگلا چوڑامن تنتر مین اوس پیٹھہ کا نام لکھا ہی جہان تانترک مذہب
والون کے اعتقاد مطابق دیوی کا برہمرندھر گرا بتاتے ہین ہندوستان کے جو
زایر وہان آتے ہین اونکو کراچی بندر سے دس منزل پڑتا ہی ٭

توران

خواہ ترکستان جسے انگریز لوگ اِن ڈِپِن ڈِینٹ ٹارٹاری یا خود سر تاتار بھی کہتے ہین ۳۵ درجے سے ۵۱ درجے عرض شمالی تک اور ۵۲ درجے سے ۷۴ درجے طول شرقی تک چلا گیا ہی جانب مغرب اسکے کاسپین سی یا بحر خضر نام ایک جھیل واقع ہی انگریز لوگ اس کاسپین کو سی اور مسلمان بحر یعنی سمندر بہت وسیع اور شور ہونیکے سبب سے کہتے ہین لیکن درحقیقت وہ جھیل ہی ہی کیونکہ اوسکا پانی چہار طرف خشکی سی محصور ہی الغرض کاسپین دنیا مین سب سے بڑی جھیل ہی اڑھائی سو [۲۵۰] میل عرض مین اور ساڑھے چھہ سو [۶۵۰] میل طول مین ہوگی اَلتائی کے پہاڑ کا سلسلہ توران کو سمت شمال روس کے ملک سی اور بلور تاغ کے پہاڑ اوسکو جانب مشرق چینی تاتار سے اور ہندو کش کے پہاڑ اوسکو سمت جنوب افغانستان سے علحدہ کرتے ہین یہہ سب کوہستان ایک دوسرے سے متصل اور ہمالیہ سے ملے ہوئے ہین گویا اوسیکی وہ سب فروعات ہین سمت جنوب اوسکی سرحد جیہون پار برابر کاسپین تک ایران سے مشتمل ہی یہہ ملک مشرق سے مغرب کو پندرہ سو [۱۵۰۰] میل طویل اور شمال سے طرف جنوب گیارہ سو [۱۱۰۰] میل عریض ہی وسعت دس لاکھ [۱۰۰۰۰۰۰] میل مربع آبادی پانچ آدمی فی میل کے حساب سے پچاس لاکھ [۵۰۰۰۰۰۰] کی ہی سمت شمال اس ملک مین بڑے بڑے

ریگستان واقع ہین کہ جنمین ایک پتا گھاس کا بھی نہین جمنا دریا جیہون اور

سیہون مشہور ہین جیہون جسے انگریزی مین آکسس اور سنسکرت

مین چکشس کہتے ہین تیرہ ۱۳۰۰ سو میل اور سیہون نو ۹۰۰ سو میل بہتا ہی جھیل

ارال کی جسے بحر خارزم بھی کہتے ہین اڑھائی ۲۵۰ سو میل طول اور ستر میل عرض

مین ہی لیکن پانی اوسکا شور ہی جیہون اور سیہون دونون بلور تاغ پہاڑ

سے نکلکر اسی جھیل مین گرتی ہین پیداشین وہانکی گردنشین کے ملکون سے

بہت ملتی ہین کھان سے لسنیا سونا چاندی پارا تانبا اور لوہا نکلتا ہی بدخشان

کا علاقہ اس ملک کے جانب گوشہ مشرق و شمال ہندوکش کے شمال پیدایش

لعل مین بہت مشہور ہی ایام سرما مین سردی شدت سی پڑتی ہی تاہم آب و ہوا اس

ملک کی بہتر ہی بیماریون مین چوپایون کی قوم سے بہت ہین اکثر آدمی صرف مویشی

پال کر اپنی اوقات بسر کرتے اور جہان چارے پانیکا آرام دیکھتے ہین اوسی

جگہہ اپنے ڈیرے جا گاڑتے ہین جو لوگ شہر اور گانو مین بستے ہین وے تجارت

اور زراعت بھی کرتے ہین آدمی وہان کے سُنّی مسلمان ہین اور بادشاہ وہانکا

امیر المومنین کہلاتا ہی منشی موہن لال جو سر الکزنڈر برنس صاحب کے ساتھ

بخارا گیا تھا اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ وہانکا بادشاہ بموجب حکم قرآن کے نہ تو زرجواہر

پہنتا ہی اور نہ ظروف طلا و نقرہ مصرف مین لاتا ہی ایکدن جب وہ باغ کو گیا تو منشی صاحب نے اوسکی سواری دیکھی تھی اچھے خاصے مولویون کیطرح لباس سادہ پہنے گھوڑے پر چلا جاتا تھا دس پندرہ سوار ساتھ تھے اور خچرون پر دیگ دیگچے رکابیان لوٹے وغیرہ مسی قلعی دار کھانے کے ظروف بار تھے یہہ لوگ ڈاڑھی رکھتے ہین اور مردمک چشم اور بال اونکے سیاہ ہوتے ہین فوج یہان کے بادشاہ کی تخمیناً ۲۵ ہزار آدمی اڑھتالیس لاکھہ روپیہ سالانہ بخارا اوسکا دارالسلطنت سُغد ندی کے دونون کنارون پر آباد ہی وہ بڑی تجارتگاہ ہی وہان چین ہندوستان روس فرنگستان سب جگہہ کی چیزین آتی ہین آبادی اوسمین قریب ڈیڑہ لاکھہ آدمیون کے تصور کرتے ہین مساجد شہر مین تین سو ساٹھہ سے کم نہین ہین اور مدرسے اس سے بھی زیادہ ہین وہان کے بازار مین برف اور چاے کی دوکانین بہت ہین وہانکے آدمی چاے بکثرت پیتے ہین ہندون کو حکم ہی کہ اپنی ٹوپیون پر نشان رکھین تاکہ مسلمان کبھی مغالطہ سے سلام علیک نہ کہین وے لوگ صرف نام کے ہندو ہین طریق اونکے بالکل برگشتہ بلخ بخارا سے اڑھائی سو میل سمت گوشہ مشرق و جنوب یا بل جنوب نہایت قدیم شہر ہی زردشت جسنے پارسیونکا مذہب جاری کیا تھا اسی شہر کے درمیان پیدا ہوا تھا اب اندک زمانہ سے وہ کابل والونکے دخل

مین جا رہا ہی سمرقند بخارا سے ڈیڑھ سو [۱۵۰] میل مشرق کو جسپر اب انبار میوہ جات کے درمیان شہر پناہ خام کے اندر آباد ہی وہ امیر تیمور بادشاہ کا دارالسلطنت تھا کہ جسکی اولاد ابتک تخت دہلی پر تھی اگرچہ یہہ تمام ملک بخارا کی سلطنت مین شمار کیا جاتا ہی لیکن اوسکے درمیان خیوا خواہ خوارزم سمت گوشہ مغرب و شمال خوکند خواہ کوکن سمت گوشہ مشرق و شمال قندز سمت گوشہ مشرق و جنوب ان تینون علاقون کے خان یعنی حاکم صرف برائے نام بخارا کے ماتحت ہین +

ایران

۲۵ درجے سے ۴۰ درجے عرض شمالی تک اور ۴۴ درجے سے ۶۵ درجے طول شرقی تک طرف شمال روس اور توران اور کاسپین سی ہی جنوب ایران کی کھاڑی جسے وہان والے دریاے عمان کہتے ہین مشرق افغانستان اور جانب مغرب ایشیائی روم سے شامل ہوگیا ہی قریب نو سو [۹۰۰] میل کے مشرق سے مغرب کو لمبا اور چھہ سو [۶۰۰] میل شمال سے جانب جنوب چوڑا ہی وسعت پانچ لاکھ ساٹھ ہزار [۵۶۰۰۰۰] میل مربع آبادی فی میل اٹھارہ [۱۸] آدمی کی حساب سے ایک کروڑ [۱۰۰۰۰۰۰۰] آدمی کی انداز کرتے ہین ذیل مین اس ملک کے صوبون کے مقابل مین اونکے بڑے شہرونکا نام لکھا ہی +

نمبر	اسمائے صوبہ	اسمائے شہر
۱	آذربائجان بطرف گوشہ مغرب وشمال روم اور روس کی حد پر	تبریز
۲	گردستان آذربائجان کے جنوب	کرمان شاہ
۳	لورستان گردستان کے جنوب	خرم آباد
۴	خجستان لورستان کے جنوب سمندر کی کھاڑی تک	دزفل
۵	فارس خجستان کے جانب مشرق	شیراز
۶	لارستان فارس کے بحر جنوبی کی کھاڑی تک	لار
۷	کرمان فارس سے مشرق	کرمان
۸	خراسان کرمان کے شمال	مشہد
۹	عراق فارس سے شمال رو	اصفہان طہران
۱۰	مازندران عراق سے شمال رو	ساری
۱۱	گیلان مازندران سے طرف گوشہ مغرب وشمال	رشد
۱۲	استرآباد گیلان کے شمال	استرآباد

ہرمز اور کرک وغیرہ کسی جزائر جو ایران کی کھاڑی میں ہیں اسی سلطنت میں ہیں تمام

کیے جاتے ہین ایران کی کھاڑی سے مروارید آبدار نکلتے ہین ریگستان
اور کوہستان کی اس ملک مین افراط ہی اور اونکے بیچ مین جابجا دجیب درخوشنما
دو نین ہین کہ جنمین پھول پھل آبادی اور سبزی سب کچھہ موجود ہی سمت جنوب کے
پہاڑ تو فی الجملہ باشجار ہین باقی بالکل بے شجر وہ بڑا ریگستان جو کرمان سے مازندران
تک چلا گیا ہی چار سو میل سے کم طول مین نہین ہی دریا بہت بڑا کوئی نہین جھیل
رومیا کی کاسپین سی اور حد غربی کے درمیان تین سو میل کے گرد مین آب
صافی مگر شور سے پر ہی اور اوسکے درمیان سے گندھک کی بو آتی ہی زمین جو
سیراب ہی خوب زرخیز اور بار آور ہی پیدایش وہان غلہ اور میوہ جات کی مثل افغانستان
کے لیکن میوہ ایران کا تمام جہان سے بہتر زعفران اور سنا بھی اچھی ہوتی ہی تو تر
وہان بہی ہوتے ہین جنکا مذکور ابھی افغانستان مین ہو چکا ہی گھوڑا ایران کا اگرچہ
مثل عرب کے خوبصورت اور تیز نہین ہی مگر قد اور مضبوطی مین اوس سے بڑھکر ہوتا ہی
میئر صاحب لکھتے ہین کہ ایک سوار طہران سے دلس روز مین بوشہر کو جو سات سو میل
سے زیادہ ہی خط لیکر پہنچ گیا تھا جنگلوں مین گورخر کثرت سے ہین کھانین ایران
مین چاندی سیسا لوہا تانبا سنگ مرمر نفت گندھک اور فیروزہ نکلتا ہی مومیائی وہان
ایک پہاڑ کے غار مین مثل پانی کے ٹپکتی ہی سال بھر مین ایکبار حاکم ضلع اوس غار کو کھولتا ہی

جسقدر مومیائی مجتمع ہوئی رہتی ہی بادشاہ کے حضور مین بھیجدیتا ہی اس سے زخم بہت ہی
جلد آرام ہوتا ہی حصہ شمالی مین سردی اور جنوبی مین گرمی رہتی ہی آسمان ہمیشہ صاف
وشفاف ہوا مین یبوست بارش صرف غیلان اور مازندران کے صوبجات مین جو
کاسپین سی کے کنارے ہین ہوتی ہی باقی اور جگہون مین بہت کم بہرکیف آب وہوا
اوس ملک کی نہایت عمدہ ہی آدمی وہان کے حسین خندہ رو ملنسار عیاش خوش
اخلاق خوش غذا خوش پوشاک باادب مہمان نواز جوانمرد بردبار شاعر خوشامد پسند
اور طامع ہوتے ہین مزاج اونکا نازک مگر زود رنج کاہل اوس سرے کے لیکن وقت ضرورت
محنت بھی بڑی کرتے ہین بال اونکے سیاہ رہتے ہین ڈاڑھی بعضے منڈوا ڈالتے
ہین اور سرخ ٹوپیان پہنتے ہین اسی جہت سے قزلباش کہلاتے ہین کیونکہ زبان ترکی
مین قزلباش کے معنی سرخ ٹوپی ہین عورات چہرہ پر نقاب رکھتی ہین گاڑی وہان نہین
ہوتی سواری گھوڑیکی عورات شترون پر محمل مین پردے کے اندر بیٹھتی ہین مذہب وہانکے
مسلمان اہل تشیعہ ہین اور اکثر اونمین سے جو صوفی کہلاتے ہین یہان کے ویدانتیون
سے مطابقت رکھتے ہین آئین قانون وہان قرآن کے حکم موجب جاری ہین زبان
ایرانیونکی یعنی فارسی دنیا کی سب زبانون سے شیرین ہی اگر اوسکو مصری اور قند بھی
کہین تو بجا ہی اوس ملک مین علم کی قدر ہی قالین ریشمی کپڑے کمخواب شال بندوق

تفنگچہ اور تلوارین بہت عمدہ بنتی ہین مینہ بھی خوب ہوتا ہی قالین شراب ابریشم روئی موتی
گھوڑے اور دوائین وہان سے باہر جاتی ہین اور شکر نیل مصالحہ کپڑا اوزار شیشے
ظروف چینی طلا رانگا وغیرہ ایسے چیزین وہان بیرونجات سے آتی ہین ایران مین
مندر مکان وغیرہ کے نشان کثرت سے ملتے ہین درحقیقت یہہ سلطنت بہت قدیم
ہی پیشتر وہان کے آدمی آتش پرست تھے یعنی آگ کی معتقد تھے اور اوسیکی پرستش
کرتے تھے اپنے مندرون مین ہمیشہ اگن کنڈھ یعنی آتشکدہ کے درمیان آگ کو
مشتعل رکھتے تھے کبھی منطفی نہونے دیتے ۶۳۶ء مین معرکہ قدسیہ کے درمیان
ایران کے بادشاہ یزدگرد نے عربون کے ہاتھہ سے شکست کھائی اور اوسیوقت
سے ایرانیون کو مسلمان ہونا پڑا ۱۲۱۸ء مین چنگیز خان نے سات لاکھہ ۷۰۰۰۰۰ مادیو
ساتھہ ایران فتح کیا تھا چنگیز خان مسلمان نتھا بلکہ بت پرستی کرتا تھا
نادر شاہ جو ہندوستان سے ستر کرور ۷۰۰۰۰۰۰۰۰ روپیہ کا مال غارت کر لیگیا اسی
ایران کا بادشاہ تھا فوج دوامی دس ہزار ۱۰۰۰۰ سپاہی اور تین ہزار ۳۰۰۰ غلام باقی سب
جاگیر دارونکی بھرتی اور آمدنی قریب تین کرور ۳۰۰۰۰۰۰۰ روپیے سالانہ کی طہران ایران
کا دار السلطنت ۳۶ درجے ۴۴ دقیقے عرض شمالی اور ۵۱ درجے ۲۵ دقیقے طول
شرقی مین دامن کوہ پر خندق اور شہر پناہ مضبوط کے درمیان پانچ میل کے حلقہ مین

ساٹھ ہزار آدمیونکی آبادی ہی مکانات اکثر خشت خام کے لیکن قلعہ کے درمیان محلسرے
شاہی عمدہ بنے ہین دارالسلطنت قدیم اصفہان طہران سے کچھہ اوپر اڑھائی سو
میل سمت جنوب زندہ رود کے کنارے دولاکھہ آدمیونکی آبادی ہی بازار پٹا ہوا
چوک بہت بڑا دو ہزار فٹ طویل درمیان مین نہر اور حوض سنگ موسی کے بنے ہوئے
اور درخت سایہ دار لگے ہوئے شہر کے سمت جنوب آٹھہ باغ شاہی جدا جدا فصیلون کیلیے
ہشت بہشت نام معہ نہر و حوضون کے بہت نفیس بنے ہین انمین سے ایک باغ کے
درمیان چالیس چالیس فٹ بلند چالیس ستونونکا جو شیش محل بنا ہی رنگارنگ کے
پھولون کے عکس سے گویا درحقیقت ایوان جواہر نگار معلوم ہوتا ہی اس چہل ستون کے
ستونونکو سنگ مرمر کے چار چار شیرونکی پشت پر جمایا ہی ۱۳۸۷ء مین جب امیر تیمور
بادشاہ نے اوسے لوٹا تو ایک لاکھہ ستر ہزار آدمی قتل کیے اور شہر پناہ کی
فصیلون پر اونکے سرونکے انبار لگادیے ڈیڑھہ سو برس بھی نہین گذرے
کہ جب چارڈن صاحب نے اوس شہر کو چوبیس میل کے گرد مین آباد دیکھا
تھا اوسوقت اوسمین دس لاکھہ آدمی سات سو پینتالیس مسجد اڑتالیس مدرسے
اٹھارہ سو کاروان سرا اور دو سو تہتر حمام تھے شیراز طہران پانچ سو میل سمت
جنوب اشجار خوشنما کے جھنڈ مین دور سے مینار مساجد اور گنبد چمکتے ہوے چالیس ہزار

آدمیونکی آبادی ہی مکان چھوٹے کوچے تنگ لیکن باہر باغ بہت نفیس گلہاے خوشبودار سے پر فوارے جاری حافظ اور سعدی اسی جگہہ مدفون ہین شیراز سے تیس میل سمت گوشہ مغرب و شمال ایران کا نہایت قدیم دار السلطنت اِستخر جسے انگریز پرسی پولیس کہتے ہین آباد تھا سکندر نے اوسے غارت کیا ایک مکان ویران جسے وہان والے تخت جمشید کہتے ہین اب تک موجود ہی اوسکے سنگ مرمر کی صفائی جو مثل آئینہ درخشان ہین اوسکے ستونونکی بلندی جو اسوقت بھی کچھ کم و بیش ساٹھ ایستادہ ہین اوسکی صورت مورت اور نقاشیونکی باریکی جو زینون کے درمیان بہت لطافت کے ساتھ بنائی ہین دیکھکر تعجب ہوتا ہی اوس مکان ویران پر بہت سے قدیم پارسی حروف بشکل پیکان منقوش ہین اب اونکو اس زمانہ مین کوئی بھی نہین پڑھ سکتا تھا میجر رالنسن صاحب نے دس برس کی کوشش مین اوس تحریر کا مطلب نکالا اور اون حرفونکی الف بے بھی بنالی کر اوسکی مدد سے اوس ملک مین جہان جہان قدیم مکانونپر اوس قسم کے کتابے تھے جملہ پڑھے گئے اس پرسی پولیس کے ویرانے پر شاہ عالی وقار کیخسرو جسے چوبیس سو [۲۴۰۰] برس کے قریب گذرتے ہین اور دارا کا نام لکھا ہی اور لکھا ہی کہ ہندوستان سے مصر اور یونان تک تمام ملک اونکے زیر نگین تھے یہہ قدیم زبان پارسی جو حروف مشابہ بپیکان تحریر مین لکھی ہی سنسکرت سے

خاصکر کے کلام بید سے اتنی ملتی ہی اور لباس سلاح سواری اور صورت اون لوگونکی
جو وہان پتھرون پر منقوش ہین ہندوستان کے کئی قدیم مندرون کی نقاشی سے
ایسے مشابہ ہوتی ہین کہ جن لوگون نے ایران اور ہندوستان کی تواریخ سلف بخوبی
دیکھی ہین اونکے دلمین یقین کلی ہو جاتا ہی کہ اوس زمانہ مین ہندوستان اور ایران
کے چال چلن مذہب طور طریق وغیرہ مین کچھہ بڑا فرق نتھا ہندونکا مول منتر گایتری
آفتاب کی مدح ہی ایرانی بھی پہلے مثل یعنی آفتاب کے معتقد تھے ہندوستانیونکے
قول بموجب انگرارشی نے آگ ظاہر کی اور یگنیہ ہوم وغیرہ کی بنیاد ڈالی ایرانیونکے
کلام مطابق زردشت نے آتش پرستون کا مذہب شایع کیا ہندوستان مین جینی
خواہ بودہون نے جان کشی ترک کی ایران کے درمیان صرف سال مین ایکمرتبہ
بادشاہ اپنی فوج لیکر چرند جانورونکی حفاظت کے لیے موذی یعنی گوشت خوار اور درندہ جانورون
کو ہلاک کرنیکے لیے لشکر کشی کرتا تھا ہی گویا شکار کی اصل ہوئی باقی وہ بھی جانکشی
کو نہایت مذموم جانتے تھے انقلاب زمانہ سے دونون ملکون کے چال چلن
مذہب طریق وغیرہ مین فرق آگیا +

عرب

یہہ جزیرہ نما ایشیا کے گوشہ مغرب جنوب مین ۱۲ درجے ۴۰ دقیقے سے ۳۴ درجے

۳۰ دقیقے عرض شمالی تک اور ۳۲ درجے ۳۰ دقیقے سے ۶۰ ہو دقیقے طول شرقی تک
چلا گیا ہی حدود اوسکے شمال رُوم کی سلطنت مشرق ایران کی کھاڑی مغرب
ریڈسی نام کھاڑی جسے بحر قلزم اور بحر احمر بھی کہتے ہین اور سویز کا گردن
زمین اور جنوب بحر عرب ہی شمال سے طرف جنوب سترہ سو میل طول و مشرق سے
مغرب کو بارہ سو میل عرض مین ہی وسعت دس لاکھ میل مربع آبادی فی میل مربع بارہ
آدمی کے حساب سے ایک کروڑ بیس لاکھ کی ہی حجاز کا علاقہ جسمین مکہ اور
مدینہ ہی رُوم کے بادشاہ کے تحت حکومت مین ہی اور باقی تمام ملک علیحدہ علیحدہ
حاکمونکے تحت مین منقسم ہی وے حاکم شیخ شریف خلیفہ امیر اور امام کہلاتے ہین بادشاہ
اونمین کوئی نہین یہہ ملک بالکل ریگستان ہی صرف کہین کہین زرخیز زمین مثل جزیرہ کے
نظر پڑتی ہی الغرض آبادی کم اور ویران زیادہ ہی پہاڑ دریاے شور کے کنارے
کنارے اگرچہ بہت بلند نہین ہین تاہم اونمین ہوا کچھہ معتدل رہتی ہی اور باقی سب جگہہ
یعنی ریگستان کے کفدست میدانونمین نہایت گرم ہی وہی سموم جسکا ابھی افغانستان
مین بیان ہوا عرب مین نہایت زور شور سے چلتی ہی ندی اور جھیل وہان قسم کھانیکو بھی نہین
پہاڑ کے برساتی نالونکو ہم شمار مین نہین لاتے ریڈسی کے کنار شمالی کے قریب ہی
کوہ طور ہی جہان موسیٰ پیغمبر کو اوسکی امت کے عقیدے مطابق الہام ہوا تھا جو سب

اضلاع دریاے شور کے کنارے آباد ہین اونمین قہوہ ببول کا گوند دھوپ مصبر سنبل
سنا خرما گول مرچ وغیرہ بہت اقسام کی چیزین پیدا ہوتی ہین زراعت بھی ہان
لوگ گیہون جوار باجرا نیشکر تماکو کپاس وغیرہ کی کرتے ہین چاول نہین ہوتا گھوڑا عرب کا
تمام دنیا مین مشہور ہی وہان سے بہتر یہہ جانور کہین نہین ہوتا دو دو ہزار برس تک کا
نسب نامہ وہان والے اپنے گھوڑون کا یاد رکھتے ہین اور اونٹ اور گدھا بھی وہان نہایت
خوب ہوتا ہی گدھے کی سواری مین وہان عیب نہین سمجھتے بلکہ بڑی رغبت سے چڑھتے
ہین اور شتر تو گویا خالق نے اوسی ملک کیواسطے خلق کیا جو یہہ جانور نہوتا تو عرب والون کو
اوس ملک مین رہنا مشکل پڑ جاتا اسکا شکم اندر سے ایسا خانہ دار بنا ہی کہ وہ سات دن کا
پانی یکبارگی پی سکتا ہی اسکے کھر یا اسفنج کی طرح ایسے نرم اور پھولے پھولے ہین
کہ وہ ریت مین نہین دھستے آنکھہ ناک کان اس جانور کے سب ریگستان کے گون کے
سیے ہین سچ ہی کہ خدا نے جہان جس کام کے لیے جسے پیدا کیا ویسا ہی اوسے سب
سامان دیا شترمرغ ایک پرند وہان آٹھ فٹ بلند ہوتا ہی ڈیڑھ ڈیڑھ سیر کے بیضے
دیتا ہی پرواز نہین کرسکتا لیکن بھاگتا بہت ہی آدمی کے بار کا بخوبی متحمل ہوتا ہی اور
کپڑا لکڑی لوہے تک بھی کھا جاتا ہی ٹڈیون کا عرب گھر ہی وہان والے اونکو بریان
کرکے بڑے مزے سے کھاتے ہین کھان سے سیسا لوہا اور چاندی نکلتا ہی الا

بہت قلیل بحرین کا جزیرہ ایران کی کھاڑی مین عرب کے ساتھ شمار کیا جاتا ہی
اوس جزیرہ کے آدمی سمندر سے موتی نکالتے ہین اور سقوطرہ کے جزیرے مین جو عرب کے
کنارہ جنوب سے دو سو چالیس میل دور اور افریقہ کے کنارہ مشرق سے نزدیک ہی جہان
اور عنبر (۱) ملتا ہی آدمی وہان کے میانہ قد گندم رنگ جوانمرد خالص گھوڑے چڑھے حرب کے ہین
استاد مسافر نواز مہمان پرور متدین اور اشراف ہوتے ہین بشرے پر اونکے ایک یاس و ناامیدی
کے ساتھ اوداسی سی چھائی رہتی ہی لیکن انمین بہت آدمی خانہ بدوش یعنی بدوی ہین
اور مثل تاتاریون کے خیمون مین رہا کرتے ہین اور مویشی پالکر اور سوداگرون کے قافلے
لوٹکر اپنی گذر کرتے ہین ٹوپیان وہان کے آدمی سوتی یا اونی ایک پر دوسری پندرہ
پندرہ تک رنگا رنگ کی پہنتے ہین اوپر والی سب سے عمدہ ہوتی ہی غریب سے غریب
بھی دو ضرور پہنیگا اور پھر اوپر دوپٹا باندھتے ہین اس ملک کے آدمی اونٹ کا گوشت
اور اونٹنی کا دودھ بہت کھاتے پیتے ہین محمدؐ کے پیشتر عرب والے بھی مثل ہندوستانیون کے
بت پرستی کرتے تھے اور آدمی کی قربانی دیتے تھے محمدؐ نے مورتون کو توڑکر
اونھین لانشان لاصوت قادر مطلق کے پرستش کرنیکی ہدایت کی محمدؐ کے جو بادشاہ
جانشین ہوئے وہ خلیفہ کہلائے زبان عربی مثل سنسکرت کی مشکل ہی اور اوس بان

(۱) عنبر ایک دریائی جانور کا براز ہی دریائے شور پر ترتا یا کنارے پر پڑا ہوا ملتا ہی ۱۲

مین بھی بہت سی علمی کتابین موجود ہین قہوہ سنا صمغ مصبر سنبل وغیرہ وہان کے باہر جاتا ہی اور لوہا فولاد سیسا رانگا تلوار چھری شیشے ظروف چینی وغیرہ باہر سے وہان آتے ہین مکہ ۲۱ درجے ۲۸ دقیقے عرض شمالی اور ۴۰ درجے ۱۵ دقیقے طول شرقی مین ایک چھوٹی سی ریتیل اور سنگلاخ وادی کے درمیان آباد ہی نہ اوس شہر مین کوئی باغ ہی نہ کسی جانب درخت اور سبزہ نظر پڑتا ہی بلکہ پانی بھی پینے کے لایق دس کوس سے لانا پڑتا ہی شہر قرینہ سے آباد ہی اور بازار بھی وسیع اور بارونق ہی آبادی اوسمین قریب تیس ہزار آدمیون کے ہوگی کعبہ یعنی معبد اہل سلام مکہ کے درمیان چہار دیوار مربع کے اندر جسکے گوشون پر مینار بنے ہین ایک چھوٹا سا مکان مربع ہی چھتیس فٹ بلند اور تین تیس فٹ وسیع سیاہ کپڑے سے پوشیدہ اوسکے درمیان ایک گوشے مین حجر الاسود (۱) یعنی سنگ سیاہ چاندی سے منڈھا ہوا رکھا ہی جو زایر آتے ہین اول اس پتھر کو بوسہ دیتے ہین کعبہ تمام سال مین تین روز کھلتا ہی ایک روز مردون کیلیے دوسرے روز عورات کیلیے تیسرے روز دھونے اور صاف کرنیکے لیے قریب ہی چاہ زمزم ہی اہل سلام اوسکا سوتا بہشت سے آیا بتاتے ہین اور اوسکے پانی پینے مین ثواب عظیم سمجھتے ہین مکہ اور مدینہ مسلمانونکی پرستشگاہ عظیم ہی اونکے پیغمبر

---

(۱) یہہ پتھر اوسی قسم کا ہی جسے انگریزی مین وال کینک یا سالٹ کہتے ہین (volcanic basalt)

محمدؐ ۵۶۹ سنہ میں مکہ کے درمیان متولد ہوئے تھے مدینہ مکہ سی دو سو میل شمال

مایل بگوشہ مغرب وشمال پرانی سی شہر پناہ کے بیچ چھہ سو گھر کی آبادی ہی مسجد

محمدؐ کی بہت عظیم الشان بنی ہی چار سو ستون سنگ موسی کے لگے ہین اور تین سو

چراغ ہمیشہ روشن رہتے ہین درمیان مین محمدؐ کی قبر ہی اوسکے دونون طرف

ابوبکرؓ اور عمرؓ مدفون ہین عدن کا قلعہ جو ریڈسی کے مہانے پر

یمن کے علاقہ مین ہی کچھہ دنون سے سرکار انگریزی کے قبضہ مین آگیا ہی +

ایشیائی روم

اسکو ایشیائی اسواسطے کہتے ہین کہ سلطنت روم ایشیا اور فرنگستان دونون

حصون مین واقع ہی یہان صرف اوسی حصے کا بیان ہوتا ہی جو ایشیا مین ہی بیان

مفصل اس سلطنت کا فرنگستان کے ساتھہ ہوگا کیونکہ اوسکی دار الخلافہ قسطنطنیہ

اوسی حصے مین آباد ہی فرنگستان والے اس ملک کو ایشیائک ٹرکی یعنی

ایشیائی ترکستان کہتے ہین لیکن اسمین شام کی تمام ولایت اور عرب اور

ایران کی بھی حصے ہین گذشتہ تین ہزار سال کی عرصے مین جیسا اولٹ پھیر بادشاہون کا

اس قطعہ زمین پر رہا ہی ہرگز دوسری جگہہ سننے مین نہین آیا کبھی یونانیون نے لیا

کبھی رومیون نے دیا یا کبھی ایرانیون کے عمل مین آیا کبھی عربون کے دخل مین گیا

کبھی تاتاریون نے اوسے غارت کیا کبھی فرنگیون نے اوسپر حملہ کیا اور طرفہ یہہ کہ
جب جسنے اس ملک کو فتح کیا نیے نیے نامون سے نیے نیے صوبے اور نیے نیے
ضلعون مین تقسیم کیا عیسائیونکی کتب قدیم مین مندرج ہو کہ پانچہزار آٹھ سو اٹھاون برس ۵۸۵۸
گذشتہ ہین خدانے پہلا آدمی اسی ملک مین پیدا کیا اور طوفان کے بعد نوح کا جہاز اسی
ملک مین لگا اسی ملک سے آدمی تمام جہان مین پھیلے اور اسی ملک مین پہلے اقبالمند
بادشاہ ہوئے زمین کھودنے سے اب تک مورت وغیرہ ایسی ایسی چیزین اگلے زمانیکی نکلتی
ہین کہ جسسے اوس ملک کا کسی وقت مین نہایت با اقتدار بادشاہونکے زیر نگین ہونا بخوبی
ثابت ہو عیسٰی مسیح اسی ملک مین پیدا ہوئے تھے اور اسی سبب سے وہان
اوس مذہب والونکے بڑے بڑے مقامات پرستش ہین الغرض یہہ ایشیائی رُوم
۳۰ سے ۴۲ درجے عرض شمالی اور ۲۶ سے ۴۸ درجے طول شرقی تک چلا گیا ہو
حدود اوسکی مشرق ایران جنوب عرب مغرب میڈی ٹرینین اور شمال ڈارڈنیلیز
مارمرا باسفورس اور بلاک سی نام بحر اعظم کی کھاڑیان ہین مشرق سے طرف
مغرب ہزار میل طول مین شمال سے طرف جنوب نو سو میل عرض مین چار لاکھ چھیانوے ہزار ۴۹۶۰۰۰ ۹۰۰
میل مربع کی وسعت مین ہو آدمی اوسمین تخمیناً ایک کرور بیس لاکھ ہونگے اور اس حساب سے ۱۲۰۰۰۰۰۰
ابادی اوسکی پچیس آدمیونکی بھی فی میل مربع نہین پڑتی شام کا ملک دریاے فرات ۲۵

اور میڈی ٹرے نین کے درمیان مین واقع ہی اوسکے حصہ جنوبی مین فلسطین ہی
جہان سے عیسائی مذہب کی بنیاد پڑی اور جسے عیسائی لوگ پاک بوم کہتے ہین
فرات کے مشرق دیار بکر ہی اوسکا حصہ جنوبی عراق عرب اور حصہ شرقی کردستان
خواہ کردستان کہلاتا ہی اور اوسکے جانب شمال ارمن کا علاقہ ہی جسے انگریز لوگ آرمینیا
کہتے ہین ایشیائی روم مین پہاڑ بکثرت ہین اور میدان کم شام کے گوشہ جنوب و مشرق مین
ریگستان و بیابان عظیم الشان ہی پہاڑونمین طارس اور اراراٹ یعنی کوہ جودی مشہور ہی
ہین طارس کا سلسلہ میڈی ٹرے نین کے کنارے سے قریب ہی قریب ارس خلیج
سے فرات تک چلا گیا ہی اور اراراٹ ارمن مین روس اور ایران کی سرحد پر سترہ ہزار ١٧٠٠٠
فٹ بحر اعظم سے بلند ہی عیسائیونکے مذہب مطابق طوفان کے بعد نوح کا جہاز اسی
اراراٹ پر آکر لگا تھا ندیون مین دجلہ اور فرات جو بصرے سے کچھ دور اوپر ملکر
شط العرب کے نام سے خلیج ایران مین گرتی ہین نامی ہین فرات ١٥٠٠ پندرہ سو میل طول مین
ہی اور دجلہ ٨٠٠ آٹھ سو میل بعلبک سے قریب چالیس میل کے طرف مغرب میڈی ٹرے نین
کے کنارے سے متصل زبیل کے نیچے ارمن ندی جاری ہی اوسکا قدیم نام
اڈونس ہی اور اوسکا پانی گیرو وغیرہ کے ملنے سے جو بافرور اوسکے کنارے پر کسی
جگہہ ہوگا سال مین ایکبار سرخ ہوجاتا ہی وہانکے نادان آدمی خیال کرتے ہین کہ کسی زمانہ

مین اَڈُونِس نام ایک آدمی کو شکار کھیلتے ہوئے سُوَر نے مار ڈالا تھا اوسی کا
خون ہر سال ندی مین آتا ہی جھیل ڈِیدسِی کی جسے بحر لوط بھی کہتے ہین فلسطین
کے حصہ جنوبی مین ہی جاسہ میل کے قریب طول مین ہوگی پانی اوسکا بالکل شور گردپیش
کے پہاڑ جملہ اوجاڑ درخت اونمین دیکھنے کو بھی نہین کیا شان الہی ہی نہ تو اس جھیل کے
قریب کوئی درخت جمتا ہی اور نہ اوسمین کوئی جانور زندہ رہتا ہی آب و ہوا معتدل اور خوب
لیکن سب جگہہ ایک سی نہین ہی بلند پہاڑون پر یہان تک سردی پڑتی ہی کہ وے
ہمیشہ برف سے پوشیدہ رہتے ہین اور ریستان کے درمیان سموم چلا کرتی ہی آدمی
وہانکے کاہل و غلیظ ہین اس سبب سے وبا اکثر پھیل جاتی ہی زلزلہ اوس ملک مین
بہت آتا ہی زمین اکثر جگہہ بار آور ہی لیکن وہان والے زراعت مین محنت نہین کرتے
جو گیہون مکی روئی تماکو قہوہ افیون پستکی جسے عوام الناس ومی پستکی کہتے ہین
زیتون انگور نعلب مصری وغیرہ بہت قسم کے غلے میوے اور ادویات پیدا ہوتی ہین
بکریون سے وہان ایک قسم کا پشمینہ حاصل ہوتا ہی اور ریشم بھی وہانکی پیداوار نہین
شمار کیا جاتا ہی گدھے گھوڑے خچر شتر لکڑبگھے بھالو بھیڑیے شغال وغیرہ صحرائی وحشی
جانور انواع اقسام کے ہین لیکن لشکر ملخ وہان اسطرحکا عرب کے ریگستانون سے مثل ابر محیط ہوتا ہی
کہ اکثر زراعت بالکل غارت ہو جاتی ہی اگرچہ سوا اسکے کو مشرق و جنوب جو وہان اکثر چلتی ہی

اونھین لیجا کر سمندر مین غرق نکیا کرے تو وے شاید تمام دنیا کی نباتات کھا جاوین
تانبے کی کھان اوس ملک مین ایک بہت بڑی ہی رُوڈس اور سپرس کے
جزائر میڈیٹرینین سی مین اسی سلطنت کے ماتحت ہین یہہ وہی روڈس
ہی کہ جہان بندر پر کسی زمانہ مین ایک شکل برنجی ستر ہاتھہ بلند ایستادہ تھی اور اوسکے
پیرون کے بیچ سے جہاز بادبان اوڑاے سے چلے جاتے تھے سپرس کو
کبرس بھی کہتے ہین آدمی اس ملک کے ترکمان یونانی ارمنی کرد اور عرب
مسلمان اور اکثر عیسائی بھی ہین زبانین ترکی یونانی شامی ارمنی عربی ایرانی جابجا
بولی جاتین ہین چیزون مین وہان پر چہای ریشمی قالین اور چمڑے نہایت خوب طیار ہوتے
ہین اور ملکون کو جاتے ہین بغداد حلب دمشق ارض روم سمرنا بصرہ موصل
اور بیت المقدس اس ملک مین نامی شہر ہین بغداد ۳۳ درجے ۴ دقیقے عرض شمالی اور
۴۴ درجے ۴۴ دقیقے طول شرقی مین دجلہ ندی کے دونون کنارون پر شہر پناہ کے
درمیان نہایت مشہور شہر ہی ۷۶۲ء مین محمد کے چچا عباس کے پڑپوتے خلیفہ
منصور نے اوسے اپنی دار السلطنت بنایا تھا اور پھر اوسکے جانشینون کے عہد مین
جنکے نام کا خطبہ گنگا سے لیکر (۱) دریاے نیل بلکہ اٹلانٹک سمندر تک پڑھا جاتا تھا

(۱) افریقہ مین مصر کے بیچ بہتی ہی ۱۲

اوسنے ایسی رونق پائی کہ جسکا بیان الف لیلا کی عجیب وغریب کہانیون مین کیاہی بالفعل
اوسمین اسّی ہزار آدمیون سے زیادہ نہین بستے ۱۲۶۸ء مین جب چنگیز خان کے
پوتے ہلاکو نے وہان کے خلیفہ مستعصم باللہ کو قتل کرکے شہر لوٹا اٹھ لاکھ آدمی
اوسمین قتل ہوئے تھے ۱۴۰۱ء مین اوسے امیر تیمور نے لوٹا اور خاکستر کیا اور ۱۶۳۸ء
مین روم کے بادشاہ جو تھے مراد نے جسے امورات بھی کہتے ہین تین لاکھ
فوج سے لشکر کشی کرکے اوسے اپنے قبضہ مین کرلیا حلب بغداد سے چار سو چھتر
میل مغرب مایل گوشہ مغرب وشمال شہر پناہ کے درمیان آٹھ میل کے گرد ہے مین
ارھائی لاکھ آدمیونکی آبادی بڑی تجارتگاہ ہی اوسکی مسجدونکے سفید سفید مینار اور گنبد
بڑے بڑے سرو کے درختون مین نہایت عزیب اور خوشنما معلوم ہوتے ہین بازار وے
بالکل پٹے ہوئے ہین بہ نجہت شدت آفتاب وبارش سے بڑی حفاظت ہی روشنی
کیلیے دونو جانب بیچ بیچ کھول دیے ہین کسی عصر مین وہ شام کی دار الخلافت تھا
دمشق بغداد سے چار سو چھتر میل جانب مغرب کوہستان سے محصور ایک میدان وسیع مین
باغات وحسب کے درمیان دریاے بار فار کے دونون کنارون پر دو لاکھ آدمیونکی
آبادی ہی وہان سے پچاس میل جانب شمال مایل گوشہ مغرب وشمال بعلبک مین بعل دیوتا
یعنی آفتاب کا ایک قدیم مندر نہایت عجیب ویران پڑا ہی اوسکے سنگ مرمر کے ستونون کی

بلندی دیکھکر عقل دنگ ہوجاتی ہی ایک پتھر اوسکے ستون کا جو ابتک سیجے پڑا ہی ستر فٹ طول اور چودھہ فٹ عرض مین اور چودہی فٹ موٹا پیمایش ہوا تھا بے کل کے وسیلہ کے معلوم نہین کس تاب وطاقت سے ان پتھرون کو اُٹھاتے تھے ارض روم بغداد سے سواپانچ سو میل طرف گوشہ مغرب وشمال ہا پل شمال ارم کے علاقہ مین اور سمرنا حد غربی بحر اعظم کے کنارے ہے ان دونون شہرون مین لاکھہ لاکھہ آدمیون سے کم نہین بستے بصرہ جہان گلاب کا عطر نہایت نفیس بنتا ہی بغداد سے دوسو اسّی میل طرف گوشہ مشرق وجنوب سات میل کے گرد مین شط العرب کے دہنے کنار شہر پناہ کے درمیان آبادی اور بڑی تجارتگاہ ہی آدمی اوسمین تخمیناً ساٹھہ ہزار ہونگے موصل بغداد سے دوسو ساٹھہ میل طرف گوشہ مغرب وشمال دجلہ کے دہنے کنارے پینتیس ہزار آدمیونکی آبادی ہی اوسکے مقابل جہان اب موضع تونیا آباد ہی نینوہ کے شہر قدیم کا نشان ملتا ہی جسکا حلقہ کسی زمانہ مین ساٹھہ میل بتاتے ہین بیت المقدس جسے انگریز جروزلم خواہ ارشلیم کہتے ہین فلسطین یعنی کنعان کے علاقہ مین ویڈ سی جھیل ورمیڈی ٹرے نین کی کھاڑی کے درمیان پہاڑون سے محصور ایک اونچے سے میدان مین تیس ہزار آدمیونکی آبادی ہی وہ سلیمان کے باپ داود کا پایہ تخت تھا اور اوسی جگہہ سلیمان نے قادر

کا معبد بنایا تھا اوسی جگہ عیسیٰ مسیح صلیب پر کھینچے گیے اور وہی جگہ عیسیٰ مسیح
کا روضہ ہی وہان سے چھہ میل سمت جنوب بیت اللحم عیسیٰ مسیح کا مولد ہی
پال مرا حواہ تدمور جو سلیمان نے بغداد سے ساڑھے تین سو میل جانب مغرب
مایل گوشہ مغرب وشمال شام کے ریگستان مین جہان پانی بھی بہ مشکل ملتا ہی
اور درختون کا تو مذکور کیا ہی دو ہزار آٹھ سو اٹھاون برس گذرے آباد
کیا تھا اب وہان اوس شہر نامی کی عوض کوسون تک مکانات منہدم سکے
پتھر پڑے ہین اور صاف شفاف ستونہاے سنگ مرمر تار سے کے درختون
کی مانند گویا جنگل کے جنگل کھڑے ہین ان عمارات منہدمہ مین سلیمان کا بنایا
ایک آفتاب کا دیول اب بھی قابل دید ہی ہلّا مین بغداد سے بچاس میل جا
جنوب فرات کے دورویہ بابل کے شہر قدیم کا نشان دیتے ہین اور مسلمان
اور فرنگی دونون کہتے ہین کہ دنیا مین سب سے بیشتر وہی آباد ہوا تھا اور
سب سے پیشتر وہی شاہ نمرود کا تختگاہ ہوا جسطرح ہندو
اَوَدھ کو بتلاتے ہین جن دونون یہہ شہر ابھی اوج پر تھا
ساٹھ میل کے گرد مین آباد تھا ستاسی فٹ چوڑی اور ساڑھے تین سو فٹ بلند اوسکی
شہر پناہ تھی گرد خندق دروازے برنجی لگے ہوے محلسرا ے بادشاہی

ساڑھے تین میل کے گرد مین تہری دیوارون کے اندر بہت خوب بنے ہوے
باغ محل کے گرد نشیبہ یا نگر اتنا بلند بنا ہوا کہ اوسمین سے تمام شہر کی سیر ہوتی رہے
اس شہر کو بخت نصر بادشاہ ایران نے غارت کیا تھا کربلا بغداد سے پچاس میل
کی طرف گوشہ مشرق و شمال فرات کے پار ہی وہان اہل اسلام کے پیغمبر محمدؐ
کے نواسے حسن اور حسین مارے گئے تھے ٹائگرس کے کنارے
تین ہزار سینتالیس برس گذرے ٹرائے کا وہ مشہور قلعہ تھا جسے یونانیون نے
بارہ سال کے محاصرہ مین شکست کیا تھا اس جنگ عظیم کا بیان ایک شاعر یونانی
موسوم بہ ہومر نے بڑی صنعت سے کیا ہی یہان سے ڈیڑھ سو میل طرف
مشرق برسا مین ایک چشمہ آب گرم کا ہی غسل کے لئے اوسمین نفیس نفیس حمام بنے ہین

تمام شد

